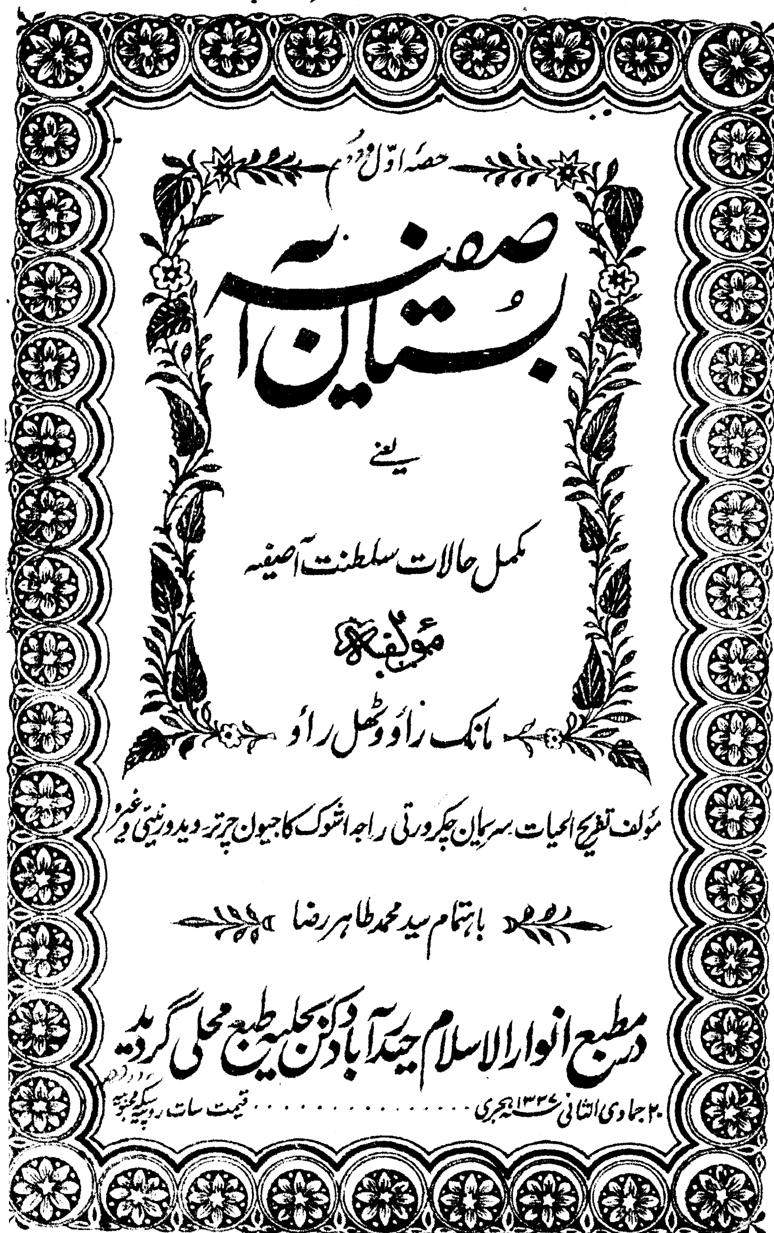
جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری سرکار عالی و سرکار عظمت مدار محفوظ ہیں



حصہ اول و دوم

بستان آصفیہ

یعنی

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

مؤلف تفریح الحیات سریان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر وید ورنیتی وغیرہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

در مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن بحلیۂ طبع محلی گردید

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۷ہجری — قیمت سات روپیہ

بار اول — پانصد جلد

حصۂ اول

بستان آصفیہ

یعنی

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

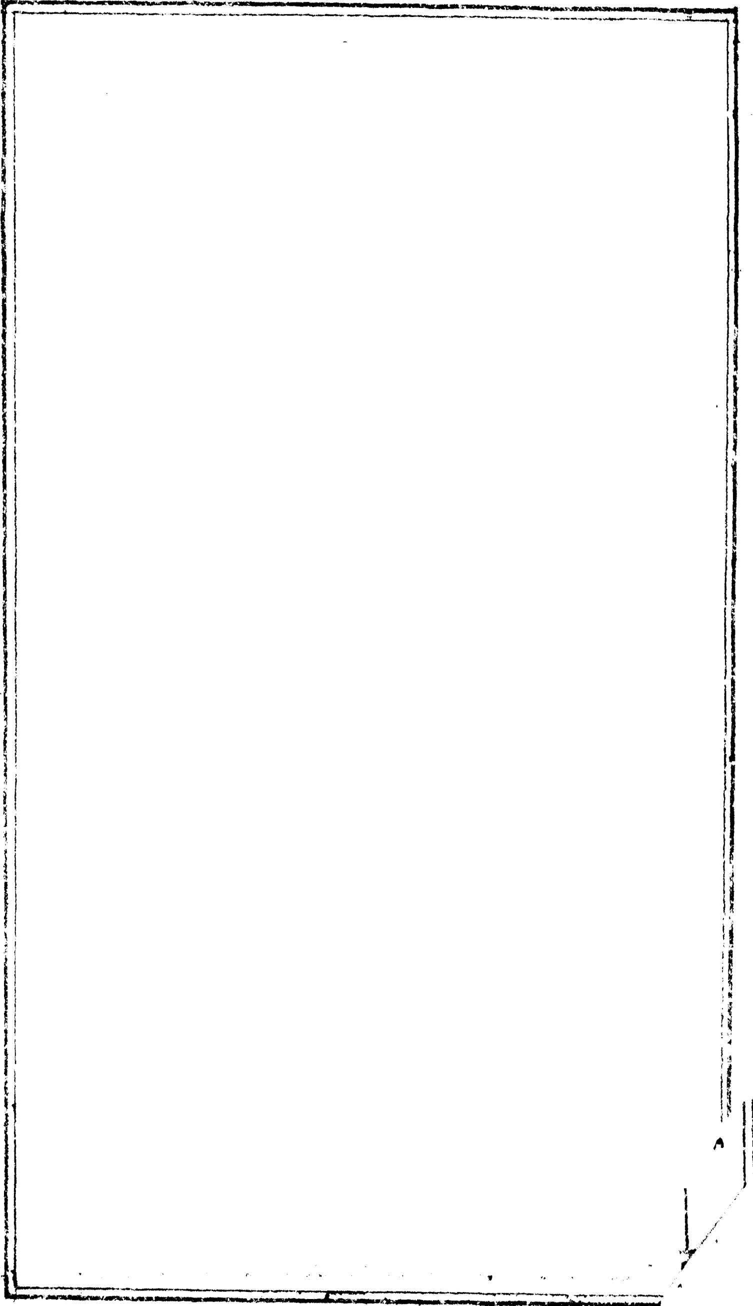
مؤلف تفریح الحیات۔ سرمایان چکرورتی۔ راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ ویدو نیتی وغیرہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

در مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن بحلیۂ طبع محلی گردید

باراول .... پانصد جلد

مختصر فہرست تاریخ بستان آصفیہ



تہدیہ

مین اس ناچیز کتاب کو اپنے واجب التعظیم والد بزرگوار وٹھل راؤ صاحب بیکنٹھ باشی کے نام نامی کے ساتھ اُنکی اُس پدرانہ شفقت کی یادگار کے طور پر معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہون جو اُنھون نے میری پرورش اور تعلیم و تربیت کے متعلق مبذول فرمائی تھی۔

خاکسار

مؤلف



H. H. Nizam of Hydrabad. हैद्राबादचे निजाम.



माणिकराव विठ्ठलराव हुसेनसट्टा, हैद्राबाद.

मانک راو وٹھل راو

चित्रशाळा प्रेस, पुणें.

تفصیلی فہرست

فصل ۴

فصل ۵

باب ۲

فصل ۱ -

فصل ۵

فصل ۶

فصل ۷

فصل ۸

باب ۳

فصل ۸

فصل ۹

فصل ۱۰

فصل ۱۱

باب ۴

فصل ۱

فصل ۲

فصل ۳

فصل ۴

غدر سے پہلے اسکا قیام - وقتاً فوقتاً اُس میں رد و بدل - اضافہ - اور کمی تعداد جمعیت - بارکونکی تعمیرات اخراجات کا تختہ - فرسٹ لانسر سکنڈ لانسر تھرڈ لانسر فرسٹ پلٹن سیکنڈ پلٹن تھرڈ پلٹن - فورتھ پلٹن تفصیلی حالات - اخراجات کا تختہ تفصیلی تفنگچی سکس انفنٹری - توپ خانہ مفصل حالات اخراجات کا تختہ کیسٹریٹ - میڈیکل ہاسپٹل کا تفصیلی حال - وردی - بندوق - توپ خانہ - گولکنڈہ برگیڈ - رسالہ تختہ اخراجات پلٹن تختہ اخراجات - پرنس باڈیگارڈ وافریکن لانسر فوج نظام محبوب یعنی میسرم تختہ اخراجات - نظام والنٹیر کی ابتدا - برٹش والنٹیر - توپ کب سے سر ہونا شروع ہوئی - صبح و شب دوپہر - چاندرات - بوقت آغاز لنگر اعلیحضرت کے اعزاز مین - صاحب رزیڈنٹ بہادر کے اعزاز مین - حویلی قدیم مین توپ کا فیر ہونا - ماہ صیام مین - سالگرہ کی سلامی - امپیریل سروس ٹروپس فوج باقاعدہ - گولکنڈہ نظم جمعیت - تختہ اخراجات - تختہ وزیرافواج از ابتدا تا انتہا تختہ معتمد فوج باقاعدہ از ابتدا تا اسوقت - تختہ معتمد فوج بیقاعدہ از ابتدا تا اسوقت - تختہ ناظمان محکمہ نظم جمعیت از ابتدا تا اسوقت - اس مضمون مین ہر ہر فوج کے حصون کی تفصیلی حالت لکھی گئی ہے - ۳۹

فصل ۲

دفتر ملکی - دارالانشا - منشی خانہ - ان دفترون کی قدامت - برٹش گورنمنٹ اور سرکار عالی سے خط و کتابت - عہدنامجات کا تعلق ان ہی دفترون سے رہا - مدارالمہامان سابق کے اسناد کے مسودے عطیات - یومیہ معمولی سالانہ - جاگیر - انعام - وغیرہ کے مسودے - دفتر پرایوٹ سکرٹری مین ضم ہونا - دیگر ضروری و اہم امور - اور تغیرات و تبدلات تعلقات وغیرہ وغیرہ -

فصل ۳

ٹیلیفون - اسکی ابتدا کب اور کس سنہ مین قایم ہوا - آغاز ٹیلیفون سب سے پہلے کہان سے کہان آغاز ہوا - پہلے کون کمپنی تھی اور کیا انتظام تھا - سرکاری اہتمام - عہدہ دارون کا حال تختہ اخراجات -

فصل ۴

سنہ فصلی کا آغاز ۔ ابتدا سے اسوقت تک کے کل تغیرات و تبدلات و اصلاحات ۔ حال کے اور قدیم کے تغیرات وغیرہ کے تختہ اور مزید معلومات ۔

فصل ۵

مردم شماری ۔ پہلی بڑی مردم شماری ۔ دوسری بڑی مردم شماری تیسری بڑی مردم شماری ۔ ناظمون کا تفصیلی حال ۔ ضروری اور دلچسپ امور ۔ ممالک محروسہ کا رقبہ ۔ سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا تقابل ۔ اور ضروری نتائج بخش تختے ۔ صدر تختہ مردم شماری جس مین تینون سال کی مردم شماری کا تقابل باعتبار مذاہب ۔ ذکور و اناث ۔ جاہل اور پڑھے لکھے اشخاص سے کیا گیا ہی تختہ کتخدا و ناکتخدا ۔ تختہ مریضیان ۔ تختہ مسافت اضلاع با اضلاع و بلدہ ۔ تختہ مردم شماری علاقہ دیوانی و صرف خاص ۔ و بلدہ حیدرآباد معہ خانہ شماری ۔ ۴۱۰

فصل ۶

تعطیلات ۔ ابتدائی حالت ۔ معاوضہ ۔ تقریبات مین غیر معمولی تعطیلات ۔ دسہرہ ۔ شب قدر ۔ دیوالی ۔ عیدالفطر ۔ عرس گلبرگہ ۔ کرسمس ۔ تل سنکرات ۔ عیدالضحی ۔ بسنت ۔ عشرہ محرم ۔ مہا شیوراتری ۔ ہولی [illegible] ۔ عرس شمس عالم ۔ آخری چہار شنبہ ۔ اوگادی ۔ عرس خواجہ منتخب الدینؒ ۔ دوازدہم شریف ۔ عرس ابوالفیض رح بیدری ۔ سالگرہ مبارک ۔ یازدہم شریف ۔ یادگار ملکہ معظمہ ۔ عرس جمال بہار ۔ سالگرہ ملکہ معظمہ ۔ عرس خواجہ معین الدین چشتی رح ۔ راکھی پونم ۔ عرس کوہ مولا ۔ جنم اشٹمی ۔ شب معراج ۔ گنیش چوتھ ۔ اننت چودس ۔ شب برات ۔ عرس حضرت بابا شرف الدینؒ ۔ عرس شاہ نظام ۔ جمعہ ۔ یکشنبہ ۔ سورج و چاند گہن ۔ تعطیل موسم سرما ۔ دفاتر صبح بروز تہوار ہنود ۔ ان کل تعطیلون کی ابتدا اور تغیرات لکھے گئے ہین کہ ان کا کب آغاز ہوا ۔ اور ان مین کیا کیا تغیرات و تبدلات وقتاً فوقتاً ہوتے رہی ۔ اور اب کیا ہی تختہ تعطیلات موجودہ ۔ تختہ تعطیلات صرف خاص ۔

فصل ۷

خاندان پیشکاری کے حالات - اور افراد خاندان کے تفصیلی حالات - بالخصوص مہاراجہ چندو لال - راجہ رام بخش - راجہ نرندر بہادر - مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت کی سوانح عمریان - اس مین بھی متعدد سوانح عمریان - اور اہم واقعات اور ضروری امور ہین - اس باب کی کل سوانح عمریون مین مفصل حالات درج کئے گئے ہین حتی کہ عمارات و اولاد وغیرہ کی تفصیلی حالت بھی درج ہی - اسٹیٹون کی آمدنی وخرچ اور مردم شماری کا تختہ - خاندانی شجرہ اور دیگر ضروری امور ہین -

فصل ۹

سمستان - ریاست حیدرآباد مین جسقدر راجہ مہاراجہ پیشکش دینے والے اور غیر باجگذار ہین اُن سب کے حالات اور علاقہ جات کا تفصیلی حال اور تاریخی واقعات درج کئے گئے ہین -

باب ۲

فصل ۱

عمارات و مناظر - یہ فصل بہت بڑی ہی - اور اس مین حیدرآباد کے مناظر و قدیم و جدید عمارات کا مفصلاً حال کہا گیا ہی - قلعہ گولکنڈہ - قلعہ سرورنگر - قدیم پل - پل چادرگھاٹ - پل افضل گنج - پل مسلم جنگ - چار مینار - چار کمان - گلزار حوض - چارمحل - حویلی قدیم اُسکے اندر کے قدیم و جدید محلات - گوشہ محل - ملک نما - فلک نما - محل سرورنگر - بارہ دری مہاراجہ چندو لال - محل سیف آباد - سرواروبلا مبس - توپ کا سانچہ - آسمان گڑہ - مکہ مسجد - مسجد چوک - مسجد افضل گنج معہ بازارات - جامع مسجد - عیدگاہ قدیم وجدید - پیشاہی عاشورخانہ - عاشورخانہ و مقابر نوابان کلیانی - تالاب حسین ساگر - تالاب میر جملہ - تالاب میر عالم - عمدہ ساگر - سرورنگر کا تالاب - باغ عامہ - باغ لنگم پلی - باغ جہان نما - بشیر باغ - فتح میدان معہ گھنٹہ گھر - چوک کا گھنٹہ گھر - گھنٹہ گھر راجہ رائے رایان - گھنٹہ گھر رزیڈنسی - سرای میان مشک - سرای شیوخان - پنجہ شاہ - کوٹھی پیستن جی - پبلک ورک آفس - کپتان کلارک کا بنگلہ - شاہ پور واڑی - کبوترخانہ شاہی - ان عمارات کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہین -

فصل ۲

موسائٹیان - انجمن - کلب - حیدرآباد - ریڈنگ روم - اینڈ لائبریری - حیدرآباد کلب - سائکل کلب

یونیگ مینس امپیرو منٹ سوسائٹی۔ دارالتفریح۔ لیڈیز کوسینگ لائبریری۔ سنارگ ورشپ کلب۔ بھارت گون ورد ناک سمواد تبہا۔ انجمن نظامیہ۔ انجمن عثمانیہ۔ انجمن ثمرۃ الادب۔ انجمن خرد افروز۔ انجمن ترقی علوم قدیمہ۔ ینگ مینس ڈبیٹنگ روم لائبریری۔ اقبال کلب عثمانیہ ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اصلاح خیالات۔ خیر خواہ آصفیہ اینڈ ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اتفاق دکن۔ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ۔ کتب خانہ آصفیہ۔ ترجمہ علوم و فنون۔ تدوین اہل بیت۔ انجمن حجاز ریلوے۔ مجلس مواخاۃ المسلمین۔ انجمن معیار العلوم۔ انجمن اردو۔ انجمن سرمایہ تعلیمی۔ اصلاح تمدن۔ افتخار دکن۔ جلسہ اتحاد۔ انجمن معین المسلمین معہ قرض حسنہ وغیرہ وغیرہ کے حالات۔ بانی انجمن و سکٹری۔ تاریخ انعقاد۔ ضروری تواعد وغیرہ کا حال لکھا گیا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ اور حیدرآباد کی دوسری خانگی کتب خانون کی فن واری فہرست اور تعداد کتب۔

فصل ۳

اخبارات و رسالہ جات نظم و نثر۔ اخبار شفق۔ شوکت الاسلام۔ ہزار داستان۔ اخبار آصفی۔ افسر الاخبار۔ سفیر دکن۔ سید الاخبار۔ محبوب القلوب۔ ملک و ملت۔ نظارۂ عالم۔ جام جمشید۔ عزیز الاخبار۔ حیدرآبادی۔ دکہنی۔ جلوۂ محبوب۔ علم و عمل۔ محبوب گزٹ۔ المحبوب۔ دکن پنچ۔ مشیر دکن۔ مظلوم دکن۔ جریدہ اعلامیہ۔ پولیس گزٹ۔ زبان مرہٹی کے اخبار و رسالہ۔ نظام وئبہو بہاگیش نگر۔ رسالہ سری بہاگیش دیجے۔ ماہانہ رسالہ نظم و نثر۔ رسالہ طبابت حیدرآباد۔ معلم شفیق۔ ادیب فنون حسن۔ الحقائق۔ معلم۔ معلم نسوان۔ سحر بیان۔ منتخب روزگار۔ افسر۔ دلگداز۔ پیام محبوب۔ شمس الکلام۔ دبدبۂ آصفی۔ ٹاڈیکل جنرل۔ جلوۂ محبوب۔ محبوب الکلام۔ نسیم دکن۔ افسانہ۔ دکن ریویو۔ الہادی۔ صحیفہ۔ مذاق سخن۔ خیال محبوب۔ یا محبوب۔ عالم۔ معیار الانشاء۔ مخزن الفوائد۔ ادیب ۲ قانونی۔ مقنن دکن۔ آئین دکن۔ تشریح القوانین۔ تکمیل الاحکام۔ مراۃ القوانین۔ رسالہ مالگزاری۔ ۱۲۔ انگریزی اخبار۔ اور ۲ رسالہ۔ آخر مین ایک تختہ۔ اُن اخبارون اور رسالون کا جن کے تفصیلی حالات نہ معلوم ہو سکے۔ کل اخبارون اور رسالون کا آغاز اور اُن کے مقاصد و تواعد و نام اڈیٹر وغیرہ اور دلچسپ امور درج کیے گئے ہین۔

فصل ۴

رجسٹری شدہ کتب۔ ضروری تمہید جس میں رجسٹری کتب کی ابتدا اور ضروری امور درج کیے گئے ہیں اور سنہ ۱۲۹۹ف سے سنہ ۱۳۱۷ف تک کی کل رجسٹری شدہ کتب کی فہرست فن واری اور سنہ واری معہ تعداد لکھی گئی ہے۔

فصل ۵

فہرست کتب تواریخ متعلق ملک دکن اور ملک سرکار نظام۔ ضروری تمہید۔ اس فصل میں کتب تواریخ جن میں ملک دکن کا حال عموماً اور ملک سرکار نظام کا حال خصوصاً ہے وہ لکھی گئی ہیں جن میں اردو انگریزی فارسی وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو ملک دکن یا ملک نظام کی تاریخ لکھنا ہو تو وہ آسانی کے ساتھ کتب مہیا کر سکے۔ ان ہی تاریخوں میں جن کتب پر ٭ علامت ہے ان سے مولف نے اس کتاب کی تالیف میں مدد لی ہے۔

فصل ۶

تجارت و کارخانہ جات۔ اس فصل میں حیدرآباد کے کل کارخانہ جات کا مفصلاً حال لکھا ہے۔ کارخانہ قاسم صاحب بارہ گلی۔ کارخانہ توپ۔ صدر انبار خانہ ورک شاپ۔ دار الصنائع۔ اسٹور نیا دیق نزد بارہ دری چندو لال۔ کارخانہ صنعت ہند۔ بنک آف بنگال۔ بیانگنگ کمپنی۔ ایس کمپنی گولکنڈہ پامر اینڈ کمپنی۔ حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی لمٹیڈ۔ کارخانہ کاغذ بالاپور۔ دواخانہ و شاپ عبد الرزاق۔ کارخانہ شال بافی گولکنڈہ۔ فلور مل۔ کارخانہ شکر۔ دیوالہ ... دیوالہ مہانند رام پورن مل۔ دیوالہ ... سی پدم جی۔ شاپ عابد۔ ایس فیکٹری حاجی طیب علی۔ ایس فیکٹری نزد مل۔ کارخانہ صفائی زیر تالاب حسین ساگر۔ ان کارخانوں کے علاوہ ۸۷ کارخانہ جات اضلاع و اطراف میں جو واقع ہیں ان کا حال لکھا گیا ہے۔

فصل ۷

قدیم میلے مذہبی وغیرہ و مراسم و تماشے۔ بیوی کا علم یعنی صاحب حسینی علم۔ لنگر۔ عرس گردوالا۔

قدیم [illegible] چشمہ بی بی ۔ علم تاڑ بن ۔ علم باولی سنکیسر ۔ کرمن گھٹ ۔ رام باغ ۔ کیشوگیری ۔ دیول [illegible] سنگم ۔ دیول جلال گوڑہ ۔ دیول کشن ہاٹ ۔ دیول راجہ مرلی دھر ۔ دیول سیتا رام باغ دیول [illegible] باغ ۔ لیلا جنم اشٹمی ۔ میلا ناگ پنچمی ۔ میلا اشٹمی ۔ میلہ پٹیلہ برج ۔ جاترا الوال ۔ میلہ [illegible] ۔ تھیا سوفیکل سوسائٹی ۔ آتشکدے ۔ دخمے ۔ آریہ سماج ۔ سناتن دہرم مہا منڈل ۔ [illegible] گھوڑ دوڑ ۔ مسیحی معابد سینٹ جارج ۔ کرائسٹ چرچ ۔ مشنری سوسائٹی ۔ مورلینڈ [illegible] ۔ رومن کیاتھلک چرچ ۔ علاوہ ان کے جملہ عرسیات و جاترا وغیرہ کا ایک تختہ [illegible] کی ماہ و تاریخ ہے ۔ اور ضروری تاریخی واقعات لکھے گئے ہین ۔

باب ۳

فصل ۱

[illegible] فنڈ ۔ ابتدا مکان کی تعمیر ۔ اور مکان کی حالت ۔ تیمون کی تعلیم و تربیت [illegible] وغیرہ ۔

فصل ۲

[illegible] دفاتر ۔ دفتر دیوانی ۔ دفتر مال ۔ دفتر عرائض ۔ سررشتہ کشن راؤ ۔ دفتر استیفار ۔ [illegible] ۔ دفتر گزیٹیر ۔ دفتر تقسیم منصبداران ۔ مجلس [illegible] ۔ مجلس بازگرفت [illegible] مجلس دعوی برسرکار ۔ مجلس امرا ۔ مجلس اصلاح مصارف ۔ ہوم آفس ۔

فصل ۳

[illegible] کی حویت اور مختصر حالات ۔ مرشدزادگان ۔ امرا و روسا ۔ عہدہ داران [illegible] ۔ علما و مشائخین و اہل اللہ ۔ حکما ۔ شعرا ۔ متفرق مشہور لوگ ۔

فصل ۴

[illegible] واقعات مشہورہ ۔ اس فصل مین وہ کل واقعات مشہور درج کردیئے گئے جو

ممالک محروسہ سرکار عالی مین واقع ہوتے رہی ہین منجملہ اُن واقعات کے حادثہ ناگہانی اور راجہ بھلا جن وغیرہ کی آمد و رفت۔ ژالہ باریان لیعض کشت وخون و فسادات بلوے۔ گرہن۔ آندھیان دُم دار ستارے وغیرہ وغیرہ۔

فصل ۵

احکامات متفرق محصول رستہ پٹی کی موقوفی ٹھیکا رہزن۔ سول لسٹ۔ سکندر آباد کے راستہ سے مسلح جانے کی ممانعت۔ لوکل فنڈ۔ دفاتر مین مسلح آنے کی ممانعت۔ کاشت شالی تحت حسین ساگر کی موقوفی۔ روہیلہ کا ممنوع الملازمت ہونا۔ سروس بک۔ کنٹرو بیوشن۔ پرایسری نوٹ۔ معہ تعداد قطعات اقسام رنگ رقم اور اسکی عبارت۔ قانونچہ مبارک۔ اعزازی نوازمات ٹکٹ رسید تنخواہ پر۔ تقرر یورپین بلا اجازت گورنمنٹ انڈیا حاضری دربار معلی۔

فصل ۶

قحط اس فصل مین سنہ ۷۹۹ء سے سنہ ۱۳۱۹ھ تک جسقدر قحط ممالک محروسہ سرکار عالی مین واقع ہوئے ہین اُن کی تفصیلی کیفیت درج کی گئی ہی۔ اور اُسوقت جو انتظامات کیے گئے تھے اُنکا ذکر ہے۔

فصل ۷

رود موسی کی طغیانیان سنہ ۱۰۸۰ھ سے سنہ ۱۳۲۶ھ تک جسقدر رود موسی مین طغیانیان آئی ہین اور اُن سے جو نقصانات پہونچے ہین اُنکا نہایت ہی صراحت اور حوالہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ تاریخ دکن کی ورق گردانی کے بعد اور دوسری یادداشتون۔ منظومون سے یہ فصل مرتب کی گئی ہی۔ بالخصوص سنہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی کا حال بہت زیادہ لکھا گیا ہی۔ اور کل امور بیان کیے گئے ہین۔

ضمیمہ

ضمیمہ مین بعض اُن امور کو لکھا گیا ہی۔ جو کتاب مرتب ہونے کے بعد معلومات بہم پہونچے ہین۔

خاتمہ

تقاریظ

عرض حال

دکن کے متعلق انگریزی۔ اردو اور فارسی زبانون مین اس قدر تاریخین لکھی گئی ہین کہ اگر کوئی اُن کو جمع کرنے بیٹھے تو کئی الماریان اُن سے بھر سکتی ہین۔

اِس کثیر تعداد مین دکن کی تاریخون کے ہوتے ہوئے کسی نئی تاریخ دکن کا لکھنا دیکھنے والون کی نظرون مین کوئی مشکل کام نہین قرار پاسکتا لیکن مجھے اس تاریخ کے لکھنے مین جس قدر دقتین اور دشواریان پیش آئین اور اُس کے لیے مواد اور معلومات بہم پہونچانے مین مجھکو جس قدر کوشش کرنی پڑی اُس کو میرا ہی دل جانتا ہے۔

مشکل اور دقت پیش آنے کی وجہ یہہ ہوئی کہ مین نے اس کو پسند نہین کیا کہ آج تک دکن کی تاریخون مین جو جو واقعات جمع کیے گئے ہین اُن ہی کو مختلف تاریخون سے نقل کرکے دکن کے مورخون کا منھ چڑھانے بیٹھہ جاؤن۔

اسلیے مین نے اکثر تاریخون کو پیش نظر رکھکر جو مختلف زبانون مین دکن کے متعلق اب تک لکھی گئی ہین ایک ایسی تاریخ لکھنے کی کوشش کی جو اپنے موضوع کے لحاظ سے اُن سب تاریخون سے بالکل الگ اور متمیز ہو۔

عام طور پر جو باتین اور جو واقعات تاریخون مین لکھے جاتے ہین مین نے اُن ہی پر اکتفا نہین کی بلکہ مین نے اُن کے علاوہ اُن باتون کو بھی ضبط تحریر مین لانے کی کوشش کی جن کو بلند پایہ مورخون نے ہیچ اور ناقابل التفات سمجھکر ضبط تحریر مین لانے کے بغیر چھوڑ دیا ہے۔

ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ کسی ملک کے متعلق ایسی باتون اور معلومات کا فراہم کرنا جس کو واقعات کے طور پر تاریخ کے صفحات مین درج ہونے کی عزت نہ حاصل ہوئی ہو کس قدر کٹھن اور دشوار امر ہے

چونکہ مین اپنے سن شعور سے اس بات کا عادی رہا ہون کہ ملک کے تمام بڑے بڑے واقعات جو میرے سُننے یا دیکھنے مین آتے تھے اُن کو مین اپنی یادداشت مین بقید تاریخ لکھتا رہتا تھا اور تقریباً بیس سال تک مجھکو عالیجناب نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر کے دربار مین حاضر رہنے کی عزت و افتخار حاصل رہا ہے اس لیے مجھکو اخبار نویون اور روزنامچہ نویسون کے ذریعہ تمام واقعات سے واقفیت حاصل کرنیکا موقع ملتا رہتا تھا۔ اس تاریخ کے لکھنے کے وقت مجھکو اپنی اُسوقت کی یادداشتون سے بہت بڑی مدد ملی اور اگر سچ پوچھا جائے تو اُن ہی یادداشتون کے بھروسہ پر مرے دل مین اس جدید طرز کی تاریخ لکھنے کی اُمنگ پیدا ہوئی۔

یہہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جو شخص جس دُھن مین لگا رہتا ہے اُس کو اُس کے متعلق کچھہ نہ کچھہ کامیابی ضرور ہو جاتی ہے۔ اس دُھن مین بعض سامان ایسے پیدا ہو گئے کہ جس سے مری ہمت ٹوٹنے نہین پائی۔ بلکہ اُس مین اور مضبوطی آگئی۔ بقول شخصے "جوینده یابنده" ایک لالہ جی کا روزنامچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جس سے حیدرآباد کے متعلق بہت سے ایسے واقعات اور ایسے معلومات کا پتہ لگا کہ جن کا ذکر تاریخون مین نہین پایا گیا اگر یہہ کہا جائے تو چندان نازیبا نہ ہوگا کہ تائید ایزدی میری ساتھ تھی اور یہہ شعور کو یہہ منظور تھا کہ مین اپنی خواہش اور اپنے ارادہ کے مطابق اس تاریخی کتاب کے لکھنے مین ایک بڑی حد تک کامیاب ہون علاوہ اسکے ایک قدیم عنایت فرما کی توجہ سے مجھے ایک معزز اور معتبر صاحب کا روزنامچہ بھی دیکھنے کے لیے مل گیا جس مین حیدرآباد کے متعلق سنہ ۱۲۸۰ھ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک کے واقعات قلمبند تھے۔ معزز صاحب وہ شخص تھے کہ جو خود اور اُن کے والد نواب رشید الدینخان وقار الامرا اور اُن کے بزرگو اور ان کے دربار مین شب و روز حاضر رہتے تھے اسلیے حیدرآباد کے تمام بڑے بڑے واقعات سے مطلع ہونے کا اسطرح اُن کو اچھا موقع حاصل تھا۔ غرض ان دونون روزنامچون کے مطالعہ نے اس کتاب کے لکھنے کے شوق کو اس قدر اُبھارا کہ مین اُس کو دبا نہ سکا۔

جب مین اپنے ابتدائی شوق اور انتہائی کاوشون پر نظر کرتا ہون تو اس کتاب کے آغاز اور انجام پر لسان الغیب حافظ شیراز علیہ الرحمۃ کا یہہ مشہور مصرعہ صادق پاتا ہون "کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا"

ابتدا مین اس کتاب کی ترتیب کا جو شوق مجھے دامنگیر ہوا تھا اُسکی وجہ سے اخیر مین چلکر ایسے پاپڑ بیلنے
پڑے کہ شروع مین جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ایک ایک بات کی تحقیق اور دریافت کے لیے ایک
شخص کے پاس ایک نہ دو نہین بیسیون چکر لگانے پڑے بعض نے تو ہنس کر ہی ٹالدیا۔ بعض نے آرے لیے
مین رکھکر گویا مجھے اپنے سلامیون اور درباریون مین داخل ہونے کی عزت بخشی۔ بعض نے بخل و مساہلت سے
کام لیکر معلومات کے بہم پہونچانے مین کچھہ زیادہ بخل نہین کیا جس کی اُن سے خواہش کی گئی تھی۔ یہ صورت
تو پرایویٹ لوگون سے بہت سے امور کے نسبت معلومات حاصل کرنے کے متعلق پیش آئی۔ اسکے
علاوہ بہت سی باتین دریافت کرکے نکالنے کے لیے مجھے سرکار عالی کے اُن تمام موازنون کی
ورق گردانی کرنی پڑی جو شروع سے لیکر اب تک شایع ہوئے ہین۔ اور بہت سے امور کا صحیح صحیح کھوج
لگانے کے لیے مجھے سرکاری جراید کے فائلون کی از ابتدا تا انتہا خاک چھاننی پڑی۔ اور اُنکی روئدادین
رپورٹین دیکھنی پڑین اور پُرانے اخبارونکے فائل کی اُلٹ پھیر کرنی پڑی مختلف سررشتون کے متعلق
مختلف باتون کی دریافت اور تحقیقات کی غرض سے افسران سررشتہ سے خط و کتابت کرنیکی ضرورت پیش آئی
خدا خدا کرکے چھہ سات سال کی مسلسل اور لگاتار محنت کے بعد آج مجھے یہہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ
تکمیل کتاب کی جانب سے بےفکر ہو کر مین یہہ دیباچہ لکھہ رہا ہون۔

مین نے اپنے شوق کے تقاضے سے جس کام کا بیڑا اُٹھایا تھا پرمیشور کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ اُس کام کو پرمیشور نے
میرے ہی ہاتھہ سے انجام کو پہنچایا۔ اور اب مین اپنے آپکو یہہ کہنے کیلیے تیار پاتا ہون کہ اُس ست چت آنند پرمیشور نے
میری محنت ٹھکانے لگا دی۔ اس تاریخ مین صدہا واقعات ہین جنکی صحت کے متعلق مین نے اپنے امکان بھر
کوشش کی ہے۔ اگر اس پر بھی کہین اختلاف پایا جائے تو معزز ناظرین کی بلند حوصلگی سے امید کی جاتی
ہے کہ معاف فرما کر اُس کی صحت کر لینگے۔

اس دیباچہ کے اخیر مین اظہار شکریہ کے طور مین اپنے بعض اُن عنایت فرماؤن کے اسماے گرامی ہدیہ ناظرین
کرنا چاہتا تھا جنھون نے اس کتاب کے لیے معلومات فراہم کر دینے مین نہایت فراخدلی اور
کشادہ پیشانی کے ساتھہ میری فرمایشین پوری کین تھین۔ مگر اُن صاحبون نے اپنی کسر نفسی کے

باعث نام کا اظہار ناپسند کیا جسکا مجھکو افسوس رہا - اس تاریخ کے ترتیب دینے مین جناب مولوی حبیب احمد صاحب تمنائی - مولوی سید محمد علی صاحب عرش ملیح آبادی - مولوی سید منظر علی صاحب فرزند جناب اشہری - نے بہت کچھہ مدد دی جن کا شکریہ ادا کیے بغیر مین نہین رہ سکتا -

افسوس ہے کہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی کے عالمگیر اثر سے یہ کتاب بھی محفوظ نہین رہی - گزشتہ رجب کے مہینے مین مطبع اختر دکن مین اسکی چھپائی کا کام نہایت سرعت کے ساتھہ ہو رہا تھا اور ارادہ تھا کہ آغاز ۱۳۲۷ھ مین کتاب شایع کردی جائے گی - کہ اس اثنا مین رود موسی مین طغیانی آگئی - چونکہ مطبع اختر دکن طغیانی زدہ رقبہ مین واقع تھا اس لیے اُس کو نقصان پہنچا اور کتاب ہذا ۱۴۰ صفحہ تک چھپ کر رکھی - ان مین کے اکثر فرمے اور آیندہ کا کئی صفحہ مسودہ اور کئی ریم کاغذ برباد ہوگیا پھر از سر نو اس کے طبع کرانے کا انتظام دوست احباب کے تقاضے سے مطبع انوار الاسلام مین کرایا گیا - اور اسطرح پر کتاب ہذا کے چھپ کر نکلنے مین غیر متوقع تاخیر ہوئی آخر مین مالک و منیجر مطبع انوار الاسلام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اس تاریخ کے طبع کر دینے مین اُنھون نے حسب وعدہ اپنے کام کو انجام دیکر معاملہ کی صفائی کا عملی ثبوت دیا فقط

مرقوم یکم جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ
حیدرآباد دکن حسینی علم

خاکسار - مانک راو وٹھل راو
علاقہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم



موقع۔ رقبہ۔ حدود ارضی

مملکت آصفیہ کوہ بند ہیاچل کے نیچے پندرہ[۱۵] درجہ دس[۱۰] دقیقہ اور اکیس[۲۱] درجہ ۵۰ دقیقہ عرض البلد شمالی اور چوہتر درجہ پینتالیس[۴۵] دقیقہ اور اکیاسی[۸۱] درجہ پینتیس[۳۵] دقیقہ طول البلد شرقی کے مابین واقع ہے اس کا عرض شمالاً جنوباً۔ اجنٹا کے غارون سے کپل تک تخمیناً ۳۸۴ میل اور طول شرقاً غرباً کھنڈلہ واقع ضلع اورنگ آباد سے بھدراچلم تک ۴۵۶ میل اور رقبہ ۸۲۶۹۸ میل مربع ہے۔

اسکے حدود اربعہ حسب ذیل ہین۔ شمال مین ملک برار ضلع خاندیس جنوب مین دریاے تنگ بھدرا۔ کرشنا و مشرق مین دریاے وردہا۔ گوداوری مغرب مین احمدنگر۔ شولاپور۔ بیجاپور۔ ڈہاڑوار۔ متعلقہ بمبی پریسیڈنسی۔

ملک آصفیہ ایک وسیع میدان ہے۔ اسکی سطح سمندر کی سطح سے بارہ سو[۱۲۰۰] فٹ سے ڈہائی ہزار فیٹ تک بلند ہے۔ خاصیت زمین کے لحاظ سے ملک قریب قریب مساوی حصون پر قدرتاً تقسیم ہوگیا ہے۔ شمالی و مغربی حصہ عموماً سرسبز و شاداب ہے برخلاف

اسکے جنوب کا ملک بنجر ہے ۔

دریا — تمام ملک مین پچاس سے زیادہ ندیان ہین ۔ لیکن ان مین بڑی مشہور ندیان گوداوری کرشنا تنگ بھدرا ہین ۔ باقی چھوٹی چھوٹی ہین

گوداوری — یہ ندی مغربی گھاٹ سے نکلی ہے اور خلیج بنگالہ اسکا دہانہ ہے ۔ اسکا طول ۸۰۰ میل ہے ۔ اورنگ آباد ۔ بیڑ ۔ ناندیڑ ۔ پربھنی ۔ نظام آباد ۔ کریم نگر ۔ ورنگل کے اضلاع مین روان ہے ۔ اس سے ۶۰۰۰ میل مربع زمین سیراب ہوتی ہے ۔

کرشنا — یہ دریا کوہستان مہابلشور سے نکلا ہے اور خلیج بنگالہ مین گرتا ہے ۔ رائچور ۔ محبوب نگر ۔ نلگنڈہ ۔ ورنگل کے اضلاع مین بہتا ہے ۔ اسکا طول ۸۰۰ میل ہے جس مین سے ۴۰۰ میل مملکت آصفیہ مین ہے ۔ اسکا اوسط پاٹ نصف میل کا ہے ۔

بقیہ ندیون سے چند مشہور ندیان حسب ذیل ہین

نام ندی	طول	ضلع	دہانہ	کیفیت
تنگ بھدرا	۱۷۵	مغربی گھاٹ	دریاے کرشنا	ضلع رائچور مین روان ہے ۔
پائین گنگا	۲۰۷	کوہ دیولگدہ واقع ...	گوداوری	اضلاع پربھنی ۔ ناندیڑ ۔ عادل آباد مین روان ہے
بہیما	۱۷۵	مغربی گھاٹ متصل پونہ	کرشنا	اضلاع گلبرگہ و رائچور مین بہتی ہے ۔
مانجرا	۳۸۷	تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ	گوداوری	اضلاع بیڑ میدک ۔ ناندیڑ مین بہتی ہے
مانیر	۹۴	کوہ کلگودہ واقع ضلع کریم نگر	گوداوری	تعلقہ جینور اور عادل آباد مین بہتی ہے ۔
منیر ندی	۹۶	پاکھال	کرشنا	ضلع ورنگل مین بہتی ہے ۔
رود موسی	۱۴۴		"	ضلع اطراف بلدہ نلگنڈہ مین بہتی ہے اسکی کنارہ حیدرآباد ہے

تالاب — تمام ملکون مین (۲۰۴۸۰) تالاب ہین ان مین سب سے بڑا مشہور تالاب پاکھال کا ہے

دار الحکومت کے متصل بھی تین تالاب - میر عالم - میر جملہ اور حسین ساگر ہین۔

باکھال — ضلع ورنگل مین ہی اسکا طول ۸۰۰۰ گز اور عرض ۶۰۰۰ گز اور رقبہ قریباً تیس میل ہے -

میر عالم — اسکو میر عالم وزیر اعظم نے ۱۲۲۱ھ مین بنوایا تھا اسمین ایک ارب چوہتر کروڑ اسی ہزار گیلن پانی اور ۱۰۳۵۰۰۰۰ مکسر گز زمین ہے۔

میر جملہ — یہ تالاب میر جملہ نے بلدہ کے جانب مشرق تیار کرایا اسکا رقبہ تخمیناً ۲ میل ہے اور یہہ بالکل شہر سے ملا ہوا ہے -

حسین ساگر — یہ تالاب ابراہیم قطب شاہ کے عہد مین حسین شاہ ولی کے اہتمام سے ۹۶۵ھ ہجری تیار ہوا ہے - اسکی تعمیر مین دو لاکھ ہن[ف] صرف ہوے ہین -

ابراہیم پٹن — یہ تالاب ابراہیم پٹن مین واقع ہے - اور ۹۶۰ھ مین ابراہیم قطب شاہ کے حکم سے تیار ہوا ہے -

پہاڑ — ملک کی ساری زمین پتھریلی ہے اور اسمین پہاڑ بکثرت ہین - بخوف طوالت چھوٹے چھوٹے پہاڑونکا بیان قلم انداز کیا جاتا ہے - بڑے بڑے پہاڑ یہ ہین -

سیاوری پربت — یہ کوہستانی سلسلہ (۳۰۶) میل طولانی ہے - اسمین سے (۲۵۰) میل ممالک محروسہ کے اضلاع نظام آباد - پربھنی مین ہین اجنٹا کا گھاٹ بھی جو ضلع اورنگ آباد مین ہی اسی مین شامل ہے -

بالاگھاٹ — یہ کوہستانی سلسلہ بیڑ - ناندیڑ - نظام آباد کے اضلاع مین پھیلا ہوا ہے - اسکی ایک شاخ ضلع عثمان آباد مین ہوتی ہوئی گلبرگہ کے اضلاع مین چلی گئی ہے - اس کا طول دو سو میل ہے -

کندی کل گٹہ — یہ سلسلہ ضلع ورنگل کے شمال و مشرق مین تیس میل تک پھیلا ہوا ہے -

مینی گڑہ — یہ سلسلہ رائچور کے مغرب مین ہے -

[ف] یہ ایک طلائی سکہ تھا - اور ساڑھے چار روپیہ قیمت کا ہوتا تھا -

راکھی کنڈ

یہ سلسلہ ضلع کریم نگر کے جنوب مین ہے - آمین وحشی اقوام رہتے ہین -

جنگلات

شمال و مغربی ملک مین جنگل بہت ہین - جنوب مشرق مین بکثرت پائے جاتے ہین
ان جنگلات مین ساگوان شیشم - بیجا سال وغیرہ بکثرت ہوتا ہے - ان مین سے چند جنگل
جوچپور - مہادیوپور - پاکھال - امراباد وغیرہ مین ہین - سرکار نے محفوظ کرلیے ہین -

آب وہوا

آب وہوا معتدل اور مرطوب ہے - سال کا بڑا حصہ خوشگوار رہتا ہے - کیونکہ یہان
سردی اور گرمی دونون اوسط درجہ پر رہتی ہین -

پیداوار

نباتاتی پیداوار سے چاول - گیہون بکثرت پیدا ہوتا ہے علاوہ اسکے چنا - کلتھی
تور - تل - باجرا - کودرم - جوار مکئی - رالہ - نیشکر - راگی - ارد - مونگ - مسور وغیرہ
افیون - تمباکو - ہلدی - مرچ - ارنڈی - روئی - مٹر - آلو - مولی - گاجر - بیگن - سنگھاڑہ
وغیرہ پیدا ہوتے ہین -

میوہ جات

میوہ جات کی قسم سے آم - شفتالو - جام - جامن - سیتاپھل بافراط اور انجیر - انگور -
تربوز - خربوزہ - کھیرا پیدا ہوتا ہے - رام پھل - ہرفہ ریوڑی - گینگل کی پیدائش
یہان سے مخصوص ہے -

حیوانات

باستثناء ریاست دولت آصفیہ مین جیسے انواع واقسام کے حیوانات ہوتے ہین
ایسے ہندوستان کے کسی قطعہ مین نہین پائے جاتے معمولی جانورون سے قطع نظر
کرکے دیکھا جائے تو گھوڑے - ہاتھی - ارنا بھینسا - پاکھال اور اسکوٹا کے پہاڑون مین
بکثرت پائے جاتے ہین نیل گائے - سانبر - چرخ - بھیڑیے - ریچھ - شیر - ان کی
تمام ملک مین کثیر تعداد ہے - مرغان بادی سے - مرغی - مرغابی - قاز - بطخ - مینا -

پرند

طوطا - بلبل - ہریل - چڑیا - مور - تیتر - بٹیر - کبوتر ہین -

معدنیات

قدیم زمانہ مین ہیرے کی کانون کے لیے یہ ملک نہایت مشہور تھا - کوہ نور ہیرا
جو دنیا بھر مین مشہور ہے اسی ملک کی کان واقع گولکنڈہ سے برآمد ہوا تھا - اسوقت

ہیرے کی کوئی کان نہین ہے لیکن سونے اور آہنی دھاتون کی کانین بکثرت ہین دریاے گوداوری سے کنارے اُن سو اعلیٰ پہ جہان سرخ رنگ کے پتھر پاے جاتے ہین آہنی دھاتون کی کانین کثرت سے موجود ہین -

وندلی ضلع رائچور مین عرصہ دراز سے ایک کان مین سونا نکل رہا ہے - سنگارینی ضلع ورنگل مین کوئلے کی بہت بڑی کان ہے اس سے سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۸۶۹۲۵ ٹن کوئلہ برآمد ہوا تھا -

ملکی مصنوعات ورنگل ریشمی - سوتی - اونی - قالین - اورنگ آباد کا زربفت ہمرو ریشمی کپڑا - کمخواب - بیدر کے عجیب و غریب گلکاری کے ظروف - نانڈیڑ کے سیلے ایلگندل کی سازیان مشہور ہین - تقریباً تمام ملک مین کمبل اور کپڑا تیار ہوتا ہے - مرہٹواری اور تلنگانہ مین نہایت عمدہ شکر بنتی ہے - ورنگل گلبرگہ کے محبس مین قالین سازی کے کارخانجات بھی قایم ہین -

نظام آباد کے اضلاع مین اعلیٰ قسم کا فولاد بھی تیار ہوتا ہے - آلات حرب سے تلوار - خنجر - قرول - برچھا - باردو - ملک کے تمام اضلاع مین بنتے ہین -

ملکی مال غیر ممالک مین بہت کم جاتا ہے جسکی وجہ سے ملکی صنعت و حرفت تنزل کے عالم مین ہے - غیر ممالک خاصکر یورپ کے مصنوعات ملک مین کثرت سے آتی ہین

دولت آصفیہ مین روے زمین کے باشندے موجود ہین - ان اقوام کے نام جنکی بود و باش قدیم الایام سے اس سرزمین سے مخصوص ہے یہ ہین - گونڈ - بھیل - ڈھیڑ مرہٹے - تلنگے - کنڑے - مسلمان - باوجود اسکے یہ ملک تقریباً سات سو برس سے مسلمانون کے زیر حکومت ہے - مہدیون کی تعداد بہ نسبت دیگر فرق مسلمانونکی بہت ہے - ہندو فی صدی نوے اور انکے مقابل مین مسلمانون کا شمار فی صدی دس ہے -

یہ لوگ بہ کثرت ہندو - بدھ - جین - سکھ - اسلام وغیرہ مذاہب کے پیرو ہین -

صنعت و حرفت

تجارت

اقوام

اگرچہ عیسائی مذہب یہان کے ملکی باشندون مین آجکل کثرت سے پہیل رہا ہے۔ تاہم انکے پیروون کی تعداد نہایت قلیل نیصدی دو کے قریب ہے۔

زبان — ممالک محروسہ مین تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی۔ گونڈی۔ بنجاری۔ اور اردو زبانین بولی جاتی ہین۔ زبان آخرالذکر تمام ملک مین سمجھی جاتی ہے۔ تلنگی۔ تلنگانہ سے۔ مرہٹی مرہٹواڑی سے۔ کنڑی کرناٹک سے مخصوص ہے۔ گونڈی اور بنجاری زبانین وحشی اقوام کی ہین۔ جنکی بود و باش جنگل اور پہاڑون کے درون مین ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ گجراتی وغیرہ السنہ کے بولنے والے بھی ملک مین ہین لیکن ان کی تعداد قلیل ہے۔

ملکی تقسیم بلحاظ قومی آبادی — ملک کی تقسیم قومی آبادی کے لحاظ سے تین طبقون مین ہے۔ مرہٹواڑی۔ تلنگانہ۔ کرناٹک۔ شمالی مغربی ملک مین چونکہ مرہٹے رہتے ہین اسوجہ سے وہ مرہٹواڑی کہلاتا ہے۔ تلنگانہ مشرقی کہلاتا ہے۔ اسمین تلنگی قومین آباد ہین۔ جنوب مغربی طبقہ کرناٹک ہے۔ اسمین کنڑے آباد ہین۔ ان اقوام کی آبادی ان طبقون سے مخصوص ہے۔

ملکی تقسیم بلحاظ انتظام — انتظام کے لحاظ سے تمام ملک چار صوبون اور سولہ ضلعون پر منقسم ہے اور ہر ضلع مین کئی تعلقات اور مواضعات ہین۔

زمانہ قدیم مین ملک کی تقسیم صوبہ سرکار اور محال پر تھے۔ ۱۲۷۵ھ مین سرسالارجنگ اول مرحوم نے اسمات اضلاع۔ تعلقات۔ تحصیل پر تمام ملک کو تقسیم کیا۔

اسمات صدر تعلقداری — بعد انتظام ضلع بندی کے جب نواب سالارجنگ اعظم مرحوم کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تعلقداران اضلاع کی نگرانی کے لیے چند افسرون کا تقرر کیا جاے تو مرحوم ممدوح نے اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کو پانچ اسمات مین حسب ذیل منقسم فرمایا۔ اور ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک محکمہ صدر تعلقداری قایم کیا گیا۔

سمت شرقی۔ سمت غربی۔ سمت جنوبی۔ سمت شمالی۔ سمت شمالی و غربی

سمت شرقی مین اضلاع ذیل شریک تھے۔ اور اسکا مستقر بھونگیر تھا۔
نلگنڈہ۔ ناگر کرنول۔ جسکو اب محبوب نگر کہتے ہین۔ کھمم۔ جسکا نام اب ورنگل رکھا گیا ہے۔
سمت غربی کے اضلاع کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ جسکا مستقر محمد آباد بیدر تھا۔ ناندیڑ
نلدرگ۔ جو اسوقت عثمان آباد کے نام سے موسوم ہے۔ بیدر۔ تفصیل اضلاع سمت جنوبی
جسکا مستقر پہلے رائچور تھا اور اب گلبرگہ ہے۔ گلبرگہ۔ رائچور۔ شوراپور۔ لنگسگور محفوظہ
سمت شمالی مین حسب ذیل اضلاع تھے۔ اور مستقر پٹن چرو تھا اور اب بھی ہے۔
اندور۔ حال نظام آباد۔ میدک۔ یلگندل۔ علداری۔ سرپور تانڈور۔ (جو اب
ضلع عادل آباد کے نام سے مشہور ہے۔)
اضلاع سمت شمالی و غربی جسکا مستقر صدر تعلقہ داری پہلے بھی اورنگ آباد مین
تھا اور اب بھی صوبہ دار کا مستقر اورنگ آباد ہی ہے۔
اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پربھنی۔
۱۲۹۳ف م ۱۳۰۱ھ مین سمت غربی۔ جسکا مقام مستقر بیدر تھا شکست کی گئی۔
اور سمت شمالی اور غربی کو جسکا مستقر اورنگ آباد تھا سمت غربی نام رکھا گیا۔ اور
اضلاع سمت غربی سابقہ کی تقسیم یون کی گئی کہ ضلع ناندیڑ سمت غربی حالیہ مین اور
نلدرگ (عثمان آباد) سمت جنوبی مین۔ اور بیدر سمت شمالی مین شریک ہوا۔
اگرچہ بعد شکست مجلس مالگزاری ثانی بجائے صدر تعلقہ دارون کے صوبہ دارونکا
تقرر ہوا تھا۔ لیکن اسمات کے نام وہی رہنے دئے گئے تھے۔ ۱۳۱۲ف مین بجائے
اسمات کے صوبجات قایم ہوے اور ہر ایک سمت کو حسب تفصیل ذیل صوبہ کا لقب دیا گیا۔
سمت غربی۔ صوبہ اورنگ آباد۔ سمت جنوبی۔ صوبہ گلبرگہ۔ سمت شرقی۔ صوبہ
ورنگل سمت شمالی۔ صوبہ بیدر۔
سمت شمالی کا نام گو صوبہ بیدر رکھا گیا تھا۔ مگر مستقر پٹن چرو ہی تھا۔ نواب قدر جنگ

جب صوبہ دار بیدر رہوے تو ان کے صوبہ داری کے زمانہ تک یعنی ۱۳۰۳ف سے ۱۳۱۱ف
تک صوبہ داری بیدر کا دفتر بلدہ مین رہا۔ اور بعد حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۷۔ آبان
۱۳۱۱ف دفتر صوبہ داری مذکور پٹن چیرو چلا گیا اور اس وقت تک وہین ہے۔

سمت شرقی کا مستقر جو سابق مین بھونگیر تھا۔ اور نواب وقار الملک (مشتاق حسین)
کے زمانہ صوبہ داری مین اکثر صوبہ داری کا دفتر بلدہ ہی مین رہتا تھا۔ اب صوبہ ورنگل
مین ہے۔

انتظام اضلاع ضلع بندی حالیہ جسکا نفاذ ۱۳۱۴ف مین ہوا۔ صوبہ بیدر کا صوبہ گلشن آباد
میدک نام رکھا گیا۔ اور مستقر بدستور سابق پٹن چیرو قرار پایا۔

شکست اضلاع

ضلع پالم علاقہ صرفخاص ۱۲۸۷ف مین شکست ہوکر اُسکے تعلقات ضلع پربھنی اورنگ آباد
اور نلدرگ وغیرہ مین شریک ہوے۔

ضلع شوراپور یکم فروردی ۱۲۹۲ف کو شکست ہوا اور اسکے تعلقات ضلع لنگسگور
وغیرہ مین شریک ہوئے۔

ضلع لنگسگور وقت ضلع بندی حالیہ ۱۳۱۴ف مین شکست ہوا اور بجاے عملداری
سرپور تانڈور کے ضلع عادل آباد قرار پایا۔

ردوبدل اضلاع

۱۳۰۵ف مین صوبہ بیدر حال گلشن آباد میدک سے ضلع یلگندل خارج ہوکر ضلع
ورنگل مین اور صوبہ ورنگل سے ضلع محبوب نگر علیحدہ ہوکر صوبہ بیدر حال گلشن آباد مین شریک
ہوا۔ جسکا عمل ۱۳۰۶ف سے ہوا۔

بروے ضلع بندی جدید ضلع نلگنڈہ صوبہ میدک مین اور ضلع عادل آباد ورنگل
مین شریک کیا گیا۔

اسوقت حسب ضلع بندی حالیہ جو حالت کہ تعلقات اور اضلاع کی قایم ہوچکی ہے اُسکا
تختہ جداگانہ منسلک ہے۔

ملکی تقسیم بلحاظ قبضۂ اراضی

ابتداے ضلع بندی کیوقت ضلع گلبرگہ قایم نہین ہوا تھا - بعد ضلع گلبرگہ قایم ہوا۔
مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ ملک کی ایک اور ضمنی تقسیم قبضہ آراضی کے لحاظ سے بھی ہے۔
خالصہ - صرفخاص - جاگیرات -

خالصہ وہ زمین ہے جسکا انتظام نواب مدار المہام بہادر براہ راست فرماتے ہین - اسکا ایک صدر محکمہ جو دفتر مالگزاری کے نام سے موسوم ہے (معتمدی مالگزاری) بلدہ مین ہے - جو مدار المہام بہادر کے تحت مین ہے - اس دفتر کے تحت مین عام صوبہ جات و اضلاع ہین۔

صرفخاص - اسکا انتظام حضرت اقدس بندگان عالی بذریعہ ایک معتمد کے بہ نفس نفیس فرماتے ہین - اسکی آمدنی شاہی اخراجات مین صرف ہوتی ہے -

جاگیرات - ملک کے وہ قطعہ جو کسی کو حسن خدمات کے صلہ مین یا مدد معاش یا امدادی فوج کے نوکر رکھنے کے لیے خاص بادشاہ کی طرف سے کسیکو عطا کیا گیا ہو وہ جاگیرات کہلاتی ہین - اس مین بہت بڑی جاگیر پائیگاہ[1] ہے -

تختہ مردم شماری اضلاع بابتہ سنہ ۱۹۰۱ ع

نام ضلع	تعداد	نام ضلع	تعداد
نظام آباد - (اندور)	۴۶۷۳۶۷	اورنگ آباد	۷۲۱۴۰۷
میدک	۵۳۶۰۲۷	پربھنی	۶۹۶۷۶۵
محبوب نگر	۶۱۳۷۷۱	ناندیڑ	۵۵۰۱۴۹
نلگنڈہ	۸۲۳۱۲۱	بیڑ	۴۹۲۲۵۸
گلبرگہ	۱۰۴۱۰۶۷	ورنگل	۷۴۵۷۵۷
عثمان آباد	۵۳۵۰۲۷	کریم نگر (ایلگندل)	۹۶۱۸۳۳
رائچور	۹۳۲۰۹۰	عادل آباد	۴۷۷۸۴۸
بیدر	۷۶۶۱۲۹	میزان مجموعی	۱۰۲۶۰۶۱۵

[1] اس کا ذکر تحت پائیگاہ اور صرف خاص مین موجود ہے۔

قسم مواضع	قسم مواضع	تعداد مواضع
۱	رعیت واری	۱۳۰۴۹
۲	سربستہ	۶۶۸
۳	پیشکش	۶۸۹
۴	اگرہار	۲۶۵
۵	بن مقطعہ	۴۱۹
۶	بے چراغ	۱۰۰۷
	میزان	۱۶۰۹۷
نشان شمار	قسم مواضع جاگیرات	تعداد مواضع
۷	ذات	۲۷۴۱
۸	تنخواہ	۶۲
۹	دیگر	۱۹۲
	میزان	۲۹۹۵
	صدر میزان خالصہ جاگیرات	(۱۹۰۹۲)

فہرست صوبہ جات سرکار عالی

نشان شمار	سمت	نام	مستقر	حاکم اعلیٰ	حدود اربعہ: مشرق	حدود اربعہ: جنوب	حدود اربعہ: شمال	حدود اربعہ: جنوب	طول	عرض	مربع رقبہ میل	تعداد اضلاع	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	سمت غربی	صوبہ اورنگ آباد	اورنگ آباد	صوبہ دار	اضلاع عادل آباد واندور محبوب نگر	اضلاع ناسک احمد نگر	برار و خاندیس	اضلاع بیدر و عثمان آباد	شرقاً و غرباً ۲۳۰	شمالاً و جنوباً ۱۳۰	۱۹۶۷۷ اورنگ آباد	۴	
۲	سمت جنوبی	صوبہ گلبرگہ شریف	گلبرگہ	″	ناندیڑ میدک	″	ناندیڑ پربھنی بیڑ	تنگ بھدرا	۲۵۶	″	۲۱۰۶۱ گلبرگہ	۴	
۳	سمت شمالی	صوبہ گلشن آباد میدک	میدک	″	اطراف بلدہ	اطراف بلدہ	کریم نگر نظام آباد	اطراف بلدہ			۱۶۳۸۴ میدک	۴	
۴	سمت شرقی	صوبہ ورنگل	ورنگل	″	گوداوری	ناندیڑ اندور میدک نلگنڈہ	برار	کرشنا و مچھلی بندر	۲۰۰	۱۴۰	۲۱۰۷۷ ورنگل	۳	

فهرست اضلاع ممالک محروسه سرکار عالی

علاقه صوبه داری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعه: مشرق	مغرب	شمال	جنوب	وسعت: طول	عرض	رقبه مکسر	تعلقات: دیوانی	جاگیر	جمله	تعداد مواضعات	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبه داری اورنگ آباد	ضلع اورنگ آباد	اورنگ آباد	برار و ضلع پربھنی	اضلاع خاندیس و احمدنگر	اضلاع ناسک خاندیس	گوداوری و مانجرا ضلع احمدنگر	شمالاً جنوباً ۹۰	شرقاً غرباً ۱۵۰	۱۰۸۲۴۶۵ اورنگ آباد	۸	۳	۱۰	۱۴۹۰	
	ضلع پربھنی	پربھنی	ضلع ناندیڑ	ضلع اورنگ آباد	گنگا ضلع برار	گوداوری ضلع ناندیڑ	۶۰	۱۰۰	۲۳۲۰۲۹۱ پربھنی	۹	۱	۷	۱۳۴۰	
	ضلع بیڑ	بیڑ	ضلع بیدر و پربھنی		گوداوری	مانجرا ندی	۵۰	۱۲۵	۱۸۶۱۶۶۵ بیڑ	۵	۱	۶	۸۵۵	

نام صوبہ داری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعہ: شمال	جنوب	مشرق	مغرب	وسعت: عرض	طول	رقبہ ایکڑ	تعلقات: دیوانی	جاگیر	جملہ	مواضعات	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ گلبرگہ شریف	ناندیڑ	ناندیڑ	ضلع عادل آباد	ضلع بیڑ و پربھنی	ضلع پربھنی پائین گنگا	اضلاع نظام آباد و بیدر	شمالاً جنوباً ۶۴	شرقاً غرباً ۷۵	۱۴۷۹۵۰۱ ناندیڑ	۶	۰	۶	۱۰۶۴	
	ضلع گلبرگہ شریف	گلبرگہ	ضلع اطراف بلدہ محبوب نگر	اضلاع بیجاپور و شولاپور	ضلع عثمان آباد و بیدر	ضلع رائچور و کرشنا	〃 ۱۱۲	〃 ۱۹۲	۲۳۱۲۳۰۹ گلبرگہ	۵	۳	۸	۱۰۲۲	
	ضلع بیدر	بیدر	ضلع ناندیڑ کسیہ اطراف بلدہ	ضلع عثمان آباد بیڑ	ناندیڑ و ضلع پربھنی	ضلع گلبرگہ	〃 ۹۶	〃 ۱۰۴	۱۲۶۸۹۳۲ بیدر	۴	۱	۵	۶۵۳	
	ضلع عثمان آباد	عثمان آباد	ضلع بیدر	ضلع شولاپور	ضلع بیڑ احمدنگر	ضلع گلبرگہ	〃 ۹۰	〃 ۸۰	۱۵۸۵۳۰۱ عثمان آباد	۲	۳	۵	۵۶۰	
	ضلع رائچور	رائچور	ضلع محبوب نگر	اضلاع دھارواڑ	دریاے کرشنا	دریاے تنگ بھدرا	〃 ۹۶	〃	۱۵۶۳۱۶۹ رائچور	۸	۰	۹	۱۱۳۸	

نام صوبہ	نام ضلع	مستقر	حدود اربعہ: شرق	حدود اربعہ: مغرب	حدود اربعہ: شمال	حدود اربعہ: جنوب	وسعت: طول	وسعت: عرض	رقبہ ایکر	تعلقات			[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ گلشن آباد	ضلع میدک	سنگاریڈی	ضلع کریم نگر و نلگنڈہ	ضلع بیدر	ضلع نظام آباد و ناندیڑ	ضلع اطراف بلدہ	شمالاً جنوباً ۵۰	شرقاً غرباً ۶۲	۱۹۲۶۳۵۴ میدک	۵	۰	۵	۵۳۷	
	ضلع نلگنڈہ	نلگنڈہ	ضلع ورنگل	ضلع اطراف بلدہ محبوبنگر میدک	ضلع ورنگل	دریاے کرشنا	۱۱۲	۹۶	۲۱۵۰۱۵۰ نلگنڈہ	۷	۰	۷	۱۰۲۴	
	ضلع محبوب نگر	محبوبنگر	ضلع نلگنڈہ	ضلع گلبرگہ و رائچور	ضلع اطراف بلدہ	دریاے کرشنا	۱۰۰	۱۳۰	۲۲۵۲۳۴۰ محبوب نگر	۶	۰	۶	۶۶۳	
	نظام آباد (اندور)	اندور	کریم نگر	ناندیڑ	گوداوری	میدک	۵۴	۶۴		۵	۰	۵	۵۲۲	

علاقۀ صوبه‌داری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعه				وسعت		رقبه ایکر	تعلقات			مواضعات	کیفیت
			مشرق	شمال	جنوب	مغرب	عرض	طول		دیوانی	غیر دیوانی	جمله		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبه ورنگل	ضلع ورنگل	هنمکنده	گوداوری	ضلع نلگنده وسیدک	ضلع کریم نگر	ضلع مچهلی بندر و کرشنا	شرقاً غرباً ۱۲۸	شمالاً جنوباً ۱۵۶	۲۳۱۸۶۱۸ ورنگل	۸	۰	۸	۹۲۰	
	ضلع کریم نگر	کریم نگر	گوداوری	اندور و سیدک	گوداوری	سیدک نلگنده و ورنگل	،، ۵۰	،، ۱۰۰	۱۶۵۲۵۶۸ کریم نگر	۶	۰	۶	۹۸۸	
	ضلع عادل آباد	عادل آباد	دریای وردها	پاین گنگا ناندیر	پاین گنگا وردها	ضلع کریم نگر نظام آباد	،، ۶۴	،، ۱۴۵	عادل آباد ۴۰۴۷۰۳ مربع میل	۸	۰	۸	۴۳۵	
	اطراف بلده		ضلع نلگنده	ضلع گلبرگه	ضلع بیدر کریم نگر سیدک	ضلع محبوب نگر			اطراف بلده رقبه میل ۳۳۹۹	۵	۰	۵	۸۴۶	

تختۂ تقسیم تعلقات و اضلاع بموجب انتظام جدید ۱۳۱۴ف

نمبر شمار	نام صوبہ	ضلع	تعلقات	تعداد تعلقات
۱	۲	۳	۴	۵
۱	اورنگ آباد	اورنگ آباد	اورنگ آباد۔ امبڑ۔ بھوکردن۔ گنگاپور۔ جالنہ کنڑ۔ پیٹھن۔ ویجاپور۔ خلد آباد۔ سلور	۱۰
		بیڑ	بیڑ۔ مومن آباد۔ اشٹی۔ گیورائی۔ منجلے گاؤں۔ پاٹودہ	۶
		پربھنی	پربھنی۔ بسمت۔ ہنگولی۔ جنتور۔ کلمنوری۔ پاتھری۔ پالم	۷
		ناندیڑ	ناندیڑ۔ بلولی۔ دگلور۔ حدگاؤں۔ قندھار۔ مدھول۔	۶
۲	گلبرگہ	گلبرگہ	گلبرگہ۔ چنچولی۔ گوڑنگل۔ سیڑم۔ یادگیر۔ اندولی۔ شاہ پور۔ شوراپور۔	۸
		رائچور	رائچور۔ الپور۔ دیودرگ۔ گنگاوتی۔ کشتگی۔ لنگسگور۔ مانوی۔ سندھنور۔	۸
		عثمان آباد	عثمان آباد۔ کلم۔ پرنڈا۔ اوسا۔ تلجاپور۔	۵
		بیدر	بیدر۔ نلنگا۔ راجورہ۔ اودگیر۔ جنوارڑہ	۵
۳	ورنگل	ورنگل	ورنگل۔ کھمم۔ محبوب آباد۔ مدھرہ۔ پاکھال۔ پالونچہ۔ ملک۔ یلندو۔	۸
		کریم نگر	کریم نگر۔ جگتال۔ جمی کنٹہ۔ مہادیوپور۔ پرکال۔ سرسلہ۔ سلطان آباد۔	۷
		عادل آباد	عادل آباد۔ چینور۔ جنگاون۔ لکشمی پٹہ۔ کٹوٹ۔ نرمل	۸

نوٹ۔ جن تعلقات پر ؎ کا نشان بنایا گیا ہے وہ علاقہ صرف خاص کے ہیں۔

نمبر شمار	نام صوبہ	ضلع	تعلقات	تعداد تعلقہ جات فی ضلع
۱	۲	۳	۴	۵
			راجورہ - سرپور -	
۴	صوبہ گلشن آباد	میدک	میدک - اندول - باغات - کلب گور - سدی پیٹھ -	۵
		نظام آباد	نظام آباد - ارمور - بودھن - کاماڈی - یلارڈی -	۵
		محبوب نگر	محبوب نگر - ناگرکرنول - امراباد - کلواکرتی - مکتھل - پرگی	۶
		نلگنڈہ	نلگنڈہ - بھونگیر - جریال - دیورکنڈہ - کوداڑ - مریالگوڑہ - سوریاپیٹھ -	۷
	جملہ	۱۵		۱۰۱



تبادلہ نام محلہ جات و تعلقات و تحصیل وغیرہ

نمبر شمار	نام سابق	نام حال	تاریخ تبادلہ مع نشان حکم سرکار
۱	۲	۳	
			محلات و گوڑہ جات مقام بلدہ
۱	گلمبی گوڑہ / ہکل گوڑہ	عثمان شاہی	۲۳ صفر ۱۳۱۱ھ عثمان پورہ - بعد ۲۹ رجب ۱۳۱۸ھ سے بجائے عثمان پورہ کے عثمان شاہی نام ہوا -
۲	گولی گوڑہ	محبوب پورہ	۸ - جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ جریدہ گیہان ۱۳۱۳ف جلد ۴ نمبر ۲۲ صفحہ ۳۶۵ -
۳	گلی ۲ مورت مورت	.	وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہان سلطان محمد قطب شاہ کے دو ہاتھی رہتے تھے جنکا یہی نام تھا - ۱ مورت ۲ مورت - اور مرزا عبد اللہ کو انہین ہاتھیون سے مورت نامی لیکر بھاگا تھا جو باعث لنگر عشرہ کا ہوا -
			متعلقہ اضلاع
۴	تعلقہ روضہ ضلع اورنگ آباد	تعلقہ خلد آباد	۱۵ - ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ
۵	ضلع ناگر کرنول	ضلع محبوب نگر	۲۰ - ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ جریدہ ۲۹ شہریور ۱۲۹۹ف صفحہ ۱۵۴ -
۶	تعلقہ دیورکنڈہ	تعلقہ محبوب نگر	ایضاً
۷	تعلقہ دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ	تعلقہ بہونگیر	۲۰ - رجب ۱۳۰۹ھ

نمبر شمار	نام سابق	نام حال	تاریخ تبادلہ مع نشان حکم سرکار
۱	۲	۳	۴
۸	تعلقہ ویگانون	تعلقہ یادگیر	۲۹- ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ
۹	تحصیل اڈلور ضلع اندور	” کاماریڈی	۲- ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ
۱۰	تعلقہ بیضہ پور	تعلقہ بیجاپور	۱۹- شوال ۱۳۱۱ھ جریدہ ۱۸- خورداد ۱۳۰۳ف جلد ۳ صفحہ ۳۶
۱۱	” گانڈاپور	” گنگاپور	ایضاً
۱۲	مانکوٹہ ضلع ورنگل	محبوب آباد	۲۲- شوال ۱۳۱۲ھ جریدہ ۳۱ رخورداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۳ صفحہ ۳۵۴ - جزاول -
۱۳	تعلقہ کندی کنڈہ	تعلقہ محبوب آباد	ایضاً
۱۴	تحصیل پانڈور	تحصیل منجلی گانون	۹- ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ جریدہ ۱۳- تیر ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۳۶ صفحہ ۳۰۶۶ - جزاول
۱۵	تعلقہ ساڑہار ضلع ناندیڑ	تعلقہ عثمان نگر	۱۹- جمادی الاول ۱۳۱۴ھ جریدہ ۲۷- آزر ۱۳۰۶ف جلد ۲۸ نمبر (۵) صفحہ ۳۵ - جزاول -
۱۶	قصبہ دہاراسیون ضلع تلدرگ	ضلع عثمان آباد	۱۸- ربیع الاول ۱۳۱۹ھ جریدہ ۲۲ شہریور ۱۳۱۰ف جلد ۳۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۵۸۱- جزاول
۱۷	تعلقہ انباجوگائی	تعلقہ مومن آباد	۲۵- شوال ۱۳۲۱ھ جریدہ مطبوعہ ۲۳- اسفندار ۱۳۱۳ف نمبر ۱۶- صفحہ ۱۹۶ جزاول
۱۸	قصبہ و ضلع اندور	ضلع نظام آباد	۳۰- صفر ۱۳۲۳ھ جریدہ ۱۰ اتیر ۱۳۱۴ف جلد ۳۶- نمبر ۳ صفحہ ۲۶۳
۱۹	پوچم چیرلہ مستقر تحصیل کوداڑ	حضور نگر	حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۹- رجب ۱۳۲۴ھ

سلسلۂ قطب شاہیہ

سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ

کون جانتا تھا کہ سعد آباد علاقہ ہمدان مین جو بچہ افلاس کی حالت مین پیدا ہوگا وہ آگے
چل کر نہ صرف خود دکن کا بادشاہ بنیگا بلکہ اسکی نسل سے شاہون کا ایک سلسلہ چلے گا
سلطان قلی قطب شاہ ۸۶۰ھ مین اویس قلی کے یہان پیدا ہوا اسکی تعلیم اور بچپن کے
حالات بالکل تاریکی مین ہین اور نہ کچھ اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اُسکے باپ اویس قلی
نے اُسکے لیے کیا کیا۔ قیاس چاہتا ہے کہ ابتدائی درسی کتابین پڑھاکر اُسے تجارت
مین مشغول کردیا ہوگا۔ کیونکہ اُسکا خاندان زیادہ تر تجارت ہی کرتا تھا۔ اور سلطان قلی بھی
تجارت ہی کی غرض سے ہندوستان آیا تھا۔

اسکے متعلق متعدد کتابون مین یون لکھا ہے کہ اللہ قلی بیگ جب تجارت کی
غرض سے ہندوستان روانہ ہوا تو اپنے بیس سالہ بھتیجے سلطان قلی کو بھی اپنے ہمراہ
لے لیا۔ اور مختلف بلاد مین ہوتا ہوا محمد آباد بیدر پہونچا۔ سلطان محمد بہمنی اس زمانہ مین
بیدر کا حکمران تھا۔ خدا معلوم اس کے چچا کا کیا حشر ہوا۔ مگر سلطان قلی کے متعلق لکھا ہو
کہ بعض امرا کے توسل سے دربار شاہی مین باریاب ہوا اور آزمایشی طور پر چند چھوٹے
چھوٹے کام حاصل کرلیے جنھین نہایت ہوشیاری اور دیانت کے ساتھ انجام دیتا
رہا۔ اس سے دربار مین اسپر خاص نگاہین پڑنے لگین۔

لیکن اس کی نام آوری صرف ایک مہم سے ہوئی جو تلنگانہ کی سرکش رعایا کے
خلاف بھیجی گئی تھی۔ یہ اس مہم کا سرگروہ تھا۔ تلنگانہ مین پہنچکر اس نے مختلف تدبیرون
سے کام لیا۔ اور نہایت شجاعت کے ساتھ اس مہم کو سر کیا۔ جب وہان سے بافتح و ظفر
واپس ہوا تو سلطان نے اسکو قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا اور یہان تک خوش ہوا

کہ بلدہ گولکنڈا اور اوسکے مضافات سے پیشکش وصول کرنے کے لیے اسکو مقرر کیا جب یہ خدمت بھی خوبی سے ساتھ انجام دی تو ازراہ شفقت سلطان نے قلعہ گولکنڈہ کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ برسر حکومت ہونے پر اس نے اپنی طاقت خوب بڑہائی اور فوج کو اپنے قابو مین کر لیا۔

اس عرصہ مین بہمنیہ سلطنت بھی کمزور ہو چلی تھی۔ جب اسنے کیسکو اپنا رقیب نہ پایا تو ۹۱۸ھ مین قطب شاہ کے نام سے والی دکن بن بیٹھا۔ اور تمام ملکی احکامات خود ہی صادر کرنے لگا۔ اسکے ساتھ ہی سلطان کی زندگی تک اُسکی ویسی ہی عزت کرتا رہا۔ اور تحفہ تحایف سے کمی نہ کی یہان تک کے اُسکا نام بھی خطبہ مین مقدم رکھا۔ جب سلطان کا انتقال ہوا تو خطبہ اپنے اور آیمہ اطہار کے نام سے پڑہوایا اور بالکل خودمختار ہو بیٹھا۔ لوگون نے اسکے خلاف ہاتھ پاؤن مارنا چاہیے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے بہت سے قلعے تسخیر کئے اور قریب قریب تمام تلنگانہ پر فتح پائی۔ قلعہ تلکنڈہ بھی فتح کیا اور وہان کے راجہ ہرشچندر کو قید خانہ مین بہیجدیا۔ ناظرین کو تعجب ہوگا کہ جو بادشاہ اسقدر شجاع اور دلیر ہو اسکا خاتمہ کس بُری طرح سے کیا جائے۔ ۲۔ جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ روز دوشنبہ کو نماز عصر مین ایک ترکی غلام محمود ہمدانی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

اس قتل کا محرک[۵] اُسکا بڑا بیٹا جمشید قلی قطب شاہ تھا۔ سلطان محمد قلی نے بتیس[۳۲] سال چندماہ سلطنت کر کے نوے[۹۰] برس کی عمر مین انتقال کیا۔ اور لنگر فیض اثر مین دفن ہوا۔ اسکے چھہ بیٹے اور چار بیٹیان پیدا ہوئین۔ بیٹون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حیدر قلی۔ باپ کے سامنے مرگیا (۲) قطب الدین ولی عہد سلطنت تھا۔ مگر جمشید قلی نے اپنے باپ کے قتل کرانے کے ساتھ ہی اُسے بھی اندھا کرا دیا۔ تھوڑے دنون

[۵] بعض مورخ کہتے ہین کہ بدو منع لوگون نے سلطان کو قتل کیا۔

بحکایت اشتعال کر اسنے انتقال کیا۔ (۳) جمشید قلی خان باپ کو قتل اور بھائی کو اندھا کر کے تخت پر بیٹھا۔ (۴) عبد الکریم باپ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اسلیے قتل کیا گیا۔ (۵) دولت خان قلعہ بھونگیر مین عالم دیوانگی مین مقید ہوا۔ (۶) ابراہیم مرزا سبحان قلی کے بعد تخت نشین ہوا۔

یہان یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہین کہ اُس نے حیدر آباد مین بہت سی عمارتین تعمیر کرائین جن کا ذکر یہان کے مناظر کے ساتھ اس کتاب مین نظر آئے گا۔ سلطان قلی نے اپنے رؤسا کو بھی عمارتین بنوانے کی ترغیب دی۔ غرض یہ بادشاہ نہایت ہی نیک مزاج۔ جفاکش اور شجاع گزرا ہے۔

جمشید قلی قطب شاہ بعنوان بیاہ

پہلے اسکا نام یار قلی جمشید خان تھا مگر عنان حکومت ہاتھ مین لیتے ہی اسنے اپنا نام جمشید قلی قطب شاہ رکھا کسی وجہ سے یہ قلعہ مین قید کر دیا گیا تھا۔ شاید باپ کے قتل کا باعث یہی ہو۔ جب سلطان قلی قطب شاہ قتل ہو گیا تو ۹۵۰ھ مین بلا خوف وخطر بادشاہ بن بیٹھا اور اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا۔ مگر اندرونی مخالفتون سے اطمینان کلی نہ تھا۔ سب سے بڑا خوف اُسے اپنے بھائی ابراہیم مرزا کا لگا ہوا تھا ابراہیم کو اپنی ہی جان بچانی مشکل تھی۔ سلطان کی مخالفت کیسے کرتا۔ بھائی کی طلبی پر قلعہ دیورکنڈہ چھوڑ کر بھاگا اسوقت میدان بالکل صاف تھا۔ سلطان نے اندرونی ملک مین کسیکو اپنا مقابل نہ پایا اور ملک گیری کی خواہش مین شاہان اطراف پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھانی۔ منجملہ اور حکمرانون کے ایک ملک قاسم برید شاہ بیدر بھی تھا۔ جس سے لڑنے کے لیے کولاس گیا اس کے ساتھ ہی شکست کا خوف بھی اُسکے دل مین سما گیا تھا۔ اس لیے جگدیو راؤ نایک واڑ ہی کے اہتمام سے وہان ایک قلعہ تعمیر کرایا تاکہ فوج کو پناہ کا موقع مل سکے مگر اُس طرف قاسم برید پر بھی خوف چھا گیا تھا۔ جسکے باعث وہ بھاگ نکلا اور سلطان ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور کے ہاتھون گرفتار ہوا۔

اسوقت ملک قاسم برید نے سلطان جمشید قلی سے رہائی کی درخواست کی [illegible]
سلطان ابراہیم عادل شاہ سے مقابلہ کرکے اس کا ملک چھین لیا۔ ملک قاسم برید کو [illegible]
رہائی دلائی اور اپنی طرف سے حکومت بیدر قاسم برید کو مرحمت کی [illegible]
جمشید قلی کو قلعہ [illegible] سید کسن آباد اور نراین کھیڑہ ۔ بطور نذر گذرانے ۔ عادل شاہی
سلطان پر یہ فتح پانے کے وقت اس نے مال غنیمت میں بہت کچھ مال منجملہ اور چیزوں
کے ایک [illegible] مسند [illegible] پیل اور ایک قیمتی گھوڑا بھی تھا۔ یہ گھوڑا اس زمانے کے گھوڑوں
میں سب سے زیادہ تیز اور نامور تھا۔

[illegible] اور ناخداترس آخر میں عیش و عشرت میں مشغول ہوگیا۔ اور [illegible]
میں عارضہ سرطان کا شکار ہوا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ تپ دق سے مرا۔ یہ اپنے
باپ کے مقبرہ "لنگر فیض اثر" میں دفن ہوا۔ سبحان قلی اسکا اکلوتا فرزند تھا۔

سبحان قلی قطب شاہ

جسوقت جمشید قلی نے انتقال کیا تو سبحان قلی کی عمر ۲ سال اور بقول بعض ۷
سال کی تھی۔ لیکن جس بچے کو ابھی باتیں کرنا بھی نہ آئی ہوں وہ سلطنت کیا کرسکتا
ہے اسکا خیال کرکے جگدیو راؤ نایک واڑی نے بعض ارکین کے مشورہ سے
دولت خان کو جو قلعہ بھونگیر میں بعالم دیوانگی مقید ہوا تھا۔ تخت نشین کرنا چاہا۔ سبحان قلی
کی ماں کو اسکی خبر ہوگئی۔ اسنے فوراً عین الملک سیف خان کو جو جمشید قلی سے ناراض ہوکر
احمدنگر چلا گیا تھا۔ سلطان کا مدارالمہام بنادیا۔ مخالفین سے کب خاموش بیٹھا جاتا تھا
اونہوں نے بھی کارروائی شروع کی۔

دولت خان قلعہ سے نکالا گیا اور اسکی شاہی مشتہر کی گئی۔ اونہوں نے صرف اتنا ہی
نہیں کیا بلکہ چند قلعہ بھی فتح کرلیے۔ مگر عین الملک فوراً استیصال کے لیے روانہ ہوا
اور مخالفین کو شکست دیکر دولت خان اور جگدیو راؤ نایک وغیرہ وغیرہ کو قلعہ میں قید
کردیا۔ اسکے بعد یہ فکر کی گئی کہ بجائے سبحان قلی ابراہیم مرزا کو مالک تاج و تخت بنایا

جائے - سبحان قلی کے ہمراہی قتل کئے گیے - اور وہ معصوم قید ہوا - خدا معلوم اس بچہ کا پھر کیا حشر ہوا - اسکی حکمرانی صرف چھ ماہ تک رہی -

ابراہیم قلی قطب شاہ پنجم

سلطان قلی قطب شاہ کا چھوٹا فرزند ابراہیم قلی ۹۲۳ھ مین پیدا ہوا - اسکے بچپن کا کچھ حال معلوم نہین ہوتا - مگر یہ پتہ چلتا ہے کہ اپنے باپ کے حکم سے قلعہ دیورکنڈہ مین رہا کرتا تھا - جب سلطان قتل ہوا اور جمشید قلی تخت پر بیٹھا تو اس نے اسکو طلب کیا مگر اس نے یہ عقلمندی کی کہ قلعہ سے بھاگ کر ملک قاسم برید شاہ بیدر کی پناہ مین چلا گیا - مگر وہان اُس سے کب پناہ ملنے والی تھی - ملک قاسم کے بھائی خان جہان نے اسکو گرفتار کرکے جمشید قلی کے حوالہ کرنے کی خواہش کی - اسکی خبر بیچارہ ابراہیم مرزا کو بھی ہوگئی اُسنے اسکو غنیمت جانا کہ قلعہ میدک کی کنجی اور چالیس ہاتھی اس کے سپرد کردے - اور وہان سے کہین چل کھڑا ہوا -

آخر اس نے ایسا ہی کیا اور بحالت تباہ راجہ رام راج والی بیجانگر کے پاس پہنچا اُس نے بڑی آو بھگت کے ساتھ اسے لیا اور نہایت ہی آرام کے ساتھ رکھا - جب جمشید قلی نے انتقال کیا اور اسکا خورد سال بیٹا سبحان قلی فرمانرواے سلطنت ہوا تو اسکی مخالفت کے لیے ایک گروہ کھڑا ہوگیا - مگر یہ سلطنت تو کسی دوسرے ہی کی قسمت مین لکھی تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ ایک تیسرے گروہ نے سبحان قلی اور دولت خان دونون کو مقید کرکے ابراہیم مرزا سے تاج و تخت لینے کی خواہش ظاہر کی - یہان کیا دیر تھی مرزا بھی اپنے ہمراہیون کو لیکر قلعہ محمدنگر کو روانہ ہوا -

۱۲ - رجب ۹۵۷ھ روز دوشنبہ کو جون ہی عنان حکومت اسکے قبضہ مین آئی کہ اس نے فوراً اپنے ہوا خواہون اور امراے دربار کو انعام واکرام سے مالامال کردیا - اور خان اعظم مصطفی خان کو اپنا وزیر بنایا اسنے اتنا ہی نہین کیا بلکہ اپنے ہمعصر سلطنتون سے اتحاد پیدا کیا - اور دریاے شور ساحل سمندر تک جتنے حکمران تھے اونکو یا تو اپنا باجگزار

بنایا۔ یا اونکے ملک کو بالکل فتح کرلیا۔ اسکے زمانہ مین سب سے بڑی لڑائی راجہ رام راج والی بیجانگر سے ۲۰۔ جمادی الثانی ۹۷۲ھ کو ہوئی۔ بعض مورخین ۲۰۔ جمادی الاول ۹۷۲ھ بتاتے ہین۔ اس لڑائی مین علی عادل شاہ والی بیجاپور۔ حسین نظام شاہ والی احمد نگر برہان عماد شاہ والی ایلچ پور۔ اور قاسم برید شاہ والی بیدر محمد آباد نے راجہ بیجانگر سے مخالفت کی۔

راجہ رام راج نے سلطان ابراہیم قطب شاہ کے ملک کا کچھہ حصہ دبا لیا تھا۔ اسلیے خواہ مخواہ اسے بھی اس جنگ مین شریک ہونا پڑا۔ یہ لڑائی دریاے کرشنا کے پار مشرقی جانب واقع ہوئی تھی۔ اس مین سلطان ابراہیم کو راجہ سے اُس کا ملک واپس ملگیا۔ اسکے کچھہ دنون بعد ایک زبردست فوج بھیجکر قلعہ ورنگل بھی فتح کرلیا۔ اور حسین نظام شاہ والی احمد نگر کی بہن سے شادی کی۔ خدا کے فضل سے اس بیگم اور دوسری بیبیون کے بطن سے تیس اولادین ہوئین۔ چھہ بچون کے سواے سب لڑکیان تھین بیٹون کی تفصیل ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

(۱) عبدالقادر۔ مشہور بہ شاہ صاحب۔ باپ نے قلعہ دیور کنڈہ مین کسی جرم کے وجہ کر قید کیا تھا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ قید ہی مین مرا اور بعض کہتے ہین باپ کے بعد بھی زندہ تھا (۲) حسین قلی مرزا باپ کے بعد چھہ برس تک زندہ رہا اور محرم ۹۹۴ھ مین نام پلی کے حوض مین ڈوب کر مرگیا۔ اسکی قبر لنگر فیض اثر مین موجود ہے۔

(۳) محمد قلی ۹۷۱ھ اور بقول بعض ۹۷۳ھ مین پیدا ہوا پہلا سنہ صحیح معلوم ہوتا ہے یہ مالک تاج و تخت ہوا۔ (۴) ابوالفتح ۹۷۵ھ مین پیدا ہوا۔ نہایت محنت کے ساتھ خوب علم حاصل کیا ۱۰۰۳ھ مین قضا کی۔ (۵) مرزا محمد خدا بندہ۔ یہ محمد قلی کا حقیقی بھائی تھا ۹۷۶ھ مین پیدا ہوا۔ بھائی سے بغاوت کی اور ۱۰۰۸ھ مین قلعہ گولکنڈہ مین قید ہوا۔ محرم ۱۰۲۰ھ مین وفات پائی (۶) محمد امین یہ لڑکا باپ کا بہت پیارا تھا

۲۵ - شعبان ۹۸۸ھ مین راہی ملک بقا ہوا۔

سلطان کے عہد مین - باغ ابراہیم - باغ گلشن - سنگین حصار قلعہ گولکنڈہ تالاب حسین ساگر - تالاب قصبہ نرساپور - کالا چبوترہ - پرانا پل - کتود کناوٹ - کتوہ بدویل وغیرہ وغیرہ عمارتین تیار ہوئین - ابراہیم پٹن آباد کیا گیا اور ۹۶۰ھ مین اسکے قریب ایک تالاب بنوایا۔ لنگر بارہ امام اور عرس کوہ مولا۔ اسی نے قایم کیے بغل صاحب بیجاپور سے اسکے زمانہ مین لائے گئے - جو عمارتین اسکے عہد مین تعمیر ہوئین انمین سے بہت سی اب بھی موجود ہین - اور بعض کا ذکر ہماری کتاب مین بھی عمارتونکے بیان مین ناظرین کو ملیگا۔

اس بادشاہ کے زمانہ مین قلعہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک عملداری مین وسعت ہوئی۔ اگر اسکی تعریف لکھی جاوے تو صفحے کے صفحے اس مین رنگ جائین گے۔ ہم یہان اسکے صفات کا ذکر کرتے ہین - وہ نہایت بہادر بڑا جری اور سچا عادل تھا۔ خود عدالت مین بیٹھکر انصاف کرتا اور ہر جگہ کی خبرین منگاتا رہتا اسنے اپنے ملک کا ایسا انتظام کیا کہ جو فتنے پہلے نظر آتے تھے وہ اس کے زمانہ مین بالکل مفقود ہوگئے مسافر نوازی اسکا خاص شیوہ تھا۔ اسکے دربار مین علما - فضلا - شعرا - حکما - اور اہل کمال کا مجمع رہتا تھا - اور ہر جگہ ان کو اپنے ساتھ رکھتا۔

یہ عادل اور رحم دل بادشاہ تپ محرقہ سے ۲۱ - ربیع الثانی ۹۸۸ھ روز پنجشنبہ کو اس جہان فانی سے رخصت ہوا اور لنگر فیض اثر مین دفن کیا گیا۔

محمد قلی قطب شاہ

جب خاندان قطب شاہیہ کے ہر دلعزیز اور علم دوست بادشاہ ابراہیم نے انتقال کیا تو اس کے بعد اسکا بیٹا محمد قلی قطب شاہ سریر آرا سے مملکت ہوا۔ محمد قلی

لہ تالاب ابراہیم پٹن سے ۱۰ لاکھ روپیہ صرف کرکے نواب مختار الملک اعظم مدار المہام نے ایک نہر نکالی وہ ابراہیم پٹن کے نالہ کے نام سے مشہور ہے - اور یہ نہر اب تک جاری ہے۔

۱۴۔ رمضان سنہ ۹۱۷ھ کو پیدا ہوا تھا تعلیم بھی اچھی طرح پائی اور سن بلوغ کو پہونچنے پر حضور شاہ سے جو کام اسکے سپرد ہوے انکو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بجا لایا۔ سچ ہے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بر سر حکومت ہونے پر باپ کی طرح اسنے بھی عدل و انصاف کو اپنا شعار بنایا۔ اور امرا اور غربا۔ غرض سبکے اور پرالطاف خسروانہ مبذول کیے۔

اسکا زمانہ جنگ و جدل سے پر ہے۔ چنانچہ اسکے دربار مین جو امرا تھے وہ صبح کے وقت سامان سفر تیار کر کے آتے تھے تاکہ حکم ہوتے ہی کوچ کر دین۔ غالباً سب سے پہلے اسکی لڑائی سلطنت نظام شاہیہ کے خلاف ہوئی۔ اسنے امیر شاہ میر کے فرزند کی کمان مین ایک جرار لشکر روانہ کیا تاکہ قلعہ نلدرگ مسخر کرے۔ لیکن ابراہیم عادل شاہ نے درمیان مین پڑکر قلعہ کی تسخیر سے باز رکہا۔ اور صرف یہی نہین کیا بلکہ اس مہم مین اسنے ملک کا جتنا حصہ فتح کیا تھا وہ منت سماجت کر کے سلطنت نظامیہ مین شریک کرا دیا۔ اسکے بعد دونون مین ویسی ہی دوستی قایم ہوئی۔

قلعہ سلمورگ بھی اسنے فتح کیا۔ اور امین الملک کو کندی کنڈہ کے جانب روانہ کر کے خود وہان جا پہنچا۔ اور راجہ نرسنگ راج کو شکست دی۔ بہت سے قلعے فتح کیے۔ اور قلعہ نلگنڈہ پر قبضہ کر لیا۔ جب افضل خان حوالدار مرتضی نگر نے وینکٹ پتی راے والی بیجا پور سے جنگ کی تو اسکی سرکوبی کے لیے چند بہادرون کو روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ دشمن سے جا ملے۔ اور خود سلطان ہی کے مخالف ہو گئے۔ آخر اسنے انکے استیصال کے لیے امین الملک کو روانہ کیا۔ جسنے سبھونکو شکست دی۔ اس کے سواے اور بھی لڑائیان ہوئین جن مین بعض قابل ذکر ہین۔

جب قلندر نے بیجانگر مین اپنے حکمرانی کا علم بلند کیا تو حسب ارشاد شاہی سردار اعتبار خان نے اسکو شکست دیکر حضور شاہ مین حاضر کیا۔ اسکے بھائی خدا بندہ نے اسکی مخالفت کی مگر وہ بھی قید ہو کر قلعہ محمد نگر مین رکہا گیا۔ راجہ دستا دیو والی ورنگل نے

اس سے بغاوت کی۔ اسپر سلطان کو بہت غصہ آیا اور اسکو ریاست سے برطرف کرکے
اسکے بیٹے راجہ کشن کو مسند نشین کیا۔ راجہ نے اس احسان کے عوض نین دو لاکھ ہن
اور تین ہزار ہاتھی نذر کیے۔ اسکے ساتھ ہی سالانہ خراج بھی دینا منظور کیا۔

اسکے زمانہ مین سلطنت کو اتنی ترقی ہوئی کہ تاریخ ایران کے مشہور بادشاہ عباس صفوی
نے سنہ ۱۰۱۱ھ مین سفیر اسکی خدمت مین روانہ کیا اور بہت سے تحفہ بھی بھیجے۔ سلطان محمد قلی
خود صلح اور آشتی پسند تھا۔ اسنے بھی شہنشاہ ایران کی خدمت مین اپنے ایلچی مہدی قلی
سلطان تاش کو اس سے زیادہ تحایف دیگر ایران روانہ کیا اور عباس صفوی کی اس
عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ محمد قلی خاندان قطب شاہیہ ہی مین
نہین بلکہ دکن کے قدیم بادشاہون مین بھی ایک اولوالعزم فرمانروا گذرا ہے۔

جبوقت تک حیدرآباد قایم ہے اس وقت تک ابراہیم قطب شاہ کا نام بھی نمایان
طور پر تاریخ دکن مین لکھا جاے گا۔ گولکنڈہ کے اطراف کی آب وہوا خراب ہونے کے
باعث اسنے حیدرآباد کی بنیاد ڈالی۔ عظیم الشان شہر مشہد مقدس کے نمونہ پر آباد کیا گیا
اور ابتدا مین اسکے اندر چار بڑے بازار (۴) چار طاق ۱۴ ہزار دوکانین اور بارہ ہزار مکانات
بننے قرار پائے۔ اس مقام پر جہان اب حیدرآباد آباد ہے۔ پہلے صحرا کے سوا ایک
قریہ تھا۔ لوگ کہتے ہین کہ آبادی کے وقت اس کا نام "بھاگ نگر رکھا گیا۔ اور بعد کو
حیدرآباد ہو گیا۔ مگر قیاس چاہتا ہے کہ اس قریہ کے نام سے بھاگ نگر ہوگا کیونکہ جو شہر
مشہد جیسے متبرک مقام کے نمونہ پر آباد ہوا اوسکا نام بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔

اسوقت سرکاری طور پر جو عمارتین بنائین گئین انکے نام یہ ہین۔ چار مینار۔ چار کمان
گلزار حوض۔ محل شاہی جانب مغرب۔ ندی محل۔ نبی باغ۔ جامع مسجد۔ حمام۔ بادشاہی
عاشور خانہ۔ موتی مسجد۔ چندن محل۔ کنگن محل۔ رنگین محل۔ محمدی محل حیدری محل حسینی محل۔
جعفری محل۔ داد محل۔ کوہ طور۔ دار الشفا۔ نیا گھاٹ۔ مدرسہ خانقاہ۔ اب امتداد

زمانہ کے باعث ان عمارتون مین سوائے چند کے کوئی باقی نہ رہے۔ ان سب عمارتون کی تیاری مین ستر لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ متذکرہ بالا عمارتون کے سوا اور بھی عمارتین تہین۔ جن کا ذکر چندان ضروری نہین۔

سلطان کی محل خاص "حیات بخشی بیگم صاحبہ" نے کئی "مسجدین تعمیر کرائین" اور تالاب حیات النساء صاحبہ کہدوایا۔ مسجد قطب عالم۔ جو شمس الامرا کے کمان کے پاس واقع ہے۔ انہین بیگم کی یادگار ہے۔ مسجد متصل فتح دروازہ۔ مسجد اندرون کمان شیر ول مٹی کے شیر کے قریب کی موتی مسجد متصل بادشاہی عاشور خانہ بھی انہین نے بنوائین۔ بیگم صاحبہ نے اپنے یادگار کے طور پر "حیات نگر" بھی آباد کیا تھا۔ بعض صرف عمارتون کے نام سے محلے آباد ہین۔ مگر اصل عمارت کا پتہ نہین ہے۔

اسنے اپنی شادی امیر شاہ میر کی بیٹی "حیات بخشی بیگم صاحبہ" سے کی تھی۔ اور اپنی ہمشیرہ کو ابراہیم عادل شاہ کے ساتھ بیاہا تھا۔ سلطان کے کوئی اولاد نرینہ کسی محل سے پیدا نہین ہوئی صرف ایک لڑکی تھی جسکو اپنے لپنے بھتیجے سلطان محمد کے ساتھ منسوب کیا اور اسکو اپنا بیٹا بنا کر رکھا وہی ولی عہد ہوا اور اسی نے سلطنت پائی۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ کا انتقال ۴۹ برس کی عمر مین ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ روز شنبہ کو ہوا اور وہ اپنے دادا کے مقبرہ "لنگر فیض اثر" مین دفن ہوا۔ اسنے ۳۲ سال نہایت ہی شوکت و شان کے ساتھ سلطنت کی۔ اور مرزا محمد امین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ علم دوست تھا اور اہل کمال کی قدر دانی مین وہ کسطرح اپنے اجداد سے کم نہین رہا۔

سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان

سلطان محمد قلی قطب شاہ کے حقیقی بھائی محمد امین کا بیٹا تھا۔ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور اپنے چچا سلطان محمد قلی کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ جب سلطان نے

نوٹ متعلقہ صفحہ ۲۸ ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۰۲۱ھ مین بدرو کی بنا ڈالتے ہوئے اس مقام پر خشک زمین سے نالیان نکلین ایک سے صاف و شفاف پانی جاری ہے لطف یہ ہو کہ مدخل اور مخرج دونون کا پانی اب بدررو مین گرتا ہے۔

انتقال کیا تو یہی جانشین بنایا گیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ کو تخت پر بیٹھا۔ ہمسایہ سلطنتوں کے ایلچی چچا کی تعزیت اور اسکی تہنیت کے لیے پایہ تخت میں آئے یہانتک کہ ابو الفتح شاہ عباس صفوی نے بھی تحفہ دیکر اپنا ایلچی بھیجا اسپر سلطان نے بھی شیخ محمد کو ایلچی بناکر ایران روانہ کیا۔

سلطان محمد کی طبیعت صلح جو واقع ہوئی تھی اسلیے اسکے زمانہ میں نہایت ہی کم لڑائیاں ہوئیں۔ اسکی طبیعت میں اتقا اور پرہیزگاری زیادہ تھی۔ اسنے میر محمد امین میر جملہ کو دس ہزار ہن دیکر حج بیت اللہ و عتبات عالیات کی زیارت کرنے کو روانہ کیا۔ اور ہمیشہ رعایا کی دلدہی پیش نظر رکھی۔

اپنے چچا کے طرح اس نے بھی خواہش کی کہ ایک شہر آباد کرے۔ مگر اس ارادہ مین اسے کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اسنے چند خاص عمارتوں کی تعمیر ہی پر اکتفا کی۔ مکہ مسجد۔ قلعہ سلطان نگر[1] قلعہ محمد نگر[2]۔ عیدگاہ قدیم۔ الٰہی محل۔ اور باغ محمدی وغیرہ وغیرہ اسنے بنواے۔ ان عمارتوں میں سے بہت سے اب باقی نہیں اور نہ ہم ان پر کچھہ روشنی ڈال سکتے ہین۔ الٰہی محل ۱۰۲۱ھ مین اسنے عدالت کے لیے بنوایا تہا۔

اس نیک نفس اور متقی بادشاہ کا انتقال ۱۳۔ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو ہوا۔ اسوقت اسکی عمر ۳۴ سال ۲۰ دن کی تھی ۱۴ سال ۵ ماہ اور ۲۶ یوم سلطنت کی۔ اور مندرجہ ذیل دو بیٹے چھوڑے۔

(۱) عبد اللہ مرزا۔ ۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اور باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ (۲) سلطان علی مرزا ۲۶ رشوال ۱۰۲۵ھ کو پیدا ہوا۔

سلطان عبد اللہ قطب شاہ

عبد اللہ مرزا سلطان محمد قطب شاہ کا بیٹا تھا۔ ۲۸ رشوال ۱۰۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اپنے

---

[1] یہ قلعہ سرور نگر کے پاس ناتمام پڑا ہوا ہے۔

[2] یہ قلعہ قلعہ گولکنڈہ کے قریب "جدید قلعہ" کے نام سے مشہور ہے۔

باپ کی وفات پر ۱۴ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو تخت پر بیٹھا۔ رعایا کے بڑے بڑے ارکین
نے نذرین پیش کین۔ اور ہر ایک نے حیثیت کے موافق اعزاز پایا۔ تخت نشین ہونے
پر اسنے عمارتون کے جانب توجہ کی اور سپاہ و لشکر کی آراستگی کا مطلق خیال نہ کیا۔ اسکے
سوا اس وقت شاہان مغلیہ کی رقیبانہ نگاہین بھی اُسپر پڑنے لگین تھین اس لحاظ
سے اسنے اندرونی ملک کے انتظام ہی کو ضروری سمجھا اور سلطنت کے وسیع کرنے کے
لیے صرف تلنگانہ مین لڑا۔

سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ مین شہنشاہ شاہجہان تخت دہلی پر حکمران تھا۔
وہ قلعہ دولت آباد پر چڑھ آیا اور وہان سے چند شرطین سلطان کے پاس روانہ کین۔
اس نے انکو منظور کرلیا۔ ۱۰۶۶ھ تک سچائی کے ساتھ ان پر عمل کرتا رہا۔ اس نے سالانہ
نذر پیش کرنا بھی قبول کی۔ لیکن جب شاہجہان کے حکم سے میر جملہ کا بیٹا گرفتار ہوا تو
اُس نے بھی اپنے عہد کو توڑ دیا۔ اور گو شاہجہان نے میر جملہ کے لخت جگر کو باپ کی درخواست
پر رہا کردیا۔ مگر سلطان اسکے بیجا دخل پر سخت ناراض ہوا اور اوس ترقی کرنے والی
سلطنت سے بگاڑ کر بیٹھا۔

اسپر شاہجہان نے اپنے پوتے سلطان محمد (خلف اورنگ زیب عالمگیر) کو دس ہزار
سپاہ کے ساتھ ۱۰۶۶ھ مین اسکے ملک پر فوج کشی کے لیے روانہ کیا جب وہ حیدرآباد
کے قریب پہونچا تو عبداللہ حیدرآباد چھوڑ کر قلعہ گولکنڈہ مین پناہ گیر ہوا اور وہان پہونچکر
محمد امین کو قید سے رہا کرکے اُسکا اسباب ضبط کرلیا۔ اس کے ساتھ ہی سلطان محمد کو
گرانبہا جواہر کا ایک صندوقچہ روانہ کیا۔ اس سے اوسکی یہ مراد تھی کہ بغیر کسی مزید پیکار
کے لڑائی ختم ہوجائے۔ اور بندگان خدا قتل نہ ہون۔ مگر صاحب صلح و امن کیجانب
سے کچھ اور ہی لکھ گیا تھا۔ خود اسکی فوج ہی مین اختلاف شروع ہوگیا۔
فوج نے حیدرآباد مین فساد کیا اور غلط فہمی سے سلطان محمد بلدہ پر حملہ آور ہوا۔

ظاہر ہے کہ جس فوج کا سردار قلعہ بند ہوگیا ہو وہ میدان کارزار مین کیا مردانگی دکھاے گی
اس کا قدم اوکھڑ گیا اور سلطان محمد کے سر فتح کا سہرا رہا۔ اسکے بعد اس نے قلعہ گولکنڈہ
کا محاصرہ کیا اور اس کا باپ اورنگ زیب عالمگیر بھی اُس سے آملا۔ ادہر میر جملہ بھی
سلطان محمد کے پاس آیا اور عبد اللہ نے بھی اپنی ہمعصر طاقتون سے مدد مانگی مگر ایسے شر بونگ کے
زمانہ مین کسی نے اسکی مدد پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اور سبھون نے کنارہ کشی کو ہی مناسب جانا۔
سلطان عبد اللہ نے بذات خود بھی کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اسنے اپنے داماد میر محمد کو
صلح کی غرض سے اورنگ زیب کے پاس روانہ کیا۔ اسنے چند شرطین پیش کین۔
جن مین دو کا مطلب یہ تہا کہ سلطان اپنی بیٹی کو سلطان محمد کے عقد مین دے۔ اور
ایک کرور روپیہ داخل خزانہ شاہی کرے۔ سلطان عبد اللہ نے ان شرایط کو منظور کیا اور
اسطرح اورنگ زیب کے حملے سے نجات حاصل کی۔

اس نے اپنے عہد مین متعدد عمارتین بنوائین۔ ان مین سے خاص یہ ہین۔ گوشہ محل
معہ دیگر عمارات۔ حوض گوشہ محل۔ باغ لنگم پلی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکے سوا شاہی عاشورخانہ
مین چینی مصورون سے رنگ آمیزی کرائی۔ لنگر جاری کیا۔ اور حسینی علم نصب کرایا۔
اسکے زمانہ کی عمارتون مین بہت سی ٹوٹ گئی ہین۔ بعض جو باقی ہین اُسکا حال ناظرین
کو کتاب ہذا مین کہین نظر آے گا۔

سلطان عبد اللہ نے ۴۷ سال ۷ ماہ ۹ یوم حکومت کرکے ۵۹ سال کی عمر مین ۳ محرم
۱۰۸۱ھ کو قضا کی۔ اور لنگر فیض اثر مین دفن ہوا۔ اسکی اولاد سے کوئی نہ تھا حسب ذیل
تین لڑکیان تھین۔

(۱) سلطان محمد شاہزادہ دہلی کی بیگم (۲) سید محمد مدنی کی بیگم۔ یہ شخص ایران سے آیا تھا۔
(۳) ابو الحسن تانا شاہ کی بادشاہ بیگم۔

سلطان ابو الحسن تانا شاہ غفران پناہ

ہندوستان عموماً اور دکن مین خصوصاً بہت کم لوگ ہونگے جو اس نازک مزاج بادشاہ

کے نام کون جانتے ہون۔ بی بی کے جانب سے یہ سلطان عبداللہ قطب شاہ کا
ہمرشتہ تھا اسکو نیک نفس دیکھہ کر سلطان نے اپنی چھوٹی صاحبزادی کا عقد اسکے ساتھ
کردیا۔ ہمین اسکی تاریخ پیدایش اور ابتدائی حالات کے متعلق کچھہ معلومات حاصل نہین
ہوئی۔ اسلیے اپنے ناظرین سے معافی چاہتے ہین۔

جب سلطان عبداللہ نے وفات پائی تو یہ پانچ محرم ۱۰۸۳ھ کو میر مظفر وزیر کی کوشش
سے سریر آراے مملکت ہوا۔ تخت نشین ہوتے ہی اسنے میر مظفر سے خزانہ کی فرد
طلب کی اور اوسپر دستخط کرتے ہوے حکم دیا کہ اس کے چار حصے کیے جائین۔ ایک حصہ
خیرات ہو۔ دوسرے حصہ مین فوج کو پیشگی تنخواہ دی جائے۔ تیسرا شاہی اخراجات کے
لیے رہے۔ چوتھا حصہ خزانہ مین رکھا جاے۔ اس عجیب حکم کو سنکر وزیر نے عرض کیا کہ
بادشاہ ملک کی حفاظت اور بندوبست کے لیے روپیہ جمع کرتے ہین۔ مگر شاہ نے
اسکی اس گزارش کو مسترد کردیا۔ اور کہا کیا ہم اسے اپنے ساتھ لے جائینگے۔

حکمرانی سے پہلے تاناشاہ کو ایک تارک الدنیا فقیر حضرت شاہ راجو کی ہمنشینی
کا بہت زیادہ موقع ملا تھا اسلیے اسکے خیالات مین بھی ترک دنیا کا بہت بڑا اثر موجود
تھا۔ یقیناً یہی خیالات سلطنت کے تباہی کے موجب ہوئے۔ اور اس کی آرام طلبی
سے حکومت کمزور ہوگئی۔ جس زمانہ مین ابوالحسن تخت نشین ہوا۔ اُسوقت دکن کی
کل سلطنتین مغلیہ سلطنت مین شامل ہوگئی تھین۔ عرصہ تک اسکے ذاتی اعزاز اور
حکمرانی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا۔ ۱۰۹۷ھ مین جب بیجاپور بالکل فتح ہوگیا تو عالمگیر نے
اپنے بڑے بیٹے معظم کو اس کام پر متعین کیا اور خود بھی اس سے غافل نہ رہا۔

لڑائی شروع ہوئی اور دونون جانب سے ہزارون بندگان خدا کا خون ہوا۔ پہلے
تو تاناشاہ بڑی دلیری سے لڑا لیکن جب دیکھا کہ خود اُسکی فوج مین گڑبڑ ہے اور ابراہیم خان
سپہ سالار سابقہ چھوڑکر فوج مخالف سے جا ملا ہے تو اس کا دل کھٹا ہوگیا اور حیدرآباد

چھوڑکر قلعہ گولکنڈہ کو چلا گیا۔ اب تو فوج شاہی اور بھی ابتر ہوگئی۔ اور میدان شہزادہ معظم کے ہاتھ آیا۔ شہزادہ کا حیدرآباد پر تسلط ہوگیا۔ اور چھہ کرور روپیہ لوٹ کا ہاتھہ لگا۔ تانا شاہ کو اس کا سخت افسوس ہوا مگر وہ کرتا کیا قسمت نے اُسکا ساتھہ چھوڑ دیا تہا۔ یگانے بیگانے ہوگئے تھے اور درباریون کی حالت تباہ تھی۔

اسنے قلعہ گولکنڈہ سے شہزادہ کے پاس اپنا ایلچی روانہ کیا۔ تاکہ صلح ہوجاے اور جانبین کا اس سے زیادہ نقصان نہ ہو۔ شہزادہ معظم نے باپ کی منظوری سے مندرجہ ذیل شرطین پیش کین۔

(۱) سلطان ابوالحسن ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خزانہ شاہی مین داخل کرے (۲) مادنا پنڈت وزیر اور اوسکے بھائی اکنا کو معزول کرے۔ (۳) قلعہ سیڑم اور کھیڑ اورنگ زیب کے نذر کرے۔ ان مین پہلی اور تیسری شرطونکو تو منظور کرلیا مگر دوسرے شرط مین کچھہ پس و پیش کیا لیکن ارکان سلطنت نے دونون کا خاتمہ کردیا۔

اورنگ زیب نے بظاہر صلح منظور کی اور سعادت خان کو روپیہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا۔ اسکا منشا تہا کہ کسی طرح حیدرآباد کے قریب پہونچون آخر یہ راہ نکالی کہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کی زیارت کی غرض سے گلبرگہ پہونچا اور وہان سے سعادت خان کو نہایت سختی کے ساتھہ نذرانہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا مجبوراً ابوالحسن نے سعادت خان کے پاس کچھ جواہر بھیجے لیکن عالمگیر کو اس سے بھی سیری نہ ہوئی اور وہ فوج لیکر حیدرآباد کی جانب روانہ ہوا۔ شاہ نے خان مذکور سے جواہر واپس لینا چاہے مگر وہ ٹال گیا۔ غرض بیچارہ تانا شاہ اسوقت ہر طرح مجبور تھا۔ نہ جائے ماندن و نہ پاے رفتن کی مثل اسپر بالکل صادق آتی تھی۔

اسنے عالمگیر سے رحم کی درخواست کی مگر وہان سے سختی آمیز مایوسانہ جواب ملا اسوقت اسنے مردانگی سے کام لیا اور اپنی مختصر فوج کو درست کرکے عالمگیر کے مقابلہ

کو تیار ہو گیا۔ دونوں فوجوں کا سامنا اور بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ کئی جگہ جنگ ہوئی۔ اور سات مہینے تک وہ قلعہ گولکنڈہ سے مخالف کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور عالمگیر کے بنائے کچھ نہ بنا۔ لیکن اسنے یہ چال کی کہ رفتہ رفتہ ابوالحسن کے رفقا کو ملا لیا۔ یہانتک کہ عبداللہ خان جسنے اخیر وقت تک شاہ کا ساتھ دیا تھا وہ بھی بدلگیا اور قلعہ کا دروازہ کھولکر مغلیہ فوج کو اس میں داخل کر لیا۔ مغلیہ فوج نے اخیر ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ میں قلعہ پر قبضہ کیا۔

جب تاناشاہ کو اسکی خبر ہوئی تو اسنے وظیفہ ختم کرکے لڑائی بند کرنیکا حکم دیا۔ اور شہزادہ معظم کے قلعہ میں داخل ہونے کے وقت پالکی میں بیٹھکر اس کی پیشوائی کو روانہ ہوا اور اُسے زمرد کی ایک تسبیح نذر دی۔ اس موقع پر وہ شہزادہ کے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے باتیں کر رہا تھا کہ چوبدار نے دُور کھڑے ہونے کو کہا۔ اسپر شہزادہ معظم کو بہت غصہ آیا اور چوبدار سے بولا کہ کمبخت غضب الہی سے نہیں ڈرتا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ انہیں اختیار ہے۔ جہاں اور جسطرح چاہیں گے کھڑے ہونگے۔ اس اثنا میں داروغۂ باورچی خانہ نے آکر عرض کیا کہ جہاں پناہ خاصا تیار ہے۔ شہزادہ سے اجازت لی اور دو مغلیہ سرداروں کو لیکر اپنے محل کو واپس ہوا۔

فوج مغلیہ سے دیانت خان اور امانت خان اسکے ہمراہ گئے تھے۔ جب خاصا آیا تو ان میں سے ایک نے پوچھا کہ تعجب کا مقام ہے کہ اس پر آشوب وقت میں آپ دل مطمئن ہیں اور کھانا آپکو خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ اسنے جواب دیا "جب تک خدا کی چاہا سلطنت ہمارے اور ہمارے اجداد کے قبضہ میں رکھی اور جبکہ سلطنت جاتی رہی ہے تو ہم رضائے خدا سے کیوں منہ موڑیں اور کھانا چھوڑکر کفران نعمت کیوں کریں۔" یہ سن دونوں کو تعجب ہوا۔ فی الحقیقت ایسے وقت میں بہت کم لوگوں کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

حسب الارشاد سلطان ابوالحسن ربیع الاول ۱۰۹۹ھ میں قلعہ دولت آباد کے اندر قید کیا گیا اور وہیں اس نے زندگی کے دن پورے کیے۔ جب وہ قلعہ سے روانہ ہوا تو

تو اسکے ساتھ ایک چار سالہ لڑکا بھی تھا۔ اُسنے راہ مین پانی مانگا اور ایک راہرو سقہ نے پانی کا پیالا اسکی خدمت مین پیش کیا۔ اسوقت ابوالحسن کے پاس کیا تھا مگر عالم بیچارگی مین بھی اُسنے پیالہ مین ایک الماس ڈالدیا جسکی قیمت کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ تک کیا گیا تھا۔ مگر عالمگیر کی محتاط طبیعت نے سقہ کو اُس الماس سے پورا فائدہ نہ اٹھانے دیا۔ اور دو ہزار روپیہ دیکر وہ اُس سے لے لیا۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ قید سے پہلے اسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ مگر جب قلعہ دولت آباد مین پہونچا تو اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور قیدی بادشاہ نے اسکا نام "بندی سلطان" رکھا جب یہ بچہ سن رشد کو پہونچا تو عالمگیر نے اسے اپنے دربار مین طلب کیا۔ لوگون نے اسکے اجداد کے گزشتہ جاہ و جلال کا لحاظ کرکے اس کا استقبال کیا اور سلام و مجرا بجالائے۔ عالمگیر کو یہ بات ناگوار گزری اور دربار مین طلب کرنے کے بجاے اسے نظربند کردیا۔ اس کے سوا اس لڑکے کے متعلق کچھ حالات معلوم نہین ہوئے

مورخین کا بیان ہے کہ تاناشاہ نے چودہ سال بچپن۔ چودہ سال تحصیل علم۔ چودہ سال حضرت شاہ راجو کی خدمت۔ چودہ سال سلطنت اور چودہ سال قید مین گزارے جسکا مجموعہ ستر سال ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۰۴۱ھ یا ۱۰۴۲ھ مین پیدا ہوا ہوگا اُسکی وفات کے متعلق مورخین اختلاف کرتے ہین۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ مگر غلبہ آرا اسی پر ہے کہ ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۲ھ مین اسہال کبدی سے انتقال کیا۔ اور متصل قلعہ روضہ خلدآباد نزدیک مرقد سید راجو قتال دفن ہوا۔ اور ہمیشہ کے لیے شاہان قطب شاہیہ کے عظمت کا خاتمہ کرتا گیا۔

تاناشاہ نے اپنے عہد مین "چار محل" کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تیار کرائی جسپر آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ مگر ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۱۸۵ھ کو اس محل کے بارودخانہ مین آگ لگ گئی اور ساری عمارت جلکر خاک سیاہ ہوگئی اب اسکا نشان بھی باقی نہین

لیکن اسکے نام سے ایک محلہ مشہور ہے -

خاندان قطب شاہیہ مین سلطان قلی قطب شاہ سے لیکر ابوالحسن تاناشاہ تک آٹھ بادشاہ گزرے ہین انکی حکومت ۱۸۰ سال تک رہی اونہون نے اپنے زمانہ مین جو کچھہ کیا ہم اسکا پورا خاکہ نہین کھینچ سکتے تاہم سچائی کے ساتھہ کہتے ہین کہ اب بھی ان کی عظمت کے آثار موجود ہین - جو عمارتون کی صورت مین ہمین نظر آتے ہین - یہ سب بادشاہ شیعہ تھے -

پیدایش سنہ ۸۶۶ہجری

جلوس سنہ ۹۱۸ہجری — سلطان قلی قطب شاہ — وفات سنہ ۹۵۰ہجری

جلوس سنہ ۹۵۰ہجری وفات سنہ ۹۵۷ہجری — یار قلی جمشید ۲
حیدر علی
قطب الدین
جلوس سنہ ۹۵۷ہجری وفات سنہ ۹۸۹ہجری — ابراہیم مرزا - ۴
دولت خان
عبد الکریم

جلوس سنہ ۹۵۷ہجری — سبحان قلی - ۳
عبد القادر
مرزا امین قلی
عبد الفتاح
مرزا محمد خدابندہ
محمد قلی قطب شاہ ۵
محمد امین — وفات سنہ ۱۰۰۵ہجری

جلوس سنہ ۱۰۲۰ہجری وفات سنہ ۱۰۳۵ہجری — سلطان محمد قطب شاہ - ۶
بنت
دونون کا عقد ہوا
سلطان علی مرزا
مرزا عبد اللہ ۷
۳ لڑکیان
سلطان ابوالحسن ۸ کے عقد مین آئی
سلطان محمود ... کے عقد مین آئی
سید محمد ... کے عقد مین آئی
بندے سلطان

۱ - جن نامون پر نمبر اور دُہری لکیرین کھینچی ہین وہ صاحب حکومت گزرے ہین -

۲ - نمبر ۸ سلطان ابوالحسن تاناشاہ بحیثیت دامادی اس خاندان کا حکمران گزرا ہے - لیکن سلطان محمد قطب شاہ کی بیوی سے علاوہ دامادی کے قرابت قریبہ بھی حاصل تھی -

تختہ فرمانروایان خاندان قطب شاہیہ

نمبر	نام فرمانروا	تاریخ تولد	تاریخ جلوس	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
					سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ	۸۶۰ھ	۹۱۸ھ	۲ جمادی الثانی ۹۵۰ھ دوشنبہ	۳۲	۰	۰	۹۰	۰	۰
۲	جمشید قلی قطب شاہ رضوان پناہ	۰	۹۵۰ھ	۹۵۷ھ	۷	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سبحان قلی قطب شاہ	۰	۹۵۷ھ	۰	۰	۶	۰	۰	۰	۰
۴	سلطان ابراہیم قطب شاہ مغفرت پناہ	۹۳۷ھ	۱۲ رجب ۹۵۷ھ دوشنبہ	۲۱ ربیع الثانی ۹۸۸ھ	۳۰	۱۰	۹	۵۱	۰	۰
۵	محمد قلی قطب شاہ فردوس مکان	۱۴ رمضان ۹۷۱ھ	۹۸۸ھ	۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ یکشنبہ	۳۳	۰	۰	۴۹	۲	۴
۶	سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان	۳ ربیع الثانی ۱۰۰۱ھ چہارشنبہ	۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ دوشنبہ	۳ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ چہارشنبہ	۱۴	۵	۲۶	۳۴	۰	۳۰
۷	سلطان عبداللہ قطب شاہ	۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ	۱۴ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ	۳ محرم ۱۰۸۳ھ	۴۷	۷	۱۹	۵۹	۲	۵
۸	سلطان[۱۵] ابوالحسن تانا شاہ غفران پناہ	۰	۵ محرم ۱۰۸۳ھ	۲ ربیع الثانی ۱۱۱۲ھ بمقام قلعہ دولت آباد	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰

[۱۵] آخر ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ میں شاہزادہ معظم نے قید کیا اور ماہ ربیع دوم ۱۰۹۹ھ میں قلعہ گولکنڈہ سے قلعہ دولت آباد روانہ کر دیا گیا۔

سلسلہ آصفیہ

فصل ۳

اسوقت خاندان آصفیہ کے رکن رکین اعلیحضرت قدر قدرت نواب سر میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ مظفر الممالک فتح جنگ خلد اللہ ملکہُ و دام اللہ برکاتہ ہمارے اور حکمران ہین اور ہم باشندگان قلمرو نظام پوری آزادی کے ساتھ بندگان عالی کے سایۂ عاطفت مین اپنی زندگی بسر کر رہے ہین۔

قبل ازینکہ بندگان اقدس و اعلےٰ کے سوانح مبارک سے اپنی اس ناچیز کتاب کو زینت دین۔ اور سلسلۂ آصفیہ کے حالات درج کرین ہم یہ مناسب خیال کرتے ہین کہ خاندان قطب شاہیہ کے آخری تاجدار سلطان ابو الحسن تانا شاہ کے بعد (مختصر الفاظ مین) دکن کے ان صوبہ دار ونکی کیفیت لکھین جو نواب آصفجاہ نظام الملک اول سے پہلے گزرے ہین۔

جب ربیع الثانی ۱۰۹۹ھ مین ابو الحسن تانا شاہ قلعہ گولکندہ سے قید ہو کر قلعہ دولت آباد کو روانہ کیا گیا تو حیدر آباد کا صوبہ دار سید بہادر دل خان المخاطب بجان سپار خان ساکن سبزوار مقرر ہوا۔ ۱۱۱۳ھ تک جان سپار خان نے نہایت نیک نامی اور خیر خواہی کے ساتھ اپنی خدمت پوری کی۔ جب اسنے انتقال کیا تو اس کے بیٹے رستم دل خان کو دربار شاہی سے صوبہ داری ملی۔

رستم دل خان بھی اپنے فرایض کو تندہی کے ساتھ انجام دیتا رہا جب ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ کو اورنگ زیب عالمگیر نے قضا کی تو کام بخش جو دربار دہلی کی جانب سے بیجاپور کا صوبہ دار مقرر رہا تھا۔ خود سر ہو گیا اور اپنے صوبہ کو ہر طرف سے مضبوط کر کے بیجاپور مین اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا۔ اسلیے اطراف دکن مین بےچینی پیدا ہو گئی کام بخش نے قلعہ گلبرگہ پر چڑہائی کی اور اسے فتح کر لیا۔ پھر وہان سے قلعہ رکس کھیڑہ

پر پہونچا اور اُسے بھی تسخیر کرلیا۔ اسکے بعد حیدرآباد آیا۔ یہان پہونچکر رستم دل خان
کو قید کرلیا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ اُسنے صوبہ حیدرآباد کام بخش کے سپرد کردیا
تھا۔ لیکن بدگمانی کی وجہ سے اسنے رستم دل خان کو نہایت بے رحمی کے ساتھ ہلاک
کیا اور الٰہی محل مین دفن کرادیا۔

کام بخش کو رستم دل خان کے قتل کے بعد دکن مین اپنا کوئی حریف نہ نظر آیا۔
اسلیئے بیفکری کے ساتھ سلطنت کرنے لگا لیکن جب بہادر شاہ کو خبر ہوئی تو ۱۱۲۰ھ مین
اسنے کام بخش کو تخت دہلی کی ماتحتی مین رہنے کی ہدایت کی۔ بھلا ان باتون کو وہ کب خاطر
مین لانے والا تھا۔ اسنے ٹکا سا جواب دیدیا۔ آخرش ۱۹۔ ذیقعدہ ۱۱۲۰ھ کو دونون مین
مقابلہ ہوا اور میدان بہادر شاہ کے ہاتھ رہا۔

اسنے یوسف خان کو حیدرآباد کا صوبہ دار مقرر کیا جسنے اپنے پیشرون کی طرح یہانکا
نہایت ہی اچھا انتظام کیا جب ۱۱۲۴ھ مین فرخ سیر تخت دہلی پر بیٹھا تو اسنے مبارز خان
کو دکن کا صوبہ دار مقرر کرکے روانہ کیا۔ یہ ایسے وقت مین حیدرآباد پہونچا جبکہ اس
ملک مین عام طور پر بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور شہر ویران حالت مین تھا۔

لیکن مبارز خان نے بارہ سال کے عرصہ مین بہت سا روپیہ صرف کرکے دوبارہ
حیدرآباد کو آباد کیا۔ شہر پناہ کا کچھہ حصہ بلا کنگورہ اسکا بنوایا ہوا ہے۔ تاریخ ہند جاننے
والے حسین علیخان کا نام ضرور جانتے ہونگے۔ تخت دہلی کی جانب سے وہ بھی اس
زرخیز ملک کا صوبہ دار ہوکر یہان آیا۔ مگر جب دیکھا کہ ملک کی انتظامی حالت اچھی ہے
تو مبارز خان کو نیابتہً بحال رکھا۔

حسین علیخان نے مبارز خان کو اپنا نائب ہی نہین مقرر کیا بلکہ اُسے مورد عنایات
شاہی کیا تہوڑے عرصہ کے بعد نواب آصفجاہ نظام الملک اول مالوہ سے دکن تشریف
لاے۔ مبارز خان ان سے ملنے کو اورنگ آباد گیا۔ اونہون نے ہفت ہزاری منصب

سات ہزار سوار اور عماد الملک کا خطاب اوسکے لیے تجویز کیا۔ اپنی روز افزون ترقی دیکھہ کر خان دل ہی دل مین خوش ہوتا تھا۔

جب نواب آصف جاہ بہادر کو قلمدان وزارت ملا تو خان کی نیت بدلی اور اوسنے خفیہ طور پر فوج کا انتظام کیا۔ دوسرا کام جو اوسنے کیا وہ یہ تھا کہ مصنوعی مہر شاہی کے ذریعہ سے دکن کی صوبہ داری کی سند تیار کی۔ جب دونون باتین ہو چکین تو اسنے نواب آصفجاہ پر فوج کشی کر دی۔ مگر قسمت مین تو اور کچھہ لکھا تھا۔

دوسری یا تیسری محرم ۱۱۳۳ھ کو صوبہ برار سے چالیس کوس پر قصبہ شکر کھیڑہ کے قریب جنگ شروع ہوئی۔ میدان نواب آصفجاہ کے ہاتھ رہا۔ اور خان مارا گیا۔ اطراف واکناف کا انتظام کرکے نواب صاحب تشریف لاے اور گوشہ محل کے باغ مین خیمہ زن ہوے۔ خواجہ احمد خان عرف شہامت خان پسر مبارز خان نے چند روز محصور رہکر ۱۱۳۸ھ مین قلعہ کی کنجیان اوسکے حوالہ کر دین اور انکے ظل حمایت مین آگیا۔

نواب نظام الملک آصفجاہ فتح جنگ مغفرت مآب کے خاندان کے حالات

نواب صاحب کا سلسلہ نسب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ تک پہنچتا ہے خواجہ عابد خان جو سمرقند کے مشائخین مین نامآور تھے اپنے وطن سے ہندوستان آئے اور شاہی ملازمت اختیار کر لی۔ یہ زمانہ شاہجہان کا تھا اسکے عہد مین زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گیے اور اورنگ زیب کے زمانہ سلطنت مین وہان سے شادکام واپس آئے۔

واپسی پر محکمہ صدارت کے صدر نشین مقرر ہوئے اور چین قلیچ خان کے خطاب اور پنج ہزاری منصب سے سرفراز کئے گیے۔ جب سلطان ابوالحسن تانا شاہ کے مقابلہ مین عالمگیر معارکہ آرا ہوا تو اسوقت ایک گولے سے زخمی ہوئے اور ۱۰۹۸ھ مین انتقال

گیا۔ ان کا مقبرہ قلیچ خان کے مقبرہ کے نام سے نواح قلعہ گولکنڈہ مین موجود ہے۔
انکے فرزند شہاب الدین خان نے بھی دربار خسروی مین بازیابی حاصل کی۔
اور عالمگیر کے حضور سے ہفت ہزاری منصب سات ہزار سوار اور غازی الدین خان
بہادر فیروز جنگ کے خطاب سے سرفراز کئے گیے اور بیجاپور کی فتح کے صلہ مین
فرزند ارجمند بے ریونگ کا خطاب پایا۔ سنہ ۱۱۱۷ھ مین عالمگیر نے اونہین ایک انگوٹھی
عطا فرمائی۔ اسپر "قلیچ خان" کندہ تھا۔

جب بہادر شاہ تخت سلطنت پر بیٹھے تو اونہون نے نواب صاحب کو مالوہ
کی صوبہ داری پر سرفراز فرمایا۔ اوہون نے اس خدمت کو چار سال تک انجام دیا۔
اور سنہ ۱۱۲۲ھ مطابق سنہ ۴ جلوس بہادر شاہی مین انتقال کیا۔ نعش دہلی گئی۔ اور
اجمیری دروازہ کے قریب خود نواب صاحب کی تعمیر کردہ خانقاہ مین دفن ہوئی۔

نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم نے نواب عمدۃ الملک سعد اللہ خان
مدار المہام شاہجہان کی بیٹی سے شادی کی اور اس خاتون کے بطن سے نواب
قمر الدین آصفجاہ نظام الملک اول تولد ہوئے۔

نواب میر قمر الدین خان نظام الملک آصفجاہ فتح جنگ مغفرت مآب کے حالات

نواب مغفرت مآب نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم کے بڑے صاحبزادے
تھے۔ عہد اورنگ زیب عالمگیر مین ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۲ھ کو تولد ہوئے اور اپنے
پدر بزرگوار کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ فنون سپہگری اور شاہ سواری بھی انہین کی نگرانی مین
سیکھی۔ جب سن شعور کو پہونچے تو دربار شاہی سے "چین قلیچ خان" کے خطاب

اور چار ہزار منصب سے سرفراز کیے گئے۔

جب شہنشاہ اورنگ زیب نے انتقال کیا تو ۱۱۱۹ھ مین بہادر شاہ نے نواب صاحب کو "خان دوران خان بہادر" کے معزز خطاب سے ممتاز کیا۔ اور اودھ کی صوبہ داری عطا فرمائی لیکن اونھون نے بوجوہات چند اس خدمت سے کنارہ کشی کی اور شاہجہان آباد مین رہنے ہی کو غنیمت سمجھا۔ گویا آستانہ شاہی چھوڑنے کو آپ کا جی نہ چاہتا تھا۔

بہادر شاہ کے دل مین اُن کی اس عقیدت کا خاص اثر ہوا لیکن اونکے زمانہ مین نواب صاحب کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش نہ آئی جو قابل ذکر ہو۔ جب فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ ۱۱۲۴ھ مین تخت نشین ہوئے تو اونھون نے اوسی سال نواب صاحب کو "فتح جنگ" "نظام الملک" خطابات عطا کیے اور "ہفت ہزاری منصب" اور "سات ہزار سوار" دیکر صوبہ داری دکن پر سرفراز فرمایا۔

تین سال تک وہ اس مہتم بالشان خدمت کو نہایت تندہی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ لیکن جب امیر الامرا نواب سید حسن علیخان یہان کے صوبہ دار مقرر ہوکر آئے تو انھین سنبل مرادآباد کی فوج داری پر جانا پڑا۔ اس زمانہ مین یکے بعد دیگرے کئی بادشاہ تخت شاہی پر بیٹھائے گئے اور ملک مین عام طور پر فساد برپا ہوگیا جس سے اہل ملک کو تباہی کا مقابلہ کرنا پڑا۔

آخر ۱۱۳۱ھ مین روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ (رنگیلے) تخت نشین ہوے۔ اور نواب نظام الملک آصفجاہ کو مالوہ کا صوبہ دار مقرر کرکے بھیجا۔ اسکے دوسرے سال کچھ ایسے واقعات پیش آے کہ آراکین سلطنت کی سوے مزاجی سے برداشتہ خاطر ہوکر اونھین تسخیر دکن کا مصمم ارادہ کرنا پڑا۔ نواب صاحب کا قاعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی فوج کو جنگ کے لیے مستعد رکھتے تھے۔ اِسلیے اوس موقع پر انھین کسی مزید انتظام کی

ضرورت پیش نہ آئی۔

سب سے پہلے اونہون نے ملک مالوہ طے کیا اور قلعہ اسیر کہیڑہ پر خیمہ زن ہوئے اس قلعہ کو اپنے قبضہ مین کرکے نواب ناصر جنگ وغیرہ اپنے بیٹون کو وہان کا محافظ مقرر کیا۔ اور خود برہان پور روانہ ہوے۔ وہان کے حاکم سے ساز باز کرکے آگے بڑہے۔ دریائے نربدہ پر امیر الامرا امیر بخشی سے جنگ ہوئی اور میدان نواب صاحب کے ہاتھہ رہا۔

اسکے بعد امیر الامرا کے بہانجے سید عالم علیخان کے مقابلہ مین قصبہ بالاپور متعلقہ صوبہ برار مین معرکہ آرائی ہوئی۔ اس لڑائی کا سہرا بھی انہین کے سر رہا۔ اسکے بعد اورنگ آباد پہونچے اور وہان کا قرار واقعی انتظام کیا۔ اس درمیان مین امیر الامرا نے بادشاہ کو ان سے بدظن کردیا تھا۔ اسلیے وہ خود نواب صاحب کے مقابلہ کو دکن روانہ ہوا۔ لیکن امیر الامرا فتحپور سیکری کے قریب ۶ ذی الحجہ ۱۱۳۲ھ کو مارا گیا۔ اور بادشاہ کو واپس ہوتے بغیر کچھہ چارہ نظر نہ آیا جب امیر الامرا کے بہائی قطب الملک نے اسکے قتل کی خبر سنی تو ایک خورد سال تیموری شاہزادہ کو تخت پر بٹھا کر بادشاہ سے برسر پیکار ہوا۔ لیکن منہ کی کھائی اور نظر بند ہوا۔ اور شاہ صحیح وسالم دہلی پہونچ گئے وہان پہونچکر انہون نے اعتماد الدولہ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اسنے صرف تین ماہ وزارت کی تہی کہ اجل آ پہونچی۔

اعتماد الدولہ کے انتقال کے بعد محمد شاہ نے نواب نظام الملک آصفجاہ کو طلب فرماکر پانچ جمادی الاول ۱۱۳۴ھ کو قلمدان وزارت ان کے سپرد کیا۔ جب ناظم گجرات نے بغاوت کی تو بادشاہ نے نواب صاحب کو ۱۰ لاکھہ روپیہ نقد اور صوبہ داری مالوہ گجرات اور دکن بضمن وزارت عطا کرکے ناظم گجرات کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ مگر مقابلہ سے پہلے ہی وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

نواب صاحب نے اپنے چچا حامد اللہ خان کو حضور شاہ سے معز الدولہ صلابت جنگ

کے خطابات سے سرفراز فرما کر نیابتاً صوبہ داری گجرات پر بھیجدیا اور عظیم اللہ خان بہادر کو نیابتاً صوبہ داری مالوہ پر مقرر کیا۔ خود دارالخلافہ روانہ ہوے۔ بارگاہ سلطانی سے مورد عنایات ہوے لیکن چند روز کے بعد سلطنت کی حالت متزلزل دیکھ کر اونہون نے شاہ سے اجازت لی اور مراد آباد چلے گئے۔

جب ۱۱۳۶ھ مین حیدر آباد کی صوبہ داری عماد الملک مبارز خان کے سپرد ہوئی تو اسکا اونہین سخت رنج ہوا اور فوراً مراد آباد سے اورنگ آباد جا پہونچے وہان ۲۴ محرم ۱۱۳۷ھ کو عماد الملک سے جنگ ہوئی اور وہ مارا گیا۔ نواب صاحب نے اسکے لڑکون کو گرفتار کرلیا اور حیدر آباد پہونچے۔ یہان خان کا ایک لڑکا جلال الدین محمود خان اپنے باپ کی جگہ نیابتاً صوبہ دار تہا۔ اسے علیحدہ کیا۔

اور دوسرے لڑکون کو خطابات اور مناصب سے سرفراز فرما کر امراے آصفیہ مین داخل کرلیا۔ جب اسکی خبر بادشاہ کو ہوئی تو اونہون نے ۱۱۳۸ھ مین نواب صاحب کو "آصفجاہ" خطاب۔ ہشت ہزاری منصب اور آٹھ ہزار سوار و ہی سے سرفراز فرمایا۔ اور ان سے دہلی آنے کی خواہش ظاہر کی۔

نواب آصفجاہ نظام الملک اعظم نے حسب الارشاد خسروی ۱۱۴۰ھ مین اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو یہان کا صوبہ دار مقرر فرمایا۔ اور محمد انوار اللہ خان بہادر کو ان کا مدار المہام مقرر کرکے خود دہلی روانہ ہوے۔ اسی زمانہ مین راجہ جے سنگھ صوبہ دار اکبر آباد اور باجے راؤ صوبہ دار مالوہ باغی ہوگیے تھے۔ شاہ نے دونون صوبہ داریان نواب صاحب کو عطا فرمائین۔

اس خدمت پر ممتاز ہوتے ہی وہ اکبر آباد روانہ ہوے اور وہان کا انتظام کرکے مالوہ کی جانب متوجہ ہوے۔ اور دریاے جمنا کو عبور کرکے اٹاوہ۔ مانک پور۔ کالپی ہوتے ہوے بندیلہ پہونچے۔ وہان کے راجہ نے ان کی اطاعت اختیار کی۔ اسکے بعد وہ بہوپال ہوکر

باجی راؤ سے مقابل ہوے - ابھی میدان کارزار مین کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ ہوئی تھی کہ نادر شاہ کے حملہ کی خبر سنی -

اونہون نے باجے راؤ سے مصلحتاً صلح کی اور عازم دہلی ہوے - وہان پہونچکر فوج نادری سے مقابلہ کے لیے انہین کو تیاری کرنا پڑی - سنہ ۱۱۵۱ھ مین قصبہ سرہند کے میدان مین جنگ شروع ہوئی - گو محمد شاہ بذات خود موجود تھے لیکن بد انتظامی سے فوج مغلیہ کو شکست ہوئی - نواب برہان الملک سعادت خان گرفتار ہوے - اور امیر الامرا نے ہمیشہ کے لیے اس جہان فانی کو خیرباد کہا - آخر بہزار دشواری صلح ہوئی -

سنہ ۱۱۵۴ھ مین نواب صاحب نے اپنے فرزند نواب ناصر جنگ شہید قایم مقام صوبہ دار دکن کے باغی ہونے کی خبر سنی - اسپر محمد شاہ سے اجازت لیکر دکن روانہ ہوے اور ۲۰ - جمادی الاول سنہ ۱۱۵۵ھ کو اورنگ آباد کے قریب باپ بیٹون مین جنگ چھڑ گئی - نواب ناصر جنگ اپنی جان بچاکر بھاگ نکلے اور کہن سال نواب کو فتح حاصل ہوئی -

اسکے بعد سنہ ۱۱۵۶ھ مین کرناٹک گیے اور قلعہ ترچناپلی خالی کرالیا - پھر قوم نوایط سے ملک ارکاٹ حاصل کیا - سنہ ۱۱۵۷ھ مین قلعہ بالکنڈہ کو فتح کیا - غرضکہ نواب صاحب بڑے دلیر تھے - بہت ہی کم کام ایسے ہونگے جن مین انہون نے ہاتھ ڈالا اور کامیابی نہوئی ہو - ہندوستان کے تاریخ نگارون اور منصف مزاجون نے اون کی شجاعت تسلیم کرلی ہے - نواب صاحب کو شاعری کا شوق تہا اور فن تعمیر سے کمال دلچسپی رکھتے تھے - پہلے انکا تخلص شاکر تہا - مگر بعد کو آصف رکھا - آخرالذکر تخلص سے فارسی مین ایک مبسوط اور بے مثل دیوان موجود ہے - ملک اسکی جہان تک قدر کرے کم ہے - خدا کرے یہ لاثانی دیوان شاہی صرفہ سے چھپ کر ملک کے لیے مایۂ ناز ہو - اور اہل سخن اس سے حظ اُٹھاسکین -

نواب عماد الملک مبارز خان نے چادر گہاٹ اور دبیر پورہ کی سمت بلاگنگورہ

حصار تعمیر کرایا تھا۔ لیکن اتمام سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔ نواب صاحب نے اس حصہ کے سوا تمام حصار کنگورہ دار بنوایا۔ حصار تیار ہونے پر اس میں بارہ[12] دروازہ اور تیرہ[13] کھڑکیاں تھیں مگر ۷ - ۸ - ۹ - نمبر پر جو کھڑکیاں ہین ان سے بہت کم آمد ورفت ہوتی ہے۔

دروازون اور کھڑکیون کے نام یہ ہین - ۱- دہلی دروازہ - ۲- چادر گھاٹ دروازہ - ۳- دبیر پورہ دروازہ - ۴- یاقوت پورہ دروازہ - ۵- دروازہ تالاب میر جملہ - ۶- گولی پورہ دروازہ - ۷- لال دروازہ - ۸- علی آباد دروازہ - ۹- غازی بنڈا دروازہ - ۱۰- فتح دروازہ - ۱۱- دودہ باولی دروازہ - ۱۲- دروازہ قدیم ۱- کھڑکی بہورہ - ۲- کھڑکی تالاب میر جملہ - ۳- کھڑکی تا[illegible] ۴- کھڑکی زنگ علی شاہ یعنی رنگیلے - ۵- کھڑکی بودلہ صاحب - ۶- کھڑکی دارالشفا یا راؤ رنبھا - ۷- کھڑکی کلالان - ۸- کھڑکی دہوبیان - ۹- کھڑکی حسن علی - ۱۰- کھڑکی چمپا دروازہ - ۱۱- کھڑکی چارمحل دروازہ - ۱۲- کھڑکی دودہ باولی دروازہ - ۱۳- کھڑکی کماری گوڑہ - دہلی دروازہ کے قریب ایک اور دروازہ بھی تعمیر ہوا۔ جسکو دروازہ افضل گنج کہتے ہین - پل افضل گنج پر ہوکر شہر مین اسی دروازہ کے ذریعہ سے آمد ورفت ہے - یہ زمانہ نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے عہد مین تعمیر ہوا - دوسرے دروازہ کا راستہ مسلم جنگ کے پل سے ہے - یہ دروازہ اعلیحضرت حضور پرنور کے عہد مین بنا - اسکے سوا جلوخانہ معہ بنگلہ و خوابگاہ دیوان خانہ وخلوت زنانی دروازہ بازو سے مکہ مسجد جلوخانہ کی ڈیوڑہی کا دروازہ خوابگاہ کا دروازہ تعمیر کرایا - آصف نگر آباد کیا - اور اسکے گرد فصیل بنوائی برہان پور کا حصار تعمیر کرایا - نظام آباد بالا ہر کشل - فرداپور - مع مسجد کاروان سراے دولت خانہ اور پل بنوایا - اورنگ آباد کی نہر ہرسول اور نوکنڈہ کی عمارت تعمیر کرائی - ان مین سے بعض اب بھی موجود ہین اور اکثر بالکل معدوم ہوگئین -

اولاد

(۱) امیر الامرا غازی الدین خان فیروز جنگ - ۷ - ذی الحجہ ۱۱۷۵ھ مین انتقال ہوا -

(۲) نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید - نمبر ۱-۲- ایک بطن سے تھے -

(۳) امیر الممالک آصف الدولہ سعید محمد خان صلابت جنگ - ۲۰ ربیع الاول ۱۱۷۷ھ کو ہیضہ سے انتقال ہوا-

(۴) نظام الملک میر نظام علیخان اسد جنگ آصفجاہ ثانی-

(۵) امیر الامرا سید محمد شریف خان شجاع الملک بسالت جنگ ماہ ذی الحجہ ۱۱۹۶ھ میں انتقال ہوا

(۶) ناصر الملک معتمد الدولہ چلین قلیچ خان المعروف مغل علیخان ہمایون جاہ -

نواب مغفرت مآب نے ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ کو موہن نالہ کے قریب انتقال فرمایا اور روضہ خلد آباد مین دفن کیے گئے - ارتحال سے دو گھنٹے پہلے اونہون نے اپنے فرزند نواب ناصر جنگ کو بلاکر ستر ہ نصیحتین فرمائین - جنہین ہم ذیل مین درج کرتے ہین-

اول یہ کہ رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مرہٹون سے جو اس نواح کے زمیندار ہین آشتی رکھین- دوم بنی آدم کی بیخ کنی مین جرات نہ کرین مگر مجرم کو قاضی کے حوالے کردین اور خود قتل کا حکم نہ دین - سوم رئیسان کی طرح علی الدوام سیروا فی الارض مقام دوام نہ کرین - چہارم بعد ادائے فرض واجب کے اپنی اوقات کو امور متعلقہ کے انتظام مین صرف کرین اور فرصت کے وقت شبانہ روز کا اپنے نفس سے محاسبہ لین - پنجم قیام دولت کے لیے بزرگان دین سے استمداد چاہین اور انکے حفظ مراتب کا خیال رکھین - ششم لوگون کے حقوق تلفی نہ کرین اور مروت کا لحاظ رکھین ہفتم مناسب ہے کہ خاندان کی خبرگیری رکھیے اور سرکاری کامون پر لوگون کو نوبت بہ نوبت خواہ فرقہ اسلام سے ہون یا غیر اسلام سے سال بسال نہایت دو سال تک مامور کرنا واجب جانین تاکہ دوسرے لوگ محروم نہ رہین - ہشتم برادران صغیر کو بجاے فرزندون کے سمجھہ کر اونکی پرورش و تربیت اور افزونی قدر و منزلت مین سعی بلیغ کرین اور بہدایت محی الدین خان کو منجملہ اپنے فرزندون کے شمار کرکے اوسکی شکست کے درپے نہو دین - نہم - غمازون کی باتون پر گوش بر آواز نہ ہون رذیل کو اپنی خدمت و مجلس مین دخل نہ دین - دہم اونے لوگون کو حیثیت

سے زیادہ اور عمدہ لوگون کو ذلیل کامون پر مقرر نہ کرین - یازدہم ہمیشہ آداب سلطانی بجا لاوین اور حضرت سلطان کی اطاعت مین کوتاہی نہ کرین - چنانچہ نادرشاہ نے ایک مرتبہ فرط عنایت کے ساتھ مجکو عطار سلطنت کے ساتھ مخاطب کیا تھا مین نے عرض کیا مین نوکر پیشہ آدمی ہون اگر ایسا ہوا تو نمک حرام مشہور ہونگا شاہ موصوف چونکہ ایک سخی آدمی تھا بہت راضی ہوا اور آفرین کی - دوازدہم حتی الامکان اپنی طرف سے ابتدائی جنگ نہ کرین بلکہ پیشتر اپنا حق قایم کرلین - من بعد میدان جنگ مین عجز والحاح کے ساتھ جناب باری سے مدد چاہین اور ثابت قدمی کے ساتھ رہین روبقبلہ ہوکر ہرگز جنگ نہ کرین - سیزدہم - جو اسباب مین نے جمع کیا ہے اگر میرے قدم بقدم چلکر خرچ کروگے تو پشتون کی لیے کافی ہوگا - چہاردہم - یہ خزانہ جو ہمراہ رکاب موجود ہے سپاہ اور تمام لوگون کی دلجمعی خصوصًا ساہوکارون کی آبادی کے لیے ہے اسکو بالکل صرف نہ کرڈالنا - پانزدہم بہ قتضاے بشری جو اس پیری مین مجھہ سے ایک نامناسب فعل ہوا ہے یعنی نیا محل قرار پایا ہے چونکہ ناموس کا معاملہ ہے اسلیے ہر حال مین اوسکا پاس رکھین - شانزدہم - زنارداران دکن تمام گردن زدنی و کشتنی ہین اور پنڈت خانہ جو مشہور ہے وہ انہین کے قید کرنے کا مکان ہے - مورو اور رام داس کو جو محمد نگر کے قلعہ مین قید ہین ہرگز رہا نہ کرین - ہفدہم - برہان پور کے لوگون سے احتراز رکھین بارہا تجربون سے معلوم ہوا کہ برہان پور اور بیجاپور کے لوگون کا حال کشمیریون کے مانند ہے حتی المقدور ان کی صحبت سے بچتے رہین -

نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید

نواب ناصر جنگ شہید کی پیدایش اور تعلیم کے حالات بالکل تاریکی کے عالم مین ہین سنہ ۱۱۴۹ھ مین جب نواب نظام الملک آصفجاہ اول باجی راؤ سے صلح کرکے نادرشاہ کے مقابلہ کے لیے دہلی روانہ ہوے تو اونہون نے اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو دکن کی

لہ ص ۲۴۹ - رشید الدین خانی مطبوعہ ۱۳۰۳ھ

صوبہ داری پر اپنا قایم مقام مقرر کیا۔ اور جب ۱۱۵۵ھ مین مغفرت مآب دہلی سے واپس آئے تو برہان پور پہونچکر انہین بیجاپور کی صوبہ داری کے لیے منتخب فرمایا۔

لیکن اونہون نے اوسکو پسند نہ کیا اور چند امرا اور منصب دارون کے ہمراہ روضہ خلدآباد کو چلے گیے۔ وہان عبدالعزیز خان نے انہین باپ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ قلعہ ملکھیڑ سے وہ مع افواج چل کھڑے ہوئے اور عیدگاہ کے قریب باپ بیٹون مین جنگ چھڑ گئی لڑائی ہوئی مگر نا تربیت یافتگی کے باعث فوج کے پانون اوکھڑ گئے گو فوج کے ایک بڑے حصہ نے انکا ساتھ چھوڑ دیا تھا لیکن وہ تن تنہا عرصہ تک لڑتے رہے۔ اور زندہ اور سلامت مغفرت مآب کی خدمت مین پہونچے جب نواب مغفرت مآب نے ۱۱۶۱ھ مین قضا کی توسوم کے رسومات ادا کرنے کے بعد وہ مالی اور ملکی انتظامات کی جانب متوجہ ہوئے نواب صمصام الدولہ شاہنواز خان صوبہ دار برار کو اپنا وزیر مقرر کیا اور رمورو پنڈت کو پیشکاری کی جلیل القدر خدمت سرفراز فرمائی۔

۱۱۶۲ھ مین دربار شاہی سے لانگی طلبی کا فرمان پہونچا۔ اسپر اونہون نے نواب صمصام الدولہ کو دکن کی صوبہ داری پر اپنا قایم مقام مقرر فرمایا۔ اور خود بہت بڑا لشکر لیکر عازم دہلی ہوئے۔ لیکن ابھی دریاے نربدہ ہی تک پہونچے تھے کہ وہان سے واپسی کا حکم ملا۔ اور وہ مع الخیر اپنے دارالقرار کو واپس ہوئے۔

اسی عرصہ مین ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ کی بغاوت کا حال سنا۔ مظفر جنگ نے ارکاٹ پر فوج کشی کرکے وہان کے صوبہ دار سنہامت جنگ کو قتل کر دیا تھا۔ نواب صاحب نہایت عجلت کے ساتھ منزلین طے کرتے ہوئے ارکاٹ پہونچے۔ مقابلہ سے پہلے ہی مظفر جنگ پہول چری (پانڈے چری) کو بھاگ گیے لیکن بعد کو وہان سے گرفتار ہوکر نواب صاحب کی قید مین آگیے۔

نواب ناصر جنگ کو پانڈے چری کی فتح کا خیال پیدا ہوا۔ اور بہ نفس نفیس وہان جانب

متوجہ ہوے۔ آٹھ ماہ تک مقابلہ رہا۔ اس درمیان مین بہت سے بڑے بڑے سردار کام آے۔ ۱۱ المحرم ۱۱۶۴ھ کو یورپین فوج نے عین بارش اور طوفان کے موقع پر شب خون مارا۔ باوجودیکہ وہ لاعلم تھے لیکن معلوم ہونے پر فوراً آمادۂ پیکار ہو گئے۔ ہمت خان فوج مخالف سے ملگیا اور اسنے بندوق سے نواب صاحب کا کام تمام کردیا۔ فوج کے بھی پانون اُکھڑ گیے اور میدان دشمن کے ہاتھ رہا۔ نعش روضہ خلد آباد پہنچی گئی اور وہان حضرت برہان الدین اولیا زری زر بخش کے احاطہ مین دفن ہوئے۔ نواب صاحب کو شعر وسخن کا بھی شوق تھا۔ ناصر تخلص کرتے تھے ان کی طبیعت مین سنجیدگی حد درجہ کی تھی بیگم بازار کے قریب نواب شہید کا چلہ موجود ہے اور وہان انکے نام کے سانڈ چھوڑے جاتے ہین

نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ سعد اللہ خان

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے نواسے متوسل خان کے بیٹے تو بیجاپور کے صوبہ دار تھے۔ جب زمینداران جیتل درگ باغی ہوے تو وہ ان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوے۔ اور ماہی کنڈہ کا محاصرہ کرلیا۔ اسی اثنا مین حسین دوست خان نوایط جو راگھوجی بھونسلہ کی قید مین تھا رہا ہو کر نواب مظفر جنگ سے آملا۔ جب ان کے مزاج مین کچھہ دخل پالیا تو اُس نے انکو کرناٹک پر قبضہ کرنے کے لیے آمادہ کیا۔

اُسوقت نواب ناصر جنگ کی طرف سے نواب شہامت جنگ کرناٹک کی صوبہ دار اور فوجدار تھے۔ نواب مظفر جنگ فرانسیون کی مدد اور حسین دوست محمد خان کو ہمراہ لیکر کرناٹک پر چڑہ دوڑے۔ شہامت جنگ بھی پانچ ہزار سوار لیکر میدان جنگ مین آئے۔ لیکن ۱۶ شعبان ۱۱۶۲ھ کو قتل ہوئے۔ اسکے بعد اونہون نے ارکاٹ کا محاصرہ کیا۔ لیکن جب ناصر جنگ کے آنے کی خبر پائی تو پانڈے چری (پہولچری) بھاگ گئے اور وہان سے ناصر جنگ کی قید مین آئے۔

جسدن نواب ناصر جنگ ہمت خان کی بندوق سے شہید ہوے اُسی دن قاتل پٹھانون نے نواب مظفر جنگ کو مسند نشین کیا - اور اونہون نے راجہ رام داس متصدی کو راجہ رگھوناتھہ داس کا خطاب دیکر دیوان مقرر کیا - اور حیدرآباد روانہ ہوے - لیکن رائچور کے قریب ان مین اور پٹھانون مین مڈبھیر ہوگئی اور ۱۷ - ربیع الاول ۱۱۶۴ھ کو اسی ہمت خان بہادر پٹھان کی بندوق سے نواب مظفر جنگ شہید ہوے - اونہون نے صرف دو ماہ حکومت کی -

امیر الممالک آصف الدولہ نواب سید محمد خان صلابت جنگ

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے تیسرے فرزند تھے اور ۱۱۳۱ھ مین پیدا ہوے - ۱۸ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ کو نواب مظفر جنگ کی شہادت کے بعد راجہ رگھوناتھہ داس کی کوشش سے مسند نشین ہوے - بعض مورخین کا بیان ہے کہ نواب منیر الملک مدار المہام کے داماد نواب شیر جنگ کے مشورے سے اورنگ آباد مین مسند نشین کئے گیے تھے - لیکن رگھوناتھہ داس ہی کو خدمت دیوانی پر بحال رکھا - اس زمانہ مین فرنگیون سے کسی قدر مناقشہ تھا مگر اونہون نے صلح کر لی اور حیدرآباد روانہ ہوے -

احمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونہین آصف الدولہ کا خطاب عطا فرمایا - اسکے چند روز بعد وہ اورنگ آباد کو روانہ ہوے - وہان سے گیارہ ذی الحجہ ۱۱۶۴ھ کو احمد نگر مین داخل ہوے - انہین ایام مین دیوان بالاجی راؤ پسر باجی راؤ برسر فساد تھا - نواب صاحب اونکی تنبیہہ کے لیے پونا پہونچے - بالاجی راؤ بھی ۵۰ ہزار سوار لیکر مقابلہ کو آیا - اور ۲۱ محرم ۱۱۶۵ھ کو بمقام راجہ پور مڈبھیڑ ہوئی - بالاجی راؤ نے شکست پائی - اور نواب صاحب بالفتح و الظفر حیدرآباد واپس آئے -

راہ مین مفسدون نے نواح بہالکی مین رگھوناتھہ داس دیوان کا کام تمام کردیا - اس وقت

نواب صاحب نے سید لشکر خان کو اوس خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ اسکے بعد ۴ اصفر کو نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان دیوان مقرر کیے گئے۔ پھر ۶۔ ذیقعدہ ۱۱۶۰ھ کو نواب شجاع الملک بسالت جنگ بیجاپوری اس خدمت کے لیے بلائے گئے۔ اسپر صمصام الدولہ دولت آباد چلے گئے۔ اسی زمانہ مین وشواس راؤ پسر بالاجی راؤ نے حوالی شہر مین پہونچکر فساد برپا کر رکہا تھا۔ نواب صاحب اون کی سرکوبی کے لیے سندہ کہیڑ تک گئے اور صلح کر کے اورنگ آباد ہوتے ہوے حیدر آباد تشریف لائے ۴۔ ذی الحجہ ۱۱۶۰ھ کو وہ حیدر آباد تشریف لیگئے۔ جب نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی کے نام احمد شاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے صوبہ داری کا فرمان صادر ہوا۔ تو آپ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۶۰ھ کو گوشہ نشین ہو گیے۔ ۲۔ اور بقول بعض ۳ ربیع الاول ۱۱۶۱ھ کو اونہون نے حیدر آباد مین وفات پائی اور شیخ المشائخ حضرت شیخ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب وہین دفن ہوے۔ نواب صاحب نے قریب ۱۲ سال کے حکومت کی۔

نواب میر نظام علیخان آصف جاہ ثانی

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے چہوٹے فرزند تھے یکم شوال ۱۱۴۶ھ صبح کے وقت پیدا ہوے۔ اور نظام علیخان نام رکھا گیا بعض مورخون کا قول ہے کہ انکا نام حفیظ الدین خان ہے۔ اور اسی سے تاریخ نکلتی ہے۔ اپنے پدر بزرگوار کی زندگی مین دربار دہلی سے انہون نے۔ خانی بہادری اور اسد جنگ کا خطاب پایا۔ نواب ناصر جنگ کی شہادت کے بعد جب نواب مظفر جنگ تخت نشین ہوے اور وہ بھی شہید کیے گیے تو نواب صاحب نے نہایت مردانگی کے ساتھ پٹہانون کو قتل کر کے فساد مٹایا۔

اس معرکہ مین وہ خود بھی زخمی ہوے تھے اور چونکہ اونہون نے داد مردانگی دی تھی اسلیے اراکین دربار نے چاہا کہ وہی مسند نشین کئے جائین۔ لیکن نواب شیر جنگ

(منیر الملک کے دادا) نے مصلحتاً اور رواجاً امیر الممالک نواب صلابت جنگ کو مسند نشین کر دیا۔ اسلیے ۱۱۶۷ھ مین انہین برار کی صوبہ داری ملی۔ اُس زمانہ مین مرسی بوسی فرانسیسی اور حیدر جنگ کا بہت زور تھا اور انہون نے امیر الممالک پر تسلط پا کر صمصام الدولہ شاہ نواز خان کو قید کر دیا تھا۔ انہین شورہ پشتون کا ارادہ تھا کہ نواب صاحب کو بھی قلعہ گولکنڈہ مین قید کر دین اور اسکے لیے انہون نے تدبیرین کرنا شروع کر دین تھین۔ لیکن نواب صاحب کے رفقا نے حیدر جنگ کا کام تمام کر دیا۔ اور نہایت بہادری کے ساتھہ مقابلہ کر کے ایک بڑے ہنگامہ کا سد باب کیا گیا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے متعدد لڑائیان لڑین اور بڑے سے بڑے میدان انہین کے ہاتھ رہے ۱۱۷۱ھ مین امیر الممالک نواب صلابت جنگ نے انہین آصفجاہ ثانی کا خطاب دیکر اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

یہ سب کچھ نواب صاحب کی بہادری اور اوصاف پسندیدہ کے باعث ظہور پذیر ہوا ولی عہد ہوتے ہی اونہون نے ریاست کا کام انجام دینا شروع کیا۔ اور پانچ سال تک نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھہ اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ اور ۱۱۷۶ھ مین جب اراکین ریاست کے مشورہ سے امیر الممالک قلعہ مین نذربند کیے گیے تو اوسوقت نواب صاحب مستقل رئیس مقرر ہوئے۔ لیکن سیاہہ سرکاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۷۵ھ کو بھی وہ حکمران تھے۔

اسی سنہ مین انہون نے مہاراجہ پرتاب ونت کو مختار کل کر کے مرہٹون کا فساد رفع کرنے کے لیے لشکر جمع کیا۔ اور نندگانون پہونچ کر رگھوناتھہ راؤ سے مقابل ہوے اور اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا ملک اور قلعہ دولت آباد بطور نذر حاصل کیا۔ اسکے بعد بعض وجوہ سے نواب صاحب اور رگھوناتھہ راؤ مین جنگ چھڑ جانے کے آثار پیدا ہو گیے اور انہون نے عملی صورت اختیار کی۔

رگھوناتھ راؤ اورنگ آباد۔ بگلانا ہوتا ہوا۔ بقصد تاراجی برار روانہ ہوا اور گھومتا ہوا۔
حیدرآباد کی طرف چلا آیا۔ لیکن نواب آصفجاہ ثانی بھی اسکے تعاقب مین رہے۔ اور
اپنے ملک کو اسکی دست وبُرد سے بچایا۔ اسکے بعد انہین پونا کی تاراجی کا خیال آیا
اور وہان پہونچ کر اوسے قرار واقعی تاراج کیا۔ وہان سے قلعہ اوسہ ہوتے ہوئی بقصد
اورنگ آباد روانہ ہوئے اور ۲۸۔ محرم ۱۱۷۷ھ کو گنگا پار ہو گئے۔

راجہ پرتاب ونت وٹہل داس بقیہ لشکر کے ساتھہ دریا کی طغیانی کے باعث
گنگا کے کنارے خیمہ زن تھے کہ جانوجی بھونسلا کی تحریک پر رگھوناتھہ راؤ اُن سے
جنگ آزما ہوا۔ اور اوس جنگ مین مہاراجہ کا کام تمام کردیا۔ نواب صاحب یکم صفر کو اورنگ آباد
پہونچے اور رگھوناتھہ راؤ بھی اونکے ساتھہ ہی ساتھہ چلا گیا۔ وہان پہونچکر اوسنے شہر کا محاصرہ
کرلیا۔ لیکن بغیر کسی جنگ کے دونون مین صلح ہوگئی۔ اس کے بعد نواب آصفجاہ ثانی
نے راجہ پرتاب ونت کی جگہ نواب رکن الدولہ میر موسیٰ خان کو اپنا وزیر مقرر فرمایا اور یکم ربیع الاول
۱۱۷۷ھ کو حیدرآباد تشریف لائے۔ یہان سے پیشکش وصول کرنے کی غرض سے
ارکاٹ گئے اور وہان پہونچکر والی ارکاٹ نواب والاجاہ سے زرنقد اور تحفہ وتحائف
وصول کرکے اوسے معافی دی۔ وہین نواب قطب الدولہ فوجدار سیکاکول اور راجمندری
بھی آکر ملے۔

نواب صاحب وہان سے حیدرآباد تشریف لائے اور موسم برشگال گزرنے کے بعد
برار کا قصد کیا۔ اور جانوجی سے پیشکش وصول کرکے اورنگ آباد ہوتے ہوے حیدرآباد
پہونچے اور یہان امورات مملکت کی جانب متوجہ ہوے اور سنہ ۱۱۸۰ھ مین حیدرعلی سے
لڑنے کے سیلے سرنگ پٹن (میسور) روانہ ہوے۔ اس جنگ مین نواب صاحب
اور مادھوراؤ سندھیا انگریزون کے معاون تھے۔
لیکن حیدرعلی نے اونہین اپنا معین بنالیا اور جنگ چھڑ گئی۔ آخر مین محمد علی

والا جاہ نے نواب صاحب اور سرکار انگریزی مین صلح کرادی اور پھر وہ ہمیشہ اونکے طرفدار رہے ۶ - ذی الحجہ ۱۱۸۱ھ کو نواب صاحب حیدر آباد تشریف لاے - اور ۳ شعبان ۱۱۸۳ھ کو بعض سرکشون کی تادیب کے لیے انہین پھر حیدر آباد چھوڑنا پڑا - اس سفر مین دریاے کرشنا کو عبور کرکے انہون نے قلعہ گرگنٹہ پر قبضہ کیا اور وہان سے نرمل وغیرہ تسخیر کرتے ہوے بلدہ واپس آے -

۲۲ - جمادی الثانی ۱۱۸۵ھ کو نواب اکبر علیخان کا عقد نواب شجاع الملک بسالت جنگ کی صاحبزادی سے ہوا - اسی زمانہ مین جب نارائن راو پیشوا اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اوسکے چچا رگھوناتھ راو نے پہلے سے بھی زیادہ پانون پھیلاے - یہان تک کہ خود مختار ہو گیا - اور سرکار نظام پر فوج کشی کی ۲۳ - شعبان ۱۱۸۵ھ کو نواب میر نظام علیخان اسکی تادیب کے لیے روانہ ہوے اور قلعہ بیدر پر مقابلہ ہوا - ایک ماہ تک جنگ ہوتی رہی اور آخر مین صلح ہو گئی - اسکے بعد نواب صاحب ہمناباد کے قصد سے روانہ ہوے - کہ اس اثنا مین دربار دہلی سے خلعت فاخرہ اور فرمان صادر ہوا - انہون نے فرمان لانیوالونکا استقبال کیا - اور ہمناباد سے گلبرگہ شریف پہونچے - گلبرگہ کسی سیاسی غرض سے نہین گئے تھے بلکہ حضرت خواجہ بندہ نواز کے مزار پرانوار کی زیارت مقصود تھی وہان سے دریاے بھیمرا کے متصل قلعہ اودگیر تشریف لے گیے اور اودگیر سے پیشکش وصول کرنے کے لیے موضع کونورہ پہونچے -

کونورہ مین معلوم ہوا کہ رگھوناتھ راو پھر باغی ہو گیا اور اسنے قلعہ محمد آباد بیدر کو لوٹ لیا - یہ سنکر نواب صاحب ۲۷ - شعبان ۱۱۸۷ھ کو دریاے بھیمرا عبور کرکے قلعہ مرغ کے قریب پہونچے لیکن ان کے آنیکی خبر پاکر رگھوناتھ راو وہان سے چلدیا تھا - اسکے بعد وہ مع فوج کے قلعہ پرینڈا ہوتے ہوے احمد نگر تشریف لے گیے - وہان بھی رگھوناتھ راو کو نہ پایا - کیونکہ وہ بیجاپور چلا گیا تھا - انہون نے بھی وہان تک اسکا تعاقب کیا مگر بے سود ہوا -

آخر بوجہ موسم برشکال نواب صاحب اورنگ آباد تشریف لے گئے۔ اور جب بارش گزرگئی تو پھر برہانپور کا قصد کیا۔ وہان پہونچنے سے پہلے وہ سلطان پور اور تھالنیر تشریف لے گئے۔ انہین دنون راگھوجی بہونسلا کے لڑکون مین جھگڑا شروع ہوا۔ اسکے تصفیہ کیلئے وہ محرم سنہ ۱۱۹۰ھ مین ناگپور گئے اور وہان باحسن وجوہ معاملات کا تصفیہ کیا۔ اسکے بعد ناگپور ایلچپور تشریف لے گئے۔ راہ مین رکن الدولہ مدار المہام کو فیضو سپاہی نے قتل کر دیا۔ اور اسمعیل خان بھی مخالف کے ہاتھون سے مارا گیا۔

بعد قتل رکن الدولہ نواب صمصام الدولہ کو مدار المہامی سے سرفراز کرکے آپ وسط جمادی الاول سنہ الیہ مین اورنگ آباد پہونچے اور مبارز الملک کو رگھوناتھ راو کی تنبیہ کیلئے روانہ کرکے آپ سٹولا پور کے طرف متوجہ ہوے اور دریائے ماندہ ہوتے ہوئے ایام عشرہ محرم سنہ ۱۱۹۱ھ مین قلعہ کلیان مین فروکش ہوے اور بیدر ہوتے ہوئے حیدرآباد داخل ہوے

نواب آصفجاہ نظام الملک نے ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۱ھ کو کنکن پہاڑ اور گولکنڈہ کا دورہ کیا پہلے انگریزون سے رسل و رسائل نہ تھی۔ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۳ھ کو مسٹر ہالینڈ انگریزون کی جانب سے حیدرآباد آئے اور نواب صاحب کے دربار مین باریابی حاصل کی۔

سنہ ۱۱۹۶ھ مین نواب صاحب نے قلعہ نرمل کا ارادہ کیا اور کولاس تک گئے۔ لیکن برسات کے باعث وہان سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیشکش وصول کرکے واپس ہوے۔

سنہ ۱۱۹۷ھ مین پھر قلعہ نرمل کی طرف روانہ ہوے۔ احتشام جنگ جو ان کی طرف سے نرمل کا حاکم مقرر تھا۔ وہ باغی ہوگیا۔ لیکن آخر مین اوسنے اطاعت قبول کی۔ اسلئے اسے برار کی نظامت پر مقرر کرکے خود حیدرآباد واپس تشریف لائے۔ اور یہان پہونچ کر نواب غلام سید خان سہراب جنگ معین الدولہ مشیر الملک کو دیوانی کی خدمت سپرد فرمائی۔ اسکے بعد چھ سال کے قریب رعایا کی فلاح و بہبود مین گزارے اور اسی عرصہ مین میر ابوالقاسم کو مع چند امرا کے تحائف دیکر لارڈ کارنوالس کے پاس روانہ کیا۔

جب وہ وہان سے تحائف لیکر کامیابی کے بنساتہہ حیدرآباد واپس آئے تو انہین "میر عالم بہادر" کے معزز خطاب سے ممتاز فرمایا۔ اسی وقت سے گویا سرکار انگریزی اور سرکار نظام کے ساتہہ سلسلہ محبت و اتحاد قائم ہوا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری سلطنت ابتک دولت انگلشیہ کی ہوا خواہ ہے۔

حیدرعلی نے ۱۱۹۷ھ مین قضا کی اور ٹیپو سلطان کو اپنا جانشین چھوڑا۔ اُسنے پہلے تو سرکار انگریزی سے جنگ کی ٹھانی مگر بعد گورنر مدراس سے دوستی کر لی لیکن تاہم اسوقت اسکی قوت اور حکومت حیدرعلی کے زمانہ سے زیادہ بڑہ کرتھی اور اس کی ترقی مین حد سے زیادہ کوشان تہا۔ ادہر قلعہ ادہونی کے حملہ کی خبر اور پنڈت پردہان کی شکایت نواب نظام علیخان کو پہونچی۔ اسکے سوا انگریز بھی اُسکے دشمن تھے۔ گو اُس دشمنی کی کوئی خاص وجہ بھی ہو لیکن ظاہر اسباب یہ تھے کہ انگریزون کے دوست مہاراجہ ٹراونکور کو وہ مغلوب کرنا چاہتا تہا۔ اسوجہ سے لارڈ کارنوالیس ٹیپو کی سرکوبی کے لیئے آمادہ ہوئے نواب آصفجاہ نے انگریزون کی حمایت مقدم سمجھہ کر ٹیپو سلطان کو دوستانہ مشورہ دیا۔ مگر اُسنے کسی کی ایک نہ سنی اور اپنی ہٹ پر قائم رہا۔

اسپر نواب صاحب ۱۲۰۴ھ مین بہت بڑی فوج کے ساتہہ قلعہ پانگل کی طرف روانہ ہوئے۔ وہان سے مرشدزادہ نواب سکندرجاہ کو معہ چند تجربہ کار امرا اور فوج کے سرنگ پٹن پر حملہ کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اور خود قلعہ مین مقیم رہے۔ نواب سکندرجاہ سے پنڈت پردہان اور ہری پنڈت پھڑکے بھی آکر ملے۔ لارڈ کارنوالیس بھی کلکتہ سے مدراس پہونچے۔

جنگ شروع ہوئی اور ۱۲۰۵ھ مین بنگلور فتح ہوگیا۔ پھر ٹیپو نے "اری کہیٹرا" پر پوری طور سے شکست پائی۔ ان دونون واقعون کے بعد پایہ تخت میسور (سرنگ پٹن) کا فتح ہونا کچھہ مشکل نہ تہا کیونکہ بیرون فصیل تک قبضہ ہو چکا تہا۔ مگر اُس درمیان مین صلح ہوگئی۔

عہد نامہ کی رو سے سرکار نظام کو اس جنگ مین ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور روپیہ کا ملک گنجی کوٹہ۔ سدہو کوٹ وغیرہ ملا۔ ۱۲۰۰ھ مین جنگ موقوف ہوئی۔ اسکے بعد نواب نظام علیخان بہادر حیدرآباد تشریف لائے۔

یہ وہ زمانہ تہا کہ قحط سالی کے باعث جوار روپیہ کو سیر بہر ملنا مشکل تھی اور گرانی کی وجہ سے لاکہون جانین نذر اجل ہوگئی تھین اس عرصہ مین مہاراجہ مہاجی سندہیا بغرض اتحاد ان سے ملنے آئے تھے۔ نواب صاحب ان کے استقبال کے لئے محمد آباد بیدر تک تشریف لے گئے اور وہان ان کی آمد آمد کے منتظر رہے لیکن یکایک خبر آئی کہ انہون نے انتقال کیا۔ سرگ باشی کے فرزند دولت راؤ ان کے جانشین ہوئے انھون نے نانا پٹہرنویس کو اپنا نائب مقرر کیا۔ یہ ایک ہوشیار اور چالاک شخص تہا۔

سر جان شور گورنر جنرل اس زمانہ مین ہندوستان کے فرمان روا تھے۔ ان کی طبعیت کچہہ ایسی صلح کل واقع ہوئی تھی کہ وہ لڑائی کو مطلق پسند نہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے مرہٹون کی ہمت بڑہی اور ان کی طاقت دن بدن مضبوط ہونے لگی۔ انہون نے سرکار نظام سے جنگ کی ٹھانی چنانچہ نواب نظام علیخان ۱۳ شعبان ۱۲۰۹ھ کو قلعہ کہرلا مین صف آرا ہوئے۔ اور جنگ چہڑی۔ نواب صاحب کے پاس ایک لاکہہ فوج تھی۔ پہلے تو میدان نواب صاحب کے ہاتہہ رہا مگر آخر مین فوج کے قدم اکہڑ گئے۔ اسوجہ سے نواب آصفجاہ بہادر کو قلعہ بند ہونا پڑا۔ پنڈارے جو ایک لٹیری قوم سے تعلق رکہتے تھے۔ اور اکثر موقعون پر مرہٹون کا ساتہہ دے چکے تھے۔ انہون نے نواب صاحب کی فوج کو اس مرتبہ خوب لوٹا۔ ۲۲۔ روز تک مرہٹے اور پنڈارے ملکر نواب صاحب سے لڑتے رہے۔ آخر مین پنڈت پردہان نے طرفین مین صلح کرادی۔ اس صلح کے بموجب نواب مشیر الملک مرہٹون کی قید مین دئے گئے۔ اسکے بعد نواب صاحب بارہ ۱۲ رمضان ۱۲۰۹ھ کو عازم وطن ہوئے۔

حیدرآباد پہنچکر نواب مشیر الملک کی جگہ راجہ شام راج ملکی اور مالی مقدمات فیصل کرنے کے لئے مقرر کئے گئے - اس زمانہ مین کچھہ فوج تخفیف کردی گئی تھی - وہ مرشدزادے نواب عالیجاہ بہادر سے آکر ملگئی - اور انکو بغاوت پر آمادہ کیا - چنانچہ وہ ۹ - ذی الحجہ سنہ ۱۲۰۹ھ کو قلعہ محمدآباد بیدر پر قابض ہوگئے - پہلے اونہین فہمایش کی گئی جب وہ نہ مانے تو میر عالم مع جمعیت موسی رہمو اور پائگاہ کی فوج کے روانہ ہوئے باغی میدان مین آئے مگر شکست کہاکر بہاگے - نواب عالیجاہ بہادر اورنگ آباد چلے گئے اور وہان سے واپسی کے وقت راہ مین انتقال کیا - ٹیپو سلطان نے انہین دنون نپولین بوناپارٹ سے اس وقت مدد مانگی - جب وہ مصر پر جنگ آزما تھا اسلئے سرکار انگریزی کو فرض ہوا کہ اوسکی سرکوبی کیجائے - اسلئے لارڈ ولزلی نے نواب نظام علیخان سے مدد مانگی اور باقاعدہ عہدنامہ مرتب ہوا - اسکے ذریعہ سے اتحاد کے ضمن مین دولت انگلشیہ کو یہ تسلیم کرانا تہا کہ سرکار انگریزی کی حکومت ہندوستان کی تمام حکومتون پر فوقیت رکہتی ہے - اسی عہدنامہ کی رو سے انگریز قلمرو نظام کے محافظ بنے انہون نے کنٹنجنٹ فوج قائم کی اور سرکار عالی کو آگاہ کردیا - کہ بغیر اجازت لڑائی یا صلح نہین کرسکتے - اسکے سوا ایک شرط کے بموجب سرکار نظام کا انگریزون کو مدد دینا لازمی قرار دیا گیا - ان شرطون مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ حسب موقع یہ تبدیل بھی کیجاسکتی ہین - اس عہدنامہ کی ایک جداگانہ شرط کے موافق ربیع الاول سنہ ۱۲۱۳ھ مین فرانسیسون سے ہتیار لیکر انہین خارج البلد کیا گیا -

اس عہدنامہ کے بعد نواب میر نظام علیخان نے بسرکردگی نواب میر عالم سنہ ۱۲۱۳ھ مین ایک کثیر فوج سرنگ پٹن روانہ فرمائی - گورنر جنرل مدراس مین داخل ہوے اور انگریزی فوج مدراس اور ملبار سے سرنگ پٹن پہونچی - اس موقع پر ٹیپو سلطان سے معرکتہ الآرا جنگ ہوئی جس مین وہ شہید ہوا اور اسکی فوج نے کامل شکست پائی

ٹیپو سلطان کی وفات کی تاریخ اس مصرع سے نکلتی ہے ۵ نسل حیدر شہید اکبر شد۔ ۱۲۱۴ھ
ملک مفتوحہ کے جو اضلاع قلمرو نظام سے ملے تھے وہ نواب نظام علیخان بہادر کو ملے۔ میر عالم مع فوج کینٹجنٹ حیدر آباد واپس آئے اور حسین ساگر کے قریب کینٹجنٹ کی چھاونی مقرر ہوئی۔ اس معرکہ کے بعد نواب نظام علیخان بہادر کی حمایت سے سرکار انگریزی کی حکومت دکن تو کیا بلکہ تمام ہندوستان مین تسلیم کر لی گئی۔ اسی (۱۲۱۴ھ) مین نواب سکندر جاہ بہادر کا عقد جہان پرور بیگم صاحبہ سے ہوا اور نواب ارسطو جاہ بہادر کی وجہ سے میر عالم وکالت سرکار انگریزی سے موقوف ہو کر قلعہ دردرمین قید ہوے۔

اگر نواب صاحب کی لڑائیون کے حالات لکھے جائین تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ انہون نے سن تمیز کو پہونچکر نبرد آزمائی کی ابتدا کی اور آخر عمر تک اس مشق کو جاری رکہا۔ چہوٹی سے چہوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی لڑائی ایسی نہ تھی جس مین انھون نے دادِ مردانگی نہ دی ہو۔ ان کی دلیری کی تعریف ہندوستان سے یورپ تک پہنچ گئی تھی اور وہان کے لوگ یہ باتین سنکر متحیر ہوتے تھے۔ انہون نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھہ انگریزون کا ساتھہ دیا۔

نواب نظام علیخان بہادر کو عمارتین بنوانے کا بھی شوق تہا۔ چنانچہ ان کے زمانہ مین جو عمارتین تعمیر یا ترمیم ہوئین انکے نام یہ ہین۔ روشن بنگلہ۔ روشن محل۔ غنی محل[1]۔ چار بنگلہ گلشن محل۔ شادی خانہ۔ خلوت مبارک۔ پنج محلہ۔ مہابت محل وغیرہ تعمیر کرائے۔ نوازش محل کے مہتمم نوازش علیخان تھے قلعہ گولکنڈہ مین بہی بعض عمارتین بنوائین۔ نواب صاحب کی خاص بیگمات مین سے بخشی بیگم صاحبہ نے حصار بیگم پیٹھہ اور چاوڑی وغیرہ بنوائی۔

تہنیت النسا بیگم صاحبہ والدہ سکندر جاہ بہادر نے تہنیت نگر (لالہ گڑہ) مع حصار۔ محل باغ اور کمان اور درگاہ حسین شاہ ولی قبلہ قدس سرہ کی تعمیر کرائی۔ اس عہد کی بعض

[1] یہ محل غنی یار خان خانساما ن کے اہتمام مین تعمیر ہوا۔

عمارتون کا اب نشان بھی نہین ہے۔ اور اکثر غیر معروف حالت مین ہین۔ ناظرین اب ذرا دل پر ہاتھ رکھ لین کیونکہ اس جوان مرد۔ شیر دل اور مستقل مزاج رئیس کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ نواب صاحب مرشدزادہ کیوان جاہ کی رسم تسمیہ خوانی مین شریک تھے کہ یکایک مزاج بگڑنا شروع ہوا۔ معالجہ کرایا مگر بے سود۔ بیالیس ۴۲ برس حکومت کرکے ۷۰ سال ۶ ماہ ستره ۱۷ یوم کی عمر مین ۱۷۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ کو انتقال فرمایا۔ اولاد

(۱) نواب عالیجاہ بہادر نہایت متقی پرہیزگار اور ذی علم تھے۔ بغاوت کی اور بعد بغاوت سنہ ۱۲۰۹ھ مین وفات پائی۔ (۲) نواب اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث۔ (۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علیخان بہادر نہایت ہی نیک مزاج تھے سنہ ۱۲۴۲ھ مین انتقال کیا۔ (۴) میر جمشید علیخان جمشید جاہ بہادر ۱۵ سال کی عمر مین انتقال کیا۔ (۵) نواب فریدون جاہ میر سبحان علیخان بہادر۔ انہون نے عشرہ اول ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۱ھ مین وفات پائی۔ (۶) نواب اکبر جاہ سید تیمور علیخان بہادر۔ (۷) سلیمان جاہ میر جہانگیر علیخان بہادر۔ (۸) نواب کیوان جاہ انہون نے سنہ ۱۲۴۳ھ مین وفات پائی۔ ان صاحبزادون کے سوا دس صاحبزادیان بھی تھین۔ جن مین سے ایک بشیر النسا بیگم صاحبہ بھی تھین۔ خاندان شاہی سے یہ پہلی خاتون تھین۔ جو خاندان پائگاہ مین بیاہی گئین۔

نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث

نواب میر نظام علیخان بہادر کے سب سے بڑے فرزند نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث یکم رجب سنہ ۱۱۸۳ھ کو پیدا ہوئے باپ کے زیر سایہ تعلیم پائی اور انہین کے سامنے فنون جنگ کی تحصیل کی۔ بڑے ہوکر نواب غفران مآب کے ہمراہ لڑائیون مین خوب داد شجاعت دی۔ اسکا مجمل ذکر ہم نواب صاحب کے ساتھ لکھ چکے ہین۔ نواب سکندر جاہ کی شجاعت نے یار و اغیار کے دلون پر سکہ جمادیا تھا۔

یہی وجہ ہوئی کہ نواب آصف جاہ ثانی نے انتقال فرمایا تو اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے انہین ۲۲- ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ کو تخت نشین کیا۔ تخت سلطنت پر متمکن ہونے پر انہون نے نواب ارسطوجاہ کو بدستور مدار المہام بحال رکہا اور اپنے بہائیون کی تنخواہون مین اضافہ کیا۔ منجملہ اور کامون کے نواب سکندر جاہ نے ایک کام یہ بھی کیا کہ اپنی گورمنٹ اور گورمنٹ انگلشیہ کے درمیان سابق معاہدون کی تصدیق کرکے اتحاد قائم رکہا۔

۲۸ محرم ۱۲۱۹ھ کو نواب ارسطوجاہ نے مرض بخار سے انتقال کیا۔ اور راجہ گھونم راؤ نائب پیشکار دو ماہ تک مدار المہامی کا کام انجام دیتے رہے۔ لیکن آخر مین صاحب رزیڈنٹ کی سفارش پر نواب میر عالم رہا ہوکر ۲ ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ ہجری کو مدار المہامی کے منصب جلیلہ پر سرفراز کئے گئے۔ ۱۲۲۰ھ مین جشن سالگرہ ترتیب دیا گیا جس مین امرا اور رعایا کو خطابات عطا ہوئے۔

راجہ مہیپت رام جو نواب غفران مآب کے زمانہ مین پنڈارون کی شورش رفع کرنے گئے تھے وہ بھی حسب الطلب اسی زمانہ مین حاضر ہوئے۔ انہون نے نواب میر عالم سے نواب صاحب کو بدظن کرنا چاہا۔ لیکن صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے رنجش دور ہوگئی اور راجائے مذکور شہر بدر کئے گئے۔ انہون نے قلعہ سکرشاہ پور مین بہونچکر فوج جمع کی اور سرکار سے معرکہ آرا ہوئے۔ لیکن حیدرآباد کی انگریزی فوج نے انہین مار بھگایا۔

۱۸۔ صفر ۱۲۲۱ھ کو راجہ چندو لعل کو خدمت پیشکاری عطا ہوئی۔ ۲۰۔ شوال ۱۲۲۳ھ کو جب نواب میر عالم نے انتقال کیا اور میر مومن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دائرہ مین دفنائے گئے اور انکی جگہ ۱۵۔ رجب ۱۲۲۴ھ کو انکے داماد نواب منیر الملک مدار المہام مقرر ہوئے۔

۱۲۲۹ھ مین خونخوار پنڈارون نے لوٹ مار شروع کردی اور دریائے نربدا کے قریب کچھ زمین بھی حاصل کرلی۔ انکے استیصال کے لئے سرکار نظام کی فوج کے سوا مسٹر مالکم کے تحت مین انگریزی فوج بھی روانہ ہوئی۔

سندھیا اور پنڈاریون کے سردار امیر خان نے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کی اور فوج بافتح وظفر واپس آئی۔ ۱۷ رمضان سنہ ۱۲۳۴ھ کو نواب مبارز الدولہ اور انگریزی سپاہیون کے درمیان کچھہ جھگڑا ہوگیا اور طرفین سے کئی آدمی کام آئے۔ آخر جب نواب صاحب قلعہ گولکنڈہ مین نظر بند کئے گئے تو فتنہ فرو ہوا۔ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۳۶ھ کو وہ رہا ہوے سنہ ۱۲۳۴ھ مین امساک باران اور کثرت گرما سے ہیضہ پیدا ہوا۔

اسی زمانہ مین ہندو لوگ پوجا کے لئے جا رہے تھے کہ اوباشون نے انکا اسباب لوٹ لیا۔ اس سے تمام شہر مین بدامنی پھیل گئی مہاراجہ چندو لعل پیشکار نے اس شورش کو رفع کیا۔ سنہ ۱۲۳۳ھ کو مسجد منڈی میر عالم مین مولوی عبد الکریم صاحب اسی زمانہ مین مہدیون کے ہاتھہ سے شہید ہوے اور عام بلوہ ہوگیا۔ چنچل گوڑہ پر چڑہائی کی اور طرفین سے بہت آدمی مارے گئے آخر کار مہدوی خارج البلد ہوے۔

۴ شوال سنہ ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے ساٹھ لاکھہ روپیہ قرض لینا چاہا۔ لیکن کمپنی مذکور نے مطلوبہ روپیہ پامر کمپنی سے دلا دیا۔ اوس کمپنی نے روپیہ تو دیدیا۔ مگر ربیع الاول سنہ ۱۲۳۹ھ مین اصل معہ سود زر خطیر کا دعویٰ ان پر دائر کردیا۔ نواب صاحب کے زمانہ مین بھی اکثر لڑائیان ہوئین اور انہون نے سرکار انگریزی کی ہر طرح حمایت کی جس سے رابطۂ اتحاد اور بھی زیادہ مضبوط ہوگیا۔

نواب سکندر جاہ بہادر کو تعمیر کا بھی شوق تہا۔ چنانچہ ان کے عہد مین مندرجۂ ذیل تعمیرین ہوئین۔ نوید محل مع باغ۔ فرحت محل۔ گھڑیال خانہ۔ موتی محل۔ قلعہ گولکنڈہ۔ جلوخانہ۔ دروازہ آہنی۔ چومحلہ۔ محل سہرا۔ دیوان خانہ۔ دبیر بنگلہ۔ راحت محل (متعلقہ حویلی قدیم) عیدگاہ جدید۔ جلوخانہ اندرون دولت خانہ قدیم۔ چوکی خانہ۔ کمان دروازہ کلان۔ دوکانات (باہتمام میر عالم بہادر) باغ لنگم پلی۔ وبعض دیگر عمارتین (باہتمام کپتان سیڈن ہیام) تعمیر ہوئین۔ اسکے علاوہ سنہ ۱۲۳۲ھ مین باون درے کی بنیاد پڑی اور تالاب میر عالم تیار ہوا۔

یہ عمارتین اب بھی موجود ہین مگر ہمین ان کے تفصیلی حالات نہ مل سکے۔ نواب صاحب کی صاحبزادی فیروز النسا بیگم صاحبہ نے ۲۹ محرم ۱۲۴۳ھ کو انتقال کیا۔ اس صدمہ سے انہین تپ دق ہوگئی اور اسی وجہ سے ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ کو ۲۶ سال سلطنت کر کے ۶۲ سال کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد مین دفن ہوئے۔

نواب صاحب نہایت ہی تنومند اور بہادر تھے۔ فصاحت اور بلاغت ان کا حصہ تھا طب سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ انکے صلب سے ۹ صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیان تولد ہوئین۔ صاحبزادون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف جاہ رابع۔

(۲) نواب صمصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر (ولیعہد) ۹ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ کو انتقال ہوا۔ (۳) نواب مبارز الدولہ میر گوہر علیخان بہادر ۲۵ رمضان ۱۲۷۰ھ کو قلعہ گولکنڈہ مین وفات پائی۔ اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ مین دفن ہوئے۔

(۴) نواب میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ (۵) نواب منور الدولہ میر منور علیخان بہادر (۶) نواب ذوالفقار الدولہ میر ذوالفقار علیخان بہادر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ کو انتقال ہوا۔ (۷) نواب میر محمود علیخان بہادر (۸) نواب قمر الدولہ میر داود علیخان بہادر (۹) نواب ظفر الدولہ میر فتح علیخان بہادر۔

نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصفجاہ رابع

نواب ناصر الدولہ بہادر نواب مغفرت منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ فضیلت النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۲۴ رمضان ۱۲۰۸ھ کو بلدہ محمد آباد بیدر مین پیدا ہوئے اور صغیر سنی مین ناصر جنگ ناصر الدولہ کے خطاب سے سرفراز کیے گیے جب نواب سکندر جاہ بہادر نے قضا کی تو ۲۰۔ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ مین تخت نشین ہوے۔

راجہ چندو لعل پیشکار نے شہر میں انکے نام کی منادی کرائی ارکان دولت اور مسٹر مارٹن رزیڈنٹ نے حاضر دربار ہوکر نذریں پیش کیں ۔

نواب صاحب نے نواب منیر الملک مدار المہام اور راجہ چندو لعل کو ان کی خدمتوں پر بحال رکھا ۔ لیکن مدار المہامی اور پیشکاری کا کام راجہ چندو لعل ہی کرتے رہے ۔
اس زمانہ مین قدیم عہدنامہ کے موافق ایسٹ انڈیا کمپنی سے جدید عہدنامہ مرتب ہوا سنہ ۱۲۴۶ھ مین جب قحط پڑا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی بہبودی کے لیے غلہ وغیرہ کا کافی بندوبست کردیا ۔ اور اس زمانہ مین چادر گھاٹ کا پل تعمیر ہوا ۔

نواب مبارز الدولہ بہادر نے تنخواہ کے بارے مین شورش مچائی جسکی وجہ سے وہ قلعہ محمد نگر مین نظربند کیے گئے ۔ اور دو سال کے بعد رہا ہوئے ۔ سکھون اور عربون مین ۔ روہیلون اور جوانان بار مین اور عربون اور مہدیون مین فساد ہوا ۔ لیکن فرو کیا گیا ۔ اسکے چند سال بعد مولوی سید احمد صاحب بریلوی کے مرید مولوی سلیم صاحب یہان آئے اور انہون نے نواب مبارز الدولہ بہادر کو اپنا ہم خیال بناکر ایک جنگ عظیم کی بنیا ڈالنا چاہی لیکن اسکا راز کھل گیا اور نواب صاحب دوبارہ قلعہ محمد نگر مین نظربند کیے گئے اور مولوی صاحب قید ہوئے ۔ ۷ شعبان سنہ ۱۲۴۷ھ کو نواب منیر الملک بہادر مدار المہام نے ۲۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ چھوڑ کر انتقال کیا ۔ نواب صاحب نے بذات خود یہ قرضہ ادا کیا اور اونکی کل جائداد مع تالاب میر عالم بطور کفالت لیلی لیکن سنہ ۱۲۶۳ھ مین مکفولہ جائداد انکے فرزند نواب سراج الملک بہادر کو عطا فرمائی ۔

بعد انتقال نواب منیر الملک بہادر راجہ چندو لعل پیشکار مدار المہامی کا کام بھی کرتے رہے ۔ لیکن ۱۱ ۔ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ کو وہ معزول کیے گئے اور یہ جلیل الشان خدمت ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ کو نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی ۔ اسکے بعد کئی بار وزارت مین تغیر و تبدل واقع ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامرا امیر کبیر اور راجہ رام بخش پیشکار مدار المہامی

کے کام کو انجام دیتے رہے۔

۲۹ رشعبان ۱۲۶۶ھ کو نواب سراج الملک دوبارہ مقرر ہوئے ۱۲۶۴ھ مین سنی اور شیعون مین جھگڑا ہو گیا اور بہت سے لوگ کام آئے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد تک انتظام سلطنت اور وصول تحصیل زیادہ تر تعہد داری کے طریقہ پر ہوتی تھی۔ اس وجہ سے خزانہ خالی تھا اور سرکاری نوکرون کی تنخواہ ماہ بہ ماہ نہ ملتی تھی اسکے سوا تمام اضلاع اور تعلقات عربون اور مہاجنون کے پاس رہن تھے جس سے ہر وقت دقت کا سامنا تھا۔

ملک مین تعہداری کے اصول جاری ہونے کے باعث کنٹنجنٹ کی تنخواہین بھی رکی ہوئی تھین۔ جب لارڈ ولزلی نے گورنمنٹ نظام کو مجبور کیا تو صوبہ برار اس شرط کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہوا کہ بعد وضع اخراجات فوج باقی رقم حضور نظام کے خزانہ مین داخل کیجاے۔ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۲۶۸ھ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا قرضہ ادا کرنے کے لیے اور فوج کنٹنجنٹ کی تنخواہ کے واسطے ایک بڑا ہیرا نواب صاحب نے اپنے خزانہ سے دیا۔ جو بعہد اعلیحضرت بندگان عالی ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ھ کو واپس ہوا۔ اور ۱۳ شعبان ۱۲۶۹ھ کو برار سپرد کیا گیا۔ چہار روز بعد ۱۲۶۹ھ مین جب نواب سراج الملک مدار المہام کا انتقال ہوا انکے بھتیجے نواب میر تراب علیخان بہادر مختار الملک سالار جنگ اعظم کو قلمدان وزارت سپرد ہوا۔ اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی نواب صاحب نے رعایا کی بہبودی کے لیے نئی طرز پر انتظام شروع کیا انہون نے روہیلون اور عربون کے ظلم سے رعایا کو بچانے کے لیے تعہداری کا قاعدہ موقوف کیا اور شخصی مالگزاری کے لیے متدین اشخاص مقرر کیے۔

۲ ربیع الاول ۱۲۷۱ھ کو سر سالار جنگ اعظم نے بردہ فروشی کی رسم موقوف کی اور اسکے بعد اس امر کی بھی منادی کرائی کہ ہر شخص اپنے افعال ناشایستہ کا ذمہ دار ہے۔ سب کو اپنا چال چلن درست کرنا چاہیے۔ اگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا تو کافی تدارک کیا جاے گا۔ اسکے

ساتھی یہ حکم بھی دیا کہ کوئی شخص ڈاڑہی نہ منڈاے - رذیل عورتین سبز رنگ کی چولی - انگیا - ساڑہی اور چوڑیان نہ پہنین - زرد بانات کا جوتہ بھی کوئی نہ پہنواے اور بلدہ کے اندر بجز دائرہ میر مومن اور کہین جنازہ دفن نہ کیا جائے -

نواب ناصر الدولہ بہادر کو فقرا اور مشائخین سے خاص عقیدت تھی اور ہمیشہ ان پر عقیدت رکہتے تھے - اپنے آباو اجداد کی طرح انہین عمارتون کا بھی شوق تہا - چادر گہاٹ کا کاپل اور راحت محل انہین کے عہد مین تعمیر ہوا - اور ۱۲۶۶ھ مین چادر گہاٹ کی فصیل سے ملا ہوا سنگ بستہ بند تیار ہوا - شعبان ۱۲۶۰ھ مین فتح دروازہ اور لال دروازہ کا درمیانی حصار بنایا گیا - اسکے سوا چار منار اور قطب شاہیون کے گنبدون کی مرمت ہوئی -

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ اپنے زمانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے دوست رہے اور کسی موقع پر مالی اور فوجی مدد سے پہلو تہی نہین کی - اپنے زمانہ مین وہ ملک کے تنومند اور بہادر آدمیون مین شمار ہوتے تھے اسی طرح رعایا کی فلاح و بہبود مین بہی اپنے عہد کے فرد فرید تھے - شعبان ۱۲۷۳ھ مین بمقام سرور نگر علیل ہوے اور وہان سے بلدہ تشریف لائے یہان پہنچکر ۲۲ - رمضان ۱۲۷۳ھ کو اسہال کے عارضہ سے - ۶۶ سال چندماہ کی عمر مین انتقال فرمایا - اور مکہ مسجد کے صحن مین دفن کیے گئے - اور ۲۸ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کی اور دو فرزند چھوڑے - صاحبزادون کے نام یہ ہین -

(۱) نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

(۲) نواب میر جہانگیر علیخان بہادر روشن الدولہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو انکا انتقال ہوا -

نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

آپ نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع غفران منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے

ف‌‌ عہد اعلیحضرت قدر قدرت اوایل ۱۳۲۵ھ مین اس مین کسی قدر ترمیم ہوئی -

ان کی ولادت حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۳۰ - ربیع الاول ۱۲۴۳ھ کو حویلی قدیم میں ہوئی - ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۵۰ھ کو ایام شاہزادگی مین نواب افضل الدولہ کا خطاب پایا - اور پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد ۲۴ رمضان ۱۲۷۳ھ کو تخت نشین ہوئے - اس تقریب مین دربار منعقد فرمایا کہ جس مین تمام ارکان دولت شریک ہوئے اور گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدرآباد نے مبارکباد دی - اور سب نے نذرین پیش کین -

نواب صاحب نے نواب مختار الملک سر سالار جنگ اعظم کو بدستور مدار المہام اور راجہ نریندر بہادر کو پیشکار رہنے دیا - اسپر عام طور سے ملک مین خوشی کا اظہار کیا گیا - انکی تخت نشینی کا وہ زمانہ تہا جبکہ تمام ہندوستان مین ہنگامہ عام برپا تہا - اور جابجا غدر کی آواز کان مین پڑتی تھی اور انگریزی فوجین اور رعایا آپس مین دست گریبان ہو رہی تھی - اس وقت دولت برطانیہ کو سخت مشکلات کا سامنا تہا -

جب نواب صاحب کو اس عام غدر کی خبر ہوئی تو انہون نے - دامے - درمے - قدمے - سخنے - سرکار انگریزی کی حمایت کی اور اپنی فوج کو دولت انگلشیہ کی حفاظت کے لیے وقف کر دیا - اور صرف یہی نہین کیا بلکہ فوج کنٹنجنٹ - کو قلعہ و برہانیہ مین روانہ کر کے مفسدون کا قلع قمع کرا دیا - اس پرخطر زمانہ مین صاحب رزیڈنٹ کو گورنر بمبئی نے تار دیا کہ اگر نظام کی جانب سے امید وفاداری نہین تو ہم لوگون کا کچھ ٹھکانا نہین -

کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا کہ اگر حضور نظام نے ذرا بھی حرکت کی (یعنی ایسے وقت مین انگریزون سے مخالفت کی) تو انگریزی قبضہ بالکل جاتا رہیگا لیکن ایک ایسے وقت مین جبکہ افضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف تہا - انہون نے نہایت ہی استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھہ خیرخواہی اور محبت کا ثبوت دیا اور ہندوستان مین دوبارہ انگریزی حکومت کے بانی ہوئے -

انہین دنون چند مفسدون نے محلات مبارک اور بلدہ حیدرآباد (فرخندہ بنیاد)

مین بلوہ کرنا چاہا اور علاء الدین نے رزیڈنسی بلدہ کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن حضور نظام نے اسکی
کافی روک تھام کی اور جہان تک مفسدہ پرواز ملے انہین پکڑکر گورنمنٹ انگریزی کے
حوالہ کیا۔ جب فتنہ فرو ہوا تو نواب گورنر جنرل کشور ہند نے انہین لکھا۔ ایسے نازک وقت
مین حق وفاداری اور ثابت قدمی جو آپکی طرف سے ادا ہوئی ہے اسپر گورنمنٹ ہند آپکی
نہایت مشکور ہے۔ اور وعدہ کرتی ہے کہ آیندہ اس وفاداری کی نسبت اور طریقہ سے
بھی خوشنودی کا اظہار کرے گی۔

قدیم سکہ جو شاہ دہلی کے نام کا رائج تھا وہ حسب مشورہ نواب امیر کبیر بہادر تبدیل
کیا جانا قرار پایا اور بہادر شاہ غازی کے نام کے بجاے جدید سکہ مضروب ہوا۔ ۲۴۔
ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو سکندرآباد مین ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی سلطنت پر حکومت کرنے کی
خوشی مین قواعد ہوئی گویا انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجاے ملکہ متوفیہ ہند کی حکم حکمرانی ہوئی
اور اسکے متعلق اسی روز رزیڈنسی بلدہ مین اشتہار پڑھا گیا۔ رزیڈنسی مین جو دربار ہوا اسمین
شریک ہونے کے لیے گورنمنٹ نظام کی جانب سے نواب شمس الامرا بہادر اور نواب
مختار الملک اعظم تشریف لے گئے۔ اس کے بعد صاحب رزیڈنٹ اور افسران انگریزی
نے حضور مین باریابی حاصل کی اور نواب گورنر جنرل کا خریطہ پیش فرمایا اسی سال نواب
مختار الملک اور کرنل ڈیوڈسن پر جہانگیر علی نامی ایک شخص نے حملہ کیا مگر بفضلہ دونون مع الخیر بچے

۱۷۔ جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ کو سرکار انگریزی نے جدید عہدنامہ کی رو سے ملک شوراپور
سرکار نظام کو واپس دیدیا۔ یہ ملک شوراپور کے راجہ سے ضبط کیا گیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی
رائچور۔ دوآبہ۔ دہاراسیون۔ اور نلدرگ بھی واپس ہوے۔ انہین دنون حضور عالی
اور نواب مختار الملک کے درمیان بعض مفسدہ پرواز طبایع نے کشیدگی پیدا کردی۔ اور
گو ذیقعدہ سنہ مذکور مین صاحب رزیڈنٹ کے کہنے سے صفائی ہوگئی لیکن اس کا
سلسلہ منقطع نہ ہوا۔

۲۲ ماہ صفر ۱۲۷۵ھ کو علیا حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے نواب صاحب کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب مع تمغہ مرحمت فرمایا اور خطاب کے ہمراہ بیش بہا تحایف بہیجے۔ ان کے نام یہ ہین۔ تلوارین۔ جواہرات بیش قیمت۔ بیش قبض۔ مرصع سپر۔ طرہ۔ دستبند۔ پنج بند۔ ہار۔ سرپیچ۔ جیغہ۔ کلغی۔ ان کے سوا متعدد کمخواب کے تہان اور دوشالے بھی تحایف مین شریک تھے۔ نواب صاحب کے علاوہ بعض امراکو بھی تحایف بہیجے جو ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ کو حضوری مین پیش ہوے اس کے علاوہ اور چند امرا و معززین کو بھی تحفہ اور تحایف سے سرفرازی ہوئی۔

جب ۱۲۷۹ھ مین عالمگیر قحط پڑا اور غلہ کا ملنا دشوار ہوا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی جان بچانے کے لیے ۔۔۔ روپیہ کا غلہ خرید کر کے تقسیم کر دیا۔ اسیطرح ۱۲۹۳ھ مین بھی غلہ منگا کر رعایا کی جان بچائی جمیعت اور لشکر کے کم مواجب لوگون کی تنخواہین بڑہا دین۔ ۱۲۸۰ھ مین مجلس مالگزاری قایم کی اور عدالتہاے بلدہ اور صرفخاص کے انتظامات مین بھی تغیر و تبدل فرمایا گویا نواب صاحب ہی جدید انتظام کے بانی ہوے

۵۔ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ کو اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ مدظلہا کے بطن سے تولد ہوے اسی سنہ مین صوبے۔ ضلع۔ تعلقے قایم ہوے اور ہر صوبہ مین صدر تعلقدار اور ہر ضلع مین اول تعلقدار کا مع دو دو تین تین ماتحتون کے مقرر ہونا قرار پایا۔ اس کے سوا ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار مقرر ہوا۔ اکثر تعلقات قرضہ اور فوج کی تنخواہون مین ساہوکارون اور جمعداران عرب کے قبضہ مین تھے اور نواب صاحب نے رقومات کی ادائی کی سبیل کر کے ان کے قبضہ سے وہ تعلقے نکال لیے۔ اور خزانہ شاہی قایم کر کے فوج کی تنخواہ ماہ بماہ ادا کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس وقت کل پانچ صوبے اور ۱۷ ضلع علاوہ علاقہ برار کے مقرر ہوئے تھے۔ اور ضلع مین کئی کئی تعلقے قایم کیے تھے۔

صیغہ عدالت - صیغہ چوبینہ - دارالضرب - طبابت - محکمہ صفائی - اور محکمہ تعلیمات وغیرہ وغیرہ بھی اسی زمانہ مین قایم ہوے - اور بلدہ اور اضلاع مین پولیس کا انتظام ہوا - فوج جو پہلے بیقاعدہ تھی نواب صاحب نے اسے باقاعدہ بنایا اور سیندھی شراب جو عام طور پر بلدہ مین فروخت ہوتی تھی - اسکا انسداد فرمایا -

نواب صاحب کے عہد مین مندرجہ ذیل عمارتین تعمیر ہوئین - چار محل - یا آفتاب محل مہتاب محل - تہنیت محل - افضل محل - یہ محلات علاقہ دار نواب امیر کبیر بہادر کے اہتمام سے تیار ہوے - اور کئی لاکھ روپیہ کے شیشہ آلات سے سجاے گیے - شہر مین متعدد کمانین تیار ہوئین - مکہ مسجد کے صحن مین پتھر بچھایا گیا - افضل گنج کا پل مع دروازہ تعمیر ہوا اور بازار افضل گنج آباد کیا گیا - افضل گنج کی مسجد جسے افضل المساجد کہتے ہین مع شفاخانہ افضل گنج کے تعمیر ہوئی - اسکے سوا اور بھی عمارتین بنین مگر ہمین ان کے مفصل حالات معلوم نہین ۱۲۷۵ھ مین آپ نے بگھی خانہ بھی قایم کیا تہا -

نواب افضل الدولہ بہادر مین قدردانی - سلوک اور سخاوت کا مادہ بہت تھا جب تخت نشین ہوے تو انہون نے تین سو حافظ قرآن - پچہتر حافظ بخاری و مشکوۃ اور حصن حصین کے مقرر کیے - گیارہ جماعتین مولود خوانون کی رکھین اور پانچہزار علی غول والون کا تقرر کیا - علما اور فقرا سے انہین انس تہا - محرم مین تین لاکھ روپیہ خیرات کیا کرتے تھے - اور گیارہوین اور بارہوین مین بریانی پکوا کر مساجد مین تقسیم کراتے -

انکے زمانہ مین نہ صرف اور امرا اور جاگیرداروں کو خطابات اور جاگیرین مرحمت ہوئین بلکہ فقرا اور اہل حاجت بھی اس سے محروم نہ رہے انہون نے بارہ سال ایک ماہ بیس روز حکومت کی اور بیالیس سال عمر مین ۱۳ - ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ روز جمعہ کو راہی ملک بقا ہوے اور مکہ مسجد مین دفن کیے گیے -

انتقال کے وقت مندرجہ ذیل اولادین زندہ تہین -

اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

(۱) حسن النسا بیگم صاحبہ ۲۴ ۔ ذیحجہ ۱۲۷۵ھ کو ان کا عقد نواب سر خورشید جاہ بہادر سے ہوا۔

(۲) پرورش النسا بیگم صاحبہ ۲۳ شعبان ۱۲۸۶ھ کو ان کا عقد سر آسمان جاہ بہادر سے ہوا۔

(۳) جہاندار النسا بیگم صاحبہ ۴۔ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ کو انکا عقد سر نواب وقار الامرا بہادر سے ہوا۔

(۴) سراج النسا بیگم صاحبہ ۲۵ محرم ۱۲۹۶ھ کو ان کا عقد نواب آصف یاور الملک بہادر وزیر علی شاہ بادشاہ سے ہوا۔

(۵) نجم النسا بیگم صاحبہ ۹۔ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو پیدا ہوئین ۳۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ کو نواب خورشید الملک امام جنگ کے ساتھ بیاہی گئین۔

(۶) منیر النسا بیگم صاحبہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ کو پیدا ہوئین۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو نواب مظفر جنگ بہادر سے بیاہی گئین۔ آخر الذکر دو صاحبزادیان حضرت اقتدار کہی بیگم صاحبہ کے بطن سے ہین ان کے سوا مندرجہ ذیل اولاد نے صغیر سنی مین انتقال کیا۔

(۱) میر اقبال علیخان بہادر ۔ ۲۳ ۔شوال ۱۲۷۴ھ کو پیدا ہوے اور ۱۳ ۔ صفر ۱۲۷۵ھ کو انتقال کیا۔ حضرت برہنہ شاہ کی درگاہ مین دفن ہین ۔(۲) ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ کو ایک صاحبزادی نے حسین بی صاحبہ کے بطن سے تھین انتقال کیا۔ تاریخ ولادت معلوم نہین ۱۰ ۔شوال ۱۲۷۶ھ کو حسین بی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ پیدا ہوا۔ اس خوشی مین فاضل شاہ فقیر کو ۲ لاکھہ روپیہ اور ایک پالکی عطا ہوئی اور موسیٰ شاہ کو ان کے ہموزن سونا دیا گیا۔ ۲۰ ذیقعدہ سنہ مذکور کو رسم چلہ ادا ہونے کے بعد میر حفاظت علیخان نام رکہا گیا۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ کو ام الصبیان سے انتقال کیا۔

(۴) ۱۷۔ رمضان ۱۲۷۷ھ کو سالو بائی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ تولد ہوا اور علی رضا خان نام رکہا گیا۔ ۸۔ ربیع الاول ۱۲۷۸ھ کو رحلت کی۔

——— ۰۰ ———

خلد اللہ ملکہ ودام اللہ سلطنتہ

اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر محبوب علیخان بہادر جی سی ایس آئی

بندگان عالی نواب افضل الدولہ بہادر کے صاحبزادے ہین ۵- ربیع الثانی ۱۲۸۳ہجری کو شب مین حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ قبلہ کے بطن سے پیدا ہوے - آپکا دودہ دو سال ۳ ماہ بعد شعبان ۱۲۸۵ھ مین چھٹا - ابھی آپ قریب ڈہائی سال کے ہونگے کہ آپکے والد ماجد نواب افضل الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا - اس وقت محل سرا اور بلدہ کے دروازے بند کردے گئے تھے جو نواب مختار الملک سالارجنگ اعظم کے حکم سے کھولے گیے اور آپکے نام سے شہر مین شاہی کی منادی کی گئی۔

۱۵- ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ کو نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان کی رسم زیارت ادا ہوئی اُسی دن دوپہر کے وقت منجھلی بیگم صاحبہ کی حویلی مین تمام امراے دولت اور عہدہ دار مع مسٹر سانڈرسن رزیڈنٹ اور انگریزی افسرون کے جمع ہوے اور خردسال حکمران کو مسند پر بٹھاکر ماتم پرسی کی نذرین پیش کین - اسکے دوسرے روز دوشنبہ کو جلوس میمنت مانوس کا دربار منعقد ہوا - اس موقع پر امراے دربار آصفیہ - صاحب رزیڈنٹ مع مسٹر فریزر ڈاکٹر بالفور - ڈاکٹر ونڈو - اور تین جلیل القدر انگریز سردارون کے دربار مین آئے اعلیحضرت حضور پرنور سفید جامہ اور کرندار دستار زیب تن کیے ہوے اناگی گود مین محلسرا سے برآمد ہوے اور مسند پر جلوس فرمایا - حضرت بندگان عالی کے تشریف فرما ہوتے ہی نذرین پیش ہوئین اور شادیانے بجنے لگے۔

بندگان حضور کی صغیر سنی کے باعث نواب مختار الملک سر سالارجنگ اعظم مدار المہام امور سلطنت انجام دینے لگے اور نواب عمدۃ الملک امیر کبیر شمس الامرا بہادر عرف منجھلے میان نائب یا کو ریجنٹ قرار پاے - ۱۰- شعبان ۱۲۹۰ھ کو نہایت ہی دہوم دہام

سے تسمیہ خوانی کی رسم ادا ہوئی اور اس تقریب مین تمام ارکان دولت عہدہ داران علما اور مشائخ کو حسب مراتب خلعت و انعام سے سرفرازی ہوئی - تمام شہر مین نہایت تکلف کے ساتھ روشنی کی گئی اور دفاتر سرکار عالی مین ۲ یوم کی تعطیل ہوئی- دوسرے روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے تشریف لاکر دولت برطانیہ کی جانب سے مبارکباد دی -

۲۱- ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ کو حضور عالی کے دونون بازوون مین چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا اور انکی دوسرے سال ۷- جمادی الاول ۱۲۸۹ھ کو مولانا مولوی محمد زمان خان صاحب شاہجہان پوری سے الف - بے کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا - ۱۱- جمادی الثانی سنہ مذکور کو مولوی محمد مظفر الدین صاحب خوشنویس تختی لکھانے کے لیے مقرر کیے گئے -

اسی سال ۱۰- شعبان سنہ الیہ روز چہارشنبہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب نے سورہ الحمد اور کتاب مسمیٰ بہ جان پہچان شروع کرائی -

۹- ذی الحجہ روز دوشنبہ کو حضور پرنور نے پہلے پہل گھوڑے کی سواری شروع کی -

۶- ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ روز شنبہ سالگرہ مبارک کا پہلا دربار ہوا اس مین بہت سے امرا اور عمائدین کو خطاب وغیرہ سے سرفرازیان ہوئین - یکم جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو بندگان والا مولا بخش نامی ہاتھی پر پہلے پہل سوار ہوے اور محلوت مبارک مین گشت کرتے رہے - اس موقع پر مولوی محمد زمان خان صاحب - آپکی خواصی مین تھے -

۸- جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ روز سہ شنبہ کو آپ پہلی مرتبہ پالکی مین سوار ہوے اور اسی ماہ کی ۹ تاریخ جلوس کے ساتھ پہلی دفعہ زیبا باغ (آصف نگر) تشریف لے گیے - خاص انتظام کی غرض سے سڑک کے دونون جانب فوج کھڑی کی گئی تھی - اس موقع پر اپنے بادشاہ کا دیدار حاصل کرنے کے لیے اس کثرت کے ساتھ تماشائی جمع ہوے تھے کہ اس کے پہلے کبھی اس قسم کا مجمع نہین دیکھا گیا -

وہ مبارک وقت بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے جبکہ اعلیحضرت اپنے خدم وحشم

کے ساتھ کوہ پیکر ہاتھی پر سوار ہوکر ۷ جمادی الثانی کو کوٹھی رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ وہان حسب دستور سلامی سر ہوئی۔ اسکے بعد وہان سے باغ لنگم پلی تشریف لے گئے۔ اسی ماہ کی ۲۶ روز دوشنبہ کو ایک نہایت بلند قد آور ہاتھی پر بیٹھ کر پہلے پہل حویلی قدیم مین رونق افروز ہوے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین جو برار بطور کفالت تنخواہ فوج کنٹیجنٹ سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا تھا۔ اسے سرکار عظمت مدار نے ۲۱ شعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کو واپس کیا۔ ۱۱ رمضان روز جمعہ کو بادشاہ علی اصلاح ساز نے حضور پرنور کا ختنہ کیا۔ اس تقریب مین حضور شاہ کے ہمراہ اور چودہ لڑکون کے ختنے کئے گیے اور فی لڑکا سو روپیہ اور ایک تولہ سونا دیا گیا۔ بادشاہ علی کو ڈہائی سو (۲۵۰) اور باقی تین اصلاح سازون کو فی کس ایکسو پچیس (۱۲۵) روپیہ مرحمت ہوے۔ ۲۵ ذی الحجہ کو نہایت دہوم دہام سے گل پوشی کی رسم ادا ہوئی۔

اسی سنہ مین ان رقومات کا جو سکہ چلنی سے سرکاری اور لین دین مین حساب ہوا کرتا تھا سکہ حالی سے کیا جانا قرار پایا۔ اور سکندر آباد سے واڑی تک ریلوے کا افتتاح ہوا۔

۲۲ محرم ۱۲۹۲ھ روز دوشنبہ کو آغا مرزا صاحب (نواب سرور الملک بہادر) حضور پرنور کو انگریزی سے ترجمہ کرانے کے لیے مسٹر کلارک کی ماتحتی مین مقرر ہوے۔ اسی سال ۲۴ جمادی الثانی کو اعلیحضرت پہلی مرتبہ بگی مین سوار ہوکر آصف نگر تشریف لے گیے اور ۲۵ ماہ مذکور کو حضرت دولہا بادشاہ قبلہ کی درگاہ پر جاکر ا ۱ے بطور نذر مزار مبارک پر چڑہاے۔ اسکے دوسرے روز حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ کی درگاہ پر تشریف لیجاکر ا ۱ے نذر دے اور ۲۹ کو حضرت مراد شاہ قبلہ کی درگاہ مین تشریف فرما ہوکر صماء روپیے چڑہاے۔

۲۱ ذیقعدہ روز دوشنبہ کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اعلیحضرت بال بال بچ

اتفاق یہ ہوا کہ حضور پرنور بغرض تفریح بگی پر سوار ہو کر سیر کے لیے نکلے اس دن نواب اقبال الدولہ بہادر کی نشست تھی۔ مگر نواب سلطان الملک بہادر کے ناسازی مزاج کے باعث وہ نہ آسکے اور نواب محتشم الدولہ بہادر اور مسٹر کلارک بندگان عالی کی پیشی مین بیٹھے نواب مستحکم جنگ خواصی کی گاڑی مین تھے۔ نواب صمصام الدولہ بہادر کے جلوخانہ کے قریب یکایک گھوڑے بگڑے اور تالاب میر جملہ کی طرف بے تحاشہ گاڑی لیکر بھاگے۔ کوچمین راستہ مین گر گیا۔ اور گاڑی کا پول بھی ٹوٹ گیا۔ اس سے ایک طرح کی خوفناک حالت پیدا ہوگئی لیکن سنگور نامی حبشی نے جو مقدم جنگ جمعدار عرب کے علاقہ کا تھا گھوڑے کے پیر پر تلوار ماری جسکی وجہ سے دائرہ میر کے قریب گھوڑے رکے اس سے حضور انور اور آپ کے اتالیقون کو کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچا اور بندگانعالی نواب محتشم الدولہ کی گاڑی مین سیر کرتے ہوے ایوان شاہی مین داخل ہوے۔

اس سنہ مین بندگان والا پرنس آف ویلز (موجودہ شہنشاہ ہند) سے ملاقات کے لیے بمبئی جانے والے تھے لیکن ناسازی طبع کے باعث آپکے بجاے نواب سر سالار جنگ اعظم نے بمبئی مین شہزادے کا خیر مقدم کیا۔ شہزادہ ویلز والاتبار نے علیحضرت کے لئے نواب صاحب کو بہت سے تحفے دے اور اظہار شوق فرمایا۔ اسی سنہ مین ۶ ذی الحجہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب اُستاد اعلیحضرت ایک مہدوی پٹھان کے ہاتھ شہید ہوے۔ ۲ محرم ۱۲۹۳ھ کو انکے چھوٹے بھائی مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب حضور کی استادی کے لیے مقرر ہوے۔ ۲۲ رمضان سنہ الہ کو آپ نے قران شریف ختم کیا اس تقریب مین لایق اُستاد کو جواہر اور جوڑے سے سرفرازی ہوئی اور ہم مکتبون کو بھی جوڑے دے گیے۔

۲۰ ذیقعدہ سنہ الہ کو نواب رشید الدین خان امیر کبیر نواب مختار الملک اعظم اور راجہ نریندر بہادر بہ قصد روانگی دہلی بانتراب کے طور پر حسین نقا باٹی کے باغ مین

تشریف لے گیے اور مغرب کے ۵ بجے حضور پر نور مع حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ باغ
مین تشریف فرما ہوے۔ اور ۲۱ ماہ مذکور روز جمعہ کو علاوہ متذکرہ بالا امرا کے نواب
لایق علیخان بہادر۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر اور نواب بشیر الدولہ بہادر
بھی ہمرکاب تشریف لے گیے۔ حضرت بیگم صاحبہ اسپیشل مین عقب کے ڈبہ مین تھین
۲۴ کو پونا پہونچے۔ اور ۴۔ ذی الحجہ روز پنجشنبہ کو دہلی مین داخل ہوئے۔ ۷ ماہ مذکور کو
حضور پر نور نے مع رزیڈنٹ صاحب اور نواب مختار الملک اعظم کے نواب گورنر جنرل
ہند سے ملاقات فرمائی۔ ۱۰۔ تاریخ کو دربار عید منعقد ہوا۔ اور موافق معمول ہمراہیون نے
نذرین پیش کین۔ ۲۱۔ تاریخ کو دہلی سے روانہ ہوکر ۲۷۔ روز شنبہ کو ایک بجے دن کے
داخل بلدہ ہوئے۔ بندگان حضور کی سواری جلوس کے ساتھ ایوان شاہی مین لائی گئی
خواصی مین نواب مختار الملک اعظم اور نواب رشید الدین خان وقار الامرا بہادر تھے۔

اسی سنہ مین کلارک صاحب کے برادر جو اسی نام سے موسوم تھے اور جنھین
سرکار عالی سے استحکام الدولہ کا خطاب دیا گیا تھا اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے

۱۸۔ محرم ۱۲۹۴ھ کو آفتاب محل مین انگریزی دربار ہوا اور وہان رزیڈنٹ حیدرآباد
نے حضور مین ایک تمغہ پیش کیا اور پانچ تمغہ نواب امیر کبیر بہادر۔ نواب سر خورشید جاہ
بہادر۔ نواب محتشم الدولہ بہادر۔ نواب مکرم الدولہ بہادر اور نواب اقبال الدولہ
بہادر کو مرحمت ہوے۔

۲۱۔ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور کو نواب عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ریجنٹ
کا انتقال ہوا تو ۲۰۔ رمضان کو صبح کے وقت آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا اور
نواب وقار الامرا۔ امیر کبیر رشید الدین خان بہادر نائب حضور مقرر ہوے۔

۱۰ ذی الحجہ کو دربار عید الفطر منعقد ہوا جس مین خطابات وغیرہ سے سرفرازیان ہوئین
۴ رجب ۱۲۹۵ھ روز شنبہ کو خلوت مین انگریزی دربار ہوا۔ جس مین دلاور النسا بیگم صاحبہ

(محل نواب ناصر الدولہ بہادر) کو صاحب رزیڈنٹ نے امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا (طبقہ شاہی تاج ہند) کا تمغہ پیش کیا۔ ۲۹۔ذیقعدہ کو سراج النسا بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب افضل الدولہ بہادر) کی رسم منگنی نواب آصف یار الملک وزیر علی بادشاہ سے ادا کی گئی اور ۱۹ محرم ۱۲۹۶ھ کو شادی ہوئی۔ پندرہ رمضان ۱۲۹۶ھ کو بندگان حضور نے پہلا روزہ رکھا۔ اور آپ کے ساتھ اور چودہ لڑکوں نے روزے رکھے رسوم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی۔

سلخ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ مروز چہارشنبہ کو مسٹر کلارک کی جگہ مسٹر ڈیوڈسن اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے منصرم اُستاد مقرر ہوے۔ مگر ۴ شوال کو انہوں نے وفات پائی اس لئے ۲۳ ماہ مذکور کو ان کی جگہ منصرمانہ طور پر مسٹر کرون کو ملی۔ اسی سنہ مین بحکم سرکار انگریزی ممالک محروسہ سرکار عالی مین افیون کی کاشت بالکل موقوف ہوئی۔

۱۰۔ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ مروز دوشنبہ کو ویٹس صاحب کی جگہ دوبارہ کلارک صاحب بندگان حضور کے اُستاد مقرر ہوے اسی سنہ مین ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر پہلی مردم شماری کی گئی۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ کو حضور پرنور نے نواب افسر الملک بہادر سے گھوڑے پر انگریزی قواعد سیکھنا شروع کی۔ اسی سنہ مین نواب رشید الدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نائب حضور نے انتقال کیا اسی سنہ مین حضور پرنور لندن جانے کو تھے مگر بعض وجوہ سے یہ ارادہ ملتوی رہا۔

۲۵ صفر ۱۳۰۱ھ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت نواب مختار الملک اعظم مدار المہام۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر۔ اور نواب امام جنگ بہادر گلبرگہ ہوتے ہوئے اورنگ آباد تشریف لے گیے اور دونون مقامون پر انتظامی امور کو ملاحظہ فرمایا۔ نواب بشیر الدولہ بہادر۔ اور راجہ نریندر بہادر پیشکار اس موقع پر مقامی انتظام کے لیے مقرر ہوئے تھے۔ ۱۷۔ربیع الاول کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت مع ہمراہیان اورنگ آباد سے داخل بلدہ ہوئے

اسی شب کو آپکی تشریف آوری کی خوشی مین بلدہ مین عموماً اور چار مینار پر خصوصاً روشنی کیگئی۔

۲۹۔ ربیع الاول کو نواب مختار الملک اعظم نے وفات پائی جس سے بندگان حضور کو سخت رنج ہوا۔ یہان تک کہ آپ اس غم کو ضبط نہ کرسکے اور اپنے لایق وزیر کے غم مین اشک ریز ہوے۔ نواب صاحب کے خدمات آپ نے منصرمانہ طور پر راجہ نرندر بہادر پیشکار کو سپرد کیے۔

۳۔ رمضان سنہ مذکور کو نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر حضور پر نور کی تعلیم کے لیے مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے بجاے مقرر ہوے۔ یکم شوال کو صاحبزادی نظام النسا بیگم صاحبہ پیدا ہوئین صاحبزادی صاحبہ آپکی سب سے بڑی اولاد تھین اس خوشی مین امراے دولت کی جانب سے ایکسو ایک مانجھے بارگاہ خسروی مین داخل ہوے اور کئی دن تک جشن کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۶۔ صفر روز دوشنبہ کو اعلیحضرت حضور پر نور بغرض ملاقات لارڈ رپن ویسراے و گورنر جنرل ہند کلکتہ تشریف لے گیے نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر۔ نواب شمس الملک بہادر۔ راجہ نرندر بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام۔ نواب میر لایق علیخان بہادر عماد السلطنۃ۔ نواب میر سعادت علیخان بہادر شجاع الدولہ۔ مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر۔ نواب صمصام الملک بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب مستحکم جنگ بہادر۔ نواب اکرام جنگ بہادر۔ اور حکیم وزیر علی صاحب وغیرہ وغیرہ بندگان عالی کے ہمراہ تھے۔ نواب تہنیت یاور الدولہ بہادر۔ انتظام محلات اور عنایت حسین خان بہادر کوتوال انتظام بلدہ کے لیے متعین تھے۔ کلکتہ مین آپ کی تشریف آوری کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اور اہل کلکتہ کو آپکی آمد آمد سے ازحد مسرت تھی چنانچہ انجمن مسلمانان کلکتہ نے آپ کی خدمت مین ایک تہنیت نامہ بھی پیش کیا تھا۔ حضور ویسراے ہند سے ملاقات فرمانیکے

بعد آپ نے کلکتہ کی نمایش ملاحظہ فرمائی اور چند روز کے بعد عازم وطن ہوے۔ ۹ ربیع الاول کو گلبرگہ پہونچے اور بعد زیارت گلبرگہ محبوب شاہی مل کا بنیادی پتھر رکھا۔ روز جمعہ ۱۱ ماہ مذکور کو داخل بلدہ ہوے۔ اس دن شہر خوب آراستہ کیا گیا تھا اور شب کو روشنی بھی ہوئی تھی۔ اعلیحضرت نے بنفس نفیس منصور ہاتھی پر سوار ہو کر روشنی ملاحظہ فرمائی۔

۲۔ ربیع الثانی کو بندگان حضور نے کریم الدین شاہ صاحب سجادہ نشین درویش علی شاہ قادری۔ سید جمال الدین شاہ صاحب قادری۔ رحیم الدین شاہ صاحب قادری سید مسکین شاہ صاحب اور لچھمن شاستری وغیرہ وغیرہ کو یومیہ کی سند عنایت فرمائی۔ ۴۔ تاریخ کو ہز اکسلینسی لارڈ رپن گورنر جنرل ہند حضور انور کو باقاعدہ طور پر مسند نشین کرنے کے لیے داخل بلدہ ہوے۔ ۵۔ تاریخ کو جلوس ہمینت مانوس کی اطلاع بذریعہ جریدہ غیر معمولی شایع ہوئی ۔ ۶ تاریخ روز دوشنبہ کو لاٹ صاحب حضور انور سے ملاقات کرنے آفتاب محل مین تشریف لاے اعلیحضرت نے دروازہ تک ان کا استقبال کیا ۷۔ کو بندگان حضور مسند نشین ہوئے اسی روز ۱۰ بجے دن کے آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا۔ امراے دولت آصفیہ اور افسران انگریزی حاضر دربار تھے۔ لاٹ صاحب نے حکمران کرنے کے بعد کرچ مع پیٹی (بگلوس) سات راس گھوڑے۔ ایک گھڑی۔ ایک دوربین۔ ایک نقروی گلدستہ۔ کانچ کے چند درخت اور چیزین حضور مین نذر گزرانین اور بعض دیگر امرا کو بھی تحائف مرحمت فرماے۔ لاٹ صاحب کی تقریر حسب ذیل ہے۔

"اے حضور نظام مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ۔ آج کے روز اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے طرف سے آپکو ریاست کے اقتدارات واختیارات سپرد کرنے کی خدمت بجالانے مین مجھکو کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی۔ چند ہفتہ کے پیشتر جبکہ آپ نے مجھ سے نہایت خواہش کے ساتھ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے حیدرآباد آنیکی درخواست کی تو مجھکو بھی آپکی درخواست کے منظور کرنے کی پوری خواہش ہوئی کیونکہ آپ کی

درخواست سے آپکی وہ محبت و صداقت جو برٹش گورمنٹ کے ساتھ ہے ظاہر ہوتی تھی
مین یقین کرتا ہون کہ مین پہلا ہی ویسرائے ہون جسے حیدرآباد آنے کا اتفاق ہوا ہے
اور میرا یہان آنا صرف اس بات کو ظاہر نہین کرتا کہ اس ریاست عظمیٰ اور برٹش گورمنٹ
کے درمیان نہایت مضبوط دوستانہ روابط ہین - بلکہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ حضور
ملکہ معظمہ کو آپ کی خیرخواہی وخوش دلی کا نہایت خیال ہے - اور اس مین وہ پوری پوری
دلچسپی لیتی ہین - آپکے طفولیت کے زمانہ دراز مین آپکی اور آپکے رعایا کی خوش نصیبی
کا باعث تہا کہ ایک ایسا شخص انتظام ریاست پر مامور تھا - جو ہندوستان کے منتظمون مین
اعلےٰ درجہ رکھتا تھا - اسکی دانائی اور اسکی لیاقت اور اسکی وفاداری آپ کے ساتھ بہت
بڑہی ہوئی تھی - آپکے طفولیت کے زمانہ مین بہت سی سخت مشکلین اس کے درپیش
آئین لیکن باوجود اسکے اسنے ان پر غالب ہوکر اس کامیابی کے ساتھ امور ریاست
کو سرانجام دیا ہے کہ جسکی وجہ سے وہ آپکی اور گورمنٹ آف انڈیا کی شکرگزاری کا پورا
مستحق ہے - سالار جنگ نے آپکے زمانہ طفولیت مین ریاست کے انتظام مین بہت
کچھ اصلاحین کین آمدنی کو بڑہایا اور جان ومال کی حفاظت کا بندوبست کیا - یہان تک
کہ اپنے مرنے کے وقت بھی اصلاحات کو سوچ رہے تھے مجھکو امید تھی کہ جب
آپ مسندنشین ہونگے تو وہ اپنے کامل تجربہ سے آپ کے معین رہین گے اور سرگرمی
کے ساتھ آپکی خدمت بجالائین گے - لیکن خدائے تعالیٰ کو یہ بات منظور نہ تھی اور ایسے
وقت پر انہین دنیا سے اُٹھالیا جبکہ آپکو ان کی مدد کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت تھی
اس مسرت انگیز موقع پر ان کی عدم موجودگی سخت رنج وافسوس کا باعث ہے - اگرچہ
وہ خود زندہ نہین ہین لیکن ان کی کارروائیان باقی ہین جنہین مین امید کرتا ہون کہ
آپکے وزرا وسعت دین گے - اور ان کی توسیع کو اپنا فرض منصبی سمجھین گے مین چند
کلمے نصیحت کے آپکو دوستانہ کہتا ہون اور وہ یہ ہین کہ آپ اپنی مالگزاری کو دیکھین -

کیونکہ مالگزاری کا اچھی حالت مین نہ ہونا ریاست کی تباہی کا باعث ہے اگرچہ ہر جگہ کی یہی حالت ہے لیکن خاص کر کے ہندوستان مین جہان مالگزاری کا عمدہ انتظام نہین ہے اور اس بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے تو سنگین ٹیکس مقرر کرنے پڑتے ہین ۔ اور پھر رفتہ رفتہ افلاس بڑہتا جاتا ہے اور رعایا تباہ ہوتی جاتی ہے اور اسکے بعد زیادہ سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور آخر مین دیوالہ نکلتا ہے ۔ اسلیے مناسب کفایت شعار منصفانہ ٹیکس لازم ہے ۔ کیونکہ وہ رعایا کی آسودگی اور دولت کی ترقی کا باعث ہین ۔ مالگزاری کا عمدہ قاعدہ ہندوستان مین عمدہ گورمنٹ کی بنیاد ہے اور بغیر اوسکے حاکم کو راحت اور آرام نہین رہتا ۔ اور لوگ مفلس و قلاش ہو جاتے ہین ۔

اسکے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند رہین گے اور اسکی پوری پوری نگرانی کرین گے ۔ آپکو جاننا چاہیے کہ ریاست مین جو ڈیشل افیسر ایسے ہونا چاہیئے کہ جن کا دامن بدگمانی سے بالکل پاک و صاف ہو اور وہ بلا کسی کی رعایت کے اپنی خدمت بجا لائین ۔ ایسے لوگون سے رعایا حاکم کے نسبت وفادار ہوتی ہے اور ہمسائے مستفید ہوتے ہین حقیقت مین عدل و انصاف تاج شاہی کا ایک چمکدار جوہر ہے ۔ اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اس جوہر کو ہمیشہ تابان و درخشان رکھین گے ۔

اے حضور نظام آپکو ایک بڑا اور سخت کام درپیش ہے کیونکہ آپ تقریباً ایک کروڑ آدمیون کے فرمانروا ہین جن کی فلاح و بہبودی آج سے آپکی عقلمندی آپکی جفاکشی اور آپکی انکساری پر منحصر ہے ۔ مین آپکو عاجزی کے ساتھ کہتا ہون کہ ظاہری شان و شوکت کا جو چند روزہ ہے خیال نہ کرین ۔ مال و دولت پر جو چو طرف سے آپکو گھیرے ہوئے ہین گھمنڈ نہ فرماوین اور لوگون کی چاپلوسی اور خوشامد کی پروا نہ کرین ۔ آپ کا ملک نہایت وسیع آپ کی آمدنی بہت زیادہ اور آپ کی رعایا کثیر التعداد ہے ۔ لیکن باوجود اس کے آپکو چاہیئے کہ ان مین کسی چیز کو آپ اپنا فخر کا باعث نہ ٹھہرائین آپ ہنوز نوجوان ہین ۔

اسلیئے نوجوانی کے خواہشات چوطرف سے آپ پر زور ڈالینگے لیکن آپکو لازم ہے کہ ان سے مغلوب نہ ہون اور ہمیشہ ان سے محترز رہین - آپکو بہت سے عمدہ کام اور عمدہ اغراض درپیش ہین اگر آپ دیسی رئیسون مین ناموری پیدا کرنا چاہین تو ضرور ہے کہ ریاست کا عمدہ انتظام اور رعایا کی آسودگی کو ہمیشہ مدنظر رکھین آپکی رعایا کی وفاداری کو جو آپ کے گھرانے کے نسبت قابل تعریف ہے نہ صرف قایم رکھنا آپکا کام ہے بلکہ بمرور ایّام اوراسکو مستحکم کرتے جائین آپکو یادرکھنا چاہیے کہ آپکی رعایا کی حفاظت کچھ اس لیے آپکے سپرد نہین ہوئی ہے کہ اس سے آپ بےپروائی کرین اور اسکو اپنی مفاخرت کا ذریعہ بنائین بلکہ اس لیے سپرد ہوئی ہے کہ آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھین کیونکہ رعایا کی مرفہ الحالی آپکی سچی خوشی کا باعث ہوگی - اور ان کی آسودگی مین آپکی حفاظت رہیگی -

آپکے آگے کچھ کام کم نہین ہے اس لیے آپکو لازم ہے کہ ایسی لہولعب مین آپ مشغول نہون جو آپ کے شایان نہین - بلکہ آپ اپنے آبا واجداد کے طریقہ پر چلین اور ان کی کارروائیون کو اپنا دستور العمل بنائین - اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھین کہ جب آپ اپنے آبا واجداد سے متصل ہون تو لوگ آپکی نسبت یہی کہین کہ انہون نے نہایت عمدہ ریاست کی اور اپنی رعایا کو نہایت آسودہ حال چھوڑا - اس اہم کام مین جو قابل امتحان ہوگا - مین وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ کی گورمنٹ آپکو پوری پوری مدد دے گی - کیونکہ ملکہ معظمہ کی گورمنٹ کا خاص منشا یہ ہے کہ اس ریاست کو اور نیز دوسرے دیسی ریاستون کو عمدہ انتظام اور اچھی آسودگی کی حالت مین دیکھے جس حد تک ہم آپکو مدد دیسکتے ہین اوس کا حاصل کرنا خود آپکے اختیار مین ہے - اندنون برٹش پالیسی کا منشا یہی ہے کہ ہندوستان کے دیسی ریاستون کی حفاظت کرے کیونکہ ان ریاستون کا وجود میرے نزدیک انگریزی انٹرمنٹ کے لیے نہایت مفید ہے آپ کی گورمنٹ بہت مضبوط اور باضابطہ - آپ کی آمدنی کا انتظام عمدہ آپ کے ٹکس منصفانہ طور پر آپکے امرا وفادار اور آپ کی رعایا آسودہ ہونی چاہیے -

اے حضور نظام آج مین جس بادشاہ کی طرف سے نیابت کر رہا ہون اسکی خاص آرزو یہی ہے جو مین نے بیان کی ملکہ معظمہ نہایت دلچسپی کے ساتھ آپکے نگران حال رہین گی، آپ انہین نا امید نکرین۔

اب اے میرے دوست جو کام میرے لیے باقی رہا ہے وہ یہ ہے کہ مین آپ کو اس مسند پر بٹھاؤن اور اپنی دلی امید کا اظہار کردن اور دعا کرون کہ خدا ے تعالے آپکو مبارک کرے اور آپ کا مددگار رہے آپکی حکومت کو کامیاب اور آپکی عملداری کو معزز و ممتاز فرمادے اور وہ اسی طرح سے کہ آج کے وعدے تمام سچے ہون اور آپ کی رعایا کی آیندہ نسلین آپکی حکمرانی کے دنکو آپ کی ریاست کی تاریخ مین ایک بافروغ سن کا آغاز سمجہین ''

اسی تاریخ ۳ بجے دنکے خلوت مبارک مین مغلئی دربار ہوا سوائے نواب سر آسمان جاہ کے تمام امرائے دولت حاضر دربار تھے۔ نواب منیر الدولہ میر لایق علیخان کو خدمت نیابت دیوانی کا خلعت مرحمت ہوا اور بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے جواہر عطا کیے۔ اسی دربار مین ۱۷۔ امرا صاحب خطاب کیے گئے۔ بشیر باغ کل ہیران کے مکان مین لارڈ رپن بہادر کو ڈنر دیا گیا جس مین امراء دولت آصفیہ اور عہدہ داران سرکار عظمت مدار شریک تھے ۸۔ کو اعلیحضرت کی تعلیم کا روزنامچہ لکھا جانا موقوف ہوا۔ اُس وقت تک مندرجہ ذیل حضرات کو آپکی استادی کا فخر حاصل ہوا۔

مولوی محمد زمان خان صاحب شہید۔ مولوی حاجی انوار اللہ خان صاحب بہادر۔ مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر۔ حافظ نور الدین خان۔ محبوب نواز جنگ بہادر۔ محمد مظفر الدین خان۔ مرزا نصر اللہ خان دولت یار جنگ بہادر۔ کپتان کلارک اور انکے بہائی کراؤ نصاحب ہاڈسن صاحب وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل امراء کو بندگان حضور کی مصاحبت کا افتخار حاصل ہوا۔

نواب امیر کبیر شمس الامرا سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب عمدۃ الملک بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر

نواب اقبال الدولہ سروقار الامراء بہادر ۔ نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ ۔
مندرجہ ذیل امراء و عہدہ دار کو اعلیحضرت کے اتالیق ہونے کا شرف حاصل ہوا ۔
نواب فرخندہ یار جنگ شہسوار جنگ بہادر ۔ نواب اقبال یار جنگ بہادر ۔ نواب فیروز یار جنگ معز یار جنگ بہادر ۔ نواب صدر الدین خان شرف یاب الملک نواب مستحکم جنگ بہادر ۔ نواب محبوب یاور الدولہ ۔ اکرام جنگ بہادر ۔ نواب افسر الملک بہادر ۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ
سلخ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو سرور نگر مین کونسل آف اسٹیٹ منعقد ہوئی جس مین بندگان عالی نے بنفس نفیس تقریر فرمائی اور کونسل کے میر مجلس ہوے ۔ اسی زمانہ مین راجہ یان سمستان کو تقریب دربار حکمرانی جواہر اور جوڑے مرحمت ہوے ۔ ۲ ۔ جمادی الاول روز شنبہ کو مغرب کے وقت سرور نگر مین آپکو سوے ہضمی کی شکایت ہوئی جسکی وجہ سے ہر خاص و عام کو تشویش پیدا ہو گئی مگر ڈاکٹر بومنٹ رزیڈنسی سرجن کے علاج سے خدا نے دو روز کے بعد صحت عطا فرمائی ۔
۲۳ ۔ ماہ مذکور جمعہ کے روز دربار ۱۲ روز منعقد ہوا جس مین ۲۸ صاحبون کو خطابات عطا ہوئے اور نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی ۔ شجاع الدولہ منیر الملک بہادر ۔ راجہ نرندر بہادر پیشکار ۔ نواب اقبال الدولہ سروقار الامرا بہادر ۔ اور نواب امتیاز الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ امراء کو جواہر سے سرفرازی ہوئی ۔ اسی مہینے کی ۲۷ کو بندگان حضور نے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو جواہر اور نواب آصف یاور الملک بہادر کو جواہر اور ۲۵ ۔ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مرحمت فرمائی ۔ ۲۸ ۔ رجب روز دوشنبہ کو آپ مع مدار المہام اور بعض خاص امراء کے شکار کھیلنے کے لیے ابراہیم پٹن تشریف لے گئے ۔ اور چھہ روز بعد مراجعت فرماے بلدہ ہوئے ۱۶ شعبان کو آپ مع مدار المہام اور رزیڈنٹ حیدرآباد دوبارہ شکار کھیلنے کے لیے سیلو آرم تشریف لے گئے ۔ یکم شوال کو دربار عید مین ۸ ۔ امراء صاحب خطاب ہوے ۔ اور اسی سنہ مین فارسی کے بجاے کل دفاتر کی زبان اردو قرار پائی ۔

۲- ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ کو نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کے ہاتھہ فروخت ہوئی۔ ۶ ماہ مذکور کو سالگرہ کے دربار مین ۱۸ صاحبون کو خطاب مرحمت ہوا۔ اسی مہینے کی ۱۹ روز پنجشنبہ کو افضل محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا جس مین صاحب رزیڈنٹ نے حضور پرنور کو جی۔سی۔ایس۔آئی۔ کا خطاب اور اسٹار آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے مرحمت فرمایا۔ اسکے سوا طلائی ہار۔ چمپا کلی مرصع۔ تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ فیتہ ریشمی برنگ نیلگون مع تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ وغیرہ اشیا پیش کین دوسرے روز اس خطاب کی خوشی مین مغلئی دربار منعقد ہوا اور چار امرا کو خطاب عطا ہوے۔

۸- رجب سنہ مذکور روز جمعہ کو حضور پرنور بغرض شکار کرنال (دکن) روانہ ہوئے۔ نواب مختار الملک میر لایق علیخان بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ اور نواب محبوب یار جنگ بہادر ہمرکاب تھے۔ شکار بہت پر لطف رہا ۲۲ تاریخ روز جمعہ کو صبح کے ۶ بجے مع محلات بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ سے نیلگری روانہ ہوے نواب مختار الملک بہادر مدار المہام راجہ مرلی منوہر بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب محبوب یار الدولہ بہادر۔ نواب اقبال یار جنگ بہادر۔ نواب قادر جنگ بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ شریک سفر تھے ۲۲۔ شعبان کو نواب سر آسمان جاہ بہادر حسب الطلب نیلگری گئے اسی سفر مین بعض پولٹیکل پیچیدگیان پیدا ہوگئی تہین۔ مگر الحمد للہ کہ ۱۶- رمضان کو سب کے سب مع الخیر داخل بلدہ ہوئے۔ اسٹیشن سے خلوت مبارک تک سواری کے ساتھہ نظام والنٹیر فوج بدرقہ کا کام دے رہی تھی۔

اسی سنہ مین صدر المہامان کے بجائے معین المہامیان قایم ہوئین اور بندگان حضور نے عدالت العالیہ ملاحظہ فرمائی۔

یکم محرم ۱۳۰۴ھ کو "مجلس انتظام صرف خاص" کے نام سے ایک مجلس قایم ہوئی۔

۲۴ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے اعلیحضرت بندگان عالی مع مسٹر کا ڈرمی

رزیڈنٹ۔ نواب مختار الملک مدار المہام اور نواب سر خورشید جاہ بہادر وغیرہ کے لارڈ ڈفرن گورنر جنرل کشور ہند کی ملاقات کے لیے مدراس روانہ ہوئے۔ حضور موصوف کی غیر موجودگی مین انتظام مملکت کے لیے نواب سر آسمانجاہ بہادر اور نواب منیر الملک بہادر انجام دیتے رہے۔ یکم جمادی الثانی روز دوشنبہ کو دن کے ۱۱ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے

سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ کو صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر پیدا ہوئے۔ اس خوشی مین تمام ممالک محروسہ سرکار عالی مین تعطیل دی گئی۔ اسی سنہ مین اعلیحضرت بغرض افتتاح بجواڑہ لین ضلع ورنگل تشریف لے گئے۔

۲۸۔ صفر ۱۳۰۴ھ کو لارڈ دفرن گورنر جنرل ہند بندگان حضور کی ملاقات کو تشریف لائے۔ انگریزی دربار ہوا اور شب کو لاٹ صاحب کے اعزاز مین ڈنر دیا گیا۔ ۲۷ ربیع الثانی کو اعلیحضرت نے کرنل مارشل کو اپنا معتمد پیشی مقرر کیا۔ اس کے دو مہینے بعد ۲۷ جمادی الثانی کو جشن نوروز کے دربار مین ۸۰ اصحاب کو خطابات سے عزت افزائی کی گئی۔

۲۴۔ رجب سنہ مذکور کو نواب مختار الملک میر لایق علیخان بہادر نے خدمت وزارت سے استعفا دیا۔ اور بندگان حضور نے بہ نفس نفیس کام انجام دینا شروع کیا۔ اسی سال نواب سر آسمان جاہ بہادر اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر اعلیحضرت کی جانب سے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی جوبلی مین شریک ہونے کے لیے لندن روانہ ہوئے۔ بندگانعالی نے ۸۔ ذیقعدہ سنہ الہ کو لندن ہی مین بذریعہ تار نواب آسمان جاہ بہادر کو اپنا وزیر مقرر کیا۔

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو سالگرہ کے دربار مین ۹ صاحبون کو خطابات مرحمت ہوئے اور اسی مہینے کی ۲۳ کو ۲۲۔ امرار صاحب خطابات کیے گئے۔ ۷ ذیحجہ کو حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ (محل نواب ناصر الدولہ بہادر) نے انتقال کیا۔

۱۳۰۵ھ کے واقعات مین ۲۰ جمادی الاول کو دی رائل ہائینس ڈیوک وڈچیس آف کناٹ کی تشریف آوری بھی قابل ذکر ہے کیونکہ وہ نہ صرف حیدر آباد کی سیر کے لیے تشریف

لائے تھے بلکہ اُنکا مدعا یہ بھی تھا کہ ہندوستان کے سب سے بڑے والی ریاست سے ملاقات ہو گئی - کرنل مارشل جو حضور کے معتمد پیشی تھے وہ اُسی سنہ مین علحدہ ہو کر پنجاب روانہ ہوسے - راجہ نرندر بہادر پیشکار اور نواب مختار الملک میر لائق علیخان بہادر مدار المہام نے اسی سنہ مین وفات پائی -

۱۳۰۶ھ کے واقعات مین سب سے زیادہ اہم واقعات ہز رایل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر کی تشریف آوری اور ایکسو سال کے لیئے معدنیات کا ٹھیکہ اور ٹانگہ کا مقدمہ وغیرہ وغیرہ ہین - نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ اعظم) نے اسی سال مین وفات کی ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو دربار سالگرہ مبارک مین ۸۰ - امیرونکو خطابات سے سرفرازی ہوئی اور ۲۸ - ذیقعدہ کو بندگان حضور شکار کھیلنے وقار آباد تشریف لے گیے -

یکم ربیع الاول ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ کو ایوان سیف آباد مین مسٹر جیکب کے ہیرہ کے مقدمہ مین بذریعہ کمیشن اعلیحضرت کا بیان قلمبند ہوا - ۲ - رجب ۱۳۱۱ھ کو بجاے کونسل آف اسٹیٹ کے کبنٹ کونسل (مجلس وزرا) قایم ہوئی اور اسی سال قانونچہ مبارک حصہ اوّل و دوم شایع کیا گیا ۲۱ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو لارڈ وین لاک گورنر مدراس تشریف لاے اس مہینہ کی ۲۶ کو سالگرہ مبارک کے دربار مین ۷۵ - امرا و صاحب خطاب کیے گئے - چونکہ نواب سر آسمانجاہ بہادر نے بوجہ علالت ۶ ماہ کی رخصت لی تھی اس لیئے ۶ جمادی الاوّل کو نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام مقرر ہوے -

۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو دربار سالگرہ مبارک مین ۴۷ - اصحاب کو خطابات عطا ہوے - اور چند معززین کو جواہر سے سرفرازی ہوئی - اور ہم اسنو یچہ کو حالی سکہ کے بجاے چرخی سکہ رایج فرمایا - ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو لارڈ الجن گورنر جنرل ہند نے حیدر آباد تشریف لاکر بندگان عالی سے ملاقات فرمائی - ۱۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ کے انگریزی دربار مین نواب وقار الامرا بہادر کو - کے - سی - آئی - ای کا خطاب ملا -

۱۵- جمادی الاول کو ۸ ر فیصدی ماہانہ سود کے حساب سے ۲۵ لاکھ کے پرامیسری نوٹ جاری کیے گیے۔

۹- جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو مجلس امرا قایم ہوئی لیکن یہ مجلس ۲۸- ربیع الاول ۱۳۱۶ھ سے زیادہ نہ چلی۔ ۹- ذی الحجہ کو آپ مع زنانہ بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے اور ۲۶- صفر ۱۳۱۶ھ روز یکشنبہ کو شب کے ۱۱ بجے داخل بلدہ ہوے اور سیدھے ملک پیٹھ کو تشریف لے گیے۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو سالگرہ مبارک کے دربار مین ۶۱ صاحبون کو خطابات سے سرفرازی ہوئی۔ اور رعایاے دکن کے ہر طبقہ سے فرداً فرداً ایڈریس پیش کئے گیے جنکا سلسلہ عرصہ تک رہا۔ ۱۸- رجب کو کل پیران کے مکان مین کمانڈر انچیف ہند کو ڈنر دیا گیا۔

۵- ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک بلدہ مین روشنی ہوئی اور ساہوکارون کی طرف سے باغ عامہ آراستہ کیا گیا اور وہان بھی روشنی کی گئی۔ بندگان حضور کی سواری جب باغ کے صدر دروازہ پر پہونچی تو ساہوکارون نے گھوڑے کھلوا کر بگھی دربار حال تک پہونچائی اور ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نواب اکبر الملک بہادر کوتوال کے یہان رونق افروز ہوے ۱۲- رجب کو سالگرہ کی تقریب مین ۶ صاحبونکو خطاب ملے۔

۱۵ شعبان روز سہ شنبہ کو صبح کے پونے ۹ بجے بندگان حضور مع صاحبزادہ بہادر و محلات مبارک بغرض ملاقات لارڈ کرزن بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپیشل کلکتہ تشریف لے گیے آپکے ہمراہ نواب سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا بہادر اور نواب افسر الملک بہادر وغیرہ وغیرہ تھے۔ ۱۹ شعبان روز شنبہ کو مغرب کے ۵ بجے کلکتہ مین داخل ہوے اور دوسرے دن گورنر جنرل بہادر سے ملاقات فرمائی۔ ۲۸ تاریخ کو وہان سے روانہ ہوکر بنارس پہونچے اور وہان مہاراجہ صاحب بنارس سے ملاقات

فرماکر دعوت قبول کی ۴۔ رمضان کو گلبرگہ داخل ہو گئے اور وہان سے ۲۹ ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو شام کے ۴ بجے تشریف فرمائے حیدرآباد ہوے۔

آپکی تشریف آوری کے موقعہ پر ۳۲ کمانین زرکثیر صرف کر کے رعایا نے تیار کرائی تھین اور اسٹیشن سے خلوت مبارک تک گلاسون کی روشنی کی گئی تھی اندرون و بیرون بلدہ مین خاص طور پر خوشی منائی گئی۔

۱۶۔ ذی الحجہ روز شنبہ کو صبح کے پونے چھ بجے بندگان عالی مع محلات مبارک بذریعہ اسپیشل ٹرین بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ ۵ محرم ۱۳۰۸ھ کو شام کے ۳ بجے داخل بلدہ ہوے۔

۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو نواب سروقارالامرا بہادر خدمت وزارت سے علیحدہ کیے گئے اور مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنۃ منفرم مدارالمہام مقرر ہوے۔ ۱۸۔ ذی الحجہ کو لارڈ کرزن بہادر حیدرآباد تشریف لائے۔ ڈنر ہوا۔ اور شکار کھیلا اور ۵ محرم ۱۳۲۰ھ کو لنگر ملاحظہ فرماکر واپس گئے۔

۳۔ شعبان ۱۳۲۰ھ کو ملک برار کا ہمیشہ کے لیے سرکار انگریزی کے سپرد ہو جانا بھی دکن کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس عہدنامہ کی روسے گورنمنٹ نظام کو ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ انگریزی گورمنٹ نے دینا منظور کیے۔

۱۶۔ شعبان روز دوشنبہ کو شب کے ۲ بجے مغلئی دربار ہوا جس مین مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر شاد دکن کے مستقل وزیر مقرر ہوے۔ اسی سال ۱۹۔ رمضان روز سشنبہ کو ۱۱ بجے دن کے بندگان حضور مع صاحبزادہ صاحب واسٹاف دربار تاجپوشی مین شریک ہونے کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین دہلی روانہ ہوے۔ آپکی روانگی کے قبل راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت نواب فخرالملک معین المہام عدالت وامور عامہ۔ نواب خانخانان بہادر نظام یار جنگ۔ نواب امام جنگ بہادر۔ مہاراجہ مدارالمہام۔ راجہ مرلی منوہر بہادر

صدر محاسب۔ راجہ صاحب ونپرتی۔ نواب آصف یاور الملک بہادر۔ مسٹر ڈنلاپ صاحب رزیڈنٹ وغیرہ وغیرہ آپ سے پہلے دہلی روانہ ہوئے تھے۔

بندگان عالی گلبرگہ مین قیام فرماتے ہوئے ۲۳ رمضان کی شب کو پرائیویٹ طور پر دہلی مین داخل ہوئے۔ ۳۰۔ رمضان کو ویسرائے بہادر کا جلوس نکلا جس مین آپ بھی شریک تھے اسی طرح یکم شوال کے دربار تاجپوشی مین بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ ۹ تاریخ کو آپکو جی۔سی۔بی کا خطاب سیاش بمرغ اور کالر عطا ہوئے۔

دہلی سے روانہ ہو کر بمبئی اور گلبرگہ ہوتے ہوئے آپ ۱۰۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ کو صبح کے ۸ بجے داخل حیدرآباد ہوئے۔ ۱۱۔ ذی الحجہ کو عید کے دربار مین ۱۵ امراء صاحب خطاب کیے گیے۔ اسی مین مہاراجہ مدار المہام کو یمین السلطنت کا خطاب ملا۔ خطاب کی خوشی مین ۱۴ ماہ مذکور رعایائے باغ عامہ مین آپکو ایڈریس دیا اور امرائے معززین بلدہ نے نذرین پیش کین۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو مہاراجہ صاحب بیکانیر نے آفتاب محل مین بندگان والا سے ملاقات فرمائی۔

۱۸ صفر ۱۳۲۱ھ روز سہ شنبہ کو شب کے ۱۲ بجے اعلیحضرت مع اسٹاف و زنانہ شکار کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گیے اور ایک مہینہ چند روز وہان قیام فرما کر ۲۲ ربیع الاول کو صبح کے ساڑھے پانچ بجے داخل بلدہ ہوئے۔ غرہ جمادی الاول روز دوشنبہ کو چوملہ مین انگریزی دربار منعقد ہوا اور صاحب رزیڈنٹ نے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے اعلیحضرت کو طلائی تمغہ زیب سینہ کیا اور اسکے علاوہ صاحبزادہ ولی عہد بہادر مہاراجہ مدار المہام نواب خانخانان بہادر اور راجہ آصف نواز ونت بہادر کو بھی ایک ایک تمغہ مرحمت فرمایا۔ ۹ شوال کو بندگان والا مع محلات مبارک واسٹاف بغرض سیاحت بمبئی تشریف لیگئے اور ۱۳۔ ذی الحجہ کو وہان سے واپس آئے۔

۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ روز پنجشنبہ کو مغرب کے ۶ بجے آپ مع محلات مبارک

واشاف بذریعہ اسپیشل ٹرین شکار کھیلنے کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ اور ۱۲ جمادی الاول روز سہ شنبہ کو شب کے ۹ بجے مع الخیر بلدہ واپس تشریف لائے۔ ۲۰ ماہ جمادی الثانی کو بجاے حالی و چہرخی سکہ کے سکہ محبوبیہ مضروب ہوا جس مین ایک جانب چارمینار کی تصویر اور دوسرے طرف خط نسخ مین عبارت قدیم منقوش ہے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو شام کے ۵ بجے آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اُس مین رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے شہنشاہ ایڈورڈ کے بھا بنجے کی ملاقات اعلیحضرت سے کرائی ۲ ذی الحجہ کو رزیڈنسی مین ڈنر ہوا۔ اُس مین بندگانعالی مع دوسرے معززین اور امرار دربار آصفیہ کے تشریف لیگیے۔

۷۔ ذی الحجہ روز دو شنبہ کو بندگان عالی نے حیدرآباد کے مشہور رزیڈنٹ کرنل بار کو ایوان فلک نما مین آخری ڈنر دیا جس مین امرا ربلدہ اور انگریز و دیسی عہدہ دار شریک تھے۔ اسکے دوسرے روز یعنی ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت نے سرور نگر مین وکٹوریہ میموریل ہال کا افتتاح فرمایا ۱۲ کو ہزہائینس مہاراجہ صاحب بنارس حیدرآباد تشریف لاے اور حضرت اقدس و اعلیٰ سے ملاقات فرمائی۔ ۲۶۔ تاریخ کو نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی جنابہ منیر النسا بیگم صاحبہ کا عقد نواب مظفر جنگ بہادر نبیرۂ نواب رفیع الملک بہادر سے ہوا۔ ۱۶۔ محرم ۱۳۲۳ھ کو ۲ بجے دن کے چومحلے مین نوروز کا دربار ہوا اس مین بندگان حضور نے نواب متھور الملک بہادر معتمد صرفخاص کو بیٹھنے کی اجازت دی۔ ۷۔ ربیع الاول کو اعلیحضرت بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ وہان سے ۲۵ جمادی الاول کو واپس ہوے۔ ۱۲ ربیع الاول کو جدید ضلع بندی کا حکم بذریعہ جریدہ غیر معمولی شایع ہوا۔ ۱۲۔ جمادی الاول دن کے ساڑھے چار بجے لارڈ و لیڈی امپتھل گورنر مدراس بذریعہ اسپیشل حیدرآباد تشریف لاے۔ اور حضور عالی سے ملاقات ہوئی۔ حسب پروگرام ڈنر وغیرہ ہوا۔

یہ وہی مبارک سال ہے جس مین جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۵۔ رمضان سے منایا جانا قرار پایا تھا۔ لیکن بذریعہ جریدہ غیر معمولی رجلد ۳۷ نمبر ۱ مورخہ ۲ بہمن ۱۳۱۵ف ۱۸۔ شوال

سے قرار پایا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

پروگرام

جریدہ غیر معمولی جلد (۴۰) نمبر (۱۰) ۲ بہمن ۱۳۳۸ف۔

حکم مدار المہام علاقہ فنانس

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضور پر نور کے متعلق جو پروگرام مجلس انتظامی جشن سالگرہ مبارک سے معروضہ کی بنا پر پیشگاہ خداوندی سے بمراحم خسروانہ منظور فرمایا گیا ہے۔ اطلاع عام کے لیے ذیل میں شایع کیا جاتا ہے۔

عام طور پر تواریخ ذیل میں تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو تعطیل رہے گی۔
۱۹ شوال روز شنبہ - ۲۲ سہ شنبہ - ۲۳ - چہار شنبہ

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پر نور

خلاصہ پروگرام

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۱۸ شوال ۱۳۳۸	جمعہ	دوپہر	مکہ مسجد	نماز جمعہ	روانگی و واپسی سواری۔ عماری معہ جلوس متعلقہ
۱۹ منہ	شنبہ	صبح	گولکنڈہ پریڈ گراونڈ	فلڈریس پریڈ	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیوٹ سواری اسپ۔
"	"	دوپہر	باغ عامہ	گارڈن پارٹی۔ قیام نیاد ٹون ہال	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیوٹ سواری۔ بگھی خاصہ سرکار۔
۲۰ منہ	یکشنبہ	صبح و شام	بمقامات مناسب	دعوت غربا و مساکین	

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ	دوشنبہ	۴ بجے شام	چومحلہ مبارک	دربار انگریزی در تہنیت محل گارڈن پارٹی در افضل محل اڈریس صرفخاص	
۲۲ منہ	سہ شنبہ	صبح	باغ عامہ	دعوت طلبای مدارس اسکول فست	ولیعہد بہادر تشریف فرما ہونگے
”	”	سہ پہر	فتح میدان	افتتاح کلاک ٹور	روانگی پبلک - مراجعت پرائیویٹ
”	”	بعد سہ پہر	محبوب گرانڈ اسٹانڈ	ملاحظہ اسپورٹس جشن تقسیم انعامات -	سواری بگھی خاصہ -
۲۳ منہ	چہارشنبہ	صبح	مکان مدارالمہام	سماعت قصاید	روانگی پبلک - مراجعت سواری فیلان مع لوازمہ متعلقہ -
”	”	شب	باغ عامہ	اڈریس عام روشنی بلدہ	روانگی پبلک - مراجعت پرائیویٹ - سواری چوکرہ پوسٹلین
۲۴ منہ	پنجشنبہ	شام	خلوت مبارک	دربار مغلئی	

۱۸ - شوال ۱۳۲۳ھ روز جمعہ - پروگرام و انتظام

(۱) سواری مبارک مع جلوس بڑی ڈیوڑہی خلوت مبارک سے مکہ مسجد کو جب نہضت فرما ہوگی اُس وقت راستہ مین حسب قاعدہ کوتوالی کا انتظام رہیگا - اور افواج باقاعدہ کے جوان بڑی دیوڑہی سے مکہ مسجد تک دورویہ کھڑے رہینگے (۲) عماری و جلوس کا انتظام حسب رواج قدیم خاص طور سے مہاراجہ مدارالمہام بہادر کرینگے - (۳) مکہ مسجد کے اندر سب نمازی ساڑہی ۱۲ بجے جمع ہو جائینگے - (۴) اعلیحضرت اور امراء و مصاحبین کے لیے صف اول مین ممبر کے سامنے جگہ رکھی جاے گی - مہتمم صاحب مکہ مسجد کو ایک روز قبل امراؤ مصاحبین کی

تعداد کی اطلاع دیجائے گی۔ (۵) تکیہ مسجد کے دروازہ کی سیدھی طرف سے صف اول تک شاہی باڈی گارڈ صف باندھ کر کھڑا رہے گا تاکہ اس راستہ سے اعلیحضرت مع ہمراہیان مسجد کے اندر داخل ہوں۔ مسجد کے اندر تمام انتظام فوج باقاعدہ اور کوتوالی بلدہ کا ہوگا۔ (۶) اعلیحضرت تکیہ مسجد میں پہونچتے ہی تمام مصلی اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائینگے۔ بلحاظ ادب مسجد مصلیان آداب بجالانے کی ضرورت نہیں۔ اگر سب مصلیان فقط (السلام وعلیکم) کہیں تو کافی ہوگا۔ (۷) اعلیحضرت اپنے مصلے پر بیٹھ جائیں گے بعد سب مصلی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں گے سنت نماز کی ادائی کے واسطے کسی قدر توقف کے بعد خطبہ شروع ہوگا۔ (۸) خطبہ میں حسب الفاظ دعائیہ پڑہنے کا وقت آئیگا اُس وقت خطیب ہمارے بادشاہ عالم پناہ کی طرف اشارہ کرکے بارگاہ احدیت میں اعلیحضرت کی سلامتی اور ترقی جاہ وجلال کی دعا مانگیں گے اور سب حاضرین بآواز بلند آمین کہیں گے۔ (۹) خطبہ اور نماز کے بعد جب امام دعا سے فارغ ہونگے اُسوقت سب مصلی اُٹھ کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائیں گے۔ اور مراجعت کے وقت حضرت بندگان عالی جس طرف متوجہ ہوں تمام مصلی مودبانہ (السلام علیکم) کہہ سکتے ہیں باڈی گارڈ کی صف کے درمیان میں سے جسطرف مسجد میں اعلیحضرت وامراء مصاحبین داخل ہوتے تھے اُسی طرح مسجد کے پھاٹک تک جاکر وہاں سے سواری عماری مع جلوس بیچ محلہ سے ہوکے دیوان کے گھر سے دوسرے راستہ سے پھر بیچ محلہ ہوکر سواری بڑی دیوڑہی خلوت مبارک میں داخل ہوگی (۱۰) فوج اور کوتوالی والے جو مصلیوں کے ساتھ تمام صفوں میں شریک رہیں گے۔ وہ اعلیحضرت کے مسجد میں پہونچکر نماز سے فارغ ہونے اور مراجعت فرمانے تک کامل انتظام رکھیں گے کہ کوئی مصلی اپنی جگہ سے ادہر ادہر نہ جائے اور کوئی گڑبڑ یا غیر ضروری آوازہ ہونے پائے۔ اس انتظام کے کامل ذمہ دار کوتوال صاحب بلدہ ہونگے (۱۱) مسجد سے سواری مراجعت فرمانے کے وقت جب اعلیحضرت فیل خاصہ پر رونق بخش ہونگے اُسوقت سلامی کی توپیں ۲۱

سلیمان جاہ کے جلوخانہ سے سرہونگی۔ برگیڈ کورٹ ماسٹر افسر کمانڈنگ توپخانہ سے ملک سلامی
کے اوقات کا اشارہ بذریعہ راکٹ یا ہیلوگراف کے دیے جانے کا انتظام کرین سلامی
کی توپین چلتے وقت مسجد مین مصلیان آپس مین ایک دوسرے سے حسب عادت مصافحہ
کرسکتے ہین۔ (۱۲) چند علماء و مشایخین جنکو مہاراجہ مدارالمہام بہادر ایک روز قبل سرکار
کے اجازت کی اطلاع بذریعہ ٹکٹ دینگے وہ خلوت مبارک مین بعد نماز جمعہ جاکر مکہ مسجد
سے سواری واپس آنے تک حاضر رہین گے۔ اعلیحضرت وہان اُن سے ملاقات فرماوینگے۔

پروگرام۔ ۱۹ شوال ۱۳۲۳ھ روز شنبہ

پریڈ۔۱

(۱) صبح کے ۸ بجے بمقام گولکنڈہ پریڈ گرونڈ۔ افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ حیدرآباد امپیریل
سروس ٹروپس۔ جمعیت نظام محبوب فلڈ ریس سے پریڈ کرینگے۔ اس پریڈ کے متعلق
تمام فوجی انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج سرکار عالی ہونگے۔ اور ضروری فوجی احکام
مفصلاً اپنے جنرل آرڈر مین فوج کی اطلاع و ہدایت کے واسطے جاری کرین گے۔
(۲) حویلی قدیم سے گولکنڈہ پریڈ گرونڈ تک سڑک کے دونون جانب کوتوالی بلدہ اور صفائی
بلدہ راستہ کی حفاظت اور صفائی کا کامل اور عمدہ انتظام کرے گی۔ (۳) شاہی باڈی گارڈ
کا اسکارٹ علی الصباح حویلی قدیم مین حاضر ہوکر وہان سے پریڈ گراونڈ تک اور وقت
مراجعت پریڈ گراونڈ سے ڈیوڑھی مبارک تک اسکارٹ کرے گا۔ (۴) سواری مبارک
مع اسکارٹ خاص جو فلڈ ریس مین ہوگا پریڈ گراونڈ پر قدم رنجہ فرماہوتے ہی ۲۱ ضرب
توپ کی سلامی سر ہوگی اور اعلیحضرت گھوڑے پر سوار ہوکر علم شاہی کے پاس۔ دنوں اوقات
ہونے کے بعد اُن قواعد کے مطابق جو کمانڈر قبل از قبل مقرر کرچکے ہونگے باضابطہ پریڈ
ہوگا۔ پریڈ کے تمام کام ختم ہونے کے بعد میسرم کے رجمنٹ کے کمانڈنگ افسر فوج
کے دعائیہ خطبہ پڑھین گے (جیساکہ ہرسال سالگرہ مبارک کے پریڈ مین پڑھا جاتا ہے۔

اور تمام فوج اور سب حاضرین جو نشان کے دونون طرف اُس وقت حاضر ہونگے بہ آواز بلند آمین کہین گے - جب دعا کا پڑہنا تمام ہو جاے اوسوقت کمانڈر افواج باقاعدہ گھوڑی پر سوار ہو کر اپنے مالک کی سلامی کے تقرتی چیئرز کہین گے - اور سب فوج خوشی کے نعرے بلند کرے گی اسکے بعد کمانڈر فوج باقاعدہ رسالہ اور توپ خانہ کو (سونت) کرادینگے اُسوقت توپ خانہ اور رسالہ اپنی جگہ سے (ہوئل ابوٹ) کرے گا اور پلٹن بھی کسی قدر (ریٹائر) ہو کر سب افواج کی صف درست کرلی جاے گی - اور کمانڈر فوج (اڈوبانس ان ریو آرڈر) کا حکم دین گے بعد اسے سلامی کے کمانڈر فوج آگے بڑہ کر اعلیحضرت سے اجازت حاصل کر کے (افسر دکال) بجائین گے - جب سب افسر نشان شاہی کے پاس حاضر ہو جائین اُسوقت کمانڈر افواج بارگاہ خسروی مین چہل سالہ سالگرہ مبارک کی مبارک باد عرض کرینگے اس کے بعد افسران فوج اپنی اپنی جگہ پر جاکر سواری مبارک پریڈ گاہ سے روانہ ہونے تک سب فوج ذکری سورڈ ہستے کھڑی رہے گی بوقت واپسی سواری مبارک اکیس ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوگی

کارڈن پارٹی (۳) گارڈن پارٹی منجانب رعایا و رسم قیام محبوب ٹاؤن ہال (۱) شنبہ کی سہ پہر کو بیادگار چہل سالہ سالگرہ مبارک باغ عامہ مین محبوب ٹاؤن ہال کی بنیاد قایم کرنے کی رسم ادا ہوگی سواری مبارک کا اسٹیٹ پروسیشن حسب ذیل ہوگا -

(۱) نشان ریاست ابدمدت (۲) نمبر ون بیاٹری کے دو توپ (۳) افرکین کیوری گارڈ (۴) جمعداران مع جمعیت جیساکہ کمیٹی جشن بمنظوری اعلیحضرت قرار دیگی (۵) باڈی گارڈ اعلیحضرت (۶) کمانڈر افواج باقاعدہ مع اسٹاف (۷) حیدرآباد والنٹیرز (۸) بگی خاصہ مبارک - بگی خاصہ مبارک کے ساتھ اعلیحضرت کے اسٹاف کے جسقدر ارکان کو حکم ہوگا وہ گھوڑون پر سوار ہو کر حسب سلسلہ مقررہ فرمودہ اعلیحضرت ہمراہ رکاب سعادت مآب رہین گے - (۹) بقیہ اسکارٹ - (۱۰) بگی جناب صاحبزادہ صاحب مع اسکارٹ -

(۱۱) مہاراجہ مدار المہام بہادر کی بگھی اسکے پیچھے معین المہامون کی بگیان بسلسلہ سینارٹی رہین گی۔ نوٹ ۔ سوائے سرکار اور صاحبزادہ صاحب کی بگیون کے اور کسی کی بگی کے ساتھ اسکارٹ نہ ہوگا۔ (۱۲) معین المہامون کی بگیون کے پیچھے مرشدزادگان وامراء وراجگان وغیرہ جن کے نام اعلیحضرت ارشاد فرمائین اُن کی بگیان اُس سلسلہ کے موافق رہین گی جو اعلیحضرت منظور فرمائین۔ (۱۳) سواری مبارک کا پروسیشن حسب مذکور خلوت مبارک سے حسب ذیل راستہ سے روانہ ہوگا۔

(۱) خلوت مبارک (۲) چار مینار (۳) پنج محلہ (۴) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۵) تالاب میر جملہ (۶) صمصام الملک بہادر کی ڈیوڑہی۔ (۷) گلزار حوض (۸) مچھلی کمان (۹) پتھر گٹھی (۱۰) افضل گنج (۱۱) پتلیون کی باولی (۱۲) رزیڈنسی گیٹ و سڑک (۱۳) عابد کی شاپ (۱۴) نئی کمان (۱۵) فتح میدان (۱۶) باغ عامہ (۲) بمقام اڈریس ہال جب اعلیحضرت رونق افروز ہونگے امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ آف آنر سلامی دیگا اور تمام حاضرین آداب بجالائینگے اور اعلیحضرت بمراحم خسروانہ رعایا کی گارڈن پارٹی مین شریک ہونگے۔ (۳) اور گارڈن پارٹی کے بعد اعلیحضرت سے معروضہ کرینگے کہ ٹون ہال کی بنیاد دست مبارک سے قایم فرمائی جائے۔ معروضہ مذکور کو اعلیحضرت کو شرف قبول عطا فرماکر ٹون ہال کی بنیاد کا پتھر نصب فرمائین گے۔ اسکے بعد کمیٹی جشن کے پریسیڈنٹ کے اشارے پر تمام حاضرین دتھری چیرز) دینگے اور گارڈ آف آنر سلامی ادا کریگا۔ (۴) سواری مبارک باغ عامہ سے پرائیویٹ طور سے مراجعت فرمائے گی۔ (۵) سواری مبارک باغ عامہ داخل ہوتے وقت اکیس توپ کی سلامی سر ہوگی۔ اس کا انتظام کمانڈر افواج باقاعدہ کرین گے۔ (۶) سڑکون پر اور باغ عامہ مین حسب قاعدہ کوتوالی و صفائی کا ٹھیک و مناسب انتظام ہوگا۔ (۷) پروسیشن کے انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج باقاعدہ ہونگے۔

پروگرام ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ بروز یکشنبہ

نذر و خیرات

کمیٹی انتظام جشن بمقامات و اوقات مناسب غربا و مساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کرے گی۔

پروگرام ۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ بروز دوشنبہ

شام کی چار بجے تہنیت محل مین انگریزی دربار منعقد ہوگا۔ اسکا تمام انتظام اُسی طرح ہوگا جس طرح عالیجناب نواب ویسرائے بہادر کا خریطہ پڑہنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس دربار مین کرسیون کی تعداد اوسی قدر ہوگی جس قدر کہ اعلیحضرت مقرر فرمائین۔ جسوقت رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و افسران سکندرآباد آئین گے اُس وقت حضور پرنور کے دو ایڈیکانگ گاڑی تک جاکر رزیڈنٹ صاحب کو چبوترہ مبارک کے اندر لائین گے۔ مدارالمہام سرکارعالی تہنیت محل کے آگے تک رزیڈنٹ صاحب کی پیشوائی کرین گے اور رزیڈنٹ صاحب کو حضور پرنور کے جلوس کی جگہ پر لیجائین گے۔ اعلیحضرت رزیڈنٹ صاحب اور جنرل کمانڈنگ فورس سکندرآباد دستیک ہاتھ دے کے کرسی مبارک پر رونق بخش ہون گے۔ رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و دیگر عہدہ داران اعلیحضرت کے سیدہے طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے۔ امرا و اعزا اعلیحضرت جو اس دربار مین مدعو ہونگے وہ اعلیحضرت کے بائین طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے جن پر اون کے نام لکھے ہونگے۔ اسکے بعد کا پروگرام دربار کے ایک روز قبل شایع کیا جائیگا۔

برخاست کے وقت سب مہمانون کو پان دان عنایت ہوگا۔ بعد برخاست دربار افضل محل مین گارڈن پارٹی ہوگی۔ بعد ختم گارڈن پارٹی ورخصت مہمانان ملازمین صرفخاص حاضر ہوکر اڈریس گزرانین گے۔

پروگرام ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ بروز سہ شنبہ

۱۔ دعوت طلبای مدارس اسکول فیست

صبح کے ۸ بجے باغ عامہ مین تمام طلباے مدارس بلدہ و بیرون بلدہ و کورٹ آف وارڈز

کے وارڈز کی دعوت ہوگی اور باجازت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ بھی اس دعوت
مین تشریف فرما ہونگے۔ اس دعوت کا تفصیلی پروگرام کمیٹی جشن بمشورہ ناظم صاحب تعلیمات
ومسٹر ڈنلاپ مقرر کرکے اسکی اطلاع دعوت سے چار پانچ روز قبل تمام مدرسون کے صدرمدرسون
کو اور مہتمم صاحب کورٹ آف وارڈز کو دین گے تاکہ حسبہ عمل کیا جائے۔

۳۔ افتتاح کلاک ٹاور فتحمیدان

(۱) سہ پہر کو جب سواری مبارک فتحمیدان کے طرف نہضت فرما ہوگی اوسوقت
باڈی گارڈ خاص اور افریکن کیولری گارڈ کے علاوہ نظامس اون گولکنڈہ لانسرس کے
ایک اسکواڈرن کا اسکاٹ بگی خاصہ مبارک کے ساتھ رہیگا۔ سواری مبارک کے ساتھ
جن صاحبون کو حکم ہوگا فقط اون کی ہمرکابان رہین گی تمام دوسرے امرا و عہدہ داران و اعزا
قبل از قبل جاکر کلاک ٹاور کے پاس حاضر رہین گے۔ (۲) سواری مبارک کلاک ٹاور
کے پاس آتے ہی اکیس ضرب توپ کی سلامی ہوگی۔ امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ
آف آنر سلامی کے لیے حاضر رہیگا اسکو اعلیحضرت انپسکٹ فرماکر جب کلاک ٹاور کے
چبوترے پر قدم رنجہ فرمائین گے تو حاضرین آداب بجالائین گے۔ (۳) کمانڈر افواج
باقاعدہ کا معروضہ اعلیحضرت ساعت فرماکر کلاک ٹاور کی جب افتتاح فرمادین گے تو
گارڈ آف آنر پھر سلامی دیگا۔

۴۔ اسپورٹس

(۱) چند روز سے ہر روز سہ پہر کو فتحمیدان مین ہر قسم کے اسپورٹس ہوتی رہیگی
اخیر اسپورٹس کا دن سہ شنبہ ہوگا جس روز اعلیحضرت محبوب گرانڈ اسٹانڈ سے اسپورٹس
ملاحظہ فرمائین گے۔ (۲) ہر روز کے اسپورٹس کا پروگرام کمیٹی اسپورٹس منظوری کمیٹی
جشن شایع کرے گی اور آخر روز یعنی سہ شنبہ کا پروگرام بذریعہ افواج باقاعدہ اعلیحضرت کے
ملاحظہ مین گزرانے گی۔ (۳) کلاک ٹاور کے افتتاح کے بعد محبوب گرانڈ اسٹانڈ کو جانے
کے لیے جب اعلیحضرت بگی خاصہ مین جلوہ افروز ہونگے تو بگی سے گھوڑے الگ
کرکے افسران فوج باقاعدہ بگی خاصہ مبارک کو کھینچکر محبوب گرانڈ اسٹانڈ تک لیجانے کا

فیض حاصل کرین گے۔ (۴) محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے پاس بھی امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ آف آنر حاضر رہکر سلامی حسب قاعدہ دیگا اسکو اعلیحضرت انسپکٹ فرماکر گرانڈ اسٹانڈ کے طرف متوجہ ہوتے وقت افواج سرکار عالی کی یورپین افسران کے فیملیز پھولون کی گلدستہ گذرانکر مبارکباد عرض کرین گی۔ (۵) گرانڈ اسٹانڈ پر اعلیحضرت رونق افروز ہوتے ہی اسپورٹس حسب پروگرام شروع ہونگے۔ (۶) بعد ملاحظہ اسپورٹس سواری مبارک پرائیوٹ طور سے دیوڑہی مبارک کو مراجعت فرما ہوگی۔ (۷) فتحمیدان کا تمام انتظام افواج باقاعدہ کے سپرد رہیگا۔ اور سڑکون وغیرہ کا انتظام کوتوالی بلدہ کے ذمہ رہیگا۔

پروگرام ۲۳-شوال ۱۳۲۳ھ روز چہارشنبہ

(۱) سماعت قصاید وغیرہ بمکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۱) چہارشنبہ کے روز صبح کو شعرا وغیرہ جنکو کمیٹی جشن اجازت دیگی۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر کے مکان مین حاضر رہینگے۔ (۲) ہاتھیون کی سواری کا انتظام حسب عادت مستمرہ مع لوازمہ متعلقہ رہے گا۔ ہاتھیون کی سواری حویلی قدیم سے نہضت فرما ہوگی۔ راستہ حسب ذیل ہوگا۔

(۱) حویلی قدیم (۲) چھتہ (۳) بادشاہی عاشورخانہ کی کمان (۴) پتھر گٹھی (۵) مچھلی کمان (۶) گلزار حوض (۷) چار مینار۔ (۸) پنج محلہ (۹) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر۔

(۳) اعلیحضرت کے ہمراہ رکاب اسٹاف مین سے جنکو حکم ہوگا ہاتھیون پر سوار رہین گے اور جن کو حکم ہوگا گھوڑون پر سوار رہین گے۔ (۴) اعلیحضرت مہاراجہ مدار المہام بہادر کے مکان مین رونق افروز ہوکر قصاید وغیرہ کی سماعت فرماکر مراجعت فرماتے وقت بھی سواری کے رستہ کا ویسا ہی انتظام رہے گا۔ جیسا کہ نہضت فرمائی کے وقت تھا (۵) سڑکون پر حسب عادت مستمرہ کوتوالی کا انتظام رہے گا۔

روشنی بلدہ و بیرون بلدہ و باغ عامہ

(۱) شب مین بلدہ و بیرون بلدہ اور باغ عامہ وغیرہ ہر جگہ حسب مناسب روشنی کیجائیگی۔

(۲) شب کے ۸ بجے بعد جب سواری مبارک باغ عامہ کی طرف نہضت فرما ہوگی تو اُس وقت بگی خاصہ مبارک کے ساتھ (جسکے گھوڑون پر پوسٹلین ہونگے) باڈی گارڈ خاص کے ۵۰ سوار اور افریکین کیولری کے پچاس سوار کا اسکارٹ ہوگا۔ (۳) سواری مبارک کے ساتھ جناب صاحبزادہ صاحب ... رہین گے۔ اور اعلیحضرت کے اسٹاف کے جن ارکان کو حکم ہوگا وہ رہین گے۔ تمام امراء و ۱۶۰۰ قبل از قبل باغ عامہ مین جاکر حاضر رہین گے۔

(۴) راہ مین چند مقررہ مقامات پر جان نثار رعایا کے گروہ اپنے بادشاہ پر پھول نثار کرینگے (۵) اعلیحضرت بگی مبارک سے اُتر کر شامیانہ مین قدم رنجہ فرماتے ہی جناب کمیٹی جشن مبارک مہاراجہ مدارالمہام بہادر فرق مبارک پر سے روپیون کی تھیلیان نثار کرین گے۔ اور تمام حاضرین دونون طرف اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے رہکر آداب بجا لائینگے

اعلیحضرت جلوس فرمانے کے بعد مہاراجہ مدارالمہام سرکار عالی بحصول اجازت ڈیپوٹیشن کو بارگاہِ اقدس مین پیش کرینگے۔ (۶) اس ڈیپوٹیشن مین تمام رعایا اور باشندگان ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہر قوم و گروہ کے اشخاص شریک جلسہ رہین گے۔ ان کا انتخاب کمیٹی انتظام جشن کرے گی۔ اور اونکے پریسیڈنشن کا سلسلہ بھی مقرر کرے گی۔ اس ڈیپوٹیشن کے آگے مہاراجہ مدارالمہام بہادر رہین گے۔ انکے پیچھے چار امیرزادے جن کو کمیٹی منتخب کریگی ایڈریس کا کیاسکٹ لیے ہوے رہین گے۔ ان کے پیچھے ڈیپوٹیشن کے ارکان رہین گے۔ (۷) جسوقت مہاراجہ مدارالمہام بہادر حاملین کیاسکٹ اور ڈیپوٹیشن کے ساتھ اعلیحضرت کے سامنے حاضر ہونگے اُس وقت چوبدار آداب بجالاؤ کی صدا بلند کرینگے۔ مہاراجہ مدارالمہام سرکار عالی اور تمام حاضرین جلسہ اپنے آقاے ولی نعمت کے حضور مین حسب قاعدہ آداب بجالائین گے۔ مہاراجہ مدارالمہام اڈریس کے کیاسکٹ کو اپنے ہاتھ سے پیشگاہ اقدس مین گزرانین گے۔ دو ایڈیکانگ جو اعلیحضرت کے دونون جانب کھڑے ہونگے وہ اس کیاسکٹ کو اعلیحضرت کے

دست مبارک سے لیکر اور اس مین سے اڈریس نکالکر مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی کو دینگے (۸) مہاراجہ مدار المہام بہادر بعد حصول اجازت اعلیحضرت کے سامنے کھڑے ہوکر اس اڈریس کو پڑہین گے۔ اس کا جواب جوکچھہ اعلیحضرت بعنایات خسروانہ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائین گے اُسکو سب حاضرین دست بستہ کھڑے رہکر سنین گے اور اپنے آقا کے ارشادات پر پیرزدین گے۔ (۹) اڈریس پیش ہوکر جواب ارشاد فرمانے کے بعد فقط ڈپوٹیشن کے ارکان حسب مراتب یکے بعد دیگرے نذرین گزراننے کی عزت حاصل کرینگے۔ (۱۰) نذرین ختم ہونے کے بعد سب حاضرین جلسہ برخاست کرینگے اور سواری مبارک پرئیوٹ طور سے مراجعت فرمائے گی۔ (۱۱) بلدہ اور بیرون بلدہ اور باغ عامہ مین کوتوالی کا انتظام رہیگا۔ اور بمقام اڈریس جس قدر انتظام ضروری ہوگا اُسکا بندوبست کمیٹی جشن کریگی۔ اسکارٹ کا انتظام کمانڈر فوج باقاعدہ کرینگے۔

پروگرام ۲۴۔ شوال ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ

دربار مغلائی

پنجشنبہ کی مغرب کے بعد حسب عادت قدیمہ خلوت مبارک مین مغلئی دربار ہوگا۔ اسکا انتظام عادت کے مطابق کیا جائیگا۔ اور نذرین گزرانی جائین گی۔

اس پروگرام کے بعد دوسرا پروگرام جو علیحدہ ۲۳۔ شوال ۱۳۲۳ھ کو شایع ہوا وہ ذیل مین درج ہے۔

کورٹ سرکلر ۲۳ شوال روز چہارشنبہ

کوائف بارگاہ خسروی

آج کی شب موافق پروگرام شایع شدہ حضرت ظل سبحانی باغ عامہ کے اڈریس ہال مین اپنی جان نثار رعایا کو اڈریس منظور فرماکر عزت بخشین گے۔

جو وقت سواری مبارک حویلی قدیم سے جلوہ افروز ہوگی۔ وہان سے تین تار امنڈل اور نوبت پہاڑ سے ۲۱ سلامی کے گولے چھوڑے جائین گے۔

پروگرام جشن

سابق کے پروگرام مین بحکم اقدس واعلٰے مرقومہ ذیل تبدیلیان ہوئی ہین۔

پنجشنبہ ۲۴ - یوم الراحت

جمعہ ۲۵ — شام کے ۵ بجے بنیاد محبوب ٹاؤن ہال باغ عامہ گارڈن پارٹی۔

شنبہ ۲۶ — شام کے چار بجے اعلیحضرت کی سواری مبارک بسواری فیل خاصہ بمکان مہاراجہ مدار المہام بہادر رونق افروز ہوگی۔ پروگرام سواری حسب سابق رہیگا۔ سماعت قصاید

یکشنبہ ۲۷ — شام کو اڈریس علاقہ صرفخاص۔

اس کتاب کے ناظرین کو صرف پروگرام دیکھنے سے کچھہ زیادہ لطف نہ آئیگا۔ اسلیے ہم جشن چہل سالہ کے واقعات سلسلہ وار لکھتے ہین۔ پروگرام مین جشن کی ۱۸ تاریخ مقرر تھی۔ مگر چونکہ اس سے ایک دن پہلے کی تاریخ، اسسے نہایت ہی مبارک اور مسعود تھی اس لیے ۱۷ ہی سے جشن کا آغاز ہوگیا۔ اس دن اعلیحضرت نے حویلی قدیم مین دربار منعقد فرماکر مدارالمہام اور امرا کی نذرین قبول فرمائین۔

۱۸ شوال کو جو جشن کی حقیقی تاریخ تھی مکہ مسجد مین نماز کا سامان کیا گیا۔ نظم جمعیت اور دیگر افواج قدیم پل کے پاس جمع ہوگئین اور بارہ بجے کے قریب اس کا نشان چارمنار کے پاس آگیا۔ سوا دو بجے اعلیحضرت حویلی قدیم سے خلوت مبارک کو تشریف لے گیے۔ فوج باقاعدہ۔ فوج صرفخاص۔ فوج پایگاہ۔ اور پولیس اضلاع سواری کے ہمراہ تھی۔ ٹھیک ۳ بجے آپ گاڑی مین سوار ہوکر وہان سے مکہ مسجد مین تشریف فرما ہوے۔ اور نماز جمعہ ادا کی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ساڑھے تین بجے توپین سر ہوئین اور بندگان حضور عماری مین سوار ہوے۔ خواصی مین مہاراجہ مدار المہام تھے۔ صاحبزادہ ولی عہد بہادر کا ہاتھی اعلیحضرت کے بعد تھا باقی تمام امرا گھوڑون پر سوار جلوس مین موجود تھے۔ کسی وجہ سے نواب خورشید الملک امام جنگ بہادر اور نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر شریک نہ ہوسکے تھے۔ غرض سواری مکہ مسجد سے روانہ ہوکر ایوان وزارت پہونچی بندگان عالی وہان اترے۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر نے نذر پیش کی اور شب کو ۸ بجے

تک اپنے آقا اور ملک کے فخر کو اپنے یہاں مہمان رکھنے کا افتخار حاصل کیا۔ اس کے بعد پورے شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف فرمائے خلوت مبارک ہوے۔ واپس ہو کر امرا نے نذرین پیش کین اور بندگان والا نے مشائخین سے ملاقات فرمائی۔

۱۹۔ شوال روز سشنبہ کو گولکنڈہ کی پریڈ تھی۔ صبح سے تمام افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ امپیریل سروس ٹروپس وغیرہ۔ لنگر حوض کے میدان مین جمع ہونے لگین ۳ بجے حضور پرنور پریڈ گراونڈ پر تشریف لے گئے سلامی سر ہوئی۔ محلات مبارک بھی بغرض ملاحظہ تماشہ موجود تھین۔ پریڈ کے بعد شاہ دکن نے کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج کو سرپیچ عطا فرما کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے فوج واپس ہوئی۔ آج ٹاون ہال کا سنگ بنیاد رکھا جانا قرار پایا تھا مگر کسی دوسرے وقت کے لیے ملتوی رہا۔

۲۰۔ شوال روز یکشنبہ کو غربا کو کمل تقسیم کئے گیے اس کے سوا اور کوئی بات نہ ہوئی۔

۲۱۔ شوال روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے نواب سر آسمانجاہ بہادر کی فوج نے اس جشن مبارک کی سلامی دی۔ اس موقع پر نواب معین الدین خان بہادر خلف نواب سر آسمانجاہ بہادر بھی موجود تھے۔ ۴ بجے انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اس مین سواے ایک دو امرا کے باقی تمام امرا دربار اور علاقہ سرکار عالی کے زمیندار راجہ بھی شریک تھے۔ صاحب رزیڈنٹ نے حضور ملک معظم ایڈورد ہفتم کی طرف سے حضور پرنس آف ویلز کی جانب سے اور ویسراے وگورنر جنرل ہند اور گورنر مدراس کی طرف سے مبارکباد دینے کے بعد اپنی جانب سے مبارکباد دی۔ دربار کے بعد گارڈن پارٹی ہوئی مگر حسب پروگرام آج صرفخاص والون کا اڈریس پیش نہ ہوسکا۔ مغلئی دربار ساڑھے سات بجے تک ہوتا رہا مہاراجہ مدار المہام نے جواہر نواب سالار جنگ بہادر نے جواہر اور تصویرین۔ نواب معین الدین خان بہادر نے مکان واقعہ پہاڑی حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ قدس سرہ اور جواہر کی کشتیان نواب سلطان نواز جنگ بہادر نے دو گھوڑے دو بندوقین۔ ڈودوشالے

اور ایک جبنیہ (قیمتی پانچہزار روپیہ) اندراجگان نے جواہر بطور نذر حضور مین گزرانے -

۲۲ - شوال روز سہ شنبہ کو صبح کے وقت طلباء مدارس بلدہ باغ عامہ جمع ہوئے - ۸ بجے تک مہاراجہ مدار المہام اور پھر صاحبزادہ بہادر تشریف لائے اور طلبار کو دعوت دی گئی ۱۰ بجے برخاست ہوئی شام کے ۴ بجے حضور پرنور خلوت مبارک سے چوکڑہ مین سوار ہوکر روانہ ہوے - جلو مین امرا، دربار اور توپ خانہ کے سوار کثرت سے موجود تھے سواری مبارک چارمنار - پنج محلہ - ایوان وزارت - سڑک تالاب میر جملہ جلوخانہ صمصام الدولہ - گلزار حوض اور پتھر گٹھی ہوتی ہوئی افضل گنج کے پل پر پہونچی - جہان آپ نے جدید گھڑی کا افتتاح فرمایا - اس کے بعد رزیڈنسی اور کتب خانہ آصفیہ کی سڑک سے ہوکر فتحمیدان تشریف لے گیے وہان مردانہ کھیل ملاخطہ فرمایئے اور فتحمیدان کے گھنٹہ گھر کا افتتاح فرمایا اس موقع پر بندگان عالی کے اعزاز مین توپین سر ہوئین اسکے بعد سواری مبارک خلوت کو روانہ ہوئی -

۲۳ - شوال روز چہارشنبہ آج بندگان عالی بغرض سماعت قصاید ایوان وزارت کو جانے والے تھے مگر جدید پروگرام کی روسے وہان کا جانا ملتوی ہوا - اور اس روز شب کو تمام شہر مین عموماً اور چارمنار - گلزار حوض - نیاپل - افضل گنج - رزیڈنسی - سڑک اسٹیشن اور عابد کی شاپ وغیرہ وغیرہ پر خصوصاً روشنی کیگئی - سڑک کے دونون جانب گلاس لگائے گئے تھے اور جا بجا کمانین نصب تہین تمام شہر گویا بقعہ نور بنا ہوا تھا - باغ عامہ مین اور بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ روشنی کی گئی تھی - اور نشست کے لئے کرسیون کا خاص اہتمام تہا - چندہ دہندگان کے ٹکٹ پر جو نمبر تھا وہی اُن کی نشست پر بھی تہا - باغ عامہ مین سواے بندگان عالی اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے اور کسی کی گاڑی کے جانے کی اجازت نہ تھی - باغ اور ایڈریس ہال کے تمام دروازون پر پولیس کا خاص پہرہ تھا اور اندرون ہال فوجی افسرون کا انتظام تھا - ٹکٹ کے لحاظ

سے لوگ اپنی اپنی نشستون پر بیٹھے تھے۔ دربار ہال کے بیچ مین ایک چبوترہ تخت نما بنایا گیا تھا۔ جوکہ زرد رنگ کے بیش قیمت کپڑون سے سجا تھا۔ اس پر بندگان حضور اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے لیے طلائی و نقروی کرسیان رکھی تھین۔ تخت کے پشت پر محلات مبارک کی نشست کا انتظام تھا اور اس کے دونون جانب دو توپین نہایت قرینے سے رکھی گئین تھین۔ صحن مین عوام کے لیے بھی سرخ پارچہ کا فرش تھا غرض باغ پر بعینہ دولہن کی تشبیہہ صادق آتی تھی جب نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر معین المہام کوتوالی و تعمیرات و نواب شمس الملک بہادر وزیر افواج کے سوا دربار آصفیہ کے تمام امرا جمع ہو چکے تو صاحبزادہ بہادر تشریف لائے۔ اسکے بعد حضور پر نور تشریف فرما ہوئے مگر آتے ہی زنانہ مین تشریف لے گیے۔ ساڑھے ۴ بجے آپ مرصع بجواہر زیور زیب تن کیے ہوئے برآمد ہوئے اور طلائی کرسی پر رونق افروز ہوے۔ دوسری کرسی جو اس سے کسی قدر پیچھے بچھی ہوئی تھی اسپر صاحبزادہ ولی عہد بہادر متمکن ہوئے حسب پروگرام ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ اور چار لڑکو ان سے نے اڈریس کا صندوقچہ پیش کیا۔ اور اعلیحضرت نے قبول فرماکر مہاراجہ مدار المہام کو دیدیا تو مہاراجہ نے اڈریس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اعلیحضرت نے اڈریس کا جواب دیا پھر ارکان ڈیپوٹیشن نے نذرین پیش کین اور سونے چاندی کے پھول نثار کیے اعلیحضرت کا فوٹو لیا گیا اور آپ کو مع صاحبزادہ صاحب کے پھولون کا گہنا پہنایا گیا۔ بعد ازین بندگان عالی حاضرین کا سلام لیتے ہوے زنانے مین تشریف لے گیے اور امرا اپنے اپنے مکان کو واپس گیے۔ اس شب کی روشنی اور کیفیت مسرت کا اظہار امکان سے باہر ہے۔

۲۴۔ شوال روز پنجشنبہ کو معمولی دربار تھا مگر موقوف رہا اور ۲۵۔ اور ۲۶۔ کو بھی ہوا ۲۷۔ شوال روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے حضور پر نور باغ عامہ کو تشریف لے گئے وہان تمام امراء دربار موجود تھے۔ جن کی معیت مین آپ نے محبوب ٹاؤن ہال کا سنگ بنیاد

رکھا۔ سنگ بنیاد کے ساتھ علاقہ سرکار عالی سے کے ۴ اسکہ جات مع اخبار مشیر دکن کا تازہ نمبر رکھا گیا

۲۸۔ شوال روز دوشنبہ کو آفتاب محل مین پارسیون کی جانب سے تہنیتی ایڈریس پیش ہوا اور مہاراجہ مدار المہام بھی شریک تھے۔

۲۹۔ شوال روز سہ شنبہ کو شام کے ۵ بجے سے مہاراجہ مدار المہام کے یہان قصاید خوانی ہونے کو تھی چنانچہ امرا اور شعرا چار بجے سے وہان جمع ہو گیے تھے مگر کسی وجہ سے بندگان عالی شب کے ۱۱ بجے سوار ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صاحب زادہ بہادر بھی تھے جلو مین جوانان پولیس اور علاقہ نظم جمعیت کا بدرقہ تھا۔ اور روشنی کا بھی خاص طور سے انتظام کیا گیا تھا پونے ۱۲ بجے پنج محلہ ہوتے ہوئے ایوان وزارت مین رونق افروز ہوئے۔ امرا نے نذرین پیش کین اور شعرا نے گوہر نظم نثار کیے ایک بجے کے قریب مجلس برخاست ہوئی۔ ۳ بجے صاحبزادہ صاحب کنگ کوٹھی کو اور ۴ بجے بندگان حضور حویلی قدیم کو تشریف لے گیے۔

۳۰۔ شوال روز چہار شنبہ کو دن کے چار بجے علاقہ صرفخاص کا ایڈریس پیش ہونے والا تھا۔ اور متوسلان صرفخاص اور امرا حاضر ہو گئے تھے مگر کسی سبب سے ایڈریس کا پیش ہونا ملتوی رہا۔

یکم ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو صرفخاص کے اڈریس پیش ہونے کی باری آئی امرا اور دوسرے ارکان کل ہی سے جمع تھے آج ۴ بجے دن کے اڈریس نہایت دھوم دہام کے ساتھ پیش ہوا اور معززین نے نذرین گزرانین۔ اسکے بعد فوٹو لیا گیا۔ پانچ بجے سب لوگ رخصت ہوے۔ آج ہی شب کے ۱۱ بجے مغلئی دربار ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ سواے امرا پائیگاہ سب امرا موجود تھے۔

۲۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو صبح کے ساڑھے چار بجے اعلیحضرت جو محلہ مین برآمد ہوے۔ ادہر جو امرا کل سے جمع تھے انہون نے نذرین پیش کین بعض لوگ نذر دینے سے باقی بھی رہ گئے

نذرون مین دوسو چھپین اشرفی اور ۶۰۰۶ روپیہ داخل ہوئے اور ۴۳ ۱۹۰ اسم خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سرنایلی کی رانی حلیم جنکا بائی صاحبہ جنہون نے ہاتھی نذر دیا تہا وہ بہی خطاب سے سرفراز کی گئین۔ ۵ بجے دربار برخاست ہوا۔

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے متعلق جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۔ بہمن ۱۳۱۵ف مطابق ۸ شوال کے ذریعہ سے ۹ اشوال سے لیکر ۲۴ ماہ مذکور تک تمام ممالک محروسہ سرکارعالی کے دفاتر کو تعطیل دی گئی تھی۔

جشن چہل سالہ کے متعلق بیان چند امور کا اندراج غالباً بے موقع نہ ہوگا وہ یہ ہین۔ (۱) محبوب ٹاؤن ہال پر لوکل فنڈ کے روپیہ اور رعایا کے چندے کا تقریباً دولاکھ روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ (۲) پربھنی کے تالاب کے لیے (…) قیام بیت المعذورین کے لیے (…) تقسیم خیرات کے لیے (…) مسجد کے اماموں کے لئے اس سال غربا کو کھانا کھلانے کے لیے (…) ایڈریس ہال اور تعمیر اینفی تھیٹر کے لیے (…) آتش بازی اور روشنی کے لیے (…) روپیہ کی منظوری ہوئی۔ (۳) ایڈریس کا سکٹ طلائی کرسی وغیرہ جو رعایا کی جانب سے بارگاہ خسروی مین گزرانی گئین اُن پر (…) روپیہ صرف ہوا۔ (۴) دربار ہال مین تین ہزار نشستون کا انتظام تھا۔ راجگان سمستان چار اور معین المہام بہادر ان کو دس زاید ٹکٹ دیے گئے تھے۔ (۵) صدر مجلس بلدہ سے ۲۰ اور دیگر محابس سرکار عالی سے ۲۰۔ جملہ ۴۰ قیدی رہا کیے گیے۔

اس موقع پر نمایش بھی کیگئی تھی جسکا مفصل ذکر ہم نے باغ عامہ کے ساتھ کیا ہے۔

۱۵۔ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ کو ایسے وقت مین جبکہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ نے صبح کے ۹ بجے مرض دق سے انتقال فرمایا۔ بندگان عالی اسوقت حضور پرنس آف ویلز کے ہمراہ سکندرآباد کے میدان مین فوج ملاحظہ فرمارہے تھے۔ اس خبر کو سنکر آپ فوراً وہان سے روانہ ہوے اور اپنی چاہتی بیٹی کے غم مین تمام کام یک قلم

موقوف فرمادئے ۔ صاحب زادی صاحبہ شام کے ۴ بجے مکہ مسجد مین دفن ہوئین ۔ دفن کے وقت اعلیحضرت ۔ صاحبزادہ صاحب نواب ظفر جنگ اور نواب امام جنگ کے سوا تمام امرار دربار آصفیہ موجود تھے شہزادہ ویلز بہادر نے بھی اپنے اسٹاف کے دیسی افسرون کو اپنی جانب سے شریک کیا تھا اور شاد دکن کو پرسا دینے کے لئے نہ صرف آپ ہی تشریف لائے تھے بلکہ اپنی محترم بی بی کو محل شاہی مین بھی اسی غرض سے روانہ کیا تھا ا شہزادہ صاحب کے اعزاز مین جو ڈنر ہونے والا تھا اور جس روشنی کا انتظام ہوا وہ آپ نے موقوف فرما دیا ۔ صاحب زادی صاحبہ کے اظہار غم کیلئے بذریعہ دنل فروری ۱۳۱۵ ف مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کے جریدہ اعلامیہ غیر معمولی کے ذریعہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی جس کی تعمیل سوم کے روز ہوئی ۔

۱۷ ۔ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے چھ بجے حویلی قدیم مین بندگان عالی پر وبائی اثر محسوس ہوا جسکی وجہ سے عام طور پر بے چینی پھیل گئی تمام امرا دربار اور عہدہ دار مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور صدقات تقسیم ہوئے ۔ ۲ بجے مزاج کو کسی قدر سکون ہوا ۔ اس کے چند روز بعد اعلیحضرت ایک عرصہ تک حویلی قدیم مین ہزار ہا غربا کو کھانا کھلاتے رہے اور رمضان مین روزہ دارونکو بلدہ کی تمام مسجدون مین سحری اور افطار کے لیے بریانی پہونچاتے رہے ۔ اسی سنہ مین بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۴ ۲ دی ۱۳۱۶ ف م ۱۳۲۴ ھ کے ایام مین تغیر و تبدل واقع ہوا ۔

۲۸ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ روز یکشنبہ شب کے ۸ بجے حویلی قدیم مین آپ کا مزاج سوء ہضمی کیوجہ سے ناساز ہوا ۔ دوسرے روز دن کے ۲ بجے افاقہ ہوا ۔ تمام امرا ریاست نے صدقات وغیرہ داخل کیے ۔

اسوقت بندگان عالی مدظلہ العالی کی عمر ۴۴ سال کی ہے زمانہ حکمرانی سے اسوقت

تک آپ نے نہ صرف اپنی ہی قلمرو ہی مین عزیز رہے ہین بلکہ تمام ہندوستان کا کوئی ایک شہر بھی ایسا نہ نکلیگا جہان آپ کے نام لیوا اور دعا گو نہ ہون حیدر آباد کے کسی حکمران کا زمانہ ایسا پرامن نہین گزرا۔ امور مملکت مین آپ نے اپنی توجہ سے جو اصلاحین کین وہ آپکی بیدار مغزی اور قابلیت کی دلیل ہین۔ رفاہ عام اور رعایا کی فلاح و بہبود مین آپ ہمیشہ دلچسپی لیتے ہین۔ اور ہر سال لاکھون روپیہ کی امداد فرماتے ہین۔ آپ نہ صرف اپنے خیر خواہون کی قدر و منزلت فرماتے ہین بلکہ دشمنون پر بھی معمولی تنبیہ کے بعد رحم کرتے ہین تمام دنیا مین صرف حیدر آباد اور حیدر آباد مین صرف بندگان عالی ہی اسبات پر فخر فرماسکتے ہین کہ جن لوگون سے آپ ناراض ہوے ان کے ساتھ بھی مہربانی سے پیش آئے اونکے پچھلے حقوق پامال نہ کیے بلکہ گھر بیٹھے اونکے درماہے مقرر فرمادے آپکا شمار ملک کے علم دوست رئیسون مین ہوتا ہے۔ آپ عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی مین اچھی طرح گفتگو فرماسکتے ہین اور اردو کے بے بدل اُستاد ہین۔ آصف تخلص فرماتے ہین مذاق سخن بھی بدرجہ اتم رکھتے ہین۔ اور اصناف نظم پر قادر ہین۔ شاعری مین آپ ہندوستان کے مسلم الثبوت استاد فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم کے شاگرد ہین۔ چند شعر ہدیہ ناظرین ہین۔

وصل مین تلخ بھی دشنام مزا دیتے ہین ۔ کوسنے والونکو ہم دل سے دعا دیتے ہین

ایسے لوگون مین نہین ہم جو کہین اور نہ کرین ۔ مرد جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین

وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیات جاوید ۔ زندگی آپ تو عاشق کی بڑھا دیتے ہین

دل مرا کس نے چرایا ہے بتا دین مجکو ۔ زائچہ کھینچکے جو نام بتا دیتے ہین

جان کیونکر تجھے دیدون یہ خدا کا ہے مال ۔ کیا پرائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہین

وہ گئے دن جو اُسے کوستے تھے آٹھ پہر ۔ ابتو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہین

دیگر

مچی ہے دہوم زمانہ مین جابجا کسکی ۔ ہند ہی ہے وہ اک تری حسن کے سوا کسکی

وہ حور وش بھی تو مسجد مین تہا خدا جانے | نماز کس نے ادا کی ہوئی قضا کسکی
نہین بھی اسکی خبر ہے وہ کون ہے ایسا | بند ہی ہوئی ہے زبانین یہ ہو گا کسکی
نہ جان کا ہے بھروسہ نہ عمر رفتہ کا | یہ بیوفا ہوئی کسکی وہ آشنا کسکی
ہو کامیاب نہو کوئی یہ نصیب اُسکا | نہین قبول کی آصف نے التجا کسکی

سیہ و شکار کا بھی آپ کو از حد شوق ہے اور آپنے متعدد بار شیرون کا شکار کیا ہے۔ نشانہ اندازی۔ نیزہ بازی شمشیر زنی۔ اور شہسواری مین آپکو خاص ملکہ حاصل ہے۔ غرض آپکی ذات ستودہ صفات مین تمام خوبیاں جمع ہین۔ خداوند عالم آپکی عمر مین ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ رعایا کے سر پر قایم رکھے

بندگان عالی کے زمانہ مین جو عمارتین تعمیر ہوئین یہان اُن کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہین۔ چوک کا ارٹ باغ اور گھنٹہ گھر۔ باغ عامہ۔ ایوان سیف آباد۔ سہ ورنگر سسل وکٹوریا میموریل اسکول) شرط گاہ ملک پیٹھ۔ سردار ویلا حسینی محل۔ حسینی علم کی کمان محبوب گنج زنانہ اسپتال۔ ورک شاپ۔ پبلک ورکس آفس۔ کنگ کوٹھی۔ باغ عدن یا ایڈن گارڈن۔ ڈاکٹر لاڈر کا بنگلہ۔ میجر گاٹ کا بنگلہ۔ فلک نما سنٹرل جیل واقع چنچل گوڑہ محل لنگم پلی۔ چادر تالاب سکندر آباد ان مین چند عمارتین خریدی بھی گئین اور بہت سی ان کے سوا اور خریدی بھی گئین۔ قطب شاہون کی قدیم عمارتون کی مرمت ہوئی۔ سڑکین تعمیر اور کشادہ کی گئین بلدہ مین دوکانات ایک ہی وضع پر بنائی گئین پل بنے اور کچھہ عمارتین تعمیر ہوئین۔ لال دروازہ کشادہ کیا گیا۔ مکہ مسجد کے قریب ترچ محلہ سے ملا ہوا بنگلہ نواب ناظم الملک کے معرفت تعمیر ہوا اور رن بگاون مین ۷ شوال ۱۳۲۲ھ جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے موقع پر ان دونون مکہ مسجد کے نذر نظر کی غرض سے دریچہ لگائے گیے دروازہ افضل گنج پر کلاک ٹاور تعمیر ہوا۔ فتح میدان مین کلاک ٹاور تعمیر ہوا۔ پرانی حویلی مین بھی عمارتین تعمیر ہوئین۔

اعلیحضرت کی اولاد کی اولاد ذکور و اناث کا ذکر جبکہ صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر آپکے ولیعہد ہیں۔

صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد

آپ سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ بروز شنبہ کو شب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین پیدا ہوئے ۲۵ شعبان سنہ الیہ کو آپ کا نام عثمان علیخان رکھا گیا اور رسم چلہ ادا ہوئی۔ اس تقریب مین نواب سالارجنگ ثانی مدارالمہام نے حضور مین جھولا داخل کیا۔ تین ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ بروز یکشنبہ کو عشرت محل کی خوابگاہ مین مولوی نورالحسین صاحب کے ذریعہ سے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ بروز چہارشنبہ کو رحمت علی فرزند استاد علی اصلاح ساز کے ہاتھ آپ کا ختنہ کیا گیا اصلاح ساز نے اس خوشی مین جوڑا اور نقدی پائی۔ عربی اور فارسی تعلیم کے لیے مولوی انوار اللہ خان بہادر۔ سلطان العلما مولوی سید علی شوشتری مرحوم اور نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی مقرر کیے گئے۔ ۶ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ کو مسٹر بی ایجرٹن بمشاہرہ الصماہ کلدار آپکی انگریزی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے۔ ۱۵ شعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کے ہمراہ لارڈ کرزن گورنر جنرل کی ملاقات کے لیے کلکتہ تشریف لے گیے یکم صفر ۱۳۱۸ھ کو بغرض تعلیم و تربیت آپکا قیام کنگ کوٹھی مین قرار پایا۔ یہ کوٹھی بندگان عالی نے نواب کمال یارجنگ محمد کمال خان بہادر سے خرید فرمائی تھی۔ اسی سنہ مین ۲۴ شوال کو مغرب کے قریب آپ نشانہ اندازی کر رہے تھے آپ کے ہاتھ ہی مین یکایک بندوق چھٹ گئی مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ محفوظ رہے۔

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ محترم والد کے ساتھ بغرض شرکت دربار تاجپوشی ایڈورڈ ہفتم دہلی تشریف لے گیے۔ بارہ شوال ۱۳۲۳ھ کو آپ کنگ کوٹھی مین ٹٹیان

بھاندنے ہوئے گھوڑے سے گر گئے مگر بفضل خدا ہر طرح خیریت گزری - ۱۹ر صفر ۱۳۲۴ھ

کو ایڈن گارڈن میں آپکا عقد مرشدزادہ جہانگیر بادشاہ کی صاحبزادی سے ہوا - اور جریدہ

غیر معمولی مورخہ ۱۳ر خورداد ۱۳۱۵ف م ۲۱ صفر ۱۳۲۴ھ کے ذریعہ سے تمام دفاتر مین

ایک دن کی تعطیل رہی ۴ شعبان ۱۳۲۵ھ بروز شنبہ صبح کے ساڑھے ۹ بجے صاحبزادہ

صاحب بغرض تبدیل آب وہوا بلدہ سے چھوٹی لین پر اورنگ آباد تشریف لے گئے -

ہمراہی مین نواب صادق جنگ مہتمم خزانہ صرف خاص - مسٹر پی اجرٹن استاد انگریزی -

نواب ممتاز الدولہ بہادر کمانڈنگ افسر پلٹن صرف خاص کے علاوہ دیگر اسٹاف بھی

تھا - ۲۸ شعبان سنہ الہ بروز سہ شنبہ صبح کے ساڑھے سات بجے واپس بلدہ ہوئے - صاحبزادہ

صاحب اردو فارسی اور انگریزی مین کافی مہارت رکھتے ہین - اور نشانہ اندازی اور

شہسواری کا بھی آپکو شوق ہے -

پہلے آپکے اتالیق مین نواب اقبال یار جنگ - نواب فیروز یار جنگ سلمہ اور نواب

صادق جنگ مقرر کیے گئے تھے مگر اول الذکر دو اتالیقون کی وفات کے باعث

شہباز جنگ اور شہ زور جنگ اتالیق مقرر ہوئے - لیکن کسی خاص وجہ سے اوائل ذی الحجہ

۱۳۲۴ھ مین شہباز جنگ اسی خدمت سے علیحدہ کئے گیے -

۸ - محرم ۱۳۲۵ھ بروز پنجشنبہ کو شام کے پانچ بجے کنگ کوٹھی کے متصل (نواب

مکرم الدولہ کا بنگلہ) آپ کے مشکوئے معلی مین صاحب زادہ تولد ہوا - اور آٹھ صفر سنہ الہ

روز شنبہ کو حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت اس تقریب مسعود مین تمام دفاتر ممالک

محروسہ سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی -

۱۵ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ بروز شنبہ رات کے گیارہ بجے (کنگ کوٹھی) دوسرے صاحبزادہ

صاحب تولد ہوئے اور ایک یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲ ر اسفندار ۱۳۱۷ف

تمام دفاتر سرکار عالی کو دیگئی - ۲۵ محرم ۱۳۲۶ھ بروز جمعہ آٹھ بجے (کنگ کوٹھی) تیسرے

صاحبزادہ صاحب تولد ہوے ا ور اس کی تہنیت مین تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۵ صفر سنہ الہ پنجشنبہ کو دی گئی ۔ یکم جمادی الثانی سنہ الہ روز چہارشنبہ کو صبح کے وقت ان صاحبزادہ کا انتقال ہوا ۔

شہزادیان وشہزادگان اعلیحضرت قدرقدرت

(۱) ۲۔ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ روز دوشنبہ مغرب کے سوا چار بجے بڑی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۶ شوال سنہ الہ کو چھٹی کا رسم ادا ہوا اور نظام النسا بیگم نام قرار پایا۔ (۱۱۰) ماہ بجے داخل کیے گیے۔ ۵ ذیقعدہ سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا۔ اور علاقہ دیوانی سے جھولا داخل ہوا ۹ ا ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ کو صاحبزادی صاحبہ کو چیچک کا ٹیکا لگا یا گیا۔ اور ۶ صفر سنہ ۱۳۱۵ھ روز دوشنبہ کو محل سیف آباد مین مولوی انوار اللہ خان بہادر سے صاحبزادی صاحبہ کی رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی۔ ۱۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ صبح کے ۹ بجے مرض دق سے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا۔ اور مغرب کے ساڑھے چھ بجے مکہ مسجد کے شاہی مقبرہ مین سپرد خاک کی گئین

(۲) ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبہ رات کے ۲ ا بجے عشرت محل مین دوسری صاحبزادی صاحبہ مردہ پیدا ہوئین اور دوسرے روز اکبر جاہ کے احاطہ مین دفن کی گئین اُس وقت اعلیحضرت کلکتہ کے سفر مین تھے ۔

(۳) ۲۶۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ بوقت ۲۹ گھڑی ۵ پل شب گزشتہ بڑے صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۲ ربیع الاولی سنہ الہ کو میر فاروق علیخان نام رکھا گیا۔ اس ولادت باسعادت کی خوشی مین توپین سر ہوئین اور نواب لایق علیخان عماد السلطنتہ مدار المہام نے طلائی جھولا ۱۱۔ جمادی الاول اور شنبہ کو اعلیحضرت کی حضور مین پیش کیا۔ نواب منیر الملک بہادر ۔ نواب سلطان الملک ۔ نواب آسمان جاہ بہادر مہاراجہ نریندر بہادر ۔ مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر کے علاوہ اور لوگ بھی ہمراہ تھے اور تمام امرا اور عہدہ دارون نے اعلیحضرت کی خدمت مین نذرین پیش کین - تمام دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی - ماہ شعبان سنہ الہ کو رسم بوت چٹادن ادا ہوئی - یکم ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ روز شنبہ کو صاحبزادہ کا انتقال ہوا -

(۴) ربیع جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ شب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین دوسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے آپکا ذکر علیحدہ لکھا جا چکا ہے -

(۵) ۲۸ - رجب ۱۳۰۳ھ روز شنبہ دن کے پونے ۲ بجے خوابگاہ مین تیسری صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۵ - رمضان سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوکر آصف النسا بیگم نام رکھا گیا - اور نواب سالارجنگ ثانی مدارالمہام نے جھولا داخل کیا -

(۶) ۲۲ - رمضان ۱۳۰۳ھ روز جمعہ کو قلعہ گولکنڈہ مین چوتھی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین انہون نے عالم شیرخوارگی مین انتقال فرمایا -

(۷) ۲۶ - جمادی الاول ۱۳۰۴ھ روز یکشنبہ صبح کے چار بجے خوابگاہ مین تیسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲۸ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو صبح کے ۹ بجے انتقال کر گئے

(۸) ۹ رمضان ۱۳۰۵ھ روز دوشنبہ مغرب کے ۴ بجے حویلی قدیم مین پانچوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور نام سکندر النسا بیگم رکھا گیا - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ روز پنجشنبہ دن کے ۳ بجے انہون نے انتقال فرمایا -

(۹) ۲ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ روز شنبہ کو عشرت محل مین چھٹی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۵ ربیع الثانی سنہ الہ روز پنجشنبہ کو عوث النسا بیگم نام رکھا گیا - اور ۱۱ رجب سنہ الہ کو بوٹ چٹادن کا رسم ادا ہوا - ۱۵ رجب ۱۳۱۱ھ روز جمعہ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی -

(۱۰) ۸ - ربیع الاول ۱۳۰۸ھ روز پنجشنبہ کو صبح کے ۴ بجے چوتھے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اسی خوشی مین تمام دفاتر سرکار عالی کو (۱۱) ماہ مذکور کو ایک یوم کی تعطیل دیگئی

تھی۔ ۱۹ ماہ مذکور کو میر عبد یق علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۱۱۔ رجب ۱۳۰۸ھ روز شنبہ بوقت مغرب انہون نے انتقال کیا۔

(۱۱) ۴۔ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ روز سہ شنبہ شب کے ۸ بجے عشرت محل مین ساتوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین۔ اور ۲۶ ماہ وسنہ الیہ کو انتقال فرما گئین۔

(۱۲) ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ روز جمعہ کو محل ڈہالیہ چمن مین آٹھوین صاحب زادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۲۔ جمادی الثانی سنہ الیہ روز شنبہ کو پونے چار بجے انہون نے انتقال فرمایا۔

(۱۳) ۹ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ دیوڑہی محل خاص مین پانچوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوسے اور ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کو انتقال فرما گئے۔

(۱۴) ۱۶ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ کو دیوڑہی محل خاص مین چھٹے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲۳۔ رمضان سنہ الیہ کو انتقال فرما گئے۔

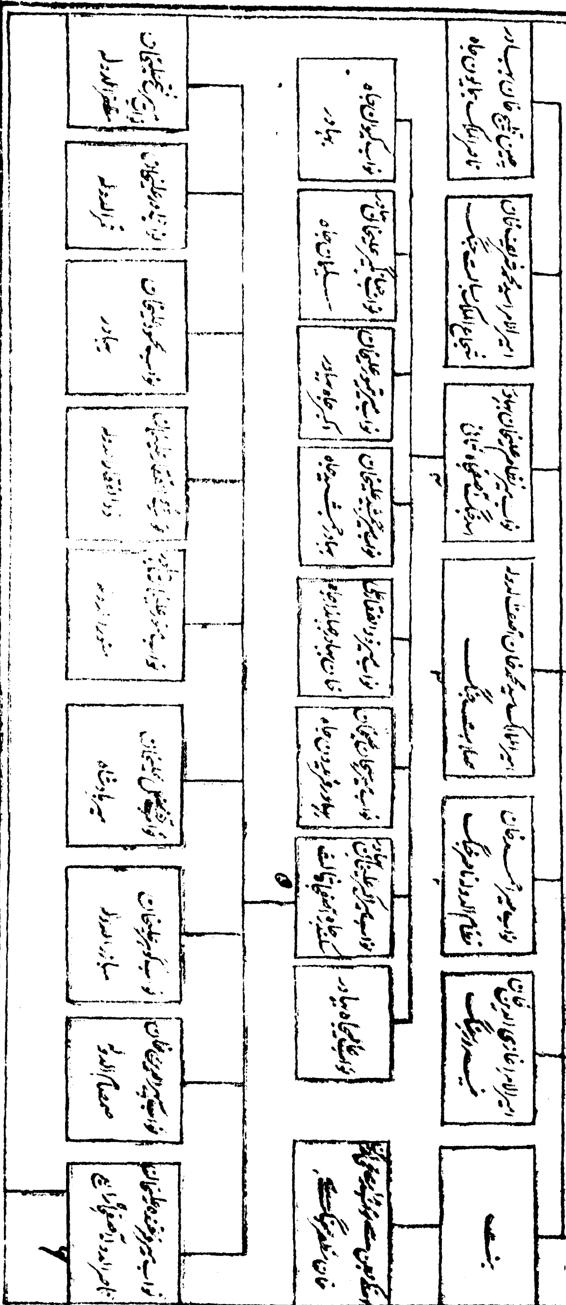
(۱۵) ۲۔ رمضان ۱۳۱۲ھ روز پنجشنبہ صبح کے ۔ بجے محل لنگم پلی مین ساتوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوسے اور ۱۴ ذی الحجہ سنہ الیہ روز شنبہ کو قادر علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۸۔ رمضان ۱۳۱۳ھ روز یکشنبہ شب کے ۱۱ بجے کوہ مولا پر آپ نے انتقال فرمایا اور ۹ ماہ مذکور کو صبح کے ۹ بجے آپ مکہ مسجد کے شاہی مقبرے مین سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۶) ۱۴ صفر ۱۳۱۳ھ روز سہ شنبہ صبح کے ۸ بجے دیوڑہی محل خاص مین آٹھوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوسے اور ۲۲ ماہ مذکور روز چہار شنبہ کو میر غلام محی الدین خان نام رکھا گیا۔ اور ۲۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ روز پنجشنبہ شب کے ۲ بجے آپنے انتقال فرمایا اور دوسرے روز صبح کے ۷ بجے آپ حضرت شہنشاہ صاحب کی درگاہ مین سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۷) ۸۔ رجب ۱۳۱۳ھ روز چہار شنبہ کو حویلی قدیم مین نوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری کو دلاور النسا بیگم نام رکھا گیا اور ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے عشرت محل مین آپکی رسم بسم اللہ خوانی ادا کی۔

(۱۸) ۹۔ رجب ۱۳۲۵ھ روز سہ شنبہ دن کے ۲ بجے حویلی قدیم مین نوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔ ۲۱ توپون کی سلامی سر ہوئی۔ تمام امرا نے نذرین گزرانین اور دیگر عہدہ داران وغیرہ کی نذرون کا سلسلہ کئی دن تک رہا۔ تمام دفاتر سرکار عالی کو ۲ یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ مہر ۱۳۱۶ف دی گئی۔ ۵ شعبان سنہ الہ کو اللہ رکھی بیگم صاحبہ نے مانجہ داخل کیا۔ ۹ شعبان سنہ الہ کو چلہ کا رسم ادا ہوا۔

(۱۹) ۱۰۔ رمضان ۱۳۲۵ھ روز جمعہ شب کے ۱۰ بجے حویلی قدیم مین دسوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔ اس کی تہنیت مین تمام توپ خانون سے ۲۱ توپ سلامی کی سر ہوئین۔ اور تمام امرا و جاگیرداران نے نذرین داخل کین۔ اور تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی اور ۱۷ شوال سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا۔



نواب میر جہانگیر علیخان بہادر
روشن الدولہ

نواب میر تہنیت علیخان بہادر
افضل الدولہ آصف جاہ خامس
۷

۸
اعلیحضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ
میر محبوب علیخان آصف جاہ سادس
نور نظر

میر عثمان علیخان بہادر
نور نظر

۱۹ - رجب ۱۳۲۵ھ
[illegible]

۱۰ - رمضان ۱۳۲۵ھ
[illegible]

نوٹ: جن ناموں پر نمبر دیئے ہیں - انہوں نے سلطنت آصفیہ کی حکمرانی کی ہے -

تختۂ فرمانروایانِ سلطنتِ آصفیہ

نمبر سلسلہ	نام فرمان روا	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس	تاریخ معزولی	تاریخ وفات	مدت عمر سال	ماہ	یوم	مدت حکومت سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	نواب میر قمر الدین خان فتح جنگ نظام الملک آصف جاہ مغفرت مآب	۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۱۳۳ھ	۰	۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ	۷۹	۲	۱۰	۲۸	۰	۰
۲	نواب میر احمد خان ناصر جنگ نظام الدولہ[51] (شہید) خلف دوم مغفرت مآب۔	۱۸ محرم سنہ ۱۱۲۴ھ	۹ جمادی ۲ سنہ ۱۱۶۱ھ	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۰	۰	۲	۷	۸
۳	نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۴	نواب سید محمد خان صلابت جنگ آصف الدولہ امیر الممالک[52] خلف سوم نواب مغفرت مآب	۰	۱۰ ربیع ۱ سنہ ۱۱۶۴ھ	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع سنہ ۱۱۷۷ھ	۰	۰	۰	۱۱	۸	۲۶
۵	نواب میر نظام علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی غفران مآب	یکم شوال سنہ ۱۱۴۶ھ	۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۰	۱۷ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۸ھ	۷۱	۶	۱۶	۴۲	۴	۳
۶	نواب سکندر جاہ میر اکبر علیخان آصفجاہ ثالث مغفرت منزل	یکم رجب سنہ ۱۱۸۳ھ	۲۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۸ھ	۰	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۶۲	۴	۱۶	۲۶	۶	۲۵
۷	نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصفجاہ رابع غفران منزل[53]	۲۴ رمضان سنہ ۱۲۰۹ھ	۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۰	۲۲ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۶۴	۱۱	۲۸	۲۸	۱۰	۲
۸	نواب افضل الدولہ میر تہنیت علیخان آصفجاہ خامس مغفرت مکان	۲۰ ربیع ۱ سنہ ۱۲۴۳ھ	۴ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۰	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۴۲	۷	۱۳	۱۲	۱	۱۹
۹	نواب میر محبوب علیخان بہادر[54] مدظلہ العالی آصفجاہ سادس	۵ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۳ھ	۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

(نوٹ) [51] شہید ہوئے [52] بیدر میں وفات ہوئی اور وہیں دفن ہوئے [53] قلعہ محمد آباد بیدر میں پیدا ہوئے [54] ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ اور سہ شنبہ کو موجودگی ویسرائے گورنر جنرل لارڈ رپن کے آپ کے حکمرانی کے رسومات ادا ہوئے

صرف خاص کی ابتدا ۔ اور تاریخی و ضروری امور

فصل ۴

عہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل مین صرف خاص کی بنیاد ایک جدید طور پر قایم کی گئی کیونکہ مالک ریاست کے اخراجات اقربا ۔ دربار ۔ وغیرہ کے مصارف کیلیے خزانہ عامرہ سے ایک نقد رقم ہمیشہ گذرانی جایا کرتی تھی جسکو غفران منزل نے اپنے عہد حکومت مین ان ہی اخراجات کے ایک حصہ کے معاوضہ مین چند تعلقات علٰحدہ کر کے صرف خاص کے نام سے موسوم فرمایا تھا ۔ اس کا خاص سبب یہہ تھا ۔ کہ اُس وقت تک قدیم طریقہ تحصیل وصول کا قاعدہ جاری نہ تھا جسکی وجہ سے خزانہ عامرہ مین ہر وقت کثیر رقم کے ملنے مین تعویق ہوا کرتی تھی رفتہ رفتہ اس مین اور کئی قسم کی زمینات ۔ قطعات ۔ دیہات وغیرہ شامل ہوتے رہے ۔ جسکی مجملاً تفصیل لکھی جاتی ہے ۔

۱ ۔ حضرت ...... کے بذاتہ خرید زمینات و مقطعہ جات وغیرہ ۔ ۲ ۔ بیگمات و دیگر اقربا کے زر خرید مقطعہ جات و جاگیرات وغیرہ جن کے انتقال کے بعد کوئی خاص وارث نہوتا تھا ۔ ۳ ۔ وہ تعلقات صرف خاص جو سنہ ۱۲۶۳ ف مین اضلاع دیوانی مفوضہ سرکار عظمت مدار کے ساتھہ شامل ہو گئے تھے اور سنہ ۱۲۷۱ ف مین جب اُن اضلاع مفوضہ ملک امانی برار سے دو ضلع مسترد ہوئے تو ان ہی اضلاع مسترد سے چند تعلقات صرف خاص مین بھی شامل ہوئے ۔ ۴ ۔ سمستان شورا پور یہہ وہی سمستان شورا پور ہی جسکا راجہ سرکار عالی کا خراج گزار تھا اور جس نے سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی سے بغاوت کی تھی جس مین سرکار عالی کی فوج کنٹنجنٹ بھی گئی تھی بعد ضبطی سمستان مذکور سرکار انگریزی نے سرکار عالی کے تفویض کیا جسکی اُسوقت عہ ۱۱۹ کلدار آمدنی تھی ۔ ۵ ۔ اُسوقت سے اس زمانہ تک اسیطرح مقطعہ جات جاگیرات وغیرہ صرف خاص مین داخل ہوا کرتے ہین ۔

ابتدائی نظام

صرف خاص کا انتظام ناصر الدولہ غفران منزل اور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے عہد مین خاص ذات حضرت ...... سے متعلق تھا ۔ اور امرا و متمول اشخاص اسکا انتظام کرتے تھے علاوہ برین جو طریقہ علاقہ دیوانی مین مالگذاری کا تھا وہی طریقہ صرف خاص کے تعلقات مین بھی جاری تھا

بعد انتقال نواب افضل الدولہ مغفرت مکان صرف خاص کا اہتمام علاقہ دیوانی سے متعلق ہوا۔ اسوقت سالارجنگ اول مدار المہام نے جو وجہ نابالغی اعلیحضرت ...... نائب ریاست بھی تھے تعلقات صرف خاص کا انتظام اُن جدید اصول پر کیا جن پر اضلاع دیوانی کا انتظام ہوا تھا علاوہ اس کے اور بہت سی اسمیں مفید اصلاحین کین۔ چنانچہ ۱۲۷۸ف مین صرف خاص کے دو ضلعے ایک ضلع اطراف بلدہ اور دوسرا پالم مقرر کیا۔ اور اُن پر ایک ایک تعلقدار ماہوار یاب مقرر کیا گیا۔ اخراجات صادر سہ بناری کا طریقہ موقوف ہوا نگرانی کے لیے بھی ایک عہدہ دار مقرر ہوا جو ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کے نام سے موسوم تھا۔ علاقہ دیوانی کے محکمجات کیطرح عدالت۔ کوتوالی۔ تعمیرات۔ صفائی۔ مدارس وغیرہ اضلاع صرف خاص مین بھی قایم کیے گئے اور صرف خاص کا علحدہ دفتر بھی ۲۲ خورداد ۱۲۷۸ف مین قایم کیا گیا۔ جسکے مہتمم اکرام جنگ بہادر الدولہ ہوئے۔

۱۲۷۹ف مین ایک مستقل عہدہ دار مقرر ہوا جو معتمد صرف خاص کے نام سے موسوم ہوا۔ بعد مسند نشینی اعلیحضرت نے بموجب عملدرآمد قدیم بنفس نفیس صرف خاص کے کاغذات ملاحظہ فرمانا شروع کیے۔ اسوقت تک جس قدر فرامین اور احکامات صادر ہوا کرتے تھے وہ ارشادات زبانی اور مختلف ذرایع سے صادر ہوتے تھے۔ اور ایسے احکام کے منضبط رکھنے اور اجرائی احکام کے لیے کوئی خاص عہدہ دار مقرر نہ تہا۔ لیکن مسند نشینی کے چار ماہ بعد پیشگاہ سرکار سے حکم ہوا کہ معتمدی صرف خاص کے کاغذات معتمد حضرت کے ذریعہ سے پیش ہوا کرین۔ اور اسجگہ پر مومن جنگ بہادر (سید حسین بلگرامی) کا تقرر ۱۴ شعبان ۱۳۰۱ھ کو عمل مین آیا۔

انتظامات مین وقتاً فوقتاً ردوبدل بھی ہوا کیا۔ چنانچہ ۱۲۹۳ف مین ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کا عہدہ موقوف کیا گیا۔ اور اُس کا عملہ صدر المہام سرکار عالی کے دفتر مین شریک ہوا۔ اور جب ۱۲۹۹ف مین صدر المہامی بھی موقوف ہوئی۔ اور مجلس مالگزاری قایم ہوئی تو یہہ عملہ مجلس مالگزاری مین منتقل ہوا۔ صرف خاص کے اکثر تعلقات متفرق طور پر فاصلہ سے واقع تھے اس وجہہ سے اہالیان اضلاع صرف خاص کی پورے طور پر نگرانی نہین ہوسکتی تھی چنانچہ اس وقت کے دفعیہ کے لیے

۱۲۹۵ف مین ایک مجلس قایم ہوئی جسکے میر مجلس نواب مکرم الدولہ تھے۔ اور قدیر جنگ۔ مقرب جنگ۔ دستور رتبنجی۔ سید محی الدین صاحب۔ انتصار جنگ۔ ارکان مقرر ہوئے۔ اس مجلس نے دو تجویزین پیش کین۔ ۱۔ صرف خاص کے جو تعلقات دیہات علاقہ دیوانی کے جن اضلاع یا تعلقات کے قریب واقع ہون انہین اضلاع و تعلقات مین شامل کردیئے جائین ۲۔ اُن تمام تعلقات و دیہات کا معاوضہ محاصل کے لحاظ سے دیوانی کے اُن تعلقات اور دیہات کے ساتھہ کیا جائے جو صرف خاص کے تعلقات کے متصل واقع ہون۔

سالار جنگ اول نے پہلی تجویز منظور فرمائی۔ اور آخر کی نسبت حکم دیا کہ اعلیحضرت جس وقت عنانِ حکومت اپنے ہاتھہ مین لین اُس وقت اپنی رائے باصواب سے اس تجویز کو جاری فرمائین۔

اسطرح سے تعلقات صرف خاص کی کئی حیثیتین ہوگئین۔ کچھہ تو اضلاع دیوانی سے متعلق ہوگئے۔ اور کچھہ پہلے ہی سے امراء پائیگاہ کے تحت مین تھے۔ اور باقی تعلقات اضلاع صرفخاص کہلانے لگے۔ علاوہ ازین اور چند تعلقات امانی صرف خاص و جمعیت صرف خاص کے نام سے پائیگاہ مین تھے۔ جمعیت صرف خاص کے محاصل سے شاگرد پیشگان اور جمعیت صرف خاص کے مفوضہ علاقہ ہذا کے اخراجات ادا ہوتے تھے۔

جو تعلقات صرف خاص علاقہ دیوانی سے متعلق تھے ان کا محاصل خزانہ عامرہ مین جمع ہوتا تھا اور اُس کے اخراجات ملازمان صرف خاص کی ماہوارات اور حضرت کی فرمان کے بموجب خزانہ عامرہ سے صرف ہوتے تھے چنانچہ سمستان شولاپور کا محاصل صہ ۵ لاکھ ۸۹ ہزار (معادل کلدار) خزانہ عامرہ ہی مین جمع ہوتا تھا اور وہین سے خرچ ہوتا تھا۔ جو تعلقات امانی صرف خاص امراء پائیگاہ کے تحت مین تھے اُن کی آمدنی خزانہ صرف خاص مین کم وبیش داخل ہوتی تھی۔ لیکن یہہ تعلقات صرف خاص بموجب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۰۲ھ نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر نے صرف خاص مین تعلقہ کہڑکہ۔ حیات نگر۔ احمد باد بیدر۔

سلطان باغ - اور نواب سلطان الملک بہادر نے پیٹیھ ہنا باد - اوپل وغیرہ داخل کردیئے -

جب ۱۳ - مہر ۱۲۹۳ ف کو مجلس نظم مداخل و مخارج صرف خاص مقرر ہوئی اور ناظم مداخل مخارج کا عہدہ قایم ہوا - تو اُس وقت ذریعہ معتمد مدار المہام نشان (۱۰۲) ۱۳۰۱ ھ سے تعلقات صرف خاص کی نگرانی عہدہ داران دیوانی سے علحدہ کیگئی - اور اون کا تعلق معتمد صرف خاص سے کیا گیا - اس مجلس کے میر مجلس سی کلارک صاحب تھے - اور بدر الدولہ نائب میر مجلس مقرب جنگ اقبال یار جنگ - تدبیر جنگ - ارکان - سید یوسف الدین معتمد مقرر ہوئے لیکن ۸ ربیع الاول ۱۳۰۲ کو میر مجلسی صرف خاص کی صدارت کو اعلیحضرت نے بذات خود زینت بخشی تو نائب میر مجلس کا عہدہ موقوف ہوا اور سب ارکان مساوی المرتبہ اور اُنکی تنخواہ الـ[illegible] مقرر ہوئی -

حضرت کے جلوس کے بعد پھر ناظم مداخل کا عہدہ قائم ہوا - اور جو عملہ مجلس مالگذاری مین شریک کیا گیا تھا وہ پھر ناظم مداخل کے عملہ مین شریک ہوا - اور اس جگہہ پر یکم اسفندار ۱۲۹۴ ف کو قدیر جنگ کا تقرر ہوا -

انتظامات صرف خاص کی ابتدا سے اس وقت تک کوئی ایسی یادداشت نہین دستیاب ہوئی جس سے اس امر کا پورے طور پر انکشاف ہوتا کہ باعتبار اراضی محکمہ جات اور قوانین کیا کیا ردوبدل ہوا - اور کون کون مفید اور ضروری اصلاحین وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین - تاہم اس قدر پتہ چلا ہی کہ اس علاقہ مین پیمایش بھی کی گئی - اور ان تعلقات مین عموماً طریقہ رعیتواری جاری ہی - صرف چند سربستہ اراضی اور مقطعہ جات ہین - اور اضلاع اطراف بلدہ مین مثل اضلاع دیوانی تعلقدار اول - دوم - سوم مقرر ہین جن کے تحت مین تحصیلدار بھی ہین - اور مالی مقدمات کے فیصلون کا مرافعہ معتمدی مال مین سُنا جاتا ہی - اور جن تعلقداران دیوانی کی نگرانی مین تعلقات صرف خاص ہین - اُن کے مالی فیصلہ جات کا مرافعہ صوبہ دارون کے محکمہ مین ہوتا ہی - اور صوبہ دارون کے فیصلہ جات کا مرافعہ معتمد مالگذاری مین ہوتا ہی - سررشتہ انعام کا تعلق بھی مال سے ہی - اور کل قوانین مروجہ علاقہ دیوانی تمام تعلقات صرف خاص مین جاری ہین جن کلیتہ

انتظامات

اُن احکام اعلیحضرت سے لگتا ہی جو وقتاً فوقتاً مجلس صرف خاص کے نام صادر ہوا کیے ہین غرضکہ اس طرح جمعیت کوتوالی - صرف خاص بھی ناظم کوتوالی علاقہ دیوانی کے زیر نگرانی ہی - اور صرفخاص مین مہتمم - امین - نائب امین - مقرر ہین -

عدالت دیوانی و فوجداری -

دیوانی فوجداری کی عدالتین بھی اضلاع و تعلقات صرفخاص مین کافی تعداد مین قایم ہین - اور یہہ عدالتین مجلس عالیہ عدالت کی زیر نگرانی ہین - اور تحصیلدارون کے فیصلہ کا مرافعہ ضلع کی عدالتون اور صوبون کی عدالتون مین ہوتا ہی مگر ضلع اطراف بلدہ کی عدالت کا مرافعہ مجلس عالیہ عدالت مین ہوتا ہی -

کاغذ مہور

کاغذ مہور صرف خاص کا علحدہ طبع ہوتا ہی - اور عدالتی و مالی محکمون مین جاری ہی - جس کی آمدنی خزانہ صرف خاص ہی مین جمع ہوتی ہے -

صفائی

صفائی اضلاع دیوانی تعمیرات عامہ کے زیر نگرانی ہی - اسوجہ سے صفائی تعلقات صرف خاص بھی اس ہی علاقہ کی زیر نگرانی ہے - صرف قلعہ محمد نگر کی صفائی کا انتظام علحدہ ہی - جسکے لیے ایک مہتمم مقرر ہی -

ٹپہ خانہ

اضلاع صرفخاص اور تعلقات مین جابجا سرکار عالی ہی کے ٹپہ خانہ جات قایم ہین -

دوا خانہ

تعلقات صرف خاص مین حکما مقرر ہین اور دوا خانہ جات قایم ہین - جسکے اخراجات خزانہ صرف خاص سے ادا ہوتے ہین -

تعلیمات

مدارس بھی تعلقات صرف خاص مین کافی تعداد مین قایم ہین - جن کی نگرانی ناظم تعلیمات علاقہ دیوانی کے متعلق ہی - ان مدارس مین انگریزی - فارسی - اردو - تلنگی - مرہٹی - اور تعلیم قرآن مجید ہوتی ہے - جس زمانہ مین مردم شماری ہوئی ہی اُسوقت ۱۸ جدید مدرسہ اور کھولے گئے - جن مین مدرسہ منصبداران بھی شامل ہے جو خاص بلدہ مین ہی -

فوج

اس فوج صرف خاص مین چند سررشتہ شل ۱ - جمعیت صرف خاص - ۲ - ملازمان متفرق - ۳ - جمعیت گرد - ۴ - احشام قلعہ - سلح خانہ جات داخل ہین - اور اسمین سوار - بارگیر - جوانان

عروب - جوانان حبش - جوانان مولد - جوانان علی غول - جوانان خاص بردار - اور جوانان لوہ دھم
شریک ہین - جن کی مجموعی تعداد تقریباً ۸ ہزار تک ہی - اسکے متعلق توپین - ہاتھی - پالکی - میانے
گھوڑے - بیل وغیرہ بھی ہین - یہہ جمعیت بیقاعدہ اور قدیم طریقہ کی ہی - صرف ایک پلٹن اسمین ہی
جو کسیقدر منتظم ہی - جس کو غفران منزل کے عہد مین کپتان جان فنگلاس صاحب نے تیار کیا تھا -
اور اب نواب ممتاز الدولہ بہادر کے تفویض ہی اور باقی جمعیت کا انتظام ایک افسر سے متعلق ہی
جو ابتدا مین مہتمم کل جمعیت صرف خاص تھا - مجلس کے تقرر کے قبل جمعیت صرف خاص مین دو اور
دفتر تھے -

دفتر شل — اس کا یہہ کام تھا کہ جو لوگ ملازم ہوتے تھے اُن کی اسناد یعنی سیاہہ و گوشوارہ وغیرہ
مرتب کرے -

دفتر داخلہ — اس کا یہہ کام تھا کہ جو اسناد مرتب ہوتے تھے اُنکو اصل اسم کے ساتھ مقابلہ کرکی دیکھے
یہہ دونون دفتر تقرر مجلس سے غرۂ آذر ۱۲۹۵ف سے موقوف ہوئے - اور چہرہ شل کا کام
دفتر مہتمم جمعیت مین داخل ہوا - اور داخلہ کا کام مجلس سے متعلق ہوا -

جمعیت عہدہ داران — جمعیت کے عہدہ دارون کو پہلے سرکردہ کہتے تھے جس مین امرا یا جاگیردار منصبدار وغیرہ
معزز لوگ ہوتے تھے بعض امرا کو بطور رعایت تفویض تھی - اور یہہ جمعیت اُن امرا کا ذاتی کام
کرتی تھی علاوہ اسکے کچھہ دوسرے لوگون کو بطور اعزاز تفویض تھی - جسکا تھوڑا حصہ ان لوگون کا
خانگی کام بھی کرتا تھا - اور باقی حصہ صرف خاص کی نوکری مین مصروف رہتا تھا - تاہم کوئی خاص قاعدہ
مقرر نہ تھا - نواب سالارجنگ اول نے باتفاق امیر کبیر یہہ قرار دیا کہ فیصدی ۵ شخص سرکردون کے
خانگی کام انجام دین - اور باقی صرف خاص کی نوکری کرین - یہہ سرکردے نوبت بہ نوبت دیوڑھی مبارک
مین نشستگاہون پر حاضر رہتے تھے بعد اُس کے جب نشست کا طریقہ موقوف ہوا تو صرف لنگر
(محرم مین) مین وہ سرکردے حاضر ہوتے ہین - ان سرکردون کی کوئی تنخواہ معین نہ تھی - صرف
جوانان علی غول کے سرکردون کو فیصد جوان صہ ماہوار تھی - اسمین آدھہ آنہ بخشی گری کے

وضع ہوتے تھے۔ اردی بہشت ۱۲۸۶ف میں سالار جنگ اول نے اس تحریر کے عیوض میں سرکردوں کی تنخواہیں مقرر کیں (زاید سے زاید بہ ۔۔۔ حالی اس کے قبل سکہ چلنی مروج تھا) جسکا عمل یکم مہر ۱۲۹۳ف سے منسوخ ہوا۔ سپاہیوں کی تنخواہ عموماً للعہ سے لعہ تک تھی۔

جمعیت گرد — یہہ جمعیت ڈیوڑہی مبارک کے اطراف میں پہرہ دیتی ہے۔ اور اب نواب سرتاج جنگ بہادر کی نگرانی میں ہے۔

احشام قلعہ — قلعہ محمد نگر یہہ قلعہ ایک قلعہ دار کی نگرانی میں تھا۔ مگر اب نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی میں ہے عام لوگوں میں یہہ قلعہ گول کنڈہ مشہور ہے۔

سلح خانہ — دو خاص سلح خانہ ہیں۔ اسلح خانہ قدیم۔ اس میں وہ ہتیار ہیں جسکا استعمال حضرت دربار وغیرہ میں فرماتے ہیں اور اس میں بطور یادگار قدیم ہتیار موجود ہیں۔ جو سلاطین مغلیہ سے عنایت ہوتے رہے اسی سلح خانہ میں جہانگیر پسند تلوار ہے جو آصف جاہ مغفرت مآب کو عنایت ہوئی تھی اس تلوار کی ذات جنوبی فرانسیسی ریاست خم ہے قیمت کی روایت یوں ہے کہ اسکا فولاد فی رتی ماہ روپیہ کا ہے

۲۔ سلح خانہ جدید۔ اس میں شکار وغیرہ کے اور وہ ہتیار ہیں جو یورپ کی صناعی سے ہیں یہہ سلح خانہ نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی میں ہے۔

عدالت — مہتمم صرف خاص کے تحت ایک عدالت بہی تھی جس میں ملازم صرف خاص کے دیوانی فوجداری مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مگر اب علاقہ دیوانی کی عدالتوں میں ایسے مقدمات رجوع ہوتے ہیں اور صرف مقدمات کا تعلق اس سے ہے۔

آبان ۱۲۹۵ف سے جمعیت کا داخلہ شروع ہوا۔ یہاں سپاہیوں اور عہدہ داروں کی جائیداد موروثی خیال کی جاتی ہیں۔ جب ایسا کوئی شخص مرتا ہے تو اسکا وارث اس جگہہ مقرر ہوتا ہے بحالت نابالغی اوس کے عیوضی کا تقرر ہوتا ہے اور اس حالت میں دونوں نصف نصف تنخواہ پاتے ہیں اس جمعیت صرف خاص سے ملازمان رعایتی اور وظیفہ خواران کی ماہواری ادا کرتی تھی۔ مگر ذیحجہ ۱۳۰۳ھ سے اُسکا تعلق خزانہ صرف خاص سے کر دیا گیا۔

کارخانجات — یہ اُس وقت سے قایم ہیں جبکہ ریاست ابدمدت قایم ہوئی۔ اسکے علاوہ قدیم سے شاہان عجم کی

ذاتی اخراجات کے لیے ایسے کارخانون کے قیام کا ثبوت ملتا ہے۔ جب سلاطین مغلیہ کی حکومت ہند مین قایم ہوئی تو اس مین اور بھی ترقی ہوئی اور جدید کارخانے بھی قایم کیے گئے ۔ جن کے آئین و قواعد بھی مرتب ہوئے[۵۱] ۔ اسطرح اس ریاست ابد مدت مین بھی کارخانہ جات قایم ہین حضرت کے جلوس کے بعد کارخانجات کی نگرانی پر ایک صدر عہدہ دار مقرر فرمایا جسکے عہدہ کا نام ناظم دردولت تھا اور اس عہدہ پر ہی کلارک صاحب جو اتالیق حضرت بھی تھے مقرر ہوئے لیکن ۱۲ شہریور ۱۲۹۳ف کو مجلس کے تقرر سے صرف یہہ عہدہ ٹوٹ گیا ۔ وہ کارخانے یہہ ہین ۔

باورچی خانہ جات ۔ اس مین انگریزی یعنی میز خانہ مبارک ۔ اور مغلئی باورچی خانہ داخل ہین ۔ تنبول خانہ توشکخانہ ۔ خوشبو خانہ ۔ محلات ۔ فراش خانہ ۔ شمع و چراغ خانہ مشعل خانہ یہہ دونون ایک ہین مگر دو نام سے مشہور ہین ۔ اصطبل ۔ بگھی خانہ ۔ بنڈی خانہ ۔ رتھ خانہ ۔ فیل خانہ ۔ شتر خانہ ۔ یہہ ۶ ۔ آذر ۱۳۱۳ف کو تخفیف کیا گیا ۔ دواخانہ جات ۔ اسمین انگریزی ڈاکٹر اور حکما مقرر ہین ۔ گاؤ خانہ ۔ گوسفند خانہ کیسک خانہ ۔ شکار خانہ جات ۶ ۔ آذر ۱۳۱۳ف کو تخفیف کیا گیا ۔ شکارگاہ ۔ ۵ اخورداد ۱۳۱۴ف کو اسکی نگرانی نواب افسر الملک بہادر کو تفویض ہوئی ۔ باغات و کنجہ جات خدمتی (چوبداران ۔ شاگرد پیشہ سرکاری ملاح کہار) ابتدا مین ہرکارون کی تعداد زاید تھی ۔ اور وہ اکثر امراء کے مکان پر متعین تھے ان مین سے بعد تخفیف اب ۱۲۵ ۔ باقی رکھے گئے ہین ۔

تعمیرات

اس مین کئی سررشتہ ہین ۔ تعمیرات محلات مبارک ۔ تعمیرات تعلقات صرف خاص ۔ صفائی تعلقات صرف خاص ۔ صفائی قلعہ محمد نگر ۔ بازارات صرف خاص ۔ پہلے تعمیر محلات وغیرہ مختلف عہدہ دارون کے ذریعہ سے ہوتی تھی ۱۲۸۶ف مین سالار جنگ اول نے مہتمم صرف خاص کا عہدہ قایم کیا ۔

حضرت کے محل شہر مین ۴ ہین ۔ ۱ خلوت ۔ ۲ ۔ حویلی قدیم ۔ ۳ ۔ حسینی محل ۔ ۴ ۔ سردار محل

۵۱ ۔ دیکھو آئین اکبری جلد اول ۔

نمبر ۱ و ۲ مین متعدد مکانات ہین۔ اس کے علاوہ بیرون بلدہ مین اور عمارات عالیشان بھی ہین جنکی تفصیل باب عمارات مین علحدہ لکھی گئی ہے۔

بازارات

صرف خاص مین کئی بازارات ہین جن کی آمدنی اس ہی علاقہ مین جمع ہوتی ہے۔

عمارات واقع باغات

بلدہ اور اطراف بلدہ مین متعدد باغ ہین جس مین ایک یا اس سے زاید مکانات موجود ہین ان کل مکانات کا تعلق مہتمم تعمیرات صرف خاص سے ہے۔

صفائی قلعہ محمد نگر

مہتمم صفائی قلعہ محمد نگر کے متعلق وہان کی کل عمارات شاہی کی نگہداشت ہے۔ اور تعمیر و ترمیم عمارات متفرق و سڑکہائے اندرون قلعہ مع نگہداشت گنبد ہائے قطب شاہیہ ہے۔ یہہ گنبد بیرون قلعہ واقع ہین جو قطب شاہی سلاطین اور اُن کی بیگمات کے ہین۔ ان کی درستی اور نگہداشت کے لیے ایک پیش قرار رقم سالانہ مقرر ہے۔ بلدہ مین بھی چند بازارات علاقہ صرف خاص سے تعلق رکھتے ہین لیکن ان کی تعمیر و نگہداشت مہتمم تعمیرات محلات سے ہے۔ تعمیر وغیرہ کی برآوردات قدیم طریقہ پر مرتب ہوا کرتی تھین جس مین نقشہ وغیرہ نہین ہوتے تھے۔ اور یہہ برآوردین معتمد تعمیرات عامہ کے دفتر مین بغرض تنقیح جایا کرتی تھین جو بوجہ ناقص ہونے کے تنقیح کنندہ کو دقت مین ڈالتی تھین۔ اس نقص کے دفع کرنے کے لیے ۱۲ شوال ۱۳۰۳ھ کو میر کاظم علی صاحب (سابق مہتمم صفائی بلدہ) کا تقرر ہوا۔

فینانس صرف خاص

اس مین تقریباً مندرجۂ ذیل سررشتہ شامل ہین محاسبی۔ تقسیم محلات مبارک۔ خزانہ صرف خاص[۱] خزانہ جیب خاص۔ منصب رکاب۔ وظیفہ۔ ملازمان رعایتی۔ اس علاقہ کی آمدنی کے دو بڑے ذریعہ تھے۔ یعنی محاصل تعلقات صرف خاص۔ اور وہ رقم جو علاقہ صرف خاص کے مصارف کیواسطے خزانہ عامرہ سے خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی تھی۔ اور انتظام جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ ۱۲۹۵ف کے قبل چار ذریعون سے ہوتا تھا۔ ۱۔ مجلس انتظام صرف خاص۔ ۲۔ مدارالمہام سرکار عالی۔ ۳۔ نواب شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ مرحوم۔ ۴۔ نواب وقارالامرا اقبال الدولہ مرحوم۔ اور

[۱] پہلے چار خزانہ تھے اُن کو توڑکر خزانہ صرف خاص مین شریک کیے گئے۔

آمدنی صرف خاص کی دو قسمین تھین۔ اول وہ جو خاص قسم کے محاصل کی رقم تھی دوسری وہ جو سرکار عالی سے عام محاصل مین سے علاوہ صرف خاص کے اخراجات کیلیے دیجاتی تھی۔ اس قسم کے محاصل جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ اُسکی تفصیل مختصر اً یہہ ہی۔

(۱)۔ محاصل سمستان شوراپور۔ جسکے بارے مین اول لکھا جاچکا ہے۔ ۲۔ پٹی کا سال۔ یہہ عباس علیخان عرض بیگی کی جاگیر تھی جو ۱۲۶۸ف مین ضبط ہوئی۔ ۳۔ پٹی دیگانون جاگیر۔ اور چیتاپور جو نواب عسکر جنگ کی جاگیر ہے۔ مگر اسکا چوتھہ اور پٹی دیگانون کی آمدنی دونون ملکر خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی ہین۔ ۴۔ پرگنہ کلبگوریہ پرشوتم داس کی جاگیر تھی جو علاقہ دار راجہ شمبو پرشاد کے تھے۔ ۵۔ ابتدا مین بطور تعہد کروڑگیری کا انتظام تھا۔ اس وجہ سے اُسکی سالانہ رقم صرف خاص مین داخل ہوتی تھی۔ سالار جنگ اول نے اس رقم مین اور بیشی کی اور کروڑگیری کا تعلق علاقہ دیوانی سے کر دیا۔

جو رقم عام محاصل ریاست سے داخل ہوتی تھی اُسکے بھی دو قسمین تھین۔ ایک نقد۔ دوسری مین مصارف صرف خاص ادا ہوتے تھے۔ اور یہ کل رقم جو خزانہ عامرہ سے صرف ہوتی تھی وہ داخل حضور پرنور مین لکھی جاتی تھی۔ جب اعلیحضرت نے جلوس کے بعد فینانس کی حالت پر غور فرمایا تو ۱۲۹۲ف مین اُس وقت کی حساب کے روسے صرف خاص کا خرچ زاید تھا۔ اس لیے حضرت کے حکم سے ایک مجلس قایم ہوئی۔ اوس نے غرۂ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ تک کارروائی کی اور ایک کثیر رقم کی بچت نکالی۔

تقسیم تنخواہ محلات

محلات کی تنخواہ دفتر تقسیم محلات سے تقسیم ہوتی ہے جس کی تفصیل تقریباً یہ ہے۔ ۱۔ محلات (بیگمات خاص حضرت۔ و بیگمات فرمانروایان سابق) ۲۔ مرشدزادگان۔ ۳۔ اقربا حضرت ۴۔ ملازمان محلات۔ ۵۔ متفرقات۔

منصبدار

منصبداروں کا طبقہ وہ طبقہ ہے جس مین اکثر منصبدار اُن لوگون کی اولاد سے ہین جو دولت آصفیہ کے ساتھہ عہد بعہد کارگزاریان کر چکے ہین۔ ایسے لوگ جو ماہوار پاتے ہین وہ موروثی ہین۔ اور بعض منصبدار خاص کامون پر متعین ہین انہین اس ماہوار کے

علاوہ اضافہ بھی ملتا ہے۔ اور بلازمین کو وظائف بھی دیئے جاتے ہین جس مین۔ ۱۔ وظائف معاوضہ خدمت ۲۔ وظائف معذوری۔ ۳۔ وظائف پیرانہ سالی۔ ۴۔ وظائف ترک ملازمت وظائف غیر معمولی یعنی رعایتی پانے والے لوگ بھی ہین۔

پیشتر ریاست کے حسابات قدیم سیاق کے طریقہ پر رکھے جاتے تھے۔ لیکن یکم مہر ۱۲۸۸ سے جب دستور العمل حساب علاقہ دیوانی مین جاری ہوا۔ تو یہان بھی وہی طریقہ ۱۲۸۹ف سے مروج ہوا۔ علاقہ دیوانی مین ریاست کے مداخل و مخارج کے موازنہ کی ترتیب ۱۲۸۸ف سے شروع ہوگئی تھی۔ اس بناپر صرف خاص مین بھی ۱۲۹۱ف سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا علاقہ دیوانی کی طرح اس علاقہ کا موازنہ طبع نہین ہوتا۔

ناظم مقدمات محلات

ناظم مقدمات محلات کا ایک محکمہ پہلے تھا جس مین بحیثیت مدعی یا مدعی علیہ اہل محلات مبارک ہوتے تھے اور فریقین کی رضامندی سے فیصلہ کا اجرا ہوتا تھا۔ لیکن غرۂ آذر ۱۲۹۸ف سے یہہ عہدہ موقوف ہوا۔ اور ناظم تقسیم محلات کو یہہ اقتدار دیا گیا کہ محلات مبارک کے مقدمات تبراضی طرفین طے کرین۔ ناراضگی کی حالت مین فریقین کو اختیار ہے کہ دیوانی کی عدالتون مین رجوع ہون۔

اجازت نامہ

پہلے برآورد ات تنخواہ وغیرہ خزانہ صرف خاص مین بھیجی جاتی تھین جہان سے رقم ایصال ہوا کرتی تھی۔ لیکن مجلس کے تقرر کے بعد یہہ طریقہ موقوف ہوا۔ اور ماہ دی ۱۲۹۵ف سے رقم خزانہ صرف خاص سے محاسبی کے اجازت نامون پر دی جانے لگی

دیگر سررشتہ جات

صرف خاص مین سررشتہ فینانس کے متعلق ذیل کے سررشتے بھی شامل ہین۔ کوٹھہ جات اعراس۔ نیازات۔ صدقات۔ دعاگویان۔ سیاہہ مبارک۔ کتب خانہ۔ مطبخ۔ ارباب نشاط عام کارروائی جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ قواعد و ضوابط علاقہ دیوانی صرف خاص مین نافذ ہین اصلاح کم و بیش ان سررشتون مین بھی مروج ہین۔ غرضکہ صرف خاص کے جمیع انتظامات عدالتی۔ کوتوالی۔ تعمیرات۔ صفائی۔ تعلیمات اور ان کے جس قدر متعلقات ہین وہ سب

علاقہ دیوانی کے محکمجات کے اصول پر نہایت ہی عمدگی سے قایم ہین۔

ابتدا سے اس وقت تک علاقہ صرف خاص مین جو عہدہ دار مقرر ہوئے ہین۔ اُن کا جہانتک پتہ ملاہے ہمنے سنہ واری ذیل مین تختہ درج کردیا ہے۔ آمدنی و اخراجات کا تفصیلی حال معلوم نہو سکا لیکن اسکا اندازہ یکے رو پے لاکھ کا کیا جاتا ہے۔ اور اُسکی تفصیل یہہ ہے کہ تقریباً ۔ لاکھ روپیہ سالانہ اُن تعلقات سے دیوانی سے داخل ہوتے ہین جو زیر نگرانی دیوانی ہین۔ اور بقیہ رقم تعلقات صرف خاص سے داخل ہوتی ہی۔

یادداشت ضروری

۱۔ محرم ۱۳۱۱ کو حسب تحریک معتمد صرف خاص ٹکٹ چسپانیدنی۔ (رنگ سرخ) کے چہپوانے کی اجازت دی گئی۔ ۲۔ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۱۱ کو فرمان اعلیحضرت صادر ہوا کہ بلا توسط محکمہ تقسیم محلات بیگمات کو قرضہ دینے کی یا اشیا رہن رکھنے کی ممانعت کی گئی جسکا نفاذ یکم شہریور ۱۳۱۰ف سے ہوا۔ اور اس کے قبل کے قرضخواہون کو حکم ہوا کہ ۴ ماہ کے اندر محکمہ تقسیم محلات پر آکر اپنے قرضہ یا رہن کی تصدیق کرا لین۔

۳۔ ۶ آذر ۱۳۱۳ف کو حسب ذیل کارخانجات تخفیف مین آئے۔ ۱۔ کلب خانہ کا کچھ حصہ ۲۔ شکار خانہ علاقہ نواب معظم نیگ کامل۔ ۳۔ شتر خانہ۔ ۴۔ طیور خانہ کامل۔

۴۔ ۱۵ صفر ۱۳۲۱ روز پنجشنبہ کو بغرض اصلاح صرف خاص کمیٹی مقرر ہوئی۔ مولوی احمد حسین صاحب معتمد پیشی و چیف سکرٹری۔ مولوی عبد الرحیم صاحب مہتمم تقسیم محلات و توشہ خانہ جات۔ مولوی محمد عثمان خان صاحب محاسب۔ نواب مشہور الملک بہادر معتمد صرف خاص۔ نواب افسر الملک بہادر۔

۵۔ ۹ ربیع الثانی ۱۳۲۱ کو موجب گشتی فینانس غرہ آبان ۱۳۱۵ف معتمد صرف خاص نے حکم جاری کیا کہ عہدہ داران و ملازمین کی تنخواہ سے وضعات کنٹر ببوشن کا عمل کیا جائے۔

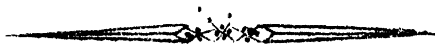
۶۔ ۲۴ رمضان ۱۳۲۱ کو معتمد صرف خاص کا حکم صادر ہوا کہ برآوردات وغیرہ مین علاقہ صرف خاص کا ٹکٹ زرد رنگ کا چسپان کیا جاے اور ماہ امرداد سنہ الیہ سے اسکا عمل ہوا۔

نقشه عهده داران علاقه صرف خاص

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
	معتمد		
۱	نواب بدر الدوله اکرام جنگ	-	معلوم نہیں ہوئی
۲	سید عبدالرزاق آصف نواز الملک	سنه ۱۳۰۱ھ	"
۳	نواب موتمن جنگ سید حسین بلگرامی	۲۱ شوال سنه ۱۳۰۱ھ	"
۴	سید عبدالرزاق آصف نواز الملک	۴ ربیع ۲ سنه ۱۳۰۴ھ	۱۱ ربیع ۱ سنه ۱۳۲۰ھ
۵	سید عبدالرشید منصرم خلف آصف نواز الملک	۱۱ ربیع ۱ سنه ۱۳۲۰ھ	۲۱ صفر سنه ۱۳۲۱ھ
۶	نواب مقرب جنگ متهور الملک	۲۱ صفر سنه ۱۳۲۱ھ	موجود
	معتمد پیشی اعلیحضرت		
۱	کرنل مارشل	۲۷ ربیع ۲ سنه ۱۳۰۴ھ	اوایل ماه ربیع سنه ۱۳۰۶ھ
۲	نواب موتمن جنگ سید حسین بلگرامی	۱۲ ج ۲ سنه ۱۳۰۶ھ	-
۳	نواب آغا مرزا سرور الملک	-	۳ شعبان سنه ۱۳۱۴ھ

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
۴	مولوی احمد حسین صاحب مهتمم خزانه صرف خاص	سنه ۱۳۱۴ھ	موجود
۱	نواب اکرام جنگ بدر الدوله	۲۲ محرم سنه ۱۲۸۶ھ	۲۸ رجب سنه ۱۳۰۱ھ
۲	نواب اقبال یار جنگ	۲۸ رجب سنه ۱۳۰۱ھ	-
۳	محبوب خان مددگار خزانه	-	سنه ۱۳۱۲ف
۴	نواب صادق جنگ بهادر مهتمم تقسیم محلات	سنه ۱۳۱۲ف	موجود
۱	مهاراجه نرانده بهادر پیشکار	۷ ج ۱ سنه ۱۲۷۵ھ	۲ ربیع ۲ سنه ۱۲۸۲ھ
۲	قادر علی خان قادر الدوله	۱۲ ربیع ۲ سنه ۱۲۸۳ھ	-
۳	شهسوار جنگ	ج ۱ سنه ۱۲۹۰ھ	-
۴	نواب مظفر جنگ متهور الملک	۳۰ رمضان سنه ۱۲۹۹ھ	-
۵	کلیم الله خان قادر جنگ	۲۹ رمضان سنه ۱۳۰۳ھ	۱۶ شعبان سنه ۱۳۱۸ھ
۶	نفس نفیس اعلیحضرت	۱۶ شعبان سنه ۱۳۱۸ھ	-
۷	مولوی مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	۲۰ محرم سنه ۱۳۲۲ھ	موجود

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴
	مہتمم توشکخانہ		
۱	نواب فرخندہ یار جنگ		یکم ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ھ
۲	راجہ گوپال راؤ راجندر بہادر	یکم ربیع ا سنہ ۱۲۹۳ھ	۲۰ جمادی الاول
			موجود
۳	محمد معز الدین صاحب	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ	.
۴	مولوی عبدالرحیم بیگ صاحب	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	.
	مہتمم تعمیرات		
۱	سید شمس الدین علاقہ پائیگاہ	سنہ ۱۲۸۰ف	.
۲	محمد وزیر سلطان علاقہ پائیگاہ	.	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ
۳	نواب محبوب یار جنگ ناظم الملک	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ	۳ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ
۴	نواب سر تاج جنگ بہادر	۳ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ	موجود
	ناظم مخارج		
۱	نواب صارم جنگ عزیز اللہ	.	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ
۲	نواب داور الملک	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	موجود



مدار المہامان دولت آصفیہ

فصل ۵

نواب آصف جاہ اول کے عہد مین کوئی قاعدہ مدار المہامی کے متعلق مقرر نہین ہوا تھا بلکہ دولت آصفیہ کے مقتدر امراء مین سے بعض بعض کو ملکی ومالی اور فوجی خدمتین سپرد تھین یہہ طریقہ اُس زمانہ کی بے آشوبی کے لحاظ سے عرصہ تک رہا۔ اور اس وجہ سے اُن سب کا ذکر سن وار کرنے سے قاصر ہین علاوہ اس کے مدار المہامون کے نامون اور خطابون کی تطبیق مین بھی دقت واقع ہوئی ہی۔ تاہم جسقدر معلومات مؤلفہ بہم پہونچی اُس کے اعتبار سے ایک نقشہ علحدہ دیا گیا ہی جس مین مدار المہامون کے نام مع سن تقرر و علحدگی اور وفات درج ہین۔

سب سے پہلے اعلحضرت نواب آصف جاہ اول نے دیانت خان کو منصب اور خطابات خانی سے سرفراز کرکے صوبۂ برار بانضمام دیوانی محلات سرکار مقرر کیا تھا جب ناصر جنگ نے اُن کا مقابلہ کیا تو دیانت خان نواب مغفرت مآب کے مخالف ہوکر اُن کے طرفدار ہوگئے اس وجہ سے وہ خدمت سے علحدہ کیے گئے اور اُن کی جاگیر ضبط کی گئی۔ لیکن چند روز کے بعد اعلحضرت کا دریاے کرم جوش مین آیا اور آپ نے سنہ ۱۱۶۰ھ مین دیانت خان کی جاگیر بحال کرکے دیوانی بادشاہی صوبہ برار پر حسب سابق سرفراز فرمایا۔ بعد انتقال نواب آصف جاہ جب نواب ناصر جنگ حکمران ہوئے تو اُنہون نے دیانت خان کے پچھلے حقوق کا لحاظ کرکے اُنہین برار سے طلب کیا اور منصب۔ علم۔ نقارہ دیکر خدمت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔

سنہ ۱۱۶۴ھ مین جب نواب ناصر جنگ شہید ہوئے اور نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ نبیرہ آصف جاہ اول مسند نشین ہوئے تو انہون نے راجہ رام داس عرف راجہ رگھوناتھ داس کو فرانسیسیون کی سفارش پر مدار المہام مقرر کیا۔ لیکن بعض سپاہیون نے جن کی تنخواہین عرصہ سے نہین ملی تھین بلوا کرکے نواح بھالکی مین انہین ۱۱۶۶ھ/۱۷۵۲ء مین قتل کرڈالا۔

اسکے بعد نواب سید لشکر خان ۱۱۶۶ھ ۱۷۵۲ء مین دیوان ریاست مقرر ہوئے - یہہ ذی لیاقت امیر حکمرانی اور کارگذاری مین بہت ہوشیار تھے - اُنہون نے اپنی ذاتی کوشش سے موسی رہمو فرانسیسی اور اُسکی فوج کو قلمرو آصفیہ سے خارج کردیا مگر وہ خود بھی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء مین معزول کیے گئے -

۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء مین نواب شاہ نواز خان مدارالمہام مقرر ہوئے - انہون نے بھی موسی رہمون کو خارج البلد کیا مگر وہ پھر آگیا اور آخر مین فرانسیسیون سے صلح ہوگئی وہ ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء مین اس جلیل الشان عہدہ سے معزول ہوکر قلعہ دولت آباد بھیجدیے گئے اور ۱۱۷۲ھ مین مارے گئے - نواب شاہ نواز خان کے بعد ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء مین نواب صلابت جنگ دیوان ریاست مقرر ہوئے آپ نواب مغفرت آب کے فرزند تھے - جب نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی نواب صلابت جنگ کو قید کر کے مسند نشین ہوئے تو ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ء مین انہین معزول کردیا -

نواب آصف جاہ ثانی نے راجہ پرتاب ونت عرف وٹھل سندر کو ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ء مین دیوان مقرر فرمایا - یہہ راجہ پرتاب ونت وہی ہین جو پونا کے جنگ مین نواب صاحب کے ہمرکاب تھے اور ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ء مین دریاے گوداوری کے کنارے مرہٹون کے ہاتھہ سے مارے گئے -

اس کے بعد نواب سید لشکر خان جو ۱۱۶۹ھ مین معزول کیے گئے تھے ۱۷ رمضان ۱۱۷۹ھ ۱۷۶۵ء کو دوبارہ دیوان ریاست مقرر ہوئے - اس مرتبہ فہرست دیوانی مین ان کا نام نواب رکن الدولہ میر موسی خان درج ہے - اس نام اور خطاب کے ساتھہ اُن کے اختیارات بھی وسیع کیے گئے سب لوگ اُن سے عزت اور محبت کے ساتھہ پیش آتے تھے ۲۶ صفر ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء کو قتل ہوئے

نواب سید لشکر خان کے قتل ہونے کے بعد ۳ سال تک نواب صمصام الملک اور نواب وقارالدولہ دونون خدمت دیوانی کو انجام دیتے تھے - پھر صرف نواب وقارالدولہ نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا - مگر فیضو نامی ایک سپاہی نے اُنہین قتل کردیا -

۱۸ شعبان ۱۱۹۴ھ کو نواب اعظم الامرا ارسطو جاہ مشیر الملک کو سرکار آصفیہ سے چنغہ مرحمت ہوا - گویا یہی اُن کی ترقی کا پیش خیمہ تھا غرہ شوال ۱۱۹۵ھ کو خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے

اس سے پہلے اورنگ آباد کے قلعہ دار تھے۔ جب رکن الدولہ قتل ہوئے تو وہ نائب جنگ کا دیوان مقرر کیے گئے۔ ۱۲۰۲ھ میں بحالت دیوانی نواب سکندر جاہ کے ہمراہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ کو گئے۔ ۱۲۱۰ھ میں نواب نظام اور مرہٹون کے درمیان جو عہد نامہ ہوا اسکی رو سے نواب اعظم الامرا بطور کفالت پونا بھیجے گئے وہان سے دو سال کے بعد ۱۲۱۲ھ مین واپس آئے اور ۲۸۔ محرم ۱۲۱۹ھ کو وفات پائی۔ اور آپ کے انتقال کے بعد ۱۲۱۹ھ مین راجہ رگھوتم راؤ ۲ مہینے کے لیے دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس سے پہلے نائب پیشکاری کی خدمت پر مامور تھے۔

نواب ابوالقاسم میر عالم ۱۱۶۶ھ مین پیدا ہوئے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ کو خدمت دیوانی پر سرفراز کیےگئے۔ جب نواب ارسطو جاہ ۲ سال تک مرہٹون کی کفالت مین رہے تو اسوقت بھی نواب میر عالم ہی اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ سرکار انگریزی کے بھی خیرخواہ تھے وہان سے انہین ۲ ہزار روپیہ ماہوار پنشن ملا کرتی تھی۔ تالاب میر عالم آپ ہی کی یادگار ہے ۲۰۔ شوال ۱۲۲۳ھ ۱۸۰۸ع کو بحالت مدار المہامی قضا کی۔

نواب میر عالم کے بعد اُن کے داماد اور نواب سالار جنگ اعظم کے پدر عالی قدر نواب منیر الملک ۱۵ رجب ۱۲۲۴ھ کو مدار المہام مقرر ہوئے۔ مہاراجہ چندو لال اُن کے مددگار رہے کل مالی اور ملکی کام اُنہین کی رائے سے طے ہوتے تھے۔ ۷ شعبان ۱۲۴۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا مہاراجہ چندو لال نواب منیر الملک کی حیات ہی مین دخیل کار تھے۔ جب انہون نے انتقال کیا تو راجہ صاحب ہی خدمت دیوانی کو انجام دینے لگے اور قریب ۴۲ سال کے اس خدمت پر مامور رہے۔ یہہ ایک نہایت ہی تیز فہم اور ذی علم امیر تھے۔ انگریزونکے ساتھ ان کا بڑا اتحاد تھا۔ ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت وزارت سے مستعفی ہوئے اور ۸ ربیع الثانی ۱۲۶۱ھ کو وفات پائی اُن کی فیاضی مشہور عام ہے۔

راجہ رام بخش ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت پیشکاری سے سرفراز کیے گئے اور

اور چند ماہ تک خدمت مدار المہامی کو بھی انجام دیا - ۱۷- ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ کو اس خدمت سے معزول کیے گئے -

۱۷- ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ کو نواب سراج الملک نے جو نواب منیر الملک مدار المہام کے بھائی اور رسالار جنگ کے چچا تھے خدمت دیوانی کا جایزہ لیا اُس وقت ریاست نہایت ہی خراب حالت مین تھی - نواب سراج الملک نے اس کی اصلاح اور درستی مین بہت کوشش کی - ۱۵- ذیحجہ ۱۲۶۴ھ کو اپنی خدمت سے دست بردار ہوئے - آپ ۱- شعبان ۱۲۵۹ھ کو بعہد جنرل فریزر رزیڈنٹ وکیل مقرر ہوئے تھے -

نواب سراج الملک کے بعد ذیحجہ ۱۲۶۴ھ سے محرم ۱۲۶۵ھ تک نواب سیف جنگ ابن امجد الملک نے دیوانی کا کام انجام دیا - اسکا اندازہ ایک ماہ چند یوم سے زیادہ نہین -

اُن کے بعد ۴- ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ سے ۱۰- رمضان ۱۲۶۵ھ تک نواب شمس الامرا فخر الدینخان مدار المہام رہے - ۱۹- شوال ۱۲۷۹ھ کو انتقال کیا - آپ کا حال پائیگاہ مین درج ہے -

۶- شوال ۱۲۶۵ھ کو راجہ رام بخش دوبارہ مدار المہام مقرر ہوے اور ۲۰ ذیحجہ ۱۲۶۶ھ تک اس خدمت پر رہے - انکا حال خاندان ٹیکاری مین درج ہے -

راجہ رام بخش کے بعد راجہ پرتاب ونت کے پوتے راجہ گنیش راو جمادی الاول ۱۲۶۷ھ مین دیوان مقرر ہوئے اور تین مہینے کام کرکے شعبان مین علحدہ کیے گئے - ۲۷- رمضان ۱۲۹۴ھ ہجری کو انتقال کیا -

۲۸- شعبان ۱۲۶۷ھ کو نواب سراج الملک کو دوبارہ مدار المہامی ملی اور اُنہون نے ۱۲۶۹ھ تک اس خدمت کو انجام دیا آپ ہی کے زمانہ مین اخراجات فوج کنٹنجنٹ کے لیے بطور کفالت برار سرکار انگریزی کے سپرد ہوا - ۱۸- شعبان ۱۲۶۹ھ کو وفات پائی -

نواب سر سالار جنگ اعظم ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ کو خدمت وزارت پر سرفراز کیے گئے آپ نے حیدر آباد کی ترقی کیلیے بے حد کوشش کی رمضان ۱۲۸۳ھ مین آپ نے استعفا دیا تھا مگر نامنظور ہوا ۲۹- ربیع الاول ۱۳۰۰ھ کو بحالت مدار المہامی انتقال کیا آپ نے ۳۰ سال تک نہایت آب وتاب کیساتھ

وزارت کی ان کے حالات علحدہ لکھے گئے ہین۔

راجہ نرندر بہادر پیشکار سر سالار جنگ اعظم کے انتقال کے بعد منصرم مدار المہام مقرر ہوئے۔ اس سے قبل ۲۶۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۹ھ مین راجہ صاحب نے اُسوقت بھی وزارت کی خدمت کو منصرمانہ انجام دیا تھا جب نواب سر سالار جنگ شملہ تشریف لے گئے تھے۔ ۱۳۔ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ کو راجہ صاحب نے انتقال کیا۔ آپ کے حالات علحدہ درج ہین۔

۷۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو جب اعلیحضرت قدر قدرت مسند نشین ہوئے تو تاریخ مذکور کو نواب سالار جنگ ثانی میر لایق علیخان عماد السلطنتہ کو اپنا وزیر مقرر فرمایا آپ نے ۲۴۔ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ کو اپنی خدمت سے استعفا دیا۔ اور ۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ کو قضا کی آپ کے حالات علحدہ درج ہین۔

۱۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ کو نواب سر آسمانجاہ منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۱۴۔ شوال سنہ ۱۳۰۵ھ کو مستقل کیگئے آپ نے ۶۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ کو خدمت وزارت سے استعفا دیا اور ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ کو وفات پائی حسب دستور ۵۰۰۰ ہزار چلنی ماہانہ تنخواہ دیوانی ملتی تھی لیکن حسب قانونچہ مبارک ۵۰۰۰ مقرر ہوئے آپ کے حالات علحدہ درج ہین۔

نواب سر آسمانجاہ کے مستعفی ہونے کے بعد ۶۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ کو نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ خدمت مدار المہامی پر منصرمانہ مقرر کیے گئے۔ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو مستقل ہوئے اس سے قبل بھی وہ کئی مرتبہ منصرم مدار المہام رہ چکے تھے۔ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو مستعفی ہوئے ۵۰۰۰ روپیہ چلنی مدار المہامی کے ماہانہ ملتے تھے۔ اور ۶۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو انتقال کیا۔ آپ کے حالات بھی علحدہ درج ہین۔

موجودہ مدار المہام مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنتہ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۲۔ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو مستقل کیگئے ۵۰۰۰ روپیہ تنخواہ قرار پائی۔ آپ کے حالات علحدہ درج ہین۔ اور آپ اس وقت تک وزارت کے جلیل القدر عہدہ کو انجام دے رہے ہین۔

بعض تاریخون خدمت مدار المہامی کا کچھہ ایسا اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے صحیح سلسلہ سنہ واری لکھنا نہایت دشوار تھا تاہم جو نقشہ دیا گیا ہے وہ نہایت ہی صحیح اور سنہ واری سلسلہ ہے جن ناموں کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹتا تھا اور صحت پر بھی چندان وثوق نہ تھا۔ اُن کو ذیل مین سنہ وار مولف نے درج کر دیا ہے۔

سنہ ۱۱۶۷ھ مین صمصام الدولہ شاہ نواز خان خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے صحیح وہ ہی جو تختہ مین لکھا گیا۔

۲۶۔ رمضان سنہ ۱۱۹۷ھ کو محمد صفدر خان شجیع الملک کو خدمت دیوانی عنایت ہوئی مگر تمام مقدمات مالی و ملکی نیر الملک غلام سید خان کے سپرد فرمائے اور بحالی و تقرری کا اختیار دیا گیا۔

۲۴۔ ذیحجہ سنہ ۱۱۸۶ھ کو راجہ جگدیو کو (رکن الدولہ کی جگہہ) خدمت دیوانی عنایت ہوئی۔

سنہ ۱۲۰۲ھ کو میر اکبر علیخان خدمت دیوانی سے سرفراز کیے گئے۔

ماہ شعبان سنہ ۱۲۰۵ھ مین شجیع الملک کے فرزند محمد حیدر خان کو دیوانی کا خلعت دیا گیا اور ۲۶ رمضان سنہ [illegible] کو اپنے دادا کے خطاب نیر الدولہ نیر الملک سے سرفراز ہوئے۔

راجہ شام راج نے (جب ارسطو جاہ سنہ ۱۲۱۸ھ مین پونہ گئے ہین) خدمت دیوانی کو انجام دیا۔

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۳ھ کو راجہ گنیش راؤ کے خدمت دیوانی پر سرفراز ہونیکا پتہ چلتا ہے اور بعض تاریخون مین ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۷ھ ہے۔

صدر تختہ اخراجات سالانہ تحریر دیوانی و اسٹاف مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	نام	[illegible]	رقم	نمبر شمار	نام	[illegible]	رقم
۱	تحریر دیوانی متعلقی		[illegible]	۴	صادر بموجب تقرر		[illegible]
۰	اسٹاف			۵	الونس اسٹاف سرجن		[illegible]
۲	اڈیکانگ		[illegible]	۶	اہلکاران پیشی		[illegible]
۳	عملہ		[illegible]		میزان		[illegible]

سابق مین مدار المہامی کی تنخواہ ۲۰ ہزار روپیہ علیحدہ مقرر تھی لیکن حسب دفعہ ۷ و ۸ حصہ سوم قانونچہ مبارک مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ بجائے ۲۰ ہزار روپیہ کے ۲۵ ہزار ماہانہ قرار پائے لیکن مہاراجہ مدار المہام کو ۲۰ ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہین۔

تختہ سرفرازی و علیحدگی وزرای سلطنت آصفیہ

نمبر شمار	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت سال	ماہ	روز	مدت عمر سال	ماہ	روز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	راجہ رگھوناتھ داس [۱]	٠	سنہ ۱۱۶۴ھ	٠	سنہ ۱۱۶۶ھ	۲	٠	٠	٠	٠	٠
۲	سید لشکر خان [۲]	٠	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۱۶۹ھ	٠	۳	٠	٠	٠	٠	٠
۳	شہنواز خان [۳]	٠	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۳ھ	۳	٠	٠	٠	٠	٠
۴	نواب صلابت جنگ	سنہ ۱۱۳۰ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۷ھ	۳	٠	٠	۴۷	٠	٠
۵	راجہ پرتاب ونت [۴] عرف وٹھل سندر	٠	سنہ ۱۱۷۵ھ	٠	سنہ ۱۱۷۷ھ	۲	٠	٠	٠	٠	٠
۶	سید لشکر خان [۵]	٠	۱۷ رمضان سنہ ۱۱۷۷ھ	٠	۲۶ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	۱۱	۵	۱۹	٠	٠	٠

[۱] بمقام بہالکی بعض سپاہیون کے ہاتھہ سے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے مارے گئے [۲] خدمت سے علیحدہ کیے گئے [۳] بعد معزولی تاحد دولت آباد مین بھیجے گئے اور وہان مارے گئے [۴] دریاے گوداوری کے کنارہ مرہٹون کے ہاتھہ سے مارے گئے [۵] دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے اور نواب میر موسی خان رکن الدولہ کے خطاب سے فہرست دیوانی مین نام درج ہے۔

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ تقرر مدارالمہامی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
						سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷	نواب صمصام الملک[۵۱] و نواب وقار الدولہ	۰	۰	۰	۰	۳					
۸	ارسطو جاہ	۰	یکم شوال سنہ ۱۱۹۵ھ	۰	۲۸ محرم سنہ ۱۲۱۹ھ	۲۳	۳	۲۷			
۹	میر عالم سید ابو القاسم	سنہ ۱۱۶۶ھ	۴ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۹ھ	۰	۲۰ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ	۴	۶	۱۶	۵۷	۰	۰
۱۰	نواب منیر الملک	۰	۱۵ رجب سنہ ۱۲۲۴ھ	۰	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۲۳	۵	۲۲	۰	۰	۰
۱۱	راجہ چندو لعل[۵۲]	سنہ ۱۱۷۷ھ	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۸ ربیع دوم سنہ ۱۲۶۱ھ	۱۱	۰	۴	۸۳		
۱۲	نواب سراج الملک[۵۳]	۰	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ	۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ		۲	۰	۲۷	۰	۰	۰
۱۳	سیف جنگ ابن امجد الملک	۰	ذیحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ	محرم سنہ ۱۲۶۵ھ	۰	۰	۱	چند یوم	۰	۰	۰
۱۴	نواب شمس الامرا فخر الدین خان	۲۸ رمضان سنہ ۱۱۹۵ھ	۴ ربیع دوم سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ رمضان سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھ	۰					
۱۵	راجہ رام بخش	۰	۰	۰	۳۰ رجب دوم سنہ ۱۲۶۸ھ	۰	چند ماہ	۰	۰	۰	۰
۱۶	نواب سراج الملک[۵۴]	۰	۲۸ شعبان سنہ ۱۲۶۷ھ	۰	۱۷ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۲	۰	۱۹	۰	۰	۰
۱۷	نواب سالار جنگ اعظم	۲۴ رجب دوم سنہ ۱۲۴۴ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۰	۲۹ ربیع ۱ سنہ ۱۳۰۰ھ	۳۰	۷	۷	۵۵	۹	۵
۱۸	مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار[۵۵]	۲۵ ربیع ۲ سنہ ۱۲۴۲ھ	۲۸ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۰ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۱۳ رمضان سنہ ۱۳۰۲ھ	۱	۰	۱۷	۶۰	۴	۱۸

[۵۱] ضرب کٹار سے مارے گئے [۵۲] منیر الملک کی زندگی میں ہی دخیل کار دیوانی تھے [۵۳] معزول دفعہ اول [۵۴] دفعہ دوم سرفراز ہوئے [۵۵] بعد انتقال نواب سالار جنگ اعظم خدمت مدارالمہامی کو منصرمانہ طور پر انجام دیتے رہے۔

[illegible]	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مدت حکومت سال	ماه	روز	مدت عمر سال	ماه	روز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹	نواب امیر لائق علیخان سالار جنگ ثانی	۱۰ رجب سنہ ۱۲۸۳ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ [۵]	۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ	۳	۲	۱۷	۲۵	۲	۲۹
۲۰	نواب سر آسمانجاه [۵۱]	۹ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ	۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ [۵۲]	۲۴ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ	۶	۵	۲۶	۴۹	۳	۲۷
۲۱	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ھ	۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ	۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ	۸	۰	۴	۴۵	۱۰	۲۶
۲۲	مهاراجه سر کشن پرشاد بهادر [۵۳] پیشکار یمین السلطنة	۱۸ جمادی دوم سنہ ۱۲۸۰ھ	۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	.	.	.	.	.	.	.	.

تختہ پیشکاران دولت آصفیہ

نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
مورو پنڈت [۵۴]	۷ جمادی دوم سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۳ھ	راجه رام بخش برادر زاده راجه چندو لال۔	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۱۷ ذیقعده سنہ ۱۲۶۴ھ	۲۷ ج دوم سنہ ۱۲۸۸ھ
عیوض بیگ المخاطب بہ شاہ بیگ خان	سنہ ۱۱۶۱ھ	.	.	״	۲۶ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۲ ذی الحجه سنہ ۱۲۶۶ھ	.
دہونڈو پنڈت رای رایان [۵۵]	۲۲ ذی الحجه سنہ ۱۱۸۶ھ	[۵۶]	۲۹ محرم سنہ ۱۱۹۷ھ	مهاراجه نرندر بهادر	۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ		۱۲ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ
راجه بهوانی شنکر عرف بابو راجه	۱۹ محرم سنہ ۱۲۱۲ھ	۳ رجب سنہ ۱۲۱۴ھ	۲۲ ذی الحجه سنہ ۱۲۲۱ھ	مهاراجه سر کشن پرشاد بهادر [۵۷] یمین السلطنة۔	۲۰ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ	.	.
المخاطب امانت ونت راجه چندو لال۔	۸ صفر سنہ ۱۲۲۱ھ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۷ ربیع ۲ سنہ ۱۲۶۱ھ				

ان تختون مین جن پیشکارون کے نام درج ہین اُنکا تاریخوں نہین زاید حال معلوم نہ ہوسکا اور نہ درمیانی سنون کا پورے طور پر تطابق ہوسکا۔ بانیوجہ تاریخ سرفرازی وغیرہ جو لکھی گئی ہی اُسمین انجام دہی خدمت اچھی طرح نہ بتلائی جاسکی

[۵۱] ۱۴ شوال سنہ ۱۳۰۵ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے [۵۲] ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو منصرمی سے مستقل کیے گئے

[۵۳] ۱۱ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے۔

[۵۴] تاریخ خاندان راجه رای رایان (مرتبہ بابو راجه رام دالوزکر مطبوعہ سنہ ۱۳۱۴ف مین) سنہ ۱۱۶۳ھ تاریخ سرفرازی درج ہی [۵۵] تاریخ محولہ صدر مین تاریخ سرفرازی ۷ صفر سنہ ۱۱۸۷ھ لکھی ہی [۵۶] آپ تاریخ مذکور کو رامیشور چلے گئے [۵۷] آپ بر [illegible] دیا سے اس خدمت کو اور خدمت مدار المہامی کو عمدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہین

ابھی بعض درمیانی سنہ اس خدمت سے خالی بھی رہی۔ مہاراجہ نرانذر بہادر پیشکار کو معہ عملجاتی ماہانہ خدمت پیشکاری کی تنخواہ ملا کرتی تھی۔ بعد انتقال راجہ صاحب موصوف حسب نصب، وہ قانونچہ مبارک مورخہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ آصمہ عملجاتی قرار پائیے۔

باب دوم

دفتر فینانس

فصل ۱

سالار جنگ مرحوم (اول) کے زمانہ مین ہر ایک علاقہ کی نگرانی کے لیے معتمدون کا تقرر ہوا تھا شلاً۔ مال۔ عدالت۔ فوج۔ کوتوالی۔ متفرقات۔ تعمیرات وغیرہ لیکن سررشتہ فینانس کے لیے کوئی معتمد مقرر نہ تھا۔ بلکہ دفتر محاسبی سے راست مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ مین کاغذات پیش ہوا کرتے تھے

سر لایق علیخان مرحوم عماد السلطنۃ کے زمانہ مین حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف ایک جدید محکمہ پولیٹیکل و فینانس قایم ہوا اور کارہائے ذیل محکمہ مذکور سے متعلق ہوئیے۔

۱۔ مداخل و مخارج ۲۔ ترتیب تخمینہ جات و کیفیات صدر نظم و نسق ماہانہ۔ سہ ماہی و سالانہ ۳ تحریر کوائف ملکی شلاً تاریخ و گزیٹر۔ مردم شماری۔ کیفیت ضمانت و پیدایش۔ حالات بیماری۔ موسم[۱] پیداوار و بارش وغیرہ ۴۔ دار الطبع[۲] ۵ ترجمہ رپورٹ کیفیت و دیگر کاغذات سرکاری۔ انگریزی سے اردو۔ اور اردو سے انگریزی ۶۔ اشاعت احکام عام جسکا تعلق کسی دفتر سرکاری سے مخصوص ہو اور دستخط اور مہر مدار المہام سے مزین ہو۔ اور نیز ایسے احکام کی تعمیل کے نتایج کی دریافت ۷۔ داخلہ احکام ضروری کا رکھنا جسکے نسبت مدار المہام حکم دین ۸۔ حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸ اسفندار ۱۳۰۲ف دفتر فینانس کے کارہائے پولیٹیکل کا تعلق اٹھا دیا گیا اور معتمد پولیٹیکل کا عہدہ فینانشل سکرٹری ہوا۔

۶۔ شہریور ۱۳۰۲ف کو نواب محسن الملک وظیفہ یاب ہوئے تو چند روز کے لیے دفتر فینانس محاسبی مین ضم ہوا اور راجہ مرلیمنوہر بہادر صدر محاسب نے دفتر فینانس کا کام انجام دیا اس کے بعد ۱۰ شہریور ۱۳۰۲ف کو نواب اعظم یار جنگ مرحوم صوبہ دار گلبرگہ نے معتمدی

---

[۱] اب بارش کے تخمینہ جات اور فصل کے حالات دفتر مالگزاری مین مرتب ہو کر جریدہ مین طبع ہوتے ہین [۲] پہلے دار الطبع کا تعلق دفتر معتمد متفرقات و خانگی سے تھا حسب جریدہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف دفتر فینانس سے ہوا تھا۔ اور اب صرف جریدہ اعلامیہ سرکار عالی کے متعلق دار الطبع کا تعلق دفتر فینانس سے ہے اور بقیہ امور معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے متعلق ہے

فینانس کا جایزہ حاصل کیا جسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵۔ بہمن سنہ ۱۳۰۴ف معتمد فینانس سے معتمدی مال کا کام متعلق کیا گیا۔ اور ۷۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف کو صیغہ مال کے کام کا تعلق معتمد فینانس سے علیحدہ کر دیا گیا۔ ۲۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف کو مسٹر کرالی کنٹرولر جنرل بماہوار [illegible] علاوہ کرایہ مکان و کنٹربیولیشن مقرر ہوئے۔ اور خورداد سنہ ۱۳۱۰ف میں بعد ختم مدت واپس ہوئے۔ صیغہ فینانس [illegible] مدار المہام کے تحت میں تھا۔ ۲۱۔ تیر سنہ ۱۳۱۱ف کو اعلیحضرت نے مسٹر واکر معتمد فینانس کو معین المہام فینانس کا عہدہ سرفراز فرمایا۔

۱۱۔ تیر سنہ ۱۳۱۳ف کو مسٹر واکر ریلوے بورڈ کے انفیشل ڈایرکٹر ہوئے۔ مسٹر کیاسن واکر معتمد فینانس جب معین المہام فینانس ہوئے۔ تو معتمدی فینانس کی جگہہ خالی تھی جس پر ۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف کو محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب صدر محاسب سرکار عالی کا تقرر ہوا۔ قبل از تقرر مسٹر واکر صیغہ ریلوے کا تعلق معتمدی تعمیرات سے تھا۔ اب صیغہ فینانس سے ہے۔ جاگیرداران و معاشداران نقدی کی وراثت کی منظوری کا تعلق پہلے معتمدی مال سے تھا اب سررشتہ فینانس سے ہے۔

نام معتمدین

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
نواب محسن الملک	۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف	۶ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف	نواب عماد جنگ اول	۵۔ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	۲۴۔ دے سنہ ۱۳۱۱ف
نواب اعظم یار جنگ	۱۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف	۰۸ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف	مسٹر کیاسن واکر	۲۴ دی سنہ ۱۳۱۱ف	آپ معین المہام ہوئے
مولوی سید علی حسن صاحب	۱۷۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	۲۱۔ دی سنہ ۱۳۱۷ف	موجود ہیں

تختہ اخراجات محکمہ فینانس بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم
۱	۲	۱	۳	۱	۲
معین المہام فینانس (۱)	[illegible]	۰	۰	الونس	[illegible]

نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
مددگار اول - ۱	[illegible]	اہلکاران - ۵۸	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
مددگار دوم - ۱	[illegible]	چپراسیان وغیرہ - ۴۰	[illegible]	متفرقات	[illegible]
مددگار سوم - ۱	[illegible]	ہرکارگان - ۶	[illegible]		
صدر مترجم - ۱	[illegible]	عملہ ہنگامی	[illegible]	میزان صدر	[illegible]

فصل ۲

محاسبی

ابتدا سے یہان حساب کے ۲ دفتر ہین - ایک دفتر دیوانی - دوسرا دفتر مال - دفتر دیوانی راجہ رائے رایان بہادر کے خاندان مین - اور دفتر مال لالہ بہادر کے خاندان مین ہی -

راجہ رائے رایان کا تقرر ۲۶ ذیحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ کو ہوا تھا - اُس وقت کی تقسیم کے بموجب جو صوبجات ان دفترون سے متعلق تھے اُن کی تفصیل یہہ ہے - الف متعلق دفتر دیوانی - ۱ صوبہ اورنگ آباد ۲ - صوبہ برار بالاگھاٹ - ۳ - صوبہ بیجاپور - ب متعلق دفتر مال ۱ صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد ۲ صوبہ بیدر - یہہ کاغذات حساب جس طرز پر اُس وقت مرتب ہوتے تھے - ابتک بجنسہ محفوظ وموجود ہین - اگرچہ یہ دفاتر زمانہ حال کے اصول سے بالکل جدا ہین تاہم اُنہین کاغذات کے اعتبار سے اُس وقت کی مالی حالت اور انتظامی کیفیت کا ثبوت ملتا ہے - ورنہ وزارت کے انقلابات سے مدتون جیسی کچھہ برہمی رہی ہے - اُن طوفان حوادث مین اِن وثائق کا نام ونشان بہی باقی نرہتا -

اِن دفترون کے اقتدارات دستور العمل کی طرح مدون نہین ہین - مگر اُس وقت کی کارروائیون سے ثابت ہی کہ بزیر نگرانی مدار المہام دونون دفترون کے اقتدارات یکسان تھے بے وساطت ان کے کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا - کارہائے ذیل گویا باضابطہ ان سے متعلق تھے

اور مدار المہام ملکہ حضور پرنور کے سامنے بذات خاص وہ ان انتظامات کے جوابدہ تھے
۱- وصول مالگزاری - اور کل حساب آمد و خرچ سرکاری ۲- اجرائے احکام تقرر تعلقداران -
و بند و بست مستاجری مالگزاری ۳- تقسیم تنخواہ - مطالبات ذمگی سرکار کے عیوض تعلقات کا بموجب
حکم مدار المہام مکفول کرنا ۴- عطائے اسناد جاگیرات و منصب ۵- مراسلت متعلقہ کارہائے صدر -
ان خدمات کے عیوض کوئی تنخواہ مقرر نہ تھی - بلکہ بطور عطیات و حقوق کے معاشن مقرر تھین
جو اُن کو اور اُن کے متصدیون کو ملتی تھین - مثلاً جاگیرات - منصب - تحریر باوانی - صوبہ جات
متعلقہ کے کل محاصل پر بحساب فی روپیہ پاؤ آنہ - تحریر تنخواہ داران جمعیت و یومیہ داران حقوق
متفرق مثل سر دیسپانڈیہ گری وغیرہ - یہہ خدمتین موروثی تھین چنانچہ یہہ کل حقوق اس وقت تک
برابر ان کو وصول ہوتے ہین -

حسابات کا طریقہ انتظام مال و خزانہ کے قدم بقدم تھا - سیاق قدیم کے بموجب تمام ریاست کی
آمدنی و خرچ کا دفتر تعلقہ داری - دیہہ واری مرتب رہتا تھا - اور سالگزشتہ کے بموجب آئندہ کے
مداخل و مخارج کا تخمینہ بطور موازنہ کے تیار کیا جاتا تھا - اور اسی بنیاد پر تعلقہ داری بندات
ان دونون دفاتر مین مرتب ہوا کرتے تھے جس مین سالگزشتہ کے بموجب کسیقدر اصلاح کے بعد
آمدنی و خرچ کا داخلہ ہوتا تھا - ہر سال یہہ بندات مرتب ہو کر عاملان تعلقات کو ان دفترون کے
ذریعہ سے سپرد کیے جاتے تھے - یہہ بندات سبیل بند کہلاتے تھے جن کو بجائے موازنہ کے
سمجھنا چاہیئے - سالتمام کے بعد یہی کاغذات مداخل و مخارج واقعی کی بنیاد سمجھے جاتے تھے -
اور انہین کی تالیت سے ایک صدر کا غذ سالانہ بنام مداخل مخارج بنا لیا جاتا تھا - ان بندات مین
آمد و خرچ کی تفصیل محکمہ واری اور سر رشتہ واری نہین ہوتی تھی - بلکہ آمد و خرچ کے دونون جانب
تین تین صدر ابواب اور اس کے ذیل مین تعلقہ وار اور اسم وار تفصیلی ابواب لکھے جاتے تھے
مال - اس مین سوائے مالگزاری کے اور کوئی رقم نہین ہوتی تھی - اور جو رقم سبیل بند مین
قرار پاتا - وہی درج کیا جاتا - **سوایئے** یعنی نذرانہ وغیرہ **دستگردان** - اس سے قرضہ ادا ہی

طریقہ حسابات عہد سابق

جمع

کیونکہ اُس وقت امانت بہوار۔ کہاتہ بل اور ارسال کا نام ہی نہ تھا۔

تعلق سرکار یعنی دار السلطنت کا خرچ۔ اس مین منصب۔ یومیہ۔ اور تنخواہون کے مصارف لکھے جاتے تھے۔ اور اُن کی تفصیل ہر ایک شخص اور ہر ایک کارخانہ کی تشریح نام بنام کیجاتی تھی **تعلق محال** یعنی مفصل کا خرچ۔ اس مین رسوم معمول اور دیہہ صادر کا خرچ لکھا جاتا تھا **ادایئے دستگردان** مین قرضہ جو دیا گیا۔ وہ اس مین درج ہوتا تھا۔ چونکہ سبیل ہندات تفصیل سے مرتب ہوتے تھے۔ اس وجہ سے بہت کم ضرورت ہوتی تھی۔ کہ تعلقات و اضلاع سے کاغذات منگاکر اُن کی تنقیح و تالیف کی جایئے۔ اور اُس وقت کی انتظامی حالت خود ہی اسکی مقتضی تھی کہ تعلقات سے کسی کاغذ کا آنا یا منگوانا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ سرکار کو تعلقات سے براہ راست کوئی علاقہ نہ تھا۔ اور نہ تعلقات و اضلاع مین کوئی خزانہ تھا۔ نہ دفتر حساب۔ تعلقات متاجرین مالگزاری کے سپرد تھے۔ اُن سے بعد ادائی رقم اجارہ۔ کوئی مواخذہ نتھا صرف صدر ہی مین حسابات کا تیار کر لینا کافی سمجھا جاتا تھا۔ البتہ متاجر تعلقدار۔ بطور خود اپنا اپنا حساب تیار کر لیتے تھے۔ اُس زمانہ مین صرف تین چار حسابی کتابین جزو اعظم سمجھی جاتی تھین اور وہ سب ہندات پر رقوم مین لکھی جایا کرتی تھین۔ جن کی تفصیل یہ ہی۔ **روزنامچہ** اس کو سیاہہ اور کردی بھی کہتے ہین۔ اس کے ذیلی کاغذات بالکل نہ تھے۔ روزانہ جمع وخرچ کی کل تفصیل اس کتاب مین لکھی جاتی تھی **کھاتہ**۔ اس مین ہر ایک داخلہ اسم وار اور تفصیل وار جدا جدا لکھا جاتا تھا۔ **کھتاؤنی** اسے اورجہ بہی کہتے ہین۔ مختلف مدات اور رقومات و تعلقات اس کے ذریعہ سے یکجا کر کے اس پر سے صدر گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کھتاونی مسلسل کتاب کے طور پر نہ تھی۔ بلکہ جدا جدا پرچون مین بقدر ضرورت لکھکر اُسے چاک کر دیا کرتے تھے۔ **گوشوارہ**۔ یہہ کاغذ گویا مطلوب اصلی تھا۔ جو بعد کھتاونی کے مرتب ہوتا تھا۔ ابتدا مین کل میزان اور اُس کی تفصیل (مدات تسکی و ذیلی) دو مد و سہ مد و چہار مد مین اسمو ار و دیہہ وار ذیل مین تبلائیے جاتے تھے۔

پہلے تین کاغذات گویا بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے۔ جب یہہ گوشوارہ نیار ہو جاتا
تو وہ سب ردی مین پھینک دیئے جاتے۔ اور اُن پر کسی حاکم کی دستخط نہین ہوتی تھی۔
جبکہ اُس زمانہ مین موازنہ ہی نہ تھا تو صحت ابواب کی ضرورت کس کو ہوسکتی تھی۔ ذرمالکیہ
وتائق زبانی ہوا کرتے تھے۔ تو تنقیح کا اصلی کام کیا ہو سکتا تھا۔ صرف میزان وغیرہ کا دیکھہ لینا
یہی تنقیح مین داخل تھا ایک طرح کی تنقیح البتہ ہوتی تھی جس کو محاسبہ کہتے تھے۔ اور یہہ محاسبہ عمال
اور مستاجرون سے لیا جاتا تھا۔ اس کے واسطے کوئی خاص زمانہ معین نہ تھا۔ بعد اختتام
زمانہ مستاجری یا اندرون زمانہ ٹھیکہ۔ یا سالانہ یا جسوقت کوئی مصلحت مالی مقتضی ہوتی تھی۔
(یعنی روپیہ کی ضرورت ہوئی اور اُس کے وصول کی اُمید پائی گئی) اُس وقت حساب کا
مطالبہ ہوتا تھا صورت اُس کی یہ تھی۔ کہ حسابات سردفتر کے دفتر مین بالمواجہہ پیش ہوتے تھے
جمع کی تنقیح سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ صرف رقم اجارہ کی وصول باقی دیکھہ لی جاتی تھی۔ سرکار
اس سے سروکار ہی نہ تھا۔ کہ مستاجر نے جو کچھہ رعایا سے وصول کیا وہ واجبی ہے یا ناواجب
خرچ مین صرف یہہ دیکھہ لیا جاتا تھا۔ کہ سبیل بند مین جو مصارف قرار دیئے گئے ہین۔
وہ بموجب اسناد ہین کہ نہین یا اُن کی واقعیت کے متعلق کوئی ذریعہ اطمینان کا ہے
کہ نہین۔ اگر پورا اطمینان اُن مصارف کا ثابت نہ ہوا تو ایسے رقوم کا اُن سے مواخذہ
کیا جاتا تھا۔ مگر یہہ صورت بہی کمتر ہوتی تھی۔ کیونکہ عمالون کو پوتہ داران وغیرہ سے
فارغخطی بآسانی حاصل ہو جاتی تھی۔ یا فرط احتیاج یا مایوسی کی وجہ سے وہ تھوڑی رقم کے
ملنے پر بھی مال مفت سمجھکر فارغخطی لکھدیتے تھے۔ یا اس امید پر کہ اُن کو مستاجرون کی
طرف سے ان کی حقیت کے ثبوت مین کوئی تحریر ملجاتی تھی۔ یا یہی کافی سمجھا جاتا تھا کہ انکا
نام دفتر مین شریک ہو۔ تاکہ آیندہ ایک استحقاق کا داخلہ بطور سند رہے۔ اسوجہ سے کہ
اُس زمانہ مین معاشداران کو لازم ہوتا تھا کہ ہرسال بلدہ کے صدر دفاتر مین حاضر ہون
اور یہان اپنے اسناد دکھا کر سالانہ جدید احکام عمال و مستاجرین کے نام حاصل کرین

وجہہ جو مصارف بموجب سبیل بند اُن کے ذمہ قرار دیئے جاتے تھے وہ پورے خرچ نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ارباب استحقاق کو اُن کے ملنے کا وثوق و اطمینان تھا۔ اسی بنا پر نصف و ثلث جو معاشداروں کو ملجاتا تھا اُس کو غنیمت سمجھتے تھے۔ اور جو خرچہ و مصارف انتظامی کی غرض سے بنام سہ بندی صادر مقرر ہوتا تھا وہ علانیہ گویا مستاجرین کا عین المال تھا کیونکہ عملہ سرکار کی طرف سے تو مقرر نہیں تھا۔ نہ وہ خود اپنی طرف سے عملہ کا باضابطہ تقرر کرتے تھے۔ کیونکہ زر مالگزاری کی تحصیل جمعیت کے ذریعہ سے کیجاتی تھی اُس وقت کی انتظامی حالت گو کیسی ہی ہو مگر جو حسابات مرتب ہوتے تھے وہ باقاعدہ سیاق بنائے جاتے تھے اور اُن کے حسابی اُصول مستحکم تھے اور بعد لاحظہ مدار المہام دفتر مین دیئے جاتے تھے ان کی تصدیق کی نسبت مُہری قرار ہوتے تھے۔ اور وہ قابل وثوق تھے۔ اور ان کی تبویب کے بارہ مین بھی کسی طرح کی خرابی کا احتمال نہین ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اولاً خود ابواب زیادہ نہ تھے۔ دوسرے اسمواری تفصیل سے ہر رقم کا داخلہ اسطرح ہوتا تھا۔ کہ اُس سے پوری حقیقت جمع و خرچ کی معلوم ہو سکتی تھی۔ چنانچہ یہہ کاغذات اسی حیثیت سے اتبک موجود ہین۔

بہر حال حالات مرقومۃ الصدر کے لحاظ سے ملک کی مالی حیثیت کی یہہ حالت پہونچی تھی کہ خزانہ کا نام نہ تھا۔ قرضہ پر سب مصارف کا دارومدار تھا۔ اور اس کے بہم پہونچنے مین سخت دقتین اُٹھانی پڑتی تھین۔ اس پر بھی جب تک کہ خاطر خواہ سود نہ دیا جائے۔ اور ساتھہ ہی اس کے کوئی جائداد یا کوئی حصہ ملک کا مکفول نکیا جائے قرضہ نہین ملتا تھا۔ سلطنت کے احکام اور وعدون کی کوئی وقعت باقی نہ تھی۔ انتظام و حفاظت و عدالت اور سرسبزی ملک کے واسطے نہ کوئی سررشتہ قایم ہو سکتا تھا نہ اُسکا سرمایہ تھا۔ اور نہ ذریعہ امن و عافیت۔ قتل و ہنگامہ غارت گری و رہزنی سے جان و مال ہر وقت ہر جگہ معرض خطر و ہلاکت مین تھا۔ علم و فن تجارت و حرفت انہین وجوہ سے قطعاً مٹی ہوئی تھی بلکہ

سلطنت مین روپیہ نہونے کی وجہ سے جو خرابیان لازم و ملزوم ہین وہ تمام کیفیت ہر جانب نمایان تھی ۔

ریاست کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے نازک وقت مین ۲۲ ماہ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ کو میر تراب علیخان مختار الملک اول وزارت سے سرفراز ہوئے ۔ ابتدا ہی سے آپ کی توجہ محاسبی اور خزانہ کیطرف مائل ہوئی جسکی اُسوقت اشد ضرورت تھی چنانچہ خلعت وزارت سے سرفراز ہوتے ہی (جسوقت ایوان وزارت مین آپ کی سرفرازی کی نذرین گزرنے لگین) سر دربار دو شخصون سے دوہری نذرین لی گئین ۔ اور بدین ارشاد و تخصیص اُن دو شخصون کو عزت دی گئی کہ یہہ دوسری نذر بہ خدمت محاسبی و خزانہ کی ہے ۔ یعنی ہنمنت راؤ صاحب کا تقرر خزانہ عامرہ کی مہتممی پر ہوا ۔ اور رامراؤ صاحب کا تقرر صدر محاسبی پر ہوا ۔ جو آجکل دفتر صدر محاسب سرکار عالی کہلاتا ہی ۔ اُسوقت اسکا نام منشی خانہ تھا ۔ یہہ نام البتہ اپنے مسمی سے کسیقدر بیگانہ پایا جاتا ہی ۔ مگر اُس کے اسباب یہ تھے ۱ ۔ قدیم سے ہر طرح کے دفتریون کو دار الانشا یا منشی خانہ کہتے تھے ۔ اور چونکہ یہان ایک دفتر بنام دار الانشاء پہلے ہی سے موجود تھا اس لیے اسکا نام منشی خانہ رکھا گیا ۔ ۲ ۔ دفتر حساب اسکا نام رکھنا اُس وقت مصالح ملکی کے بالکل خلاف سمجھا گیا تھا ۔ کیونکہ حساب کا کام قطعاً دفتر مال و دیوانی سے متعلق تھا ۔ اور ان دفترون کے کامون مین کسی کو شریک کرنا یا اپنے طور پر اُن سے کام لینا ایک مشکل کام تھا ۔ بلکہ اس نام سے بھی اُن دفاتر جدید مین حساب کا کام ہونا اہالیان دفاتر قدیم کو گوارا نہین ہوسکتا تھا ۔ اور مدار المہام مرحوم کو ان کی ذرا بھی آزردگی منظور نہ تھی ۔ ان ہی وجوہ سے اُسوقت دفتر مال و دیوانی دفاتر حضوری کہلاتے تھے ۔ اور دفتر محاسبی حسابات دیوانی کا دفتر سمجھا جاتا تھا ۔ اُس زمانہ مین حسابات دفتر محاسبی و خزانہ مدار المہام کی دستخط کے بعد دفتر مال و دیوانی مین دییے جاتے تھے ۔ علاوہ برین کل اسناد کی کارروائی محاسبی کے بعد دفاتر مال و دیوانی کے حوالہ ہوتی تھی ۔

اس زمانہ مین محاسبی کے اقتدارات بالاستقلال کچھ بھی نہ تھے ۔ بلکہ درحقیقت یہہ حالت تھی

کہ گویا خود مدار المہام بذات خاص محاسب سرکار عالی اور منتظم خزانہ تھے۔ کیونکہ ۳۰ برس کا سارا دفتر اسبات کی تحریری گواہی دیتا ہے کہ بلا اجازت و دستخط خاص کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا۔ مدار المہام کے اُس ابتدائی زمانہ مین جو کام بالاجمال اُس دفتر سے لیا جاتا تھا اُس کی تفصیل یہہ ہے
۱۔ مال کے حکام اضلاع کا تقرر۔ ۲۔ معاملات مالگزاری مین حکام مال سے مراسلت ۳۔ امیرون جاگیرداروں اور ساہوکارون کے مقدمات۔ ۴۔ سرکاری قرضونکا لین دین۔ ۵۔ سررشتہ جات کی جانچ ۶۔ تنقیح و تالیف حسابات خزائن۔ ان کامون کے اس اختلاط سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایسے دفتر کو خاص محاسبی قرار دینا یا اس مین محاسبی و خزانہ کو باہمدیگر جدا کرکے دکھانا سخت مشکل امر تھا۔ مگر جب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اسوقت کوئی سررشتہ یا دفتر نتھا۔ اور ان وجوہ پر نظر ڈالی جاتی ہی جو اوپر بیان کیے گئے ہین۔ اور پھر یہہ دیکھا جاتا ہی کہ وقتاً فوقتاً کیسے کیسے سررشتہ قایم ہوئے اور کام کہان کہان بٹ گیا۔ اور آخر کار کون کون سے امور اس دفتر مین باقی رہگئے تو دفتر منشی خانہ کو دفتر محاسبی ہی کہہ سکتے ہین۔

غرضکہ محاسبی راے راؤ کے متعلق ہوگئی۔ اور خزاین اضلاع کا کام بھی اُن کے تفویض تھا خزانہ ہنمنت راؤ کے تفویض تھا۔ اور بلدہ کا کل آمد و خرچ ان کے حوالہ تھا گویا یہہ شہر کے بخشی تھے مگر مجموعی اور ابتدائی حالت یہہ تھی کہ خود ان عہدہ دارون کو بھی اپنے کام اور اقتدار کی حد معلوم نہین تھی۔ اور نہ وہ چاہتے تھے کہ اقتدارات محدود ہون۔ ان کے سوا اور بہت سے دفاتر ایسے بھی تھے جو عہدہ دارون کے نام سے مشہور رہتے۔ مثلاً ا۔ سررشتہ کشن راؤ۔ اس دفتر مین مصارف متفرق کے سوا بلدہ کے معمولداران۔ یومیہ داران۔ انعامداران اور وظیفہ خوارون وغیرہ کی تنخواہ تقسیم ہوتی تھی اسکا دادخالہ سنہ ۱۲۹۲ف تک ہی۔ ۲ سررشتہ شنکر راؤ اس دفتر سے محرم مین سبیلی وغیرہ عید الضحیٰ مین گوسفند شب برات مین آتشبازی اسکے علاوہ اور تقاریب خانگی و سرکاری کا انتظام تھا یہہ دفتر سنہ ۱۲۸۹ف تک رہا۔ ۳۔ سررشتہ عبد الحق یہہ سررشتہ سردار دلیر جنگ دلیر الدولہ کا ابتدائی تقرر ہی جس مین بعض اجزا کو توالی خصوصاً ٹکی

وڈکیتی بہی شریک تھے۔ کاغذات مین محکمہ کے عیوض اُن کا نام ہی لکھا جاتا تھا۔ ۱۲۸۹ف سے ۱۲۹۰ف تک قایم رہا۔ اسموقع پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سنی سالہ وزارت مختار الملک سر سالار جنگ اول کو ۳ دہائیون مین تقسیم کیا جاسکے اور ہر دہائی کو عشرۂ اول و دوم و سوم موسوم کرنیکے بعد حالات لکھے جائین کیونکہ ہر عشرہ قریب قریب مساوی ہے۔ **پہلا عشرہ** ابتدائے وزارت سے ۱۲۷۴ف تک یہہ انتظام جدید ضلع بندی تک ہی۔ اس زمانہ کو **ڈارک اتج** Dark age. کہہ سکتے ہین یعنی عہد تاریک کہنا بیجا نہوگا۔ کیونکہ یہہ زمانہ پہلی خرابیون اور فسور رشون کے کم کرنے یا نہایت خوفناک حالت کو جھیلنے اور بنا سہنے مین گذرا اور ارباب اقتدارات سابق اور مخالفان انتظام سے نہایت ہی سخت مقابلہ رہا۔ اس سبب سے کسی زبردست اصلاح کی نوبت نہ آئی۔ یہہ وہ زمانہ تھا کہ کسی سیول کا وجود بھی نہ تھا۔ **دوسرا عشرہ** آغاز ضلع بندی سے ۱۲۸۴ف تک ہی جسے **مڈل اتج** middle age. کہہ سکتے ہین یعنی دور درمیانی۔ اس زمانہ مین پورا تجربہ کیا گیا۔ اور انکے اچھے بُرے نتیجون نے اصلاح و انتظام کا ایک جوش پیدا کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ ہر وقت کی اصلاح ایک ضروری چیز ہی۔ اور کسی ایک حال پر سکون ہونا تنزل کی دلیل ہی **تیسرا عشرہ** یہ آخری دورہ ہی جو ۱۲۸۵ف سے شروع ہوا۔ روز افزون اصلاحون اور انتظامون نے ملک کو ایک بہترین راستہ پر لگا دیا۔ اور فقط ریاست کے کاروبار مین محدود نہین رہا بلکہ معاشرت و تمدن (سوشیل لائف) مین بھی اسکا اثر پہیل گیا۔ ملک و دولت کی ترقی کے واسطے خیالات مین کافی وسعت پیدا ہوئی اور اسکا اثر ایسا قوی ہوا کہ مدار المہام جیسے بانی اصلاح و فلاح کی اندوہ ناک وفات کی سراسیمگی بھی اس کو فرو نہ کر سکی۔

عشرہ اول مین خزانہ و محاسبی کا کام بالکل قدیم اصول پر رہا حسابات اضلاع کو حکام اضلاع اور اُن کے کارپردازہر سال حاضر ہو کر داخل کرتے تھے اور محاسبی مین اُن کل کاغذات کی تنقیح ہوتی تھی۔ حساب فہمی اور تنقیح اسناد وغیرہ کے بعد مدار المہام کی دستخط سے مزین ہوتے تھے بعد ازان دفاتر مال و دیوانی مین بہیجے جاتے تھے۔ وہان وہ کاغذات بطور سند کے رکھ لیے جاتے تھے

اور اُسکے نقول مصدقہ (مال دیوانی) دفتر محاسبی مین بہی جاتی تہی - چنانچہ یہہ دونون کاغذات صدر
اسوقت تک دونون جگہہ موجود ہین - اور ان کے اسناد دفاتر مال و دیوانی مین رکھے ہین -

اُسوقت تک ابواب مین وہ تفصیل نہ تہی جو مالی موازنہ او تشخیص کے واسطے کار آمد ہوسکتی -
غرضکہ اس زمانہ مین انتظامی امور کیطرح حسابی معاملات مین بہی کسیطرح کا انقلاب نہین ہوا - اور نہ کوئی
جدید اصلاح کیگئی - صرف طرز قدیم کی تنقیح و تالیف طرز قدیم پر ہوتی رہی - اور بدستور حسابات مع
اسناد دفاتر مال و دیوانی کو روانہ ہوتے رہے -

دوسرا عشرہ - یہہ ضلع بندی کے آغاز سے ہی - اسوقت مجلس مالگزاری قایم ہوئی - اور
ٹوٹ بہی گئی - اضلاع کا انتظام کامل بانی ہوگیا - تعلقدار مقرر ہوئے - ہر ضلع مین خزانہ اور بلدہ مین
دفتر تنقیح قایم کیا گیا - حسابات ماہواری تختون پر آنے لگے - دفتر تنقیح تعمیرات جداگانہ قایم ہوا - اور
پہر وہ تنقیح عام مین ملا دیا گیا - اگرچہ یہہ سب کچہہ ہوا مگر حسابات کے ابواب وہی قایم رہے - اور کل
دار و مدار سالانہ حسابات پر تہا -

تیسرا عشرہ - یہہ اُس وقت شروع ہوتا ہی جبکہ رزیڈنسی سے ریاست کے تختہ جات مالی کا
تقاضا شروع ہوا - اور برار کی سالانہ رپورٹون مین اسکے بہیجنے کے پیہم وعدے نظر آنے لگے
مگر اُسوقت تک دفتر محاسبی مین طرز قدیم کے سوا رخیالات تازہ کی ہوا تک نہین لگی تھی - اور نہ
یہہ معلوم تہا کہ ان حسابات کی غایت کیا ہی - اور وہ کسطرح حاصل ہوسکتے ہین - آمد و خرچ کی مفید
تقسیم کونسی ہی - جمع و خرچ کے دونون پہلوؤن پر ابواب صدر و ذیل کس غایت سے کس تفصیل سے
قایم کیے جائین - مد سرکاری کیا چیز ہی - اس مین اور دستگردان اور زر رسال مین کون سے امور
مابہ الامتیاز ہین اور ان کے جدا جدا دکہانیکی کیا ضرورت ہی - اور ان کا اختلاط تصفیہ حسابات مین
کیسا اُلجہاؤ پیدا کرتا ہی - ان حسابات کو طرز جدید و آسانی پر لانے اور مالی مصالح کے قابل
بنانے کے واسطے نواب مکرم الدولہ صدر المہام مال کی نگرانی شروع ہوگئی - مولوی مہدی علیخان
محسن الملک کیحیثیت مجوزہ کارروائی منجملہ اور کامون کے ادہر بہی مامور و مصروف ہوئے - انکی

تحریک سے اسکی مجموعی حالت پر غور اور اسکی اصلاح کیواسطے صدرالمہام موصوف کی میرمجلسی مین ایک مجلس قایم ہوئی جسکے ارکان یہہ ہین - ۱ مولوی مہدیعلی خان محسن الملک معتمد مال - ۲ - نواب قدیر جنگ صدر مہتمم دفتر تنقیح - ۳ - رام کشن راؤ محاسب سرکار عالی - دو تین سال تک برابر اس مجلس کی تحقیقات اور کارروائی جاری رہی - زیادہ تر اس مجلس کا وقت ترتیب حسابات اور ملک کی مالی حالت دریافت کرنے مین صرف ہوا - تاہم کوئی ایسی رپورٹ پیش نہ ہوسکی جس سے سلطنت کی موجودہ حالت کا حسن وقبح اور آیندہ کیواسطے مفید تجاویز اور اُن تجویزون کے وجوہ معلوم ہوتے اسکا سبب سوائے اسکے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا کہ حالات قدیم کی دریافت و اصلاح کیواسطے مجلس کو پورا وقت اور موقع نہ ملا -

سنہ ۱۲۸۶ ف سے دفتر محاسبی اور مدارالمہام مین ایک وساطت کا سلسلہ قایم ہوگیا یعنی اکثر کارروائیان صدرالمہام مال کے ملاحظہ مین پیش ہوتی تھین - اور انکی دستخط کے بعد مدارالمہام کی پیشی مین جاتی تھین مگر وساطت فقط اُنھین کاغذات کے بارہ مین تھی جو درحقیقت فرائض محاسب سے جدا اور متعلقات مال (فینانس) سے علاقہ رکھتے تھے ورنہ خاص محاسبی کے کاغذات راست مدارالمہام کے ملاحظہ مین پیش ہوتے تھے - اس کارروائی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل وہ کاغذات جو خاص عام کے سمجھنے اور سرکار انگریزی مین پیش کرنے کے قابل تھے - طرز جدید مین مرتب ہوگئے اور دائمی نگرانی - متواتر ہدایات مسلسل اصلاحون - اور عمدہ تجویزون نے وہ حیثیت پیدا کردی کہ اسکی درستی کی کامل امید ہوگئی - اور ان کوششون کی بدولت جو اصلاحین عمل مین آئین وہ لکھی جاتی ہین - ۱ - دفتر تنقیح عام توڑ دیا گیا - اور محاسبی مین اس کا الحاق ہوا - ۲ - تنقیح تعمیرات کا دفتر معتمد تعمیرات سے متعلق کیا گیا - ۳ - تحویلات کا عمل کل حسابات سے موقوف کیا گیا - ۴ - ہدایت نامہ کے طور پر ایک تفصیلی گشتی نشان مورخہ ۲۳ - رمضان سنہ ۱۲۹۵ھ جاری کی گئی - ۵ ضلع اور تحصیل کے حسابات کا دستورالعمل مرتب و مشتہر ہوا - ۶ - سنہ ۱۲۸۸ ف کا موازنہ مرتب ہوا اور اسکے ساتھہ ایک عمدہ کیفیت لکھی گئی جس سے سابق وحال کی مالی حیثیت کا عمدہ اندازہ ہوسکتا ہے - ۷ - سنہ ۱۲۸۷ ف کا جمع وخرچ اُصول جدید پر مرتب ہوا - ۸ - ابواب کی درستی مالی مصالح کے

اعتبار سے کیگئی ۹ - چار اشخاص ملازمان سرکاری سے منتخب ہوکر برار و بمبئی مین محاسبی کا
کام سیکھنے کے لیے بھیجے گئے - اور کامیابی کے بعد محاسبی کے مددگار مقرر ہوئے
صورت اِس تقرر کی روبکار دفتر مدارالمہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری موسومہ صدر محاسب
سرکار عالی اس طرح درج ہے "الف کار آموزان حساب کہ بذریعہ صاحب عالیشان بہادر
برائے واقفیت اصول و فروع حساب کہ در سرکار عظمت مدار جاری ست - بہ بمبئی و برار فرستادہ
شدند - بعد حصول اسناد لیاقت واپس آمدند - و در کارروائی حساب سرکار عالی واقفیت حاصل کردند
لہذا تقرر ایشان بر مددگاری محاسب سرکار عالی حسب تفصیل کردہ میشود -
لالہ گیا پرشاد مددگار - کار ترتیب موازنہ و نگرانی نقدی خزانہ ہائے اضلاع سرکار عالی
و منتی خانہ - و عام نگرانی بہ ماتحتی محاسب سرکار عالی بہ ایشان متعلق خواہد بود مولوی رکن الدین
مددگار - کار تالیف حسابات یعنی ترتیب صدر گوشوارہ جمع و خرچ کل ریاست و ترتیب بہی کھاتہ
با بواری - آمدنی و خرچ کہ آنرا در انگریزی لیجر و جنرل گویند - و کار ترتیب سلک بٹی ہائے
اضلاع - و دیگر سررشتہ جات - و ترتیب پیشگیات مولوی عبدالرحیم خان مددگار کار تنقیح
برآوردات تنخواہ - دیہہ صادر - و متفرقات - و جمع و خرچ ہائے دفاتر بلدہ و خزانہ عامرہ - و
تنقیح پیشگیات - و دستگردان - مولوی سید احمد مددگار کار تنقیح بابتہ اضلاع و تنقیح پیشگیات
و دستگردان **ب** - برای اطلاع انتظام دفتر بہ ماتحتی ہر مددگار یک منتظم منجملہ ملازمان موجودہ دفتر تجویز
باید کرد تا کارروائی صیغہ حساب متذکرہ صدر بہ نگرانی مددگار و منتظم از دیگر صیغہ جات علحدہ باشد -
و ہر مددگار و ہر منتظم بابتہ کار خود ذمہ دار باشند **ج** تقسیم کار بجائے باب وار ضلع وار کردہ شود کہ
در تمامی ممالک سرکار عظمت مدار ہمین اصول جاری ست **د** - کار تنقیح و نگرانی صیغہ جمع یعنی وصول باقی
وغیرہ بعد منتظم سپرد کردہ شود و منتظم حال صدر منتظم مقرر شود **ہ** جملہ مددگاران ماتحت محاسب
سرکار عالی تابع حکم ایشان خواہند بود - و بر مراسلات سرکاری تا بہ امکان دستخط محاسب سرکار عالی
بہ شرط اجازت ایشان دستخط مددگار خواہد شد - مگر بر اجازت نامہ ہائے ادائی رقم و کل رقومات

نقدی از خزانہ ہائے اضلاع واجرائے احکام ادائی رقم۔ ہر نوع کہ باشد۔ دستخط محاسب سرکار عالی ضرورت شد۔"

حاصل یہ کہ محاسبی کا سارا کام مددگارون مین منقسم ہو چکا تھا۔ بلکہ آخر مین صدر محاسب نے دستخط کے اختیارات بھی اول مددگار کو دیدیے تھے۔ ان تعلیم یافتہ لوگون کا تقرر بحیثیت مددگاری محاسب سابق کی ماتحتی مین اس بے اقتداری کے ساتھ قرار پایا تھا کہ وہ بوجوہ چند در چند کوئی نمایان کام نکر سکے۔ البتہ صدر محاسب کے چند مہینے علالت کے زمانہ مین جب کام کا انحصار انہین پر رہا۔ اُسوقت کارہائے مفصلۂ ذیل ان کے زمانہ مین ہوئے۔

۱۔ تنقیح کا کام کلیتاً بابوار تھا ضلع وار کردیا گیا۔ ۲۔ علاقہ جات کی تقسیم بتقلید انگریزی گئی ۳۔ تنقیح اضلاع مین تخمینجات وکتب اغراض تصفیہ کے نمونے اور اُنکی کارروائی۔ ۴۔ تالیف مین کہنادی کی بنیاد بڑی گوشوارہ بابوار مرتب ہوا۔ ۵۔ تصفیہ کے واسطے عملہ ہنگامی منظور ہوا ۶۔ ضروری گشتیات امور ذیل کی نسبت جاری ہوئین۔

الف امانت ٹپہ سرکار عظمت مدار کا تصفیہ ب بابید داد و باید گرفت سرکاری دریافت کرنیکی ہدایت۔ ج۔ موازنہ کا ضابطہ۔ د بقایا رسوم ویومیہ وغیرہ کی تصدیق کے واسطے جو کارروائی طولانی ہوتی تھی۔ اُسکی اصلاح کی تجویز۔ ۷۔ سی سالہ تخمینجات مدار المہام کے زمانہ وزارت کے آمدوخرچ کا سرسری طور پر مرتب ہونا۔

مگر افسوس ہے کہ آغاز کار ہی مین ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ مین مختار الملک سالار جنگ اول کا انتقال ہوا۔ بعد انتقال ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ۔ مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار سرکار عالی مدار المہام مقرر ہوئے۔ اس عہد مین ٹپا جی راما راؤ مہتمم خزانہ محاسبی پر مامور ہوئے۔ اور معتمد مال کو حکم دیا گیا کہ مددگاران محاسبی کا تقرر دوم تعلقداریون پر کیا جائے۔ (مراسلہ صدر محاسبی نشان ۱۴۵۷، جمادی الاول ۱۳۰۰ھ) مہنت راؤ سابق صدر محاسب۔ ناظم دفاتر نظارت وانتظام امور پیشی سرکار عالی (مہاراجہ بہادر مدار المہام کے وقت مین یہ عہدہ قرار پایا تھا) قرار پائے۔ اور اُن کے فرزند خزانہ عامرہ کے

مہتمم بنائے گئے ۔

۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بموجب فرمان ..... سالار جنگ ثانی نواب میر لائق علیخان بہادر خلعت وزارت سے سرفراز ہوئے اور منیر الملک بہادر مال و فینانس کی معین المہامی کی خدمت پر سرفراز ہوئے ۔ صدر محاسبی پر حسن بن عبداللہ (جو ضلع بیڑ کے اول تعلقدار تھے) کا تقرر ہوا ۔ اور سنہ ۱۲۹۳ف تک جو اصلاحات و کارروائیاں حسن بن عبداللہ کے زمانہ مین ہوئین اُن کی تفصیل یہہ ہے ۔

۱۔ سرکاری بانددادو بابد گرفت کا اندازہ ۲۔ قرضہ یعنی سالانہ کارروائیون کا انسداد ۳۔ عملہ کا انتظام اور اوسکا تقرر ۔ اور کام کی تقسیم ۔ ۴۔ تخمینجات اصلاح مصارف کی ترتیب ۔ ۵۔ دستورات مروجہ کا فراہم اور مسلسل کرنا ۶۔ ملتویات کی حقیقت اور مقدار کا دریافت کرنا اور اُسکے فیصلہ کی صورت ۷۔ معمولی کارروائیون کا بروقت جاری کرنا ۸۔ تالیف اور نگرانی نقدیات کا باضابطہ انتظام ۔ ۹۔ محافظی کا بندوبست ۔ ۱۰۔ اسی سالہ تخمینجات کی تکمیل و کیفیت تفاوت سالانہ ۔ ۱۱۔ فرامین انگریزی کا ترجمہ ۱۲۔ امور غیر متعلق دفتر صدر محاسبی کی منتقلی سررشتہ جات متعلقہ مین ۱۳۔ الحاق چند خزائن جداگانہ از صدر خزائن ۱۴۔ تنقیح فوج کا دفتر محاسبی مین شامل ہونا ۔ اور اُسکا انتظام ۔ ۱۵۔ ترتیب حسابات برعایت ۱۶۔ ماہی لوجہ قرارداد آغاز سال فصلی بجائے مہر از آذر ۔

اس کے بعد اور بہی اصلاحات وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین جن کی وجہ سے خاص اس محکمہ مین نمایان طور پر ترقی ہوئی سنہ ۱۳۰۸ئین حسب فرمان اعلیحضرت ... خاص طور پر ایک کنٹرول جنرل آف اکونٹس حسب انتخاب گورنمنٹ آف انڈیا مستعار لیے گئے جنکا نام مسٹر کرالی تھا ۔ آپکا ۲۲ محرم سنہ ۱۳۱۱ھ کو تقرر ہوا ۔ اور آپ کے زمانہ قیام مین بہت کچھہ اصلاحین عمل مین آئین جسکی وجہ سے اس محکمہ مین قابل قدر ترقی ہوئی اسکے بعد کے حالات فراہم نہو سکے بمجبوری اختصار کیا گیا ۔ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر صدر محاسب مقرر ہوئے ہین ۔ اونکا تختہ اور اخراجات کا تختہ درج کیا جاتا ہی ۔

تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر	نام
۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ کو مستقل ہوئے	محمد منور خان صاحب +	۔	رام راؤ صاحب

صدر محاسب سرکار عالی

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
۱	۲	۳	۴
ہنمنت راؤ صاحب ×	•	راجہ مرلی منوہر آصف نواز دنت بہادر	۱۴-رجب سنہ ۱۳۱۰ف کو تقرر ہوا
رام کشن راؤ صاحب	•	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	۱۰-اشعبان سنہ ۱۳۲۲ف کو سرکار انگریزی سے مستعار آئے۔
پٹابھی رامراؤ	•	بابو نند لال صاحب سیل	۲۶-اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف کو مددگاری فینانس سے آئے
نواب عماد نواز جنگ	۱۰-ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تعلقداری سے مقرر ہوئے	جن ناموں پر یہ علامت × ہے مہتمی خزانہ عامرہ سے صدر محاسبی کی خدمت پر آئے تھے۔	
نواب مقرب جنگ بہادر	۱۵-اردی بہشت سنہ ۱۲۹۶ف		

اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف

نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم
(الف) صدر محاسب	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	عملہ ہنگامی	[illegible]
مددگار - ۵	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]	الونس	[illegible]
منتظمان - ۶	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
اہلکاران - ۲۱۳	[illegible]	میزان (الف)	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
چپراسیان ۶۹	[illegible]	(ب) شاخ تنقیح تعمیرات و آبپاشی		میزان شاخ تنقیح	[illegible]
عملہ ہنگامی -	[illegible]	مددگار محاسب - ۱	[illegible]		
میزان	[illegible]	اہلکاران - ۴۲	[illegible]	صدر میزان محاسبی	[illegible]
الونس -	[illegible]	چپراسیان وغیرہ ۱۵	[illegible]		

سکہ

فصل ۲

بعد زوال سلطنت مغلیہ ۱۸۵۸ء تک مختلف سمتالون کے جو سکے حیدر آباد مین رائج تھے وہ چلنی سکے کہلاتے ہین تاریخ رشید الدین خانی صفحہ (۳۲) مین سکہ جات چلنی کا ذکر اسطرح پر کیا گیا ہی کہ "گو یہان بازار مین لین دین اور خرید و فروخت کا ساہوکاری حساب سب چلنی ہی مین ہوتا ہی مگر خاص سکہ چلنی کا کوئی وجود پایا نہین جاتا اور دریافت و تحقیقات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ چلنی کوئی خاص سکہ نہ تھا۔ بلکہ سکور۔ گدوال۔ گرمٹکال۔ اور مددورہی کے سکہ (ان ہی چارون کا چلن تھا) چلنی کہلاتے تھے۔ اور سب کی قیمت بھی یکسان اور ایک ہی تھی چنانچہ وظائف۔ منصب۔ تنخواہ۔ وصول مالگزاری وغیرہ مین یہی چارون منذکرہ سکے ملے ہوئے دیئے اور لیے جاتے اور برابر چلتے تھے۔ اور یہی چلنی۔ اور شہر چلنی کہلاتے تھے"۔

جہان تک ان سکون کی تحقیق کی گئی اُس سے پایا جاتا ہی کہ یہہ چلنی سکے یا تو رائج کنندہ کے نام سے یا اُس مقام کے نام سے جہان وہ مسکوک ہوتے تھے نامزد تھے۔ یا اُن علامات کے ساتھہ موسوم تھے جو اُن سکون پر منقش ہوتے تھے مثلاً۔

نام

۱۔ الیستن شاہی ۲ گوبند بخشی ۳ بہادر شاہی ۴۔ اکبری ۵۔ عالمگیری ۶۔ شاہجہانی ۷۔ سکندر چلنی ۸۔ ناصر چلنی۔

مقام

۱۔ ارکاٹی ۲۔ گدوالی ۳۔ مددوری ۴۔ بلاریڈی ۵۔ گرمٹکالی۔ ۶ بیلاپوری ۷۔ منڈاکی ۸۔ دولت آبادی ۹۔ گوپال پیٹھہ ۱۰۔ اندور ۱۱۔ چاندور ۱۲۔ نارائن پیٹھہ ۱۳۔ ناگپور۔ ۱۴۔ سکور۔ ۱۵۔ دو پہیے کاٹون۔ ۱۶۔ امراوتی ۱۷۔ باغ چلنی ۱۸۔ شہر چلنی۔

علامات

۱۔ سری سکہ ۲۔ طرہ ۳۔ توکا ۴۔ زری ٹکہ ۵۔ ترنال ۶۔ صورتی یا چہرہ شاہی ۷۔ کلمہ یا اکبری۔ ۸۔ تینتی ۹۔ سوئی ۱۰۔ دو ونڈی ۱۱۔ پیپل ناری[۱] جس پر پیپل کے پتہ کا نشان ہوتا ہی ۱۲۔ ذوالفقاری۔

---

[۱] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ ۲۰۷۔

چونکہ اِن سکون پر رائج کنندہ کا نام اور مقام ضرب نہین ہوا کرتا تھا اس لیے اُن کا امتیاز اُسوقت تک مشکل ہی جبتک کہ کوئی واقف کار شخص اُنکی علامات وغیرہ کو نہ تبلائے۔ اِن سکہ جات کے نسبت صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نے سنہ ۱۳۰۱ھ مین جو حالات سرکار مین لکھکر بھیجے تھے[1] اُنکا خلاصہ حسب ذیل ہی۔

۱۔ سکہ گوبند بخشی۔ اِسپر کی عبارت صاف پڑھی نہین جاتی مگر اسکے ایک جانب حروف شاہ اور ہندسہ ۱۲۳۵ پڑھے جاتے ہین اور ایک پھول[2] بھی ہوتا ہی اور دوسرے جانب سنہ ۱۲ اور علامت شمشیر کندہ ہی۔ اوایل تیرہوین صدی مین بزمانہ مدارالمہامی راجہ گوبند بخش بمقام حیدرآباد یہہ سکہ مسکوک ہوا۔ سنہ ۱۲۲۷ھ سے سنہ ۱۲۳۵ھ تک کے مسلسل سکہ دیکھے گئے ہین۔ انکے سوا اور سنوں کے بھی اگر یہہ روپیہ بنا ہو تو معلوم نہین مگر اب تو نہین ملتا۔ وزن مین بہ نسبت حالی سکے ایک دال کم ہی حالی کے ساتھ اسکا بٹہ فیصدی ۵ سے ۶ تک ہی یعنی ماسہ گوبند بخشی ۱۰ ماسہ حالی کے ہوتے ہین۔ ضرورت کے وقت فیصدی دو روپیہ بٹہ سے بھی ٹوٹتا ہی اور کہین یہہ شرح لعہ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ضلع اورنگ آباد مین یہہ سکہ شاذ و نادر پایا جاتا ہی۔ ضلع پربہنی مین اکثر مستعمل ہی خصوصاً تعلقہ بسمت نگر مین اسکا رواج زیادہ ہی۔ اور ضلع ناندیڑ کے تعلقات بھینسہ وغیرہ مین اور رانبڑ تعلقہ حالہ گانون کے گرد و نواح مین یہہ سکہ مروج ہی۔

۲۔ سکہ توکا۔ عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہین جاتی۔ ایک جانب لفظ شاہ پڑھا جاتا ہی دوسرے جانب سنہ جلوس نیز علامت شمشیر منقش ہی۔ اسپر کے بالائی سنوں سے اسکا زمانہ سنہ ۱۲۳۲ھ سے سنہ ۱۲۴۳ھ تک دریافت ہوتا ہی۔ سنہ ۱۲۴۱ھ کے ساتھ سنہ جلوس (۲۰) ہی۔ تعلقدار صاحب اورنگ آباد لکھتے ہین کہ یہہ سکہ حسب الحکم خوشحال چند گجراتی بمقام اورنگ آباد محلہ ٹکسال مین تیار کرایا گیا تھا۔ اسکا نام تعلقدار اورنگ آباد نے سکہ کہام گانون تبلایا ہی۔ مولوی غلام رسول صاحب سوم تعلقدار نے اس سکے کے موجد کا نام نکارام لکھا ہی۔ جو اورنگ آباد کے نظامت پر مامور تھے

[1] مراسلہ صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان ۹۴۰ مورخہ ۲۰ فروردی سنہ ۱۳۰۱ف مرسومہ ہوم سکرٹری۔
[2] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ (۲۲۷)

اب یہہ سکہ نہین بنتا اور نہ اب ضلع اورنگ آباد مین اُسکا چلن ہی۔ البتہ تعلقہ حدگانون ضلع ناندیڑ کے گرد و نواح مین ابھی تک مروج ہی۔ ضلع پربھنی کے اکثر تعلقات مین بیوپار اسی سکہ سے ہوتا ہی اسکی چاندی اور وزن گوبند بخشی کے برابر ہی۔ حالی کے ساتھہ فیصدی لعہ اسکا بٹہ ہی مگر خاص حالتون مین یہہ شرح کم سے کم للعہ تک اور زیادہ سے زیادہ لعہ تک پہونچ جاتی ہی۔

۳۔ سکہ پیستن شاہی۔ ایک جانب الفاظ شاہ غازی کے سوا اور کچھہ پڑھا نہین جاتا ان الفاظ کے ساتھہ ایک مختصر گل بہی منقش ہی۔ دوسرے طرف سنہ جلوس اور علامت شمشیر منقوش ہی پیستن جی جورام چند و نعل اور نواب سراج الملک مدار المہام مرحوم کے عہد مین تعلقات برآنکے تعہدار تھے ان کے زمانہ مین یہہ سکہ بمقام حیدرآباد مسکوک ہوا اور انہین کے نام سے مشہور ہی ۱۲۵۳ھ سے ۱۲۵۶ھ تک کے سالون کے روپے دیکھنے مین آتے ہین وزن و عیار مین مانند نوکا اور گوبند بخشی کے ہی۔ عموماً حالی کے ساتھہ فیصدی عہ روپیہ کا تفاوت رکھتا ہی مگر خاص وقتون مین اس بٹہ کی شرح کمی مین للعہ تک اور زیادتی مین عہ تک پہونچ جاتی ہی۔ ضلع ناندیڑ کے دیہات اطراف و تحصیل حدگانون مین اس کا رواج ہی۔ اور ضلع پربھنی کے چند تعلقات مین بھی مستعل ہی۔

۴۔ سکہ سکندر جاہی۔ ایک رُخ پر محمد شاہ[۵۲] بادشاہ غازی اور سنہ۔ اور دوسرے رُخ پر۔ "فرخندہ بنیاد میمنت" یہہ الفاظ نظر آتے ہین ۱۲۱۸ھ سے ۱۲۱۷ھ تک کے سالون کے روپے مسلسل نظر سے گذرے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سکہ حضرت نواب سکندر جاہ مرحوم کے عہد مین مسکوک ہوا تھا۔ وزن اور چاندی حالی کے موافق ہی مگر خاص حالات مین بٹہ حالی کے ساتھہ فیصدی ایک روپیہ سے للعہ تک اور عام طور پر عاں فیصدی ہوتا ہی۔ تعلقدار ناندیڑ نے لکھا ہی کہ ۱۲۱۸ھ کا مسکوک سکہ خالص نقرئی ہوتا ہی۔ اور قیمت مین بہ نسبت حالی کے دو آنے زیادہ بڑھا ہوا ہی مگر فی زمانہ وہ بات کم ہی۔ ضلع پربھنی کے تعلقات اور ہنگولی مین اِس سکہ سے بھی بیوپار ہوتا ہی۔

---

۵۱ اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ ۲۷۰۔ ۵۲ غالباً محمد شاہ ہوگا۔

۵ - سکہ تھنی - اسکے ایک رخ پر الفاظ (سنہ جلوس میمنت) اور شمشیر کی علامت منقش ہی شمشیر کے قبضہ مین ایک تھنی رہتی ہی - تحقیقات مین اس کے موجد کے نسبت یہہ بات دریافت ہوئی ہی کہ راجہ چند ولعل کے خاندان کے کوئی صاحب جو امراوتی واقع ملک براڑ مین حاکم تھے انہون نے اسکو ضرب کرایا تھا اور تعلقدار اورنگ آباد نے لکھا ہے کہ ہنمنت راؤ نامی داروغہ ٹکسال کے اہتمام سے یہہ سکہ بنایا گیا تھا جسکے نام کے حروف بھی اوپر کندہ ہین - بجز سکہ جات مسکوکہ سنہ ۱۲۳۶ء ۱۲۳۷ھ و ۱۲۳۸ھ دوسرے سالون کے روپے نہین دیکھے گئے - اس سے پایا جاتا ہی کہ صرف انہی تین سالون مین یہہ سکہ مسکوک ہوا ہوگا - حالی کے مقابلہ مین فیصدی ۲ عہ کے بٹہ سے بکتا ہی - اور ارزانی کی حالت مین یہہ شرح ۸ تک پہونچتی ہی - پرہنی مین بعض جگہہ یہہ سکہ مستعمل ہی۔

۶ - امراوتی - اسکا استعمال صوبہ اورنگ آباد مین تو کہین نہین ہی مگر شاذ و نادر دیکھنے مین آتا ہی - اسکا دار الضرب امراوتی ملک براڑ مین ہی جو حال مین بطور امانت سرکار عظمت مدار کے قبضہ مین ہی اسکا زمانہ سنہ ۱۲۳۹ھ سے ۱۲۴۱ھ تک کا ہی - جو روپیہ کے بالائی سنہ سے دریافت ہوا اسکی عبارت پڑھی نہین جاتی مگر اُس پر کٹار کی علامت ہوتی ہی - یہہ گوبند بخشی کے ہم وزن اور عیار مین اسی کے مساوی ہی حالی کے ساتھ فیصدی للعہ یا ۱۲ عہ کا بٹہ کھاتا ہی - کم از کم ۱۰ عہ روپیہ سے بکتا ہی -

۷ - سکہ سگور - اس پر ایک حرف بالبودہ مین کندہ ہی جو پڑھا نہین جاتا[1] - یہہ سمستان سگور کا مضروب ہی - جو ضلع محبوب نگر مین واقع ہی - اسکے موجد سمستان مذکور کے راجہ ہین - زمانہ سنہ ۱۲۴۰ھ کے قبل کا پایا جاتا ہی - وزن مین گوبند بخشی سے دال بھر کم ہی اور بہ نسبت حالی دو ماشہ کم حالی کے ساتھہ فیصدی للعہ سے ۱۰ عہ تک اسکا بٹہ ہے اگرچہ اسکا عام چلن اس صوبہ مین نہین ہی - مگر کبھی کبھی لین دین مین آجاتا ہی -

۸ - سکہ گوپال بھیٹہ - اس سکہ پر کی عبارت پڑھی نہین جاتی بجز حرف دگو، गो سے

---

[1] یہہ حرف (دجہ) [illegible] ہی -

اسکا مقام ضرب گوپال پیٹھہ ہی موجد وزمانیکا حال متحقق نہین ہوا سنہ ۱۲۸۶ آ و ۱۲۳۹ء
سنہ کے مضروبہ روپیے مختلف طور پر دیکھے گئے۔ وزن نقرہ مثل گوبند بخشی کے ہی۔ بٹہ
حالی کے ساتھہ فیصدی ۸ سے ۱۰ تک ہی۔ ضلع ناندیڑ پربہنی وبیڑ کے بازارونمین
یہہ سکہ بعض وقت چل جاتا ہی۔

۹۔ سکہ گدوال۔ یہہ سکہ مشابہ ہی سکہ گوپال پیٹھہ کے۔ اس پر سیندی کا ایک درخت
ہوتا ہی۔ اسکا زمانہ بھی قریب قریب گوپال پیٹھہ کے زمانہ کے ہی۔ سمستان گدوال کا مسکوک شدہ
ہی۔ یہہ حالی کے ساتھہ ۹ کا بٹہ کہاتا ہی۔ ضلع ناندیڑ اور پربہنی مین کبھی کبھی اسکا استعمال
ہوجاتا ہی۔

۱۰۔ سکہ نارائن پیٹھہ اسکی عبارت ٹھیک ٹھیک پڑہی نہین جاتی۔ مگر لفظ شاہ عالم اور
حروف بالکبودہ مین (دنا) ۱۱۳ اسکا مقام ضرب سمستان نارائن پیٹھہ ہی۔ جو اب ضلع محبوب نگر مین
واقع ہی۔ اسکے موجد نارائن پیٹھہ کے زمیندار ہین۔ زمانہ ٹہیک معلوم نہین ہوا صرف سنہ ۱۲۸۶ کا
سکہ دیکھا گیا ہی۔ زیادہ تر ضلع بیڑ مین اسکا چلن ہی اور شاذونادر ناندیڑ مین بھی۔ دونون ضلعون سے
اسکی حقیقت وصول ہوئی مگر یہہ نہین بتلایا گیا کہ حالی کے ساتھہ اسکا بٹہ کیا ہی بعض سکہ جات ہین
ایسے خالص چاندی کے نکل آتے ہین جو دوسرے سکون مین کم ہونگے۔

۱۱۔ سکہ چاندوڑ[1]۔ اس کے ایک جانب الفاظ (شاہ عالم) اور دوسرے طرف سنہ جلوس اور
کچھہ کٹے حروف منقش رہتی ہین۔ اسکے موجد کا حال معلوم نہین ہوا۔ یہہ سکہ موضع چاندور ضلع ناسک
حال علاقہ انگریزی کے دار الضرب مین مسکوک ہوا ہی۔ یہہ سکہ بہت پرانا معلوم ہوتا ہی۔ اسپر کا
سنہ پڑھا نہین جاتا۔ سو سال قبل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ وزن مین بہ نسبت حالی کے ایک گہونگچی کم ہی
چاندی خالص ہمیشہ حالی سے زیادہ قیمت پر بکتا ہے۔ بٹہ ہوتری فیصدی ۹ ہوتی ہی اس کا

[1] یہہ سکہ باجی راؤ اخیر پیشوا کے عہد حکومت مین بمقام پونہ وستارہ مسکوک ہوا تھا۔ اور قلمرو پیشوایان کے ممالک
متوسط مین بہت زیادہ مروج تھا اسمین چودہ آنہ کی چاندی رہا کرتی تھی۔ رتنا گری مین بھی یہہ سکہ رائج رہا۔ ج
ر۔ ا۔ س۔ ب۔ جلد (۲۲) نمبر ۵۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹۔

استعمال بہت کم ہی۔ مگر شاذ و نادر بازارون مین آجاتا ہی۔ اسی چاندوڑ کے قریب اکوسی۔
واہے گانون اور سری سکہ[1]۔ یہہ تین سکے نظر سے گذرے ہین۔ ان تینون کا مقام ضرب
چاندوڑ ہی بتلایا جاتا ہی۔ ان کی کل کیفیت چاندوڑ کی سی ہی۔ صرف سری سکہ مین یہ حروف
بالبودہ [illegible] سری کندہ ہے۔

۱۲۔ سکہ ترنالی۔ یہہ سکہ قصبہ ترنل مین۔ بعہد وزارت نواب رکن الدولہ مرحوم ظفر الدولہ
مسکوک کرایا تھا۔ وزن حالی سے ایک دال زاید ہی۔ اور نقرہ خالص بہ نسبت حالی کے تین آنہ
گران ہی۔ اس پر ایک علامت ہندوؤن کے تلک کی موجود ہی جو ان کی پیشانی پر رہا کرتی ہی۔

۱۳۔ سکہ گورٹکال۔ یہہ سکہ قصبہ گورٹکال حال مشمولہ ضلع گلبرگہ مین بعہد زمینداری
مسکوک ہوا تھا۔ اسمین دو قسم ہین ایک قدیم جس کی چاندی خالص اور بمقابلہ حالی ۲ر گران ہے
دوسرے اسکے بعد کا جو بمقابلہ ۳ر ارزان ہی۔ اسکا رواج یہان اورنگ آباد کی طرف کم ہی۔

۱۴۔ سکہ بیلاپوری۔ یہہ سکہ مثل سکہ گوبند بخشی۔ اسی ریاست کا بنا ہوا ہے۔ اورنگ آباد
گزیٹیر مین بیان کیا گیا ہی کہ اسکے ایک جانب چہرہ آفتاب منقش ہی[2] زمانہ کا پتہ نہین چلتا۔ بازارون مین
کبھی کبھی آجاتا ہی۔ حالی کے ساتھ فیصدی ۷ر روپیہ کا بٹہ ہی۔

۱۵۔ سکہ منڈاکی۔ منڈاکی کرناٹک کے ایک موضع کا نام ہی۔ غالباً وہین کا بنا ہوا ہوگا۔ یہان
بالکل کمیاب ہی۔ اسکی چاندی و نرخ بالکل سکہ چاندوڑ کی سی ہی۔

۱۶۔ سکہ دولت آبادی۔ اسکے ایک رخ پر (بادشاہ غازی اور سنہ) کندہ ہین دوسرے
رخ پر کے الفاظ پڑھے نہین جاتے بجز الفاظ جلوس میمنت مانوس کے علامت خصوصی لفظون کی
توکلدار انگلیزی معلوم ہوتی ہین جسکو بعض لوگ علامت قلعہ بتلاتے ہین۔

---

[1] رسالہ جنرل رایل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال جلد ۲۲ نمبر ۵ کے صفحہ (۱۹) پر بیان کیا گیا ہی کہ سری سکہ کا چلن سنہ ۱۸۳۵ء مین (جبکہ پونہ کا دار الضرب بند ہوا اسی سال) موقوف کر دیا گیا۔ اور وہ کولاپور انگلیوں کا سکہ کہلاتا تھا۔ اسکے سری سکہ کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس پر سے حروف ناگری ہوا کرتے تھے اور سکہ کے وسط مین (سری) ہوا کرتا تھا۔
[2] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ (۷۲۰)

۱۷- سکہ ترسول- یہہ روپیہ اگرچہ سکہ حالی کیطرح ہے- مگر بالکل سکہ سگور کا دور رکھتا ہے
ایک جانب اس کے بادشاہ غازی اور آٹھہ نقطہ ایک جگہہ ہونیسے مدور شکل کا پھول نظر آتا
ہے ان حروف کے پائین مین اور بھی چند خطوط اور نقوش سکوسی نظر آتے ہین مگر وہ خطوط سمجھہ مین
نہین آتے اور دوسرے جانب بخط بالبودہ [illegible] جی کا حرف ہے جس سے مراد جیاجی راؤ
لیجاتی ہے جو مہاراجہ گوالیر تھے- حروف کے ساتھہ ایک شکل ( ) منقش ہے جو غالبًا
تیر اور کمان ہے- ترسول سکے اصل معنی بزبان سنسکرت ایک ہتیار کے ہین جس مین
ایک سیدہی مخروطی سیخ ہوتی ہے- اور اُس پر تین نوکین لگی ہوئی ہوتی ہین- چونکہ یہہ
علامت اُس پر منقش ہے لہذا اسکا نام ترسول ہے- اسکے ترویج کے زمانہ کا حال نہین کھلتا- پرانے
روپیون کی تعداد گوالیار مین بھی کم ہے-

۱۸- سکہ دو دنڈی- اس سکہ پر دو لکیرین ہین اور اُس پر ایک چاند بنا ہوا ہے
اور چاند کے حلقہ مین تارے بہی ہین اور کچھہ حال معلوم نہین ہوا-

۱۹- سکہ ارکاٹی- اس سکہ پر سنہ جلوس (۳۰) ہے اوپر اورنگ زیب کا
نام منقش ہے- نام کے مناسبت سے ارکاٹ کا سکہ ہونا چاہیے- کس ملک کا ہے- صحیح
معلوم نہین ہوتا- حالی کے ساتھہ فیصدی ۵ کا بٹہ رکھتا ہے- بیوپار مین کم مستعمل ہے-

۲۰- سکہ ناگپوری- اس سکہ پر کا سنہ پڑہا نہین جاتا- نہ مقام دار الضرب کا پتہ چلتا
حالی کے مقابلہ مین فیصدی سے کا بٹہ رکھتا ہے-

۲۱- زری ٹکہ[1]- یہہ سکہ پیشواؤن کے زمانہ مین رائج تھا- اورنگ آباد مین بھی
اُسکا رواج رہا-

۲۲- پیپل ناری- اس سکہ پر ایک پیپل کا پتہ ہوا کرتا ہے- اورنگ آباد مین رائج تھا

[1] اسکو ہری پنت پھڑکے نے مسکوک کرایا تھا جو پیشواؤن کا سپہ سالار تھا اور اُس پر مرہٹون کے زری پٹکہ کا نشان ہوا کرتا تھا- اضلاع خاندیس اور ناسک مین بعہد حکومت پیشوایان آخر رائج تھا- ج- ر- ا- س- ب- جلد ۲۲ نمبر ۵۰ صفحہ ۱۹۹-

۲۳- ذو الفقاری- اس سکہ پر پیش قبض کا نقشہ ہوا کرتا ہی- اورنگ آباد مین رائج تھا-

۲۴- دا ہیے گادن اور رسری سکہ- ان نامون کے سکہ بھی اورنگ آباد مین رائج تھے مگر علامت و مقام ضرب اور موجد کے حالات دریافت نہین ہوئے-

سکہ ہاے مسی متذکرۂ رپورٹ صوبہ دار صبا اورنگ آباد

۱- پرانا عالمگیری پیسہ- یہہ پیسہ گول ہوتا ہی- وزن اسکا ایک تولہ ہی- عبارت پڑہی نہین جاتی- مگر اُس پر حرف ب اور آفتاب شعاع دار کی تصویر کندہ ہی- یہہ پیسہ اورنگ آباد مین بعہد نواب نظام علیخان بہادر مسکوک ہوا تھا-

۲- ترسولی پیسہ- وزن اسکا ۷ ماشہ ہی- عبارت پڑہی نہین جاتی مگر اس پر ترسولی کی علامت ہوتی ہی-

۳- دو ونڈی پیسہ[۱]- اس پر دو لکیرین دکھائی دیتی ہین عبارت پڑہی نہین جاتی وزن دو تولہ ہی- مقام تسکیک کی نسبت اختلاف ہی بعض نے لکھا ہی کہ یہہ سکہ ۱۲۳۲ھ مین بمقام اجنٹہ مسکوک ہوا تھا اور تعلقدار اورنگ آباد لکھتے ہین کہ یہہ سکہ چاندوڑ کا بنا ہوا ہی- زمانہ معلوم نہین ہوتا- مگر قیاس یہہ ہی کہ یہہ سکہ سندہیہ عالیجاہ کا جاری کیا ہوا ہی- یہی تحقیقات صحیح معلوم ہوتی ہی- اسکا رواج عام طور پر نہین ہی-

۴- ڈہبو پیسہ- یہہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہی- مگر وزن اور ضخامت مین اُس سے دو چند اور بہت کہنہ سکہ ہی- اسی کو جاموری بھی کہتے ہین-

۵- شاہی پیسہ- یہہ پیسہ خالص تانبے کا ہوتا ہی- کوئی عبارت اُس پر نہین ہوتی بالکل صاف ہوتا ہی- وزن اسکا ایک تولہ ہی- اضلاع بیڑ- پربہنی- اور نانذیڑ- وغیرہ مین اسکا چلن ہی-

---

[۱] غالباً یہ شیواری پیسہ ہوگا جسکی کیفیت علیحدہ مقام پر لکھی گئی ہی-

۶ - جالنہ پیسہ - یہہ ایک بہت چھوٹا اور چار ماشہ وزن کا پیسہ ہوتا ہی - راجہ چندو لعل کے زمانہ مین بمقام جالنہ پور - ڈہونگی لالہ کنور نے اسکو جاری کیا تھا - جالنہ مین اسکا چلن ہی

۷ - شمشیری پیسہ - یہہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہی بسمت نگر ضلع پربہنی مین بزمانہ شمشیر الملک بہادر مضروب اور مروج ہوا تھا - غالباً نواب سراج الملک مرحوم دیوان کے عہد مین بنا تھا -

۸ - پہرل پیسہ - یہہ ایک چھوٹا پیسہ چار ماشہ وزن کا ہی - جسکا رواج ضلع پربہنی مین ہی زمانہ اور عبارت پڑہا نہین جاتا -

۹ - چہار واری پیسہ - یہہ ایک چھوٹا سا پیسہ ہی جس پر چاند اور ستارہ منقش ہی - زمانہ وغیرہ نامعلوم -

۱۰ - شیورائی پیسہ - یہہ پیسہ شیواجی مہاراج راجہ ستارہ کا جاری کیا ہوا ہی - جو مرہٹون[۵۱] کی سلطنت کا بانی اور ۱۶۲۷ء مین قوم راجپوت کے ایک معزز گہرانے مین جسکا نام بہونسلہ تھا - تولد ہوا تھا - اس نے ۱۶۶۴ء مین پہلے لقب راجائی اختیار کیا - اور اوسی سال رائے گڑہ مین ایک دار الضرب قایم کرکے اپنے نام کا سکہ بھی جاری کیا - اس کے نقرہ سکون کے متعلق معلوم نہین ہوتا کہ انپر کیا الفاظ ہوا کرتے تھے اسوجہ سے کہ اوس وقت کی چاندی کے سکے بدست نہین ہوئے مگر گمان غالب یہہ ہی کہ انپر فارسی الفاظ رہے ہونگے - کیونکہ زمانہ مابعد کے جو سکے پیشواؤن اور نیز اعلی سرداران مرہٹہ کے حکم سے تیار ہوئے تھے انپر کے الفاظ فارسی ہی مین ہین - تانبہ کے سکونپر ایک جانب (سری راجہ شیوا) اور دوسرے جانب (چہتر پتی) الفاظ ہوا کرتے تھے - اور یہہ تانبے کے سکے عام طور پر شیورائے یا چہتر پتی کہلاتے تھے - چاہیے تو تھا خاص شیواجی کے تانبہ کے سکے ہی اس نام سے ساتھہ موسوم رہتے مگر ایسا نہین ہی بلکہ شاہو راجہ اور سمباجی کے پیسے بھی باوجود اسکے انپر انہی راجاؤن کا نام رہا کرتا تھا - چہتر پتی ہی کے نام سے

---

[۵۱] جنرل رائیل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال جلد ۲۰ نمبر صفحہ ۱۲۰ و ۱۱۳ و ۲۲۳ -

نامزد ہین ۔شیورائی پیسے دو قسم کے دیکھے گئے ۔ ایک کا وزن دس ماشہ ہی ۔ اور دوسرے کا وزن ۲۲ ماشہ پیسہ کے کسرات ہین کوڑیان مستعمل تھین شیواجی کا نام ان پیسون پر مختلف ہجون کے ساتھہ مسکوک ہوا ہی یعنی بعض سکون پر شِو ۔ یا شیوٗ ہے ۔ اور بعض پر سو یا سیوا اسیطرح لفظ پتی کے ہجے بہی مختلف طور پر کیے گئے ہین یعنی بعض سکون پر پتی ہی ۔ اور بعضون پر پتیٔ ۔ یہہ اختلاف اسوجہ سے تھا کہ جن سنارون کے ساتھہ سکہ کی تسکیک کا کام متعلق تھا وہ غیر تعلیم یافتہ تھے ۔ چند شیورائی پیسے ایسے بھی دیکھے گئے ہین جن پر فارسی الفاظ ہین مگر معلوم ہوتا ہی کہ عام طور پر جو سکے پہیلے ہوئے تھے وہ حرف مرہٹی ہی کے تھے اِن پیسون پر عموماً ایک جانب ۔تین اور دوسرے جانب دو لکیرین دکھائی دیتی ہین جس کی شکل حسب ذیل ہی ۔ اسکے علاوہ الفاظ مختلف الہجا بھی اس کے نیچے تبلا دئے جاتے ہین ۔





(۱)	چہترپتی	छत्रपति	سری راجہ شیو	श्री राजा शि.व.
(۲)	چہترپتی	छत्रपती	سری راجا شیو	श्री राजा शि व.
(۳)	چہترپتی	छत्रपती	سری راجا شیو	श्री राजा शी व
(۴)	چہترپتی	छत्रपती	سری راجا شیو	श्री राजा शी व
(۵)	چہترپتی	छत्रपति	سری راجا سیو	श्री राजा सि व
(۶)	چہترپتی	छत्रपती	سری راجا سیوا	श्री राजा सि वा
(۷)	چہترپتی	छत्रपति	سری راجا سیو	श्री राजा सी व
(۸)	چہترپتی	छत्रपती	سری راجا سیو	श्री राजा सी व

واضح رہے کہ لفظ سری سے متصل اور علامات بہی ان سکون پر پائیے جاتے ہین مثلاً ۔ سری کے بعد ایک نقطہ ۲۔ لفظ سری کے بعد اول سنہ ۳۔ لفظ سری کے بعد اعداد سنہ کے بیچ مین ۔۴۔ اعداد سنہ کے سوا لفظ سنہ بھی موٹے حروف ہین بعض سکے ایسے بہی ہین جو نام سے معرا ہین مگر انکی جگہ ۔ ٪ ویہہ

علامت ہی۔ راجہ رام کے سکون مین اسکا نام پہلے ہی سطر پر یا اُس کے نیچے کی سطر پر مختلف طور سے ہوا کرتا ہی۔ مثلاً (राजा राम श्री سری رام راجا) علاوہ ان تمام علامات و اختلافات کے جو اوپر لکھے گئے ہین ان سکون پر انواع و اقسام کے نشانات بہی ہوا کرتے ہین۔ اسمین سے جن نشانات کے معنی و مقصود دریافت ہوئے اُن کی کیفیت ذیل مین بیان کی جاتی ہی۔

۱۔ ⊙ علامات آفتاب ☾ علامات مہتاب سے مراد دیر پائی ہی۔ جو لفظ سری۔ یا لفظ چہتر پر ہوا کرتی ہی۔

۲ ✿ اس قسم کا نشان عموماً حرف (چہہ) छ پر پایا جاتا ہی مگر ایک سکہ ایسا بھی دیکھا گیا جسپر یہہ نشان د۔ श्री ہی مگر اسکے معنی معلوم نہین۔

۳ ✿ سانحہ لفظون کا ایک گچھا۔

۴۔ بعض سکون پر لفظ چہتر छत्र کے دہنے جانب ایک پتہ یا درخت کا نقش ہوا کرتا ہی جو شمی کے پتہ کے مشابہ ہی اور گنیش جی پر چڑھایا جاتا ہی۔

۵۔ الفاظ राजा راجا کے بعد بہی ایک پتہ کا نقش دیکھا گیا جو مثل بیل تیری کے ہی اور مہادیو جی پر چڑھایا جاتا ہی۔ مگر بعض سکون پر اسکے شکل مین فرق بہی پایا گیا ہی۔

۶۔ بعض شیورای پیسون پر اور دوسرے علامات بھی مثل شمشیر اور ترتیب دار نقطے اور دیگر مروجہ نشانات بہی دیکھے گئے ہین۔

۷۔ ان سکونپر عموماً دو متوازی لکیرین الفاظ श्री سری۔ اور राजा راجہ کے درمیان ہوا کرتے ہین اور بعضونپر صرف ایک ہی لکیر رہتی ہی مگر سکہ جات از قسم مابعد الذکر غالباً پرانے ہین جن سکون پر साव ساؤ کا نام ہی اُنپر یہہ متوازی لکیرین الفاظ راجہ اور साव ساکے بیچ مین ہوا کرتے ہین۔

اسمین شبہ نہین کہ عہدہ داران صوبہ اورنگ آباد نے جو تحقیقات اور سعی ان سکون کے تاریخی کیفیت کے دریافت کرنے مین کی ہی وہ قابل قدر ہی اور اُس سے کچھ کچھ انکے قدیمی

حالات کا پتہ بھی چلتا ہی۔ لیکن چونکہ ہنوز ان کی اصلی تاریخ محتاج تحقیق ہی۔ اس لیے مناسب موقعون پر مین نے بد اخلاء کتاب و رسالہ جات متعلقہ کے حالات تاریخی مکمل کرنے کی کوشش کی ہو

تاریخ سے[51] معلوم ہوتا ہی کہ تخمیناً (۶۰) سال قبل تو غیر آمدنی ملک کا ایک ذریعہ فروخت حق ٹنکسال سکہ بھی تھا۔ اور اُس زمانہ مین ہر ادنی سے ادنی زمیندار بھی اگر وہ چاہتا تو اُس حق کو خرید کر اپنے نام سکہ مسکوک کرا لیتا تھا۔ اور وہ اپنے حدود حکومت مین دوسرے سکون کی ترویج جائز نہ رکھتا تھا۔ تو کوئی عجب نہین کہ اُس زمانہ کے ان سکون کے اقسام نے جن کی تعداد (۲۰) سے کم نہ تھی عام رعایا اور خصوصاً زراعت پیشہ پر انواع و اقسام کے مظالم کیے ہون۔ پس ان سکون کے نسبت (گو وہ اسوقت مقام ٹکسال یا مسکوک کرانیوالو نکے نام یا دیگر علامات کے نامون سے موسوم کیون نہ ہون) یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ درحقیقت یہہ کُل سکے شاہان دہلی ہی کے کہے جا سکتے ہین۔ اسوجہہ سے کہ جو نام اور سنہ کہ ان پر منقوش ہین وہ قریب قریب اُسی کے ہین جو شاہان دہلی کے اصل سکون پر تھی۔ ان سکون پر مقام ضرب اور اسما شاہان دہلی کے پُورے پُورے الفاظ نہ ہونے سے ان لوگون کی بہت بڑی حکمت عملی یا مصلحت یا دور اندیشی پائی جاتی ہی۔ جنہون نے اس کو مسکوک کرایا اس لیے کہ اگر وہ اُن سکون پر پورے الفاظ قایم رکھتے تو وہ سکہ اُن کے نام سے نامزد نہ ہوتا۔ برعکس اسکے اگر ان سکہ جات سے اسما شاہان دہلی کے الفاظ قطعاً نکال دی جاتے تو اسبات کا اندیشہ دامنگیر تھا کہ آیندہ چلکر اگر کسیوقت شاہان دہلی کی قوت بڑھ جایے اور وہ اُن سے باز پُرس کرین تو کوئی جواب نہ ہوگا۔ ایک اور وجہ شاہان گزشتہ کے نامون کے سکون پر بحال رہنے کی یہ پائی جاتی ہی کہ سکہ کی تجدید اور یک لخت گزشتہ نامون کی تبدیل سے عامہ رعایا مین پریشانی اور عام داد و ستد مین وقت پیدا نہ ہو جایے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہی کہ شاہان ماسبق نے اپنے نام کے سکون کو یک لخت جاری نہین کیا بلکہ بتدریج انمین تغیر و تبدل کیا ہی۔ تمثیلاً اگر سکہ جات ایسٹ انڈیا کمپنی پر ہی غور کر

---

[51] تاریخ انگریزی مولفہ سید حسین صاحب بلگرامی و ولمٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۶۔

کیا جاویئے تو اسکی تصدیق ہوجاویگی -

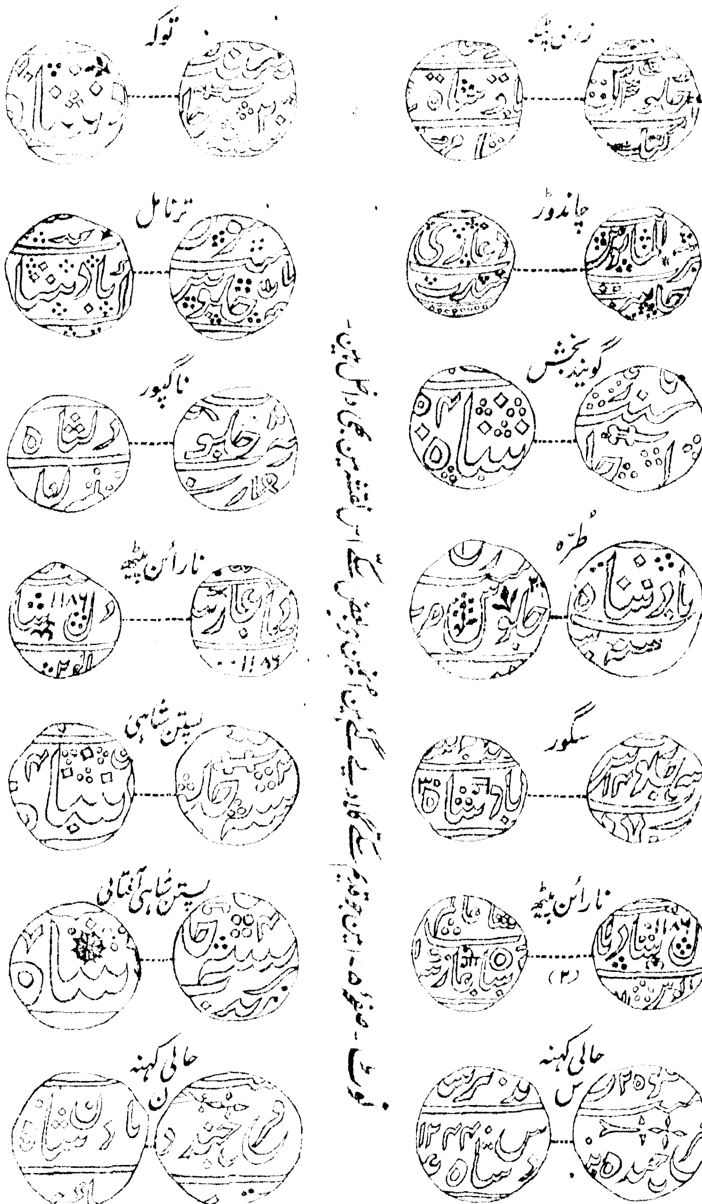
سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جب سکہ حالی کا رواج ہوا اُسوقت سے ابتک برابر سرکار کی کوشش جاری ہی کہ جو مختلف سکے قلمرو سرکار نظام مین جاری ہین انکا چلن موقوف کردیا جاوئے اور ہرگز سرکاری داد و ستد مین وہ سکے دیئے یا لیئے نہ جاوین - چنانچہ عام حکم دیا گیا[1] کہ اقساط مالگزاری مین سکہ بیش از سنہ ۱۲۷۲ء نہ لیا جاوئے لیکن اسکی تعمیل پوری پوری طور پر نہ ہوسکی اور دیہات و بلدہ مین علاوہ سکہ حالی کے چلنی سکے بھی بٹہ کے ساتھہ بدستور رائج رہے - بالآخر جب دیکھا گیا کہ انکا رواج کسیطرح موقوف ہی نہین ہوتا ہی تو خود سرکار نے ایک سو روپیہ سکہ حالی کو ما ۱۵ سکہ گوپال پیٹھہ - گدوال - ناراین پیٹھہ - ما ۲۵ عالی کہتہ ما ۲۵ تو کا پیتن شاہی و گوبند بخشی - ما ۲۵ سگور - ما ۵ دیگر سکہ جات مروجہ ملک سرکار عالی جو سنہ ۱۲۷۲ء سے قبل مضروب ہوئے ہون خریدنا شروع کیے - (دیکھو اعلان فینانس نشان (۴۹) مورخہ ۲۱ آبان سنہ ۱۳۱۳ف ونشان (۳) ۱۷ دے سنہ ۱۳۱۵ف) اور اس اعلان مین قطعی طور پر حکم دیا گیا کہ غرہ خورداد سنہ ۱۳۱۴ف کے بعد سے سنہ ۱۲۷۲ء کے قبل کا مسکوک شدہ روپیہ یعنی باستثنار سکہ حالی چلن مین نہ رہیگا اور جو شخص اسکا اقدام کرے گا کہ سکہ قدیم چلانے کی کوشش کرے وہ سپرد فوجداری ہوگا سکہ جات چلنی اور حالی کہنہ کے ساتھہ مرادی شاہی بھی بنرخ ۴۰ پیسے فی روپیہ حالی بموجب حکم مندرجہ جریدہ اعلامیہ ۲۷ فروردی سنہ ۱۳۱۴ف[2] خریدے گئے تا کہ بلدہ و اضلاع مین انکا چلن بھی قطعاً موقوف ہوجاوئے - سکہ جات مرقوم الصدر کے منجملہ بعض خاص سکہ جات جو گلائے گئے تھے انکا ایک تختہ اس کے ساتھہ درج کیا جاتا ہی جس سے معلوم ہوگا کہ انکا اصلی وزن کیا ہی اور اُس مین خالص چاندی اور عیار کی مقدار کیا ہوا کرتی تھی[3] -

---

[1] گشتی نشان ۲۱ سنہ ۱۲۹۱ف دیکھو دفعہ ۱۸۱ و ۳۱ صدر مجموعہ قوانین مالگزاری و فینانس مرتبہ نواب عزیز جنگ بہادر

[2] نیز اعلان نشان ۲ مورخہ ۶ دے سنہ ۱۳۱۵ف جسکے شاہی مرادی بعد مین بحساب فی روپیہ ۶۰ فلوس خریدے گئے ہین

[3] مراسلہ دار الضرب نشان ۴۴۸ مورخہ ۲۰ مہر سنہ ۱۳۰۹ف -



نوٹ - صفحہ ۵۱ - مین جو قدیم سکے گنا دیے گئے ہین اُنمین سے بعض سکے اس نقشہ مین بھی داخل ہین -

نشانِ سلسلہ	نام سکہ	وزن سکہ		وزن خالص چاندی		وزن عیار	
		ماشہ	رتی	ماشہ	رتی	ماشہ	رتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	حالی کہنہ	۱۱	۰	۸	۴	۲	۴
۲	چلنی	۱۰	۲̲	۷	۶	۳	۲̲
۳	توکا	۱۰	۵̲	۸	۳	۲	۲̲
۴	کلمہ	۱۱	۴	۱۰	۶	۰	۶
۵	ناگپوری	۱۰	۴	۸	۴̲	۱	.۴̲
۶	ترنا ملی	۱۱	۲	۹	L	۳	ـ
۷	نارائن پیٹھ	۱۱	L	۹	.۱	۱	.۷̲
۸	چاندوڑ	۱۰	۷	۹	.۲	۱	.۴
۹	ارکاٹ	۱۱	ـ	۸	۷	۲	.۱̲
۱۰	گدوال	۱۱	۲	۱۰	.۵̲	ـ	۵
۱۱	مددور	۱۱	۱	۱۰	.۲̲	۰	۲̲
۱۲	سگور	۱۰	۶	۶	.۲̲	۳	۷̲
۱۳	گوپال پیٹھ	۱۰	۷	۶	۶	۴	۱
۱۴	یلاریڈی	۱۱	۱	۹	.۴̲	۱	۴̲

جسطرح کہ چلنی سکہ کوئی خاص سکہ نہین ہے۔ اسیطرح حالی سکہ بھی کوئی خاص سکہ نہین ہے۔ اصطلاح مین سکہ حالی

انہیں سکون کا نام چلنی ہی جنکا چلن حالی سکہ رائج ہونیکے قبل تھا۔ اور حالی سکے وہ ہین جو زمانہ مابعد مین رائج کیے گئے۔

صاحب خورشید جاہی کی تحریر (۱) سے ایسا پایا جاتا ہی کہ سکہ حالی حضرت غفرانمنزل ناصرالدولہ بہادر کے عہد سے رواج پذیر ہے مگر ایسے سکے بھی دیکھے گئے ہین جن مین ۱۲۲۹ھ اور حرف (سین) موجود ہے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس حالی کی بنا حضرت غفرانمنزل نواب سکندرجاہ آصف جاہ ثالث کے عہد مبارک سے ہے۔

سکہ حالی دو قسم کے ہین ایک سکہ حالی کہنہ۔ دوسرے سکہ حالی جدید۔ حالی کہنہ سے وہ سکے مراد ہین جو ۱۲۰۲ھ کے قبل دارالضرب حیدرآباد مین مسکوک ہوئے اور جن پر حرف (س) یا (ن) کے سوا الفاظ نام بادشاہ سنہ جلوس۔ اور ضرب واضح طور پر پڑھے جاتی ہین خزاین سرکار مین ان کے لینے کی ممانعت ہی اور اُس کی فروخت بازار مین سکہ حالی جہلدار کے ساتھہ فیصدی نصہ یا مبابٹہ سے ہوا کرتی تھی۔

حالی جدید اُس سکے کو کہتے ہین جن پر ایک جانب نظام الملک آصفجاہ بہادر منقوش ہی۔ اور دوسرے جانب جلوس میمنت مانوس ضرب حیدرآباد فرخندہ بنیاد۔ البتہ سنہ جلوس اور سنہ تسکیک مین فرق نظر آئیگا۔ اس لیے کہ جس سنہ مین جو سکہ بنا ہوگا وہی سنہ اُس سکہ مین مسکوک رہیگا ترویج سکہ حالی جدید کی ابتدا صاحب تاریخ خورشید جاہی حسب ذیل بیان کرتے ہین بعد رفع غدر ۱۸۵۷ء چونکہ بادشاہ دہلی تخت سے محروم کردیے گئے تھے لہذا سکہ مین ترمیم واصلاح کا ہونا ضرور تھا پس سکہ مروجہ حیدرآباد کی ترمیم واصلاح وتبدیلی کے نسبت پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے تجویز اور منجانب رزیڈنٹ صاحب بہادر حضور پرنور کے نظر اقدس مین پیش ہوئی۔ اور ۱۹ محرم ۱۲۷۵ھ روز یکشنبہ نواب امیر کبیر بہادر نے تنہا باریاب ہوکر

(۱) صفحہ ۱۳ سطر حضرت غفرانمنزل نواب سکندرجاہ آصفجاہ ثالث کے عہد مبارک مین حرف سین اور حضرت غفرانمنزل نواب ناصرالدولہ آصف جاہ رابع کے عہد معدلت مہد مین صرف نون زینت بخش سکہ ہوا کرتا تھا۔

نے منتہا باریاب ہوکر مشورہ دیا کہ سکہ تبدیل ہونا چاہیئے حضور پرنور نے قبول فرمایا اور اُس تاریخ سے سکہ بہادر شاہ بادشاہ غازی کا موقوف ہوا اور جدید سکہ جس کے ایک جانب (نظام الملک آصفجاہ) اور دوسرے جانب (ضرب فرخندہ بنیاد حیدرآباد) مضروب ہی قرار پایا اور تیمناً تبرکاً عدد (۹۲) لفظ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک کیا گیا۔ یہہ سکہ سکہ حالی مشہور رہوا حالانکہ حالی سکہ نواب غفران منزل بہادر کے عہد سے تھا۔ لیکن فرق یہہ تھا کہ وہ سکہ بہادر شاہ کا تھا اور اب اس سنہ مین یہہ سکہ بخطاب ہمایون آصفجاہ بادشاہ شش صوبہ دکن مضروب ہوا۔ جسوقت سکہ تبدیل ہوا اسوقت کی اور تبدیل کے بعد کی دو اقسام شکلین حسب ذیل ہین۔

بعد تبدل		قبل تبدل	
دوسری جانب	ایک جانب	دوسری جانب	ایک جانب



بادشاہ کے اوپر اور ۱۲۷۵ کے دہنے جانب اور بعد تبدیل کے سکہ مین الملک کے اوپر جو حرف (الف) ہی یہہ سرحرف نواب افضل الدولہ بہادر آصفجاہ خامس ہی" ڈسکرٹیو سکیچ آف ہز ہائنس دی نظامس ڈومنین" دلفہ مسٹر ولمٹ و مولوی سید حسین صاحب بلگرامی کے جلد دوم صفحہ ۲۲۹ مین سکہ حالی جدید کی ابتدا ۱۸۵۸ء بیان کیگئی ہے پس تواریخ سے سکہ حالی جدید کی ترویج ۴۸-۴۹ سال سے ثابت ہی۔

سکہ حالی جدید مین اسکے ذیلی سکے بھی تہے۔ ان کے نام اور وزن حسب ذیل ہین۔

۱-ہشت انی۔ پانچ ماشہ چار رتی۔ ۲-چار انی۔ دو ماشہ چھہ رتی۔ ۳-دو انی۔ ایک ماشہ تین رتی۔ ۴-ایک انی۔ پانچ رتی۔ ۵-روپیہ ۱۱ ماشہ۔ اس مین ۹ ماشہ چاندی عیار ۲ ماشہ ہوتا ہی۔ ۶-پیسہ (مسی) موسوم

---

(۵) اب وہ سکہ حالی۔ حالی کہنہ کہلاتا ہی۔

عالمگیری[۱] - ۰۱۰ ماشہ -

جسطرح سکہ حالی کی نقرئی سکے بنائے گئے ویسے ہی اُسکے طلائی سکے بہی مسکوک ہوئے جو وزن و وضع مین بعینہ مثل حالی روپیہ اور اسکے ذیلی سکون کے ہین اور اشرفی کہلاتے ہین یہہ طلائی سکے عموماً عیدین وغیرہ کے نذرون - اور شادی وغیرہ رسومات کے چڑہاؤن مین مستعمل ہوتے ہین - ان کی قیمتین مثل روپیہ و ہشت آنی وغیرہ کے مقرر نہین ہوتین بلکہ سونیکے نرخ اور پبلک کی ضرورتون کے لحاظ سے کم و بیش رہا کرتی ہین - اشرفیون کے عیار کی بہی وہی کیفیت ہی جو روپیہ کی ہی - سکہ حالی مین ملازمین وغیرہ کی تنخواہین غرہ مہر ۱۲۸۳ فصلی - سے دی جانی لگین اور سکہ چلنی کی تقسیم اُس تاریخ سے موقوف کردی گئی اور عام طور پر سرکاری حسابات سکہ حالی مین غرہ مہر ۱۲۸۴ ف سے مرتب ہونے شروع ہوئے صدر صاحب صوبہ اورنگ آباد نے اپنی رپورٹ مین جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہی - سکہ حالی چار قسم کے بیان کیے ہین -

۱- جہلدار یا نیا کورہ ۲- پہرل یا پُرانا کورہ - ۳- بوٹکہ - ۴- حالی کہنہ - جہلدار یا نیا کورہ - وہ روپیہ ہی جو دو سال کے اندر یعنی ۱۲۹۹ ف اور ۱۳۰۱ ف کے اندر مسکوک ہوا ہو لوگون کے پاس یہ سکہ بہت عمدہ خیال کیا جاتا ہی اور خواہش سے اسکو بیوپاری وغیرہ لیتے ہین -

جو روپیہ اُس کے ماقبل تخمیناً ۱۲۷۶ف تک کا بنا ہوا ہو مگر کچھہ گہسا ہوا اور پہوٹا ہوا ہی - اور کثرت استعمال کی وجہ سے وزن مین بہی کم ہو گیا ہو وہ پہرل یا پُرانا کورہ کہلاتا ہی - یہہ سکہ جہلدار کی نسبت بیوپاریون کے نزدیک فیصدی ۴ سے ۸ تک بٹہ کے قابل سمجہا گیا ہی - بوٹکہ وہ سکہ ہی جو ۱۲۷۲ف سے ۱۲۷۶ف تک مسکوک ہوا ہی اور بازار مین جہلدار کے مقابلہ مین فیصدی ایکروپیہ کی کمی سے جاتا ہے -

سرکار مین یہہ تینون سکے یعنی جہلدار - پہرل - بوٹکہ - ایک ہی سمجہے جاتے ہین اور بلا بٹہ لے لیے جاتے ہین اور نیز حکم ہی کہ ان کو پہرل - اور بوٹکہ کے نام سے نامزد نہ کرنا چاہیے - مگر بیوپاری و رعایا وغیرہ کی باہمی داد و ستد مین اسکی پابندی عموماً نہین ہوتی کثرت استعمال کی وجہ سے جو نقایص سکہ مین پیدا ہو جاتے ہین اسکے لحاظ سے صرافون مین سکہ حالی اور بہی چند نامون کے ساتھہ نامزد ہی جو حسب ذیل ہین

---

[۱] اور اصل اسکا نام حالی پیسہ ہی مگر لوگون نے وہی پہلا نام اسکے پیسے بہی رکھہ لیا ہی جو غلط ہی -

(۱) سلپٹ (۲) بالجھرہ (۳) چکلہ (۴) کرڑہ (۵) مال کھرہ (۶) نقلی یا جعلی۔

(۱) **سلپٹ** روپیہ وہ سکہ ہے جس پر کے حروف کثرت استعمال سے مٹ یا گھس گئے ہوں (۲) - **بالجھرہ** وہ سکہ ہے جس پر زنگ آگئی ہو ۳ **چکلہ** وہ روپیہ ہے جس میں گڑھے پڑ گئے ہوں خواہ اُس گڑھے میں چاندی کے ریزے موجود ہوں یا نہوں ۴ **کرڑہ** - وہ روپیہ ہے جو دارالضرب کا بنا ہوا ہو مگر اُس میں عیار وزن مقررہ سے زیادہ ہو۔ ۵ - **مال کھرہ** - وہ روپیہ ہے جو مندرجۂ بالا ہمہ قسم کے نقائص سے پاک ہو۔ ۶ - **نقلی** - وہ روپیہ ہے جو دارالضرب سرکاری میں مسکوک نہوا ہو اور جعلسازوں نے خفیہ طور پر بنایا ہو۔

زمانہ سابق میں یہاں کا عام دستور تھا کہ جو شخص چاہتا دارالضرب میں چاندی داخل کر کے سکّے مسکوک کرا لیا کرتا۔ صرف سکوں کی تیاری کی اجرت اسکو دینی پڑتی تھی۔ اس عام دستور کے مطابق ۱۳۱۵ھ و ۱۳۱۶ھ و ۱۳۱۷ھ و ۱۳۱۸ھ میں نواب سلطان الملک بہادر فرزند نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام نے بھی ہزارہا حالی روپیے دار الضرب سرکار میں مسکوک کرائے تھے مگر اُسی زمانہ میں بعض جعلسازوں کے بنائے ہوئے جعلی سکوں کی (جو بالکل نئے کورے اور سکہ جات مضروبہ دارالضرب کے بالکل ہمشکل تھے) بلدہ اور اضلاع میں اسقدر کثرت ہو گئی کہ سکہ جات اصلی اور جعلی میں تمیز کرنا بہت دشوار ہو گیا تھا۔ پس اُنمیں جو سکّے جعلی پائے جاتے تھے وہ نقلی روپیے کہلانے لگے۔ اس سے پیشتر نقلی روپیہ زبان زد عام نہ تھا۔ آخر تیر ۱۳۰۳ف مطابق ۱۳۱۲ھ تک حیدر آباد کا سکہ حالی پُرانے طریقہ پر بنایا جاتا تھا۔ سنہ مذکور سے یہہ سکّے بذریعۂ مشین بننے لگے تاکہ جعلساز اور دوسرے بدمعاش اشخاص قلب سکہ نہ بنا سکیں عوام الناس میں یہہ سکہ سکۂ حالی چہرہ دار کے نام سے نامزد ہوا۔ (ملاحظہ ہوا اعلان مورخہ ۲۳ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۰ امرداد ۱۳۰۴ف) جو سکّے مشین سے بنے اور چہرہ دار کہلاتے ہیں اُن کے نام اور وزن بالکل وہی ہیں جو حالی سکوں کے ہیں مگر سونیمیں بجز اشرفی[1] کے اسکے ذیلی سکّے مشین سے تیار نہیں کیے گئے جو یکم امرداد ۱۳۰۴ف م ۴ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ سے رائج ہوا۔ اور تانبے کے پیسے سنہ ۱۳۱۳ف م ۱۳۲۲ھ میں سکہ حالی کا نمونہ بدل دیا گیا اور جدید وضع کا سکہ بنام سکۂ محبوبیہ جاری کیا گیا

---

[1] اس نمونہ کی اشرفی کی اجازت ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ م ۵ دی ۱۳۰۳ف کو ہوئی تھی از جریدہ بہمن ۱۳۰۳ف صفحہ (۳۹۵)

سکۂ حالی چرخی اور سکہ محبوبیہ کے نمونے باہمی فرق ظاہر کرنے کے لیے ذیل مین درج کیے جاتے ہین جسطرح سکہ چرخی کے ذیلی سکّے تیار ہوئے تھے اسیطرح سکہ محبوبیہ کے ذیلی سکہ بھی بنائے گئے انکا وزن بھی وہی ہی جو حالی سکون کا وزن ہی۔

۱۔ محبوبیہ روپیہ۔ ۲۶۔ مہر ۱۳۱۳ ف مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ سے

۲۔ چہارانّی۔ غرہ شہریور ۱۳۱۴ ف سے بموجب اعلان فینانس مورخہ ۲۴۔ امرداد ۱۳۱۴ ف

۳۔ دوانّی۔ ۹۔ تیر ۱۳۱۵ ف سے
۴۔ نیم انّی مسی۔ ایضاً
} بموجب اعلان فینانس نشان ۲۳ مورخہ ۱۹۔ اردی بہشت ۱۳۱۵ ف

۵۔ دو پائی ،، ۲۰۔ آبان ۱۳۱۳ ف سے رائج ہوئی بہشت انّی ابھی نہین بنی اس غرض سے کہ سکہ محبوبیہ کی اشاعت اور اُسکی ترویج جلد ہو۔ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو چارمناری اشرفی کے بارہ مین (جریدۂ اعلامیہ جلد ۸۔ نمبر ۴۲۔ ۸ شہریور ۱۳۱۶ ف) مہاراجہ یمین السلطنت مدار المہام بہادر کا حکم جاری ہوا ہی کہ جدید وضع کی اشرفی چارمناری۔ نصف اشرفی۔ ربع اشرفی۔ ثمن اشرفی جسکا نمونہ پیشگاہ حضرت سے ۱۵ صفر ۱۳۲۲ھ کو پسند فرمایا گیا ہی۔ خانگی اشخاص کی درخواست پر دار الضرب سرکار عالی مین مسکوک ہو سکتی ہین سرکار نے بذریعہ اعلان نشان ۱۲ مورخہ ۲۹۔ امرداد ۱۳۱۴ ف حکم دیا کہ غرہ شہریور ۱۳۱۴ ف سے خزانہ عامرہ مین رائج الوقت سکہ حالی کے عوض محبوبیہ سکہ عام طور پر تبادلہ مین دیا جائیگا اس شرط کے ساتھہ کہ وقت



سکۂ چرخی نمبر ۱





سکۂ محبوبیہ نمبر ۲



واحدین کسی ایک شخص سے چار سے کم اور دس ہزار روپیے زیادہ کی رقم قبول نکی جائیگی ۱۲۹۰ھ کے قبل حیدرآباد کا دارالضرب محلہ سلطان شاہی مین تھا سنہ مذکور سے ۱۳۲۲ھ تک سکہ کی تسکیک دار الشفا مین ہوتی رہی ۔ ۱۶ رجب ۱۳۲۲ھ سے یہہ کام اس جدید دار الضرب مین ہو رہا ہی جو سیف آباد کے قریب تالاب حسین ساگر کے عقب مین محل شاہی کے متصل صرف خاص مبارک سے بعہد وزارت سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر تعمیر کیا گیا ہی ۔ اور کلونکی لانے اور نصب کرنے مین دو لاکھ روپیہ صرف ہوئے یہہ دونون صیغہ ایک زمانہ سے ایک ہی مہتمم کے زیر نگرانی چلے آتے ہین ۔ پہلے یہہ عہدہ ملقب بہ مہتمم دار الضرب سرکار عالی تھا ۳ شعبان ۱۳۲۴ھ کو بہ لقب ناظم دار الضرب سرکار عالی مقرر ہوا ۔

میجر ہنری راک کے پہلے کون کون مہتمم مقرر ہوئے تھے اسکا حال معلوم نہو سکا اسکے بعد کا تختہ درج کیا گیا ہی ۔

کاغذات جمہور دودھ دار الضرب

سکۂ کلدار

یہہ سکہ یہان تین نامون کے ساتھہ نامزد ہی ۔ سکہ کلدار ۔ کمپنی سکہ ۔ مورتی سکہ ۔ کلدار اسوجہ سے کہا جاتا ہی کہ وہ کل یعنی مشین سے بنا ہوا ہی ۔ کمپنی سکہ اسلیے کہلاتا ہی کہ ابتدا ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے رائج ہوا ۔ صورتی کہلانے کا سبب یہہ ہی کہ اسپر کوین وکٹوریہ یا ملکہ معظمہ قیصر ہند ۔ ایڈورڈ ہفتم کا چہرہ ہے مگر اصل مین یہہ تینون نام اسی ایک سکہ کے ہین جو ایسٹ انڈیا کمپنی کوین وکٹوریہ اور ایڈورڈ ہفتم کے رائج کیے ہوئے ہین ۔ اس سکہ کا دور اور وزن حالی سکہ سے بڑھا ہوا ہوتا ہی اور حالی کے مقابلہ مین اسکا وزن ایک ماشہ زاید ہی ۔ پہلے پہل یہہ سکہ اورنگ آباد اور جالنہ وغیرہ کی چھاونیون اور اُن سرحدی مقامات پر رائج رہا جو حدود سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار پر واقع ہین ۔ اور رزیڈنسی حیدرآباد کے ساہوکارون مین اسکا رواج دسمبر ۱۸۵۴ء ۱۲۷۱ھ سے شروع ہوا ۔

اُس زمانہ مین ایک سو روپیہ کلدار کا تبادلہ اُسوقت کے سکون کے ساتھہ بشرح ذیل ہوا کرتا تھا ۔

حالی سکے		نارائن پیٹھہ		سنہ ۱ ملاحظہ ہو حیدرآباد ڈسکرپشو آف نظامس ڈومینین
حالی سکے	مالیتہ ۱۱ ر ۱ ہ	نارائن پیٹھہ	مالیتہ ۵ ر ۱ ہ	سنہ ۱ ملاحظہ ہو حیدرآباد ڈسکرپشو آف نظامس ڈومینین
گوبند بخشی	مالیتہ ۱۳ ر ۵ ہ	گدوال	مالیتہ ۶ ر	مولفہ مسٹر ولنٹ و مولوی سید حسین صاحب بلگرامی جلد
باغ چلنی	مالیتہ	سگور	مالیتہ ۱۳ ر ۱۰ ہ	دوم صفحہ ۳۳۷ ۔

بلکہ کلدار کے نرخ مین ہمیشہ سے اختلاف رہا کیا۔ ۲ بہمن ۱۳۱۲ف کو تو وہ اسقدر ارزان ہوا کہ ایک سو کلدار ۱۱۲ روپے حالی کو ملے تھے اور ۱۲ آبان ۱۳۰۷ف اسقدر گران رہا کہ ۱۱۵ حالی دینے پر بھی سو کلدار نہین ملتے تھے درینحالا سرکار نے اسکی شرح ۱۱۶ کے نیچے نہ اُترنے کی غرض سے یہہ حکم دیا ہی کہ آغاز ماہ آبان ۱۳۱۲ف سے سر رشتہ فینانس سرکار عالی مین حسب ذیل عمل کیا جائے جسوقت پبلک گورنمنٹ آف انڈیا کے کرنسی نوٹ یا بمبئی کے معتبر درشنی ہنڈوی پیش کرکے یہہ چاہیگی کہ حالی روپیہ دیا جائے تو سر رشتہ فینانس سے بحساب ماہ ۱۱۶ (معادل سو روپیہ کلدار) حالی رقم فوراً ادا کی جائے گی جب پبلک اس امر کی خواستگار ہوگی کہ حالی روپیہ کے عیوض گورنمنٹ انڈیا کے کرنسی نوٹ یا بمبئی کی درشنی ہنڈوی دیکی (تو کرنسی نوٹ یا ہنڈیان (جو سر رشتہ فینانس مناسب سمجھے) ۱۱۶ حالی معادل ۱۰۰ کلدار کے حساب سے دی جائینگی۔

مگر یہہ شرط ہوگی کہ چاہے حالی کی درخواست کی جائے یا کلدار کی۔ دونون صورتون مین زر مذکور درخواست دس ہزار کلدار یا رقم حالی معادل دس ہزار کلدار سے کم نہ ہونی چاہیے۔ نیز جس قدر رقم کی درخواست کی جائے وہ پورے ہزارون مین ہونی چاہیے (ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ ۳۰ مہر ۱۳۱۳ف)

تختہ مہتمان دارالضرب و کانذ مہور علاقہ سرکار عالی۔

نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	میجر ہنری لراک	۱۲ آذر ۱۲۸۷ف	یکم مہر ۱۲۹۴ف	یکم مہر ۱۲۹۴ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	نواب مرزا نصر اللہ خان دولت یار جنگ	۲ مہر ۱۲۹۴ف	۹ مہر ۱۳۰۵ف	۹ مہر ۱۳۰۵ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۳	مسٹر جونس	۹ مہر ۱۳۰۵ف	۳۰ اسفندار ۱۳۱۲ف	آپ سابق مین مددگار مہتمم دارالضرب تھے
۴	مسٹر بی۔ ایم۔ انگلش یم آئی سی	۳۰ اسفندار ۱۳۱۲ف	۲۲ اردی بہشت ۱۳۱۷ف	آپ کی تنخواہ ماہانہ الـ[illegible] کلدار [illegible] ہوئی۔ آپ کی معطلی کے زمانہ مین چند ماہ تک مسٹر ڈیوکن خدمت کو انجام دیتے رہے۔
۵	مسٹر میکارنکب	۲۲ اردی بہشت ۱۳۱۷ف	موجود	مسٹر ڈیوکن اپنی خدمت کا جائزہ لیا اور ماہانہ [illegible] کلدار تنخواہ مقرر ہوئی۔

سنہ ۔ اب ماہ ۱۱۶ بموجب جریدۂ اعلامیہ ۱۹ آبان ۱۳۱۵ف۔

نقشہ اخراجات دار الضرب بابتہ سنہ ۱۳۰۵ف

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
دفتر انتظامی (۱)		کاریگران ۔ ۵۵	[illegible]	ہنگامی	
مہتمم ۔ ۱	[illegible]	اہلکاران انبار خانہ ۱	[illegible]	اہلکاران صیغہ خزانہ ۱	[illegible]
مددگار ۔ ۱	[illegible]	ہنگامی	۔	ایضاً ۔ صیغہ حساب	[illegible]
اہلکاران ۵	[illegible]	مددگار انجنیر ۲	[illegible]	میزان (۳) عملہ خزانہ و حساب	[illegible]
ملازمان ۸	[illegible]	کاریگران	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
عملہ ہنگامی		اہلکاران انبار خانہ ۱۱	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
ملازمین ۵۵	[illegible]	میزان (۲) عملہ تعمیلی	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
الونس	[illegible]	(۳) عملہ خزانہ و حساب	۔	خرچ علی بابتہ تسکیک	[illegible]
میزان (۱) دفتر انتظامی	[illegible]	مدامی	۔	تیاری اوزان پیمانہ	[illegible]
(۲) عملہ تعمیلی	۔	اہلکاران صیغہ خزانہ ۴	[illegible]		
مدامی	۔	اہلکاران صیغہ حساب ۔ ۴	[illegible]	صدر میزان دارالضرب	[illegible]

خزانہ عامرہ سرکار عالی

فصل ۴

ف۱ ۔ انتظامی رپورٹ مرتبہ نواب مختار الملک اول مدار المہام کے فقرہ ۱۳۱ (حیدر آباد افیرز جلد ۳ صفحہ ۱۶۱) کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ "بعہد وزارت ارسطو جاہ و میر عالم مرحوم دار السلطنت حیدر آباد میں چند خزاین موجود تھے ۔ مگر بعد میں سنہ ۱۲۶۹ف تک کسی خزانہ کا

سلہ تنخواہ کلدار ماہانہ [illegible] بٹا دن [illegible] مقرر تھی ۔

وجود یہان نہین پایا جاتا۔ وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ اُس زمانہ مین ریاست کی مالی و انتظامی حالت بالکل ابتر تھی۔ کرنل لو صاحب نے جو کیفیت اس زمانہ کی اپنی رپورٹ ۱۸۴۸ء مطابق سنہ ۱۲۶۵ف مین لکھی ہی۔ اس مین بیان کیا ہی کہ "اس ریاست کی موجودہ حالت اُس زمانہ سے بھی زیادہ ابتر ہے جس زمانہ مین کہ سنہ ۱۸۰۰ء کا عہدنامہ مرتب ہوا تھا۔ کیونکہ اُس زمانہ مین حضور نظام کے پاس بڑے بڑے خانگی خزانے موجود تھے اور ان کے قرضہ کی تعداد قلیل تھی۔ اب حضور نظام کے خزانے بالکل خالی ہوگئے ہین اور قرضہ کی تعداد ساڑھے تین کروڑ تک پہونچگئی ہی جس مین بہت بڑا حصہ ان تنخواہون کا شامل ہی۔ جو ایک عرصہ سے فوج اور دیگر عام ملازمین کو اس وجہ سے نہین دی گئی ہے کہ نقد رقم موجود نہین تھی اور نہ کہین سے مل سکتی تھی اور ایک بہت بڑا حصہ اُس قرضہ کا بھی اس مین شامل تھا جو ساہوکارون کو واجب الادا تھا اور سود کی تباہ کن شرح کے ساتھ بڑہتا جارہا تھا۔ علاوہ اس کے بیالیس لاکھ روپے سے زیادہ برٹش گورنمنٹ کو بھی دینے تھے۔ ریاست کی کل آمدنی مالگزاری کی تعداد تخمیناً ڈیڑہ کروڑ ہے اور عام متفرق قرضہ بالکل نامعلوم سا ہے۔ پس یہہ کثیر قرضہ جو سودگران کے بوا سیر ہے ریاست کو بہت تباہی اور خطرناک اندیشون کا باعث بن رہا تھا"[۵۱] غرض (اُس زمانہ مین) اس ملک کی مالی حیثیت اس درجہ پر پہونچگئی تھی کہ خزانہ کا نام ہی نہ تھا۔ ریاست کی آمدنی نہایت گھٹ گئی تھی اور روز بروز کمی ہوتی جاتی تھی جسقدر آمدنی کا داخلہ کاغذات مین ہوتا بھی تھا وہ محض ابواب دستگردان کے مانند کاغذی عمل تھا کہ آمد و خرچ کے دونون حساب مستاجر و تعلقدار ساتھ ساتھ برابر داخل کرتے اور رسید حاصل کرلیتے تھے اور عام قاعدہ یہہ تھا کہ نقد روپیہ بھی کسیکو دینا ہو تو اُسکا حوالہ کسی تعلقہ یا ضلع کے آمدنی پر دیا جاتا تھا کہ اس کی آمدنی سے یہہ رقم دیجاوے چنانچہ تمام اسناد مین جو قدیم سیاق کے نمونہ پر لکھے جاتے تھے ایسے ہی حوالے ہوتے تھے۔[۵۲]

وہ ۲۶ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ م ۳ مے سنہ ۱۸۵۳ء کو جب سرسالارجنگ اوّل خلعت وزارت سے سرفراز ہوسے

---

۵۱. جلد دوم ضمیمہ ۸ ۱۰ ہسٹاریکل انڈ دسکرپٹیو سکیچ آف ہز ہائینس دی نظامس ڈومینینس
۵۲. فقرہ (۱۳۲) نظم و نسق صدر محاسبی مرتبہ نواب عماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب سرکار عالی۔

اس زمانہ مین (یعنی رپورٹ مرقوم الصدر کے دو سال کے بعد) بہی مداخل ریاست اس قابل نہ تہا کہ
خزانہ شاہی مین کوئی آمدنی جمع ہو سکتی کیونکہ ملک کے اکثر آراضیات و جاگیرات عربون اور پٹھانون کے پاس
مکفول نہ ہو تعلقات اضلاع تعلقدارون اور گتہ دارون کے تفویض تھے اور وہ من مانے نفع اٹہایا
کرتے تھے (ملاحظہ ہو عینا النقل رپورٹ ۱۸۷۸ء مرتبہ سرکار جسمین اسوقت کے خزانہ کی حالت اور تعلقات
برار کی آمدنی کی کیفیت حسب ذیل بیان کیگئی ہی جلد دوم صفحہ ۲۱۱) جب سالار جنگ اول مسند وزارت سے
سرفراز ہوئے اسوقت انہون نے ریاست کی مالی انتظام اور خزانہ کو افسوسناک حالت مین پایا۔
اضلاع برار۔ رائچور دوابہ۔ اورنگ آباد۔ محاصل ملک ۔۔۔ اور تعلقات بہوم و البور وغیرہ آنریبل
ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہو جانے سے ریاست کی مالی حالت بہت ہی زیر بار اور ابتر ہوگئی تھی۔
اسمین شبہ نہین کہ تعلقات مذکور برٹش گورنمنٹ کے تفویض کر دیے جانیسے عہدہ دار تصفیہ قرضہ ریاست سے
سرکار کو ادائی بقایائے فوج کنٹنجنٹ کے تقاضہ سے نجات دلادی۔ اور آیندہ کے لیے کنٹنجنٹ کی
تنخواہون کے برابر پہونچنے کا بندوبست ہی کر دیا مگر اس تجویز سے ایک گروہ عہدہ دارون کا
اور پیدا ہوگیا یعنی تعلقات مفوضہ مین جن لوگون کے جاگیرات شامل ہوگیے تھے وہ اپنے جاگیرات کے
سرکار عظمت مدار کے تفویض ہو جانیسے سرکار کو اسبات پر مجبور کرنے لگے کہ یا تو ہمارے جاگیرات کا
معاوضہ دیا جاوے یا انکا نقد محاصل ہمکو ملے۔ اس قسم کے دعویدار نواب سلطان نواز الملک۔
دلاور نواز جنگ۔ بدہن جان عبداللہ بن علی۔ عمر بن عود۔ جاگیرداران ایلچپور۔ دہوم وغیرہ تھے
ان کے دعوون کی منفردہ مقدار ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک تھی۔ آمدنی مالگزاری کا کوئی ذریعہ
باقی نہین رہا تھا جس سے منصبدارون اور اعلحضرت کے اقرباؤن کی تنخواہین دی جاتین۔
خود حضور پر نور اپنے ان مرہونہ زیورات کے قطعاً نکالدینے پر مجبور ہوگئے جن کو مسٹر ڈیٹن و لاٹ
لے گئے تھے۔ مجموعی قرضہ جو متفرق ساہوکارون اور دیگر اشخاص کو واجب الادا تھا اس کی تعداد
کئی کروڑ روپیہ تک پہونچگئی تھی۔

ف ۳۔ ان تمام خرابیون کے رفع کرنیکے لیے نہایت دور اندیشی اور استقلال کے ساتھ سالار جنگ

اول نے پہلا کام یہہ کیا کہ دو دفتر قایم کیئے - ایک دفتر خزانہ عامرہ دوسرے دفتر صدر محاسبی - دفتر اول الذکر کے قایم کرنے کی غرض یہہ تھی کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا کل آمد و خرچ ایک ہی جگہہ ہو - اور دفتر آخر الذکر مین جملہ حسابات کی جانچ اور پڑتال ہوا کرے - مگر چونکہ اُسوقت کل ملک ٹھیکہ اور مستاجری پر بٹا ہوا تھا لہذا ان دفترون مین اسوقت صرف اتنا ہی کام ہوتا تھا کہ مستاجرے سے روپیہ لیا جائے اور اسکا جمع خرچ مرتب ہو غرض ان دفترون کے قیام کے ساتھہ ہی ساتھہ قرض خواہون سے ان کے مقبوضہ تعلقات کا حساب طلب کر کے (جسکی مجموعی تعداد ازروئے حساب پیش کردہ دفتر دیوانی و دفتر مال تین کروڑ اناسی لاکھہ اٹھاون ہزار سے زیادہ تھی) بتدریج ان کے قرضہ کی ادائی کردی اور مکفولہ تعلقات کو اپنے قبضہ مین لینا شروع کیا چنانچہ آغاز ۱۲۶۴ف ۱۸۵۴ء تک عمر بن عود نامی عربون کے ایک بڑے جمعدار سے ساڑہے آٹھہ لاکھہ روپیہ کے محاصلی اضلاع واپس لیے گئے - اور نو لاکھہ کے اضلاع جو جمعدار مذکور کے قبضہ مین رہگئے تھے انمین سے پانچ لاکھہ کے تعلقات بعد مین لیکر باقی چار لاکھہ کے تعلقات فوج کی تنخواہ ادا کرنیکے لیے انہین کے قبضہ مین چھوڑ دیئے گئے - اوایل ۱۲۶۴ف ۱۸۵۴ء تک تو مدار المہام مرحوم نے اور چالیس لاکھہ روپیہ کے مکفولہ اراضیات کو چھوڑا لیا اور اسی سال کے اخراجات بعض اور دوسرے اضلاع بھی عبداللہ بن علی جمعدار سے منتزع کر لیے (جلد دوم صفحہ ۱۲) اگرچہ وقتاً بوقتاً گزاشتشدہ تعلقات سرکار کے قبضہ مین آنے لگے تاہم انکا محاصل خزانہ مین اسقدر جمع نہین ہوسکتا تھا جس سے شاہی مصارف آسانی کے ساتھہ چل سکتے اور جمعیت وغیرہ کی تنخواہین ماہ بماہ دیجائین - اس لئے اسوقت کے مشہور مہاجن لکھمیداس اور دوسرے ساہون سے رقمی امداد لیکر اخراجات وغیرہ کا انتظام کیا گیا اور بعد مین ان کی ادائی بھی کردی گئی -

سالار جنگ اول مرحوم کو کرورہا روپیہ کے قرضہ کی ادائی کی سبیل - اور عربون اور پٹھانون کے اشخاص سے مکفولہ جاگیرات کی واپسی - اور ذی اقتدار و رسوخ یافتہ تعلقداردن سے ان کے مقبوضہ تعلقات پر قبضہ کرنے مین جن مشکلات اور دقتون کا مقابلہ کرنا پڑا اُسکے تفصیلی حالات اگر کسیکو دیکھنا منظور ہون تو حیدرآباد افرز جلد دوم باب ۴ ملاحظہ فرمائین - غرض مرحوم ہی کی بیدار مغزی -

عالی ہمتی اور مستقل مزاجی تھی کہ اسوقت کے ایسے نازک وقت مین بلا لحاظ جان و مال محض اپنے آقا لنعمت کے
تعہد خواہی اور ملکی بہبودی کے لیے ایک زیر بار ریاست کو اپنے خداداد دانشمندی سے سنبھالا ہے۔ اور
جس ریاست مین کہ خزانہ نام کو نہ تھا اس مین قیام خزانہ کے پہلے ہی سال یعنے ۱۲۶۳ف کے آخر پر تخمیناً
تینتیس ہزار کی نقدی سلک جمع کردی۔ من بعد ۱۲۸۰ف مین اسکی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ تک
پہونچادی۔

ف ۴ ۱۲۶۳ف سے ۱۲۷۳ف تک خزانہ اور محاسبی کا عملہ ایک ہی رہا ۱۲۷۴ف مین دونون دفتر علیحدہ کردیے گئے

ف ۵ دفتر خزانہ عامرہ مین کل بلدہ کی کارروائی ہوتی تھی (یعنی عام داد و ستد رقومات تنقیح فوج و منصب و کارخانہ جات و اصطبل و داخل حضور بر نور و دار الضرب وغیرہ) داد و ستد ساہوکاران۔ مقابلہ ارسال تعلقہ واری تحریر سیاہہ روزانہ۔ ترتیب جمع خرچ ماہانہ و سالانہ و وصول باقیات مبادلہ و بازگشت وغیرہ اور اضلاع کی کارروائی کا تعلق دفتر صدر محاسبی سے تھا (یعنی تنقیح جمع خرچ ہائے اضلاع ترتیب صدر کاغذات مداخل و مخارج اور تنقیح برآوردات سالتمام وغیرہ)

ف ۶ ۱۲۶۳ف سے آخر ۱۲۸۷ف تک جو کاغذات کہ دفتر خزانہ عامرہ مین مرتب ہوئے تھے وہ اسناد ماضیہ کے نام سے موسوم ہین جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ سیاہہ روزانہ۔ ۲۔ کہاتاونی جمع خرچ روزانہ۔ ۳۔ نقدی بنام یعنی موجودات نقدی۔ ۴۔ ہنڈوی جدد روزانہ۔ ۵۔ جمع خرچ ماہانہ۔ ۶۔ جمع خرچ سالتمام معہ اسناد ۷۔ گوشوارہ جمع خرچ سالتمام۔ ۸۔ سیاہہ سالتمام۔ ۹۔ جمع خرچ سیاہہ محلات۔ ۱۰۔ وصول باقی دستگردان و ادائے دستگردان۔ ۱۱۔ وصول باقی و مبادلہ و بازگشت۔ ۱۲۔ افزون ہائے وصول تعلقات۔ ۱۳۔ کہاتاونی تحریر احکامات۔ ۱۴۔ ہنڈویات ادائے فاضلات و قرضہ وغیرہ ۱۵۔ ہنڈویات داد و ستد ساہوکاران وغیرہ۔ ۱۶۔ وصول باقی تعلقات دیار اسیون و شورا پور و تعلقات صرف خاص۔

ف ۷ کل حسابات ابتدا سے بندات پر لکھے جاتے تھے۔ مہر ۱۲۸۸ف سے ان حسابات کے بندات تک لکھنے کا طریقہ موقوف کردیا گیا۔ بجائے اس کے تختہ جات پر نمونے قایم کرکے حسابات لکھے جانیگے

ف ۸ سنہ ۱۲۹۸ف کے قبل - ادائی رقم کا طریقہ اسطرح تھا کہ مدار المہام کو جب کبھی کسی کو کوئی رقم دلانی ہوتی تو مہتمم خزانہ کے پاس زبانی حکم کہلا بھیجتے - مہتمم خزانہ اس حکم کو اپنے یہان ایک کتاب مین درج کر لیتے جسکا نام کہتاونی احکام تھا - اُس کتاب مین تاریخ وقت حکم پہونچانیوالیکا نام تصریح سررشتہ وغیرہ تعداد رقم - نام اُس شخص کا جس کو رقم دینے کا حکم ہوا - اور بابتہ وغیرہ بالتفصیل لکھا جاتا تھا - اسکے بعد اس رقم کے متعلق ایک مختصر گذارش بندیہ لکھی جاکر مدار المہام کے ملاحظہ مین پیش کر دی جایا کرتی اور پیشگاہ سرکار سے اُسیوقت اس گذارش پر حکم آجایا کرتا - لیکن جب رقمون کا خرچ برآوردات پر ہوا کرتا تھا ان کے لیے کوئی خاص حکم مجدداً حاصل نہین کیا جاتا تھا اسوجہ سے کہ عہدہ داران مرتب کنندہ برآورد خود ہی سوال بند پیش کر کے تقرر وغیرہ کا حکم حاصل کر لیتے اور ان کے نقول برآورد کے ساتھ بہیجا کرتے تھے - جب مہتمم صاحب کو اطمینان ہوجاتا کہ ادائی رقم مین اب کوئی امر دریافت طلب باقی نہین ہے تو ایک آنکڑہ مہتمم خزانہ - خزانہ دار کو لکھدیا کرتے کہ اتنی رقم فلان شخص کو دیجاوے - اور ادائی کے بعد وہ رقم نقدی بند مین خرچ لکھی جاتی - اس قسم کے جتنے رقوم دن بھر مین لیے دیے جاتے تھے وہ تمام رقمین تفصیل کے ساتھ ایک دوسرے کاغذ مین لکھے جاتے جسکو سیاہہ کہتے ہین سنہ ۱۲۹۸ف مین بجائے آنکڑہ کے برات کا طریقہ اختیار کیا گیا - ابتداً خرچ کا وثیقہ سرخ کاغذ پر اور جمع کا داخلہ زرد کاغذ پر خزانہ دار کو لکھدیا جاتا تا بعد مین وہی کاغذ اجازت نامہ اور چک کے نام سے بدل دیا گیا -

ف ۹ سنہ ۱۲۶۳ف سے سنہ ۱۲۷۳ف تک خزانہ اور رسالجات اور دار الانشا کے تنخواہون کی اجرائی بذریعہ سوالات بدستخط خاص مدار المہام ہوا کرتی تھی - جب سنہ ۱۲۷۴ف مین بحالی و برطرفی کے اقتدارات عہدہ داران دفتر کو دیے گئے تو سوالات کا پیش اور بدستخط سرکار مزین ہونا موقوف ہوا -

ف ۱۰ - ہر روز خزانہ سے جسقدر رقوم ادا ہوتے یا جمع ہوتے وہ افراد سیاہہ مین لکھے جاکر یہ سیاہہ ہر روز بلاناغہ بعد برخاست دفتر مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ مین اہتمام وقت پیش کیا کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کے روزانہ سیاہے بدستخط سرکار اب تک موجود ہین -

ف ۱۱ سنہ ۱۲۹۸ف سے پہلا وہ طریقہ موقوف ہوا اور ہر ایک خرچ صدر محاسبی کے اجازت نامہ پر پڑنے لگا

اجازت نامہ مین نشان سلسلہ و تاریخ کے سوا گیرندہ رقم اور بابت وغیرہ کی پوری تفصیل رہا کرتی تھی اور اسی اوپر سے جمع خرچ ماہانہ و سالانہ بھی تیار کیا جایا کرتا تھا ابتدا سنہ ۱۳۰۳ف سے اجازت نامون کے نمونے کے بدل دیئے جانے اور اسمین بجز تعداد رقم اور نام گیرندہ کے اور کسی تفصیل کے موجود نہ رہنے سے جمع خرچ کی ترتیب خزانہ عامرہ مین موقوف ہوگئی۔

ف ۱۲۔ دفتر خزانہ عامرہ تاریخ قیام سے سرسالارجنگ اول مرحوم کی ڈیوڑھی مین تھا بعہد وزارت سر آسمان جاہ مرحوم دفتر مذکور ۹ رمضان سنہ ۱۳۰۵ کو عمارت مدرسہ مبارک مین منتقل ہوا جہان اب تک موجود ہے۔

ف ۱۳۔ خزانہ کا اہتمام ابتداے قیام سے اب تک جن مہتممون۔ مددگارون اور خزانہ دارون سے متعلق رہا۔ ان کے نام اور مدت کارگذاری تختہ منسلکہ مین بتلائی گئی ہے۔

ف ۱۴ اس دفتر کے دو شاخ ہین۔ ایک شاخ نقدی۔ دوسرے شاخ دفتر۔ شاخ آخر الذکر مین یہہ صیغہ ہین۔ ۱۔ صیغہ حساب۔ ۲۔ صیغہ امانت۔ ۳۔ صیغہ زرمبادلہ۔ ۴۔ صیغہ تقسیم سود پرامیسری نوٹس سرکار عالی۔ ۵۔ صیغہ تقسیم منافع ریلوے نیبرز۔ ۶۔ صیغہ تقسیم منصب امتیاز یان دماہواران خاص۔ ۷۔ صیغہ تقسیمات یعنی تقسیم وظیفہ حسن خدمت ا تقسیم روپیہ ماہانہ وپیوماہیہ۔ تقسیم سالانہ۔ ۲ تقسیم وظیفہ۔ رعایتی۔ معاوضہ وغیرہ ۸۔ صیغہ کلیات۔ ۹۔ صیغہ تنقیح۔ ۱۰ صیغہ موصولہ مجاریہ

آخر سنہ ۱۲۸۹ف تک خزانہ مین انتشار کی کارروائی باقاعدہ طور پر نہ تھی کل کاغذات موصولہ مجاریہ وغیرہ بلا ترتیب مثل بستون مین ماہانہ دیے جایا کرتے تھے سنہ ۱۲۹۰ف سے مثلبندی ہوئی سنہ ۱۳۰۱ف مین بعمل راجہ مرلی دہر مہتمم صیغہ بندی کی گئی جس کی تفصیل اوپر بیان کردی گئی ہے۔

جب سنہ ۱۲۸۸ف مین کل کام مثل تنقیح فوج و منصب و برآوردات بلدہ وغیرہ دفتر صدر محاسبی پر منتقل ہوگیا اور دفتر خزانہ صدر محاسبی کے تحت ہوچکا تو خزانہ مین صرف نقدی داد و ستد وہ بھی بربناے اجازت نامجات صدر محاسبی باقی رہگئی تھی۔ مگر بعد مین کار ہاے مندرجہ ذیل حسب الحکم سرکار خزانہ عامرہ مین ضم ہوگئے۔

۱۔ زرمبادلہ ۲۴ شہریور سنہ ۱۲۸۶ف مین۔ ۲ تقسیم منافع ریلوی نیبرز بتاریخ ۱۳ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۵ مین۔ ۳۔

تقسیم منصب - نوسر فتے ۱۳۰۵ ف بین اور سر رشتہ سند بغل ۱۳۱۲ ف آئین - ۴ تقسیم سود برابیسری نوٹس سرکار عالی
۵ - داد و ستد امانت - ۶ تقسیم ماہوار اتبا زیان - نقباء ماہوارات خاص ۱۳۱۴ ف بین - ۷ تقسیم یومیہ داران
درسوم داران ۱۲۹۳ ف بین - ۸ تقسیم وظائف حسن خدمت ۱۲۹۹ ف - ۹ تقسیم وظائف رعایتی - مدتی -
معمول بیرق ہائے عید الضحیٰ - ۱۰ معاوضہ جاگیر ماہوارات خاص متعلقہ سررشتہ متفرقات ۱۳۱۲ ف آئین -

فہرست مہتممان و مددگاران و خزانہ داران خزانہ عامرہ سرکار عالی

نمبر	نام	تاریخ و ماہوار ابتدائی		تاریخ و ماہوار بوقت علیحدگی		کیفیت
		تاریخ	تنخواہ	تاریخ	تنخواہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	
۱	بلمپہ مہتمم راؤ [1]	۱۸ آبان ۱۲۶۳ ف	عمار	۱۰ آذر ۱۲۶۷ ف	الکی مدعت	جسوقت مختار الملک اول اپنے جاگیرات کا کام ملاحظہ کرتے تھے اسوقت یہہ اُن کے خانگی ملازم تھے ۱۲۶۷ ف آئین خدمت سے علیحدہ کیے گئے۔
۲	پٹابی رامرو [2]	۱۹ آذر ۱۲۶۷ ف	صمار	۱۲ آذر ۱۲۹۳ ف	الـ	یہہ جب بیمار ہو گئے تو لوبر گل نیکٹ راؤ بلا ماہوار منصرم کیے گئے نقط چند مہینے ایک دن تک منصرم مہتممی کا کام کرتے رہے۔
+	رامیشور راؤ [3]	۲۲ آذر ۱۲۹۳ ف	الـ	آخر آذر ۱۲۹۳ ف	الـ	یہہ خزانہ کے مددگار تھے صرف ۹ روز بلا یافت تنخواہ منصرم رہے۔
۳	نیکٹ راؤ فرزند بلپ ہمت راؤ	غرہ دی ۱۲۹۳ ف	الـ	۷ فروردی ۱۲۹۳ ف	الـ	
۴	راجہ سرینواس راؤ [3]	۸ فروردی ۱۲۹۳ ف	الـ	آخر بہمن ۱۲۹۴ ف	الـ	یہہ سنتذوج کے مددگار تھے وہاں مہتممی پر ۱۲۹۴ ف آئے میں منتذی فوج پر منتقل کیے گئے۔
						آغاز اسفندار ۱۲۹۴ ف سے آخر تیر ۱۲۹۶ ف تک دفتر خزانہ عامرہ - دفتر صدر محاسبی کی ایک شاخ

نمبر شمار	نام	تاریخ و ماہوار ابتدائی: تاریخ	تنخواہ	تاریخ و ماہوار بوقت علحدگی: تاریخ	تنخواہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
						قرار پایا تھا اس لیے دو سال ۵ مہینے تک دفتر خزانہ کا کوئی مہتمم نہ تھا پہلے ایک ہفتہ با عشرہ مولوی ذکی الدین صاحب مددگار خزانہ کے نگران رہے اسکے بعد محمد منور خان مددگار خزانہ ہی خزانہ کا کام دیکھتے رہے سنہ ۱۲۹۶ ف مین یہ مہتممی پر قایم ہوئے
۵	محمد منور خان	غرہ امرداد سنہ ۱۲۹۶ ف	سما	آذر سنہ ۱۲۹۹ ف	لعہ	۵ یہ پہلے خزانہ کے مددگار تھے اسکے بعد مستقل مہتمم ہوئے اور مہتممی سے صدر محاسب ہوئے۔
۶	مٹرپ نیکٹ راؤ	دے سنہ ۱۳۰۰ ف	سما	۸ آبان سنہ ۱۳۰۳ ف	لعہ	۶ سنہ ۱۳۰۳ ف مین جب یہ بیمار ہوگئے تو پہلے دو مہینے تک خواجہ عبدالقادر اور اسکے بعد چند روز عبدالرحیم خان مددگاران صدر محاسبی سے بلا بابت تنخواہ منصرم رہے ایسی حالت مین راؤ مذکور کا انتقال ہوگیا۔
۷	راجہ سرینواس راؤ	۹ آبان سنہ ۱۳۰۳ ف	الـعہ	۱۳ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف	الـعہ	۷ نلگنڈہ کی تعلقداری پر سے مہتممی پر آئے تیر سنہ ۱۳۱۰ ف مین حسب الحکم اعلیحضرت بلدہ سے انکا اخراج ہوا
۸	مولوی عنایت علی	۱۴ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف	صما	۱۱ دے سنہ ۱۳۱۱ ف	سما	۸ سوم تعلقداری پر سے خزانہ کی مددگاری پر آئے جب سرینواس راؤ کا اخراج ہوا تو بماہوار سما مہتمم بنائے گئے آخر مین یہ فوت ہوگئے۔
x	وٹھل باروتی	۱۲ دے سنہ ۱۳۱۱ ف	عہ صہ	۱۱ فروردی سنہ ۱۳۱۱ ف	سما	۹ منصرم مددگاری کی حیثیت مین بھی منصرم مہتممی رہے
۹	جہانگیر جی سہراب جی	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۱۱ ف	سما			۲۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۱ ف سے انکی ماہوار بجائے سما-لعہ- قرار پائی۔
	مددگاران					
۱	گوپال راؤ	۱۹ آذر سنہ ۱۲۷۴ ف	سما-	۱۴ تیر سنہ ۱۲۷۸ ف	سما	۱۱ ۱۴ تیر سنہ ۱۲۷۸ ف کو راؤ مذکور فوت ہوئے انکے بعد

نمبر شمار	نام	تاریخ ماہوار ابتدائی: تاریخ	تاریخ ماہوار ابتدائی: تنخواہ	تاریخ و ماہوار بوقت علیحدگی: تاریخ	تاریخ و ماہوار بوقت علیحدگی: تنخواہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲	نرسہوا راو عہدہ دار خزانہ [12] سلہ	غرہ فروردی سنہ ۱۲۷۹ ف	۱۳	امرداد سنہ ۱۲۸۲ ف	۱۳ ماہ [illegible]	آخر اسفندار سنہ ۱۲۷۹ ف تک یہہ عہدہ خالی رہا۔ جب [13] یہہ صاحب دوم تعلقداری پر چلے جانیکے بعد آخر شہریور سنہ ۱۲۹۳ ف تک یہہ عہدہ خالی رہا۔
۳	رامیشور راو [illegible]	غرہ مہر سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۱۲/-	۲۷ امرداد سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۱۲/-	
۴	محمد منور خان سررشتہ دار دفتر [13]	۲۸ امرداد سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۱۲	آخر تیر سنہ ۱۲۹۶ ف	۱۱۲/-	مہتمم ہوئے۔ [13]
۵	وینکٹ راو محاسب عامہ محکمہ خزانہ [14]	غرہ امرداد سنہ ۱۲۹۶ ف	۱۱۲/-	دے سنہ ۱۳۰۰ ف	۱۱۲/-	ایضاً [14]
۶	محمد بدرالدین پیشکار دفتر صوبہ شرقی [15]	دے سنہ ۱۳۰۰ ف	۱۱۲/-	تیر سنہ ۱۳۰۵ ف	۱۱۲/-	دوم تعلقداری پر بھیجے گئے۔ [15]
×	[illegible] دفتر خزانہ دار	.	.	.		
۷	مولوی عنایت علی دوم تعلقدار [16]	غرہ امرداد سنہ ۱۳۰۵ ف	۱۱۲/-	۲ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف	۱۱۲/-	فوت ہوئے۔ [16] اسکے بعد مددگار کی تنخواہ ۱۳ اور مہتمم کی تنخواہ ۱۳ قرار پائی
۸	وٹھل راو دتی پیشکار دفتر معتمدی فینانس [17]	۳ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف	۱۱ماہ	۲ مہر سنہ ۱۳۱۵ ف	۱۳	اصلی تنخواہ پیشکاری کی ۱۱ تھی۔ [17] پہلے مددگاری پر منصرم مہر سنہ ۱۳۱۲ ف میں منتقل کیگئے اور سنہ ۱۳۱۵ ف میں وظیفہ پر علیحدہ ہوئے
×	مہمنت راو خزانہ دار [18]	.	.	.	.	
۹	مرزا نصراللہ خان بیگ [19]	۳ مہر سنہ ۱۳۱۵ ف	۱۳	-	.	ایکسال تک امتحاناً مامور کیے گئے۔ سنہ ۱۳۱۶ ف میں مستقل کئے گئے [19]
	خزانہ داران					
۱	مادھوجی	غرہ محرم سنہ ۱۲۷۰ ف	۵	۲ فروردی سنہ ۱۲۷۹ ف	۵	
۲	تاراجی [illegible]	۳ فروردی سنہ ۱۲۷۹ ف	۵	۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۰۱ ف	۱۱ماہ سوای فیس	اس شخص کا ابتدائی تقرر ۵ پر تھا جو غرہ صفر سنہ ۱۲۷۰ ف کو ہوا بعدمین ۵ تک ترقی پائی۔ جب ۲ فروردی سنہ ۱۲۷۹ ف کو مادھوجی کا انتقال ہوا تو بعدہ ۵ پر ترقی دیگئی۔ بعد ازان ۱۱ماہ ماہوار ہوئی اسکے سوا فرخت مہر کی فیس انکو علیحدہ ملتی تھی

[18] - خزانہ مین اس نام کا عہدہ پہلے تھا۔ اب یہہ عہدہ نہیں ہے۔

[19] - جب کبھی مستقل مددگار منصرم مہتمم ہوتے ہین یا رخصت پر رہتے ہین اسوقت یہہ صاحب منصرم کیے جاتے ہین۔

۱	۲ نام	۳ تاریخ	۴ تنخواہ	۵ تاریخ	۶ تنخواہ	۷
×	شیشن راؤ ریخول صیغہ دار [21] خزانہ عامرہ۔	۱۴ فروردی سنہ ۱۳۰۱ ف	لـــہ	۲۸۔ امرداد سنہ ۱۳۰۲ ف	ما لـــہ	[21] نارائن جی کے انتقال کے بعد چند روز یہ عہدہ خالی رہا اسکے بعد نصف تنخواہ پر شیشن راؤ منصرم کیے گئے
۳	نرسہوراؤ فرزند رام کشن راؤ [22]	۲۹ امرداد سنہ ۱۳۰۲ ف	ما	۳۰ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف	ما سوائے فیس	[22] معطل ہوئے من ابتدای ۲۱ مہر ۱۳۰۳ ف لغایت غرہ شہریور ۱۳۰۴ ف
×	شیشن راؤ ریخول [23]	۲۱ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف	لـہ	آخر آبان سنہ ۱۳۰۳ ف	لـہ سوائے فیس	[23] بلا یافت تنخواہ صرف فیس فرد [illegible] کاغذ مہو [illegible] پر کام کرتے رہے
×	کشٹیا نائب خزانہ دار [24]	غرہ آذر سنہ ۱۳۰۳ ف	۔	غرہ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف	۔	[24] بلا یافت تنخواہ منصرم۔
×	نرسہوراؤ [25]	۲ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف	ما	آخر تیر سنہ ۱۳۰۵ ف	ما سوائے فیس	[25] بحال ہوکر پھر خزانہ داری پر مامور ہوئے اور غرہ امرداد کو صدر محاسبی کی منتظمی پر منتقل کیے گئے
۴	رام رچپال سہائے فرزند [illegible] [26]	غرہ امرداد سنہ ۱۳۰۵ ف	ما	خورداد سنہ ۱۳۱۱ ف	ما بلا فیس	[26] دفتر صدر محاسبی کی منتظمی پر بھیجے گئے اسوجہ سے کہ ضمانت ان سے نہیں لی گئی تھی۔
۵	ہنمنت راؤ [27] فرزند راجیشور راؤ	خورداد سنہ ۱۳۱۱ ف	ما			[27] پہلے یہ سررشتہ والا جاہی کے سررشتہ دار تھے ناظم امور مذہبی غرہ آذر سنہ ۱۳۱۱ ف سے [illegible] اور سنہ ۱۳۱۸ ف [illegible] اور آذر سنہ ۱۳۱۵ ف سے [illegible] قرار پائی

صد نخستہ اخراجات دفتر خزانہ عامرہ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب	تعداد	رقم	نمبر	نام ابواب	تعداد ورقم
۱	مہتمم	۱	[illegible]	۶	الونس	[illegible]
۲	مددگار	۱	[illegible]	۷	صادر بموجب تقرر	[illegible]
۳	اہلکاران وصرافان	۵۸	[illegible]	۸	ابواب مشترکہ	[illegible]
۴	چپراسیان	۳۰	[illegible]	۹	ابواب مختصہ	[illegible]
۵	عملہ ہنگامی صرافان	۱۰	[illegible]	۔	میزان خزانہ عامرہ ۱۰۰	[illegible]

فصل ۵

ریلوے

تاریخ مین ریل کی ابتدا کا یون پتہ چلتا ہی کہ حضرت مسیح سے ایک سو تین ۱۰۳ سال قبل کسی شخص نے "الو پائل" نام سے ایک آلہ ایجاد کیا تھا جو بھاپ سے حرکت کرتا تھا۔ عرصہ تک اسکی کسیکو خبر نہوئی اور صدیون تک کوئی اُس جانب متوجہ نہوا۔ آخر جیمس واٹ نے قہوہ خانہ مین اس قوت کو کئی طرح سے آزمایا اور اسے ایک با وقعت قوت تسلیم کرلیا۔

۱۶۱۵ء مین ایک فرانسیسی انجنیر نے کچھہ تغیر و تبدل کے بعد پانی کھینچنے کا ایک آلہ ایجاد کیا۔ اس مین اُسے بہت کامیابی ہوئی۔ اسکے بعد تو بھاپ کی قوت کی بہت سے لوگون نے آزمایش شروع کردی ۱۸۱۲ء مین تجارتی اور دوسرے قسم کی سہولتین پیدا کرنے کیلئے کسی ایسی چیز کی ضرورت ہوئی جو مال اور مسافر ایک جگہہ سے دوسری جگہ لیجاسکے اور وقت کم خرچ ہو۔

مندرجہ بالا تجویز کو تکمیل پر پہونچانے کیلئے پانسو ۵۰۰ پونڈ کا انعامی اشتہار شایع کیا گیا۔ اشتہار مین فی گھنٹہ ۱۰ میل رفتار کی درخواست کی گئی تھی لیکن آزمایش پر کوئی انجن آٹھہ ۸ میل سے زیادہ کی رفتار کا نہ نکلا۔ جارج اسٹیفن سن جیسے ریلوے انجن کے موجد ہونیکا فخر حاصل ہی اسکے انجن نے رفتہ رفتہ ۲۹ میل فی گھنٹہ تک ترقی کی۔ اور تمام عالم کیلئے یہہ برکت اپنی یادگار چھوڑ گیا۔

سب سے پہلے انگلستان کو اپنی زمین پر ریل چلانیکا فخر حاصل ہوا چنانچہ ۱۸۲۵ء مین اسٹاکٹن و ڈارلنگٹن کے درمیان ریل جاری ہوئی۔ یہہ مسافت ۲۵ میل سے زیادہ نہ تھی اسکے بعد فرانس مین یکم اکتوبر ۱۸۲۸ء کو امریکہ مین ۲۸ دسمبر ۱۸۲۹ء کو روس مین ۴ اپریل ۱۸۳۸ء کو ہسپانیہ مین ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۹ء کو جرمن مین ۷ دسمبر ۱۸۳۰ء کو ریلین جاری ہوئین۔

مشرقی ممالک مین سب سے اول ۱۸۵۳ء مین ہندوستان کے اندر بمبئی سے تھانہ تک ریل جاری ہوئی۔ اسی سنہ مین ۱۰ اپریل کو لاہور سے امرتسر تک ریل کا افتتاح ہوا۔ اگرچہ ٹرکی یورپین طاقت کہی جاتی ہی مگر چونکہ سلاطین روم ایشائی نسل سے شمار کیے جاتے ہین اسلیئے ہم اسکا ذکر بھی مشرقی ممالک کے ساتھہ کرتے ہین وہان ۱۴ اکتوبر ۱۸۶۶ء کو اسکا اجرا ہوا۔

بحالت موجودہ اگر غور کیا جائے تو مشکل دنیا کا ایسا کوئی حصہ نظر آئیگا جہان ریل نہ جاری ہو۔ ہم یہان غیر تعلیم یافتہ قومون کا ذکر نہین کرتے اور نہ اُن سلطنتون کا ذکر کرتے ہین جنہون نے پولٹیکل اغراض سے اپنے ملک مین ریل جاری نہین کی۔ بہرکیف ہندوستان مین یورپ کے جہان اور بہت ہی مفید کام جاری ہوئے وہان ایک ریل کا اجرا بھی ہی۔

رفتہ رفتہ انجن کی رفتار نے اب اتنی ترقی کرلی ہی کہ اکثر ممالک مین چھیانوے ۹۶ میل فی گھنٹہ چل سکتا ہے۔ کئی ملکون مین بجائے دُہری پٹری کے اکہری پٹری سے کام لیا جاتا ہی اور مقامات پر آمد و رفت مین سہولت کی غرض سے دو دو لائین بچھائی گئی ہین۔ امریکہ مین انتظام ہو رہا ہی کہ گیس کے ذریعہ سے ریل چلائی جائے۔

اسوقت ہندوستان کے تمام بڑے شہرونمین ریلوے کا وجود پایا جاتا ہی جہان نہین ہی وہان بھی جاری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی جن دیسی ریاستون مین اسکی جانب توجہ کیگئی اُن مین ہم حیدرآباد کو سب سے آگے پاتے ہین۔ خدا کے فضل سے قلمرو نظام مین اسوقت آٹھ سو چھیاسٹھ ۸۶۶ میل تک ریل جاری ہے اسکی تفصیل آگے آئے گی۔

۲۹ شوال ۱۲۸۶ھ مطابق یکم فروری ۱۸۷۰ء کی مبارک تاریخ سے قلمرو نظام مین ریلوے کا کام آغاز ہوا اور گلبرگہ سے سکندرآباد تک ریلوے اور اسکے متعلقہ اسٹیشنون کی تعمیر شروع ہوئی۔ چونکہ گلبرگہ سے واڑی تک جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کمپنی کے جانب سے موجود تھی اسلیے یہہ انتظام بھی اُسکے سپرد ہوا اور اس نے اپنے صرفہ سے لین تعمیر کرائی۔ نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کو اس سے کوئی تعلق نہین ہی۔

واڑی سے سکندرآباد تک ایک سو اکیس ۱۲۱ میل کا فاصلہ ہی۔ انگریزی انجنیرون کے اہتمام مین یہہ لین تیار ہوئی اور اسپر ایک کروڑ پینتیس لاکھ ۱۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ صرف ہوا جسکی اوسط فی میل ایک لاکھ پانچ ہزار سے ہے۔ اگر ہم کل اخراجات کا مجموعہ کرین تو [illegible] روپیے ہوتے ہین منجملہ اُن کے [illegible] روپیون کے حصے فروخت ہوے اور باقی [illegible] روپیے خزانہ شاہی سے دیے گئے۔

۲ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۷۴ء کو سکندرآباد سے ورنگل آباد (گنگوارم) تک ریلوے کی آمد و رفت کا

سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور نواب سر سالار جنگ اعظم اور مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ اسی روز اسٹیشن بلدہ سے سب سے پہلے گاڑی مین گنگوارم تشریف لیگئے۔ وہان کے عہدہ دارون نے نوابصاحب کی نذرین پیش کین۔ اور اسی روز و نیز رزیڈنٹ صاحب بلدہ واپس تشریف لائے۔

۲۰ رمضان م ۱۸۰۱ اکتوبر ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء کو سکندرآباد سے واڑی تک ریلوے جاری ہوئی۔ افتتاح کی غرض سے باغ عامہ مین بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اور نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام۔ نواب شمس الامرا امیر کبیر[۱] اور نواب وقار الامرا رشید الدینخان اور مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ ریل مین سوار ہو کر واڑی تشریف لے گئے۔ اور اسی روز سے سکندرآباد سے واڑی تک مسافرون کی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہوا۔

فوج کی آمدورفت کی آسانی کی غرض سے سکندرآباد سے ترمل گری تک ایک چھوٹی لائن نکالی گئی۔ اس ریلوے کی افتتاح کے پہلے سال بعد وضع اخراجات صرف آٹھ ہزار روپیہ کی بچت ہوئی۔ اور ۱۸۸۴ء مین اسکی آمدنی سے بعد وضع اخراجات تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ بچے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس لین نے خاطر خواہ ترقی کی۔

جب سرکار عالی نے پانچ فیصدی کے حساب سے بیس سال تک سود دینا منظور کیا تو موجودہ ریلوے کمپنی نے دو کروڑ اٹھارہ لاکھ مین واڑی سے سکندرآباد تک ریلوے لین خریدلی۔ اور یہہ قرار پایا کہ سکندرآباد سے بجواڑہ اور چانده تک تین سو ستر میل ریل اور بھی جاری کردیجائے۔ اس بنا پر ۱۳ ربیع الاول م یکم جنوری ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء کو کمپنی نے بجواڑہ لین کا کام شروع کردیا۔

۲۷ جمادی الثانی م ۲۲ اپریل ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۶ء کو اعلیحضرت حضور پر نور نواب عماد السلطنۃ سالار جنگ ثانی اور عملۂ سرکار عالی کے دوسرے عہدہ دار سکندرآباد سے ورنگل تشریف لے گئے اور وہان بجواڑہ لین افتتاح کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ ۲۰ رجب م ۱۸ اپریل ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۶ء کو چانده ریلوے کی پہلی شاخ پر مسافرون کی آمدورفت شروع ہوئی۔

یہہ شاخ سکندرآباد سے ورنگل تک شمار ہوتی ہے۔ اور اسکا طول ستیاسی[۸۷] میل ہے۔ اس کی تیاری مین [illegible] روپیہ صرف ہوا۔ دوسرے شاخ ورنگل سے ڈورناکل ہے۔ اور ایک شاخ معدنیات

---

[۱] نواب عمدۃ الملک منجھلے میان۔

کوئلہ کوڈ ورناکل سے ایلند و پہاڑ تک گئی ہے شوال ۱۳۰۳ھ م جولائی ۱۸۸۶ء مین لین کی تعمیر کا کام جاری ہوا۔ اور ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ م دسمبر ۱۸۸۸ء تک لین اسقدر بنگئی جس سے مسافرونکی آمد ورفت ہوسکے۔

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ م یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو معدنیات سنگارینی سے بذریعہ ریل کوئلہ لانے کا کام جاری ہوا۔ اس شاخ کا طول ۳۵¼ میل ہے اور اسکی تیاری مین [illegible] روپیہ صرف ہوا ہی۔ بجواڑہ لین کی آخری شاخ ورنگل ہی۔ اور سرکار عالی کے آخری حدود تک اسکی مسافت ۵۵ میل ہی۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ م ۱۰ فروری ۱۸۸۹ء کو ورنگل سے بجواڑہ تک مسافرونکی آمد ورفت شروع ہوئی۔

ہم حیدرآباد سے بجواڑہ تک مسافرونکی آمد ورفت جاری ہونیکے متعلق اسی تاریخ کو صحیح سمجھتے ہین سکندرآباد سے بجواڑہ تک جب لین کی تعمیر کا اوسط لگادیا گیا تو ساٹھ ہزار روپیہ فی میل صرفہ پڑا۔ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ م اکتوبر ۱۸۹۵ء مین اسٹیشن حیدرآباد کے پلٹ فارم پر سایہ کی غرض سے ٹین کی چھت بننا شروع ہوئی اور دو ماہ کے اندر یہہ کام اختتام کو پہونچا۔

۱۶ محرم ۱۳۱۸ھ م ۱۶ مئی ۱۹۰۰ء کو سکندرآباد سے ناندیڑ گوداوری ویلی ریلوے کے ذریعہ سے مسافرونکی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ م ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو سکندرآباد سے منماڑ تک کامل طور سے مسافرونکی آمد ورفت شروع ہوئی یہہ لین چھوٹی پٹڑی کی ہی۔ اور اسکا طول ۳۷۶ میل ہی۔ ۲۶ محرم ۱۳۱۹ھ م ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء کو اسٹیشن حیدرآباد سے سکندرآباد تک چھوٹی لین کا سلسلہ ملادیا گیا۔

۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ م ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء حیدرآباد اسٹیشن سے سکندرآباد۔ لالہ گوڑہ۔ الوال بلوارم تک تین تین گھنٹے کے بعد لوکل گاڑیان چھوٹنے لگین جو دن مین چار مرتبہ جاتی ہین۔ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ م یکم ستمبر ۱۹۰۵ء سے حیدرآباد سکندرآباد اور وقارآباد کی اسٹیشنون پر پلیٹ فارم کا ٹکٹ جاری ہوا قیمت آدہ آنہ کلدار یا چار پیسے حالی مقرر ہوئی ہی۔

نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوی کے کُل حصص ہین منجملہ اُن کے دو سو اٹھارہ حصے مختلف خریدارون مین منقسم ہین ان خریدارون سے [illegible] روپے حصونکی قیمت مین وصول ہوئے۔ بابت قسط اول ۱۳۱۵ف ابتدائے یکم آذر م ۶ شعبان ۱۳۲۳ھ لغایتہ آخر اردی بہشت م ۸ صفر ۱۳۲۴ھ تک سرکار عالی نے [illegible]

لہ اعداد نہیں ملے۔

روپئے ایک آنہ شرکار کو بطور منافع کے تقسیم کیا۔

ریلوے کا تعلق کن کن محکمہ جات سے رہا۔

سالار جنگ اول کے عہد میں ملک سرکار عالی میں ابتداءً واڑی سے سکندر آباد تک ریلوے کی شاخ کھولی گئی تھی اور اس کام کے لیے سنہ ۱۲۸۰ف میں گنپت راؤ معتمد مقرر ہوئے تھے اُن کے بعد سنہ ۱۲۸۵ف میں اُنکی فرزند نارائن راؤ چند ماہ اس کام پر مامور رہے۔ پھر ریلوے کا دفتر حسب مراسلہ دفتر معتمد مال نشان ۲۶۹۳ مورخہ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۵ف خزانہ عامرہ میں ضم ہو کر ۱۵ رجب سنہ ۱۳۰۱ف کو سردار دلیر جنگ مرحوم کے تفویض ہوا جب مرحوم عہدہ سوم سکریٹری سے سرفراز ہوئے تو حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف ریلوے کا کام بھی انہیں کے متعلق رہا۔ اسکے بعد ریلوے کا دفتر معتمدی تعمیرات میں چند سال تک رہا اور بموجب حکم سرکار عالی (۲۱ اسفندار ۱۳۱۱ف جریدہ مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۳۱۱ف جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۲ جزو اول) دفتر معتمدی ریلوے و معدنیات تعلق دفتر معتمدی فینانس سے ہوا۔

متفرق اور ضروری امور

۱۔ ماہ دسمبر م ماہ صفر سنہ ۱۳۰۱ف (۱۸۸۳ء) میں نظام گیارنٹڈ اسٹیٹ ریلوے قایم ہوئی۔

۲۔ ۶ مارچ م ۲۹ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ (۱۸۹۹ء) کو عہدنامہ متعلق تعمیر گوداوری ریلوے کمپنی سے ہوا۔

۳۔ ۷ اشعبان سنہ ۱۲۹۵ف فتح پور اسٹیشن کا نام شنکر پلی رکھا گیا۔

۴۔ اگرچہ جریدہ اعلامیہ مطبوعہ غرہ تیر سنہ ۱۲۹۳ف میں حکم شایع ہوا تھا کہ محکمہ نظامت ریلوے۔ ہوبلی۔ بلہاری برخاست کیا جائے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ کامل طور پر برخاست نہیں ہوا تھا۔ غرہ آذر سنہ ۱۲۹۸ف سے بالکل برخاست کردیا گیا۔

۵۔ خورداد سنہ ۱۲۹۵ف کو محکمہ نظامت عدالت حوالی چاندا ریلوے جو بطور ہنگامی و عارضی مقرر ہوا تھا بوجہ ختم کام برخاست کیا گیا۔

۶۔ ۱۵ مارچ م ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۰ء) روز چہارشنبہ سے گوداوری لاین میل کی گئی۔

۷۔ یکم اگسٹ سنہ ۱۹۱۰ء سے جواڑہ لاین میل کردی گئی۔

۸۔ یکم نومبر سنہ ۱۹۰۷ء کو بیلولہ روڈ میکینک کا افتتاح ہوا۔

تختہ ریلوے لائن اندرون حدود علاقہ سرکار عالی۔

نمبر	از مقام	تا مقام	نام ریلوے	طول میل	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	سکندرآباد	واڑی	نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے	۱۲۱	
۲	واڑی	دودنی	جی-آئی-پی-ریلوے	۵۳.۰	جانب شولاپور۔
۳	واڑی	رائچور	؍؍	۶۷	جانب مدراس۔
۴	رائچور	مٹمری	مدراس ریلوے۔	۱۱	؍؍
۵	سکندرآباد	انکائی	گوداوری ویلی ریلوے	۳۷۶	جانب منماڑ۔ چھوٹی پٹڑی کی لین۔
۶	سکندرآباد	مدورا	نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے	۱۸۰	جانب بجواڑہ۔
۷	ڈورناکل	یلندو	؍؍	۱۱	کوئلہ لانیکی غرض سے جاری ہوئی۔
۸	ہرلاپور	دہس پیٹ	سدرن مرہٹہ ریلوے	۴۲	جانب کوپل جاگیر نواب سالارجنگ بہادر چھوٹی لین۔
			جملہ	۸۶۶	

تختہ اخراجات متعلق ریلوے - بابتہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے بڑی گیج حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے میٹر گیج	[illegible]	۳	مددگار منتظم وغیرہ صیغہ انگریزی ۷	[illegible]
			۴	صیغہ فارسی۔ ۵	[illegible]
۲	اخراجات ریلوے پولیس وغیرہ۔ صیغہ انتظامی	[illegible]	۵	ملازمین۔ ۱۰	[illegible]
			۶	الونس۔	[illegible]

سنہ ۱۵ - بڑی پٹڑی کی لین ۴۴۸ میل۔ چھوٹی پٹڑی کی لین ۴۱۸ میل۔

نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۷	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۱۱	اہلکاران ۱۱	[illegible]
۸	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۱۲	صادر بموجب تقرر	[illegible]
۹	ابواب مختصہ۔	[illegible]			
	دفتر اڈیٹر حساب ریلوے			میزان انتظامی	[illegible]
۱۰	اڈیٹر ۱	[illegible]		صدر میزان	[illegible]

فصل ۶

معدنیات

کوئلہ

ممالک محروسہ سرکار عالی مین متعدد مقامات پر معدنیات کی کانین ہین۔ اور وہ مختلف اضلاع مین واقع ہین سب سے پہلے سنگارینی مین کوئلہ کی کان ہے جو ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء مین دریافت ہوئی اور ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء مین کوئلہ نکلنا شروع ہوا اور اسوقت تک برابر نکالا جارہا ہی۔ اور اس کان مین کئی طبقہ کوئلہ کے ہین۔ پہلا طبقہ ۳۰ فٹ سی ۵۰ فٹ تک ضخیم ہی۔ اور متعدد تہون پر شامل ہی۔ اور یہہ کوئلہ انجنون مین صرف ہوتا ہی۔ دوسرا طبقہ پہلے طبقہ سے سو فٹ نیچے واقع ہی۔ یہہ بھی مثل اول شیل آمیز کوئلہ سے مرکب ہی تیسرا طبقہ دوسرے طبقہ سے ۳۰ سے ۴۰ فٹ نیچے واقع ہی۔ اور مثل طبقہ ثانی کے ہی۔ چوتھا طبقہ اسکا کوئلہ نہایت قیمتی ہی۔ اور عمدہ قسم کا اسٹیم کول ہی اور گیاس کی روشنی کے لیے عمدہ ہی۔ اور اس طبقہ کا کوئلہ آجکل نکل رہا ہی۔ خاص کوئلہ کی ضخامت ۳ فٹ سی ۷ فٹ تک ہی۔ اور اسکا رقبہ ۹ مربع میل ہی۔ سرکار عالی کو حق مالکانہ فی ٹن ۸ سے ایک روپیہ تک ملتا ہی ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء مین سوا لاکھ روپیہ کے قریب ملا تھا۔

سونا

ضلع لنگسگور مین بمقام ہٹی۔ بومہال۔ ساگر سونے کی (تین) کانین ہین۔ کل رقبہ طلا آمیز پتھر کا ۲۴۰ میل ہی۔ ان مقامات سے پہلی تہ دریائے کرشنا و تنگبہدرا کے درمیان واقع ہی۔ اوسط پیداوار فی ٹن پتھر مین ایک اونس کے یعنی اڑھائی تولہ۔ اور بعض صورتون مین فی ٹن بیس اونس یعنی ۵۰ تولہ تک نکلتا ہی۔ دوسری تہ بومنال کے قریب

بسہ سوض میں ۳ میل کے قریب ہی تیسری تہ ساگر و شورا پور کے درمیان واقع ہی۔

لوہا

تقریبًا تمام ملک میں لوہار یتیلے پتھر میں پایا جاتا ہی اور رودادی گودا وری اور دریا کے درمیان سے اور دریائے کرشنا و تنگبھدرا کے درمیان بھی عمدہ کان ہی۔ تعلقہ چنور ضلع عادل آباد میں لوہا نکالا جاتا ہی نرمل۔ جگتیال۔ ورنگل وغیرہ کے طرف بھی لوہا نکلتا ہی جو قرص فولاد کے لیے مشہور ہی۔

ہیرا

زمانہ قدیم میں اطراف موضع پرتیال و قرب رود کرشنا وغیرہ مقامات پر جو نیہلی زمین ہی وہاں نکالا جاتا تھا۔ پرتیال کے کان کی تہ ۱۸ انچہ ضخیم ہی۔ اور سیاہ مٹی سے چھپی ہوئی ہی چونکہ قدیم معادن نکالنے والے نے عمدہ پتھر نکال لیے تھے اسوجہ سے حیدرآباد کمپنی کو باوجود امتحان ناکامی ہوئی۔ صرف چھوٹے چھوٹے ہیرے کبھی کبھی نکلتے ہیں۔

ابرک۔ یاقوت۔ تانبہ۔ پتھر دیکھو معدنیات

معدنیات مندرجہ صدر کے علاوہ ضلع ورنگل میں ابرک اور تعلقہ پالونچہ میں ایک قسم یاقوت کی ہی حسن آباد میں ایک خاص قسم کے کوئلہ کا مادہ ہی جسکی پنسلیں بنائی جاتی ہیں۔ موضع چنترال ضلع نلگنڈہ میں تانبہ کی کان دریافت ہوئی ہی۔ شاہ آباد میں چونہ کا پتھر سے اور بکثرت نکالا جاتا ہی۔ اسکے دو رنگ خاکستری اور سیاہ ہوتے ہیں جو سنگ شیلو کے نام سے مشہور ہی عمارات میں استعمال ہوتا ہی۔ علاوہ اسکے ہلکا یاقوت اور قیمتی پتھر جو کبھی دریافت ہوئی ہی ۲۸ ستمبر ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ کو نظام کمپنی اور سرکار عالی میں عہدنامہ ہوا۔ اور ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۲ھ کو معدن راجور دو آبہ سرکار عالی کی طرف سے کمپنی کو پٹہ دیا گیا۔ ۵ جولائی ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۱۳ھ میں نظام کمپنی معدنیات کو ۹۰ سال کا ٹھیکہ دیا گیا۔

تعمیرات و آبپاشی

فصل

یکم جون م ۱۹ بہمن ۱۲۷۹ف کو دفتر معتمد تعمیرات عامہ بارہ دری سالارجنگ میں قایم ہوا۔ اور مسٹر جانسٹن معتمد مقرر ہوئے۔

۱۲۹۸ف میں عہدہ آبپاشی کا تقرر ہوا۔ ۱۳۰۰ف میں مجلس آبپاشی قایم ہوئی اور ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ کو حسب الحکم کونسل مجلس مذکور برخاست ہوئی۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف سنہ انتظامات جدید ہوئے ۱۔ صفائی آبپاشی تعمیرات و نہار خانہ کا تعلق سپرنٹنڈنٹ انجنیر سے ہوا ۲۔ صفائی بلدہ کا صیغہ ہوم آفس کے تحت ہوا۔

ا : ر صفائی انمالاع دبلدہ کا کام سپرنٹنڈنٹ انجنیر کی نگرانی مین دیا گیا - ۳ - آبپاشی کا تعلق عہدداران مال سے کیا گیا - ۴ - مہتمان تعمیرات ضلع وصوبہ ماتحت تعلقداران وصوبہ داران کیے گئے - ۵ - دفتر معتمدی صدرالمہام تعمیرات تخفیف ہوکر صدرالمہام تعمیرات معین المہام تعمیرات مقرر ہوئے - ۶ - باغ عام کا تعلق تعمیرات سے قطع ہوکر مہتمم نسل چوپایہ سے کیا گیا - اب پھر اس باغ کا تعلق معتمدی تعمیرات ہی سے ہے - ۷ - ہر ایک صوبہ کے لیے انسپکٹن انجنیر مقرر ہوا -

۴ا - شوال ۱۳۰۴ ؁ کو حسب فرمان اعلیحضرت مسٹر جارج پامر چیف انجنیر معتمد تعمیرات مقرر ہوئے -

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۰ اسفندار غرہ رجب ۱۳۱۲ ؁ نواب افتخار الملک معین المہام تعمیرات اور مولوی سید علی صاحب بلگرامی معتمد تعمیرات مقرر ہوئے -

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ اسفندار ۱۳۰۳ ف مسٹر پامر جوائنٹ سکرٹری معتمد تعمیرات ہوئے -

۷ - رجب م ۱۵ آذر ۱۳۱۱ ف ۱۳۱۹ کو مولوی سید علی صاحب بلگرامی وظیفہ پر علحدہ کیے گئے معتمدی تعمیرات پر مولوی کاظم علی صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا - اور ۲۳ آذر ۱۳۱۷ ف کو میر کاظم علی صاحب وظیفہ پر علحدہ ہوئے اور انکی جگہہ فاضل مو راج معتمد مقرر ہوئے -

۸ ا فروردی ۱۳۱۲ ف کو مسٹر ڈبلیو میریٹ نے سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ عام کا جائزہ لیا -

۱۵ - اردی بہشت ۱۳۱۳ ف کو چیف انجنیر آبپاشی کے عہدہ کا لقب سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ آبپاشی ہوا - اور اس عہدہ کا جائزہ مسٹر پرم نے ۲۸ دے ۱۳۱۳ ف کو حاصل کیا -

ذریعہ مراسلہ نشان ۱۷۶۵ مورخہ ۸ امرداد ۱۳۱۵ ف مندرجہ جریدہ مورخہ ۲۰ امرداد ۱۳۱۵ ف جلد ۳۷ نمبر ۱۴ مجلس صفائی کے نام حسب فرمان اعلیحضرت متر شدہ ۲ - ربیع الثانی ۱۳۲۴ ؁ کو حکم ہوا کہ علاقہ جات پائگاہ علاقہ پیشکاری کو بھی اندرون و بیرون بلدہ کی تعمیرات کا نقشہ محکمۂ صفائی مین قبل تعمیر بھیجدینا کافی ہوگا -

صدر تختہ اخراجات آبپاشی و تعمیرات بابتہ ۱۳۱۵ ف

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	دفتر معتمدی معتمد ۱	سمہ	۲	مددگار ۱	سمہ ۲۷۶ / عسہ ۵

نمبر	نام ابواب	تعداد رقم
١	٢	٣
٣	منتظم ١	[illegible]
٤	اہلکاران ٢٠	[illegible]
٥	ملازمین ۔ ٢٠	[illegible]
٦	الونس	[illegible]
٧	صادر بموجب تقرر	[illegible]
٨	ابواب مشترکہ	[illegible]
٩	ابواب مختصہ ۔	[illegible]
	میزان انتظامی دفتر معتمدی تعمیرات	[illegible]
	دفتر نظامت آبپاشی ۔	
١٠	ناظم آبپاشی ١	[illegible]
١١	پرسنل مددگار	[illegible]
١٢	اہلکاران و ملازمان ٦٧	[illegible]
١٣	الونس	[illegible]
١٤	صادر بموجب تقرر	[illegible]
١٥	ابواب مشترکہ	[illegible]
١٦	ابواب مختصہ ۔	[illegible]
١٧	اگزکیٹو اسٹاف ٣٣٨	[illegible]

نمبر	نام ابواب	تعداد رقم
١	٢	٣
١٨	کارہائے تعمیرات	[illegible]
١٩	ترمیمات کلان و خفیف ۔	[illegible]
٢٠	نگہداشت ۔	[illegible]
٢١	سربراہی و فراہمی سامان ۔	[illegible]
٢٢	مرمت تالاب ہا بموجب اسکیم جدید ۔	[illegible]
٢٣	رقم جمع خرچ سنین ماضیہ ۔	[illegible]
	میزان آبپاشی ۔	[illegible]
	تعمیرات عامہ	
٢٤	نظامت تعمیرات عامہ ۔ ٥٥	[illegible]
٢٥	دفتر مہتمان اضلاع ١٩٠	[illegible]
٢٦	عملہ آب رسانی ١٦٩	[illegible]
٢٧	کارہائے استصوابی علاقہ تعمیرات وسول ۔	[illegible]

نمبر ابواب	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر ابواب	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۲۸	متفرقات	[illegible]		میزان تعمیرات ۔	[illegible]
۲۹	محفوظ	[illegible]		کل میزان آبپاشی	[illegible]
۳۰	رقم جمع خرچ شین ماضیہ ۔	[illegible]		و تعمیرات ۔ [illegible]	



تختۂ آمدنی و اخراجات حقیقی ممالک محروسۂ سرکار عالی

۱- آمدنی من ابتدائی ۱۲۶۳ف لغایت آخر ۱۳۱۶ف

۲- خرچ من ابتدائی ۱۲۸۷ف لغایت ۱۳۱۶ف

۱- تختجات ذیل مین ممالک محروسۂ سرکار عالی کی حقیقی آمدنی اور اخراجات کی تفصیلی حالت دکھلائی گئی ہی- اور آمدنی کے تختہ مین ابتدائے ۱۲۶۳ف لغایت آخر ۱۳۱۶ف تک ترتیب وار لکھے گئے ہین- اس سی پہلے سنون کی آمدنی باوجود تلاش معلوم نہو سکی- اور اسیطرح اخراجات بھی ۱۲۸۷ف سے ۱۳۱۶ف تک دستیاب ہوئی جو ترتیب وار درج کیے گئے-

۲- ۱۲۸۸ف سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا- اور اسی سال سے اُسکی طبع کا بھی آغاز ہوا

۳- ۱۲۶۳ف سے ۱۲۸۶ف تک صرف آمدنی کا تختہ خاص نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر مرحوم سی دستیاب ہوا ہی اسکے بعد موازنۂ مطبوعہ سے لیا گیا-



نشان	ابواب جمع	۱۲۶۳ف ابتدای عملداری	۱۲۷۰ف	۱۲۷۵ف	۱۲۸۰ف	۱۲۸۱ف	۱۲۸۲ف	۱۲۸۳ف	۱۲۸۴ف	اوسط	۱۲۸۵ف	۱۲۸۶ف
					اوسط پنج سالہ از ۱۲۸۰ف تا ۱۲۸۴ف							
۱	مالگزاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	چوبینہ	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	سایر کروڑگیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	کاغذ مہری	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	دار الضرب	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	فاضلات برار	.	.	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]

٨	عدالت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٩	محبس	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٠	کوتوالی	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١١	شفاخانه	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
١٢	تعلیمات	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	. .
١٣	دارالطبع	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٤	دفاتر جداگانه	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٥	سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٦	ویس ٹی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.

نمبر سلسله	ابواب جمع	سنه ۱۲۶۳ ف [illegible]	سنه ۱۲۷۰ ف	[illegible] ۱۲۷۶ [illegible] ۱۲۷۷	اوسط پنج ساله از سنه ۱۲۷۸ ف لغایة سنه ۱۲۸۲ ف: ۱۲۷۸ ف	۱۲۷۹ ف	۱۲۸۰ ف	۱۲۸۱ ف	۱۲۸۲ ف	اوسط	سنه ۱۲۸۵ ف	سنه ۱۲۸۶ ف	کیفیت
۱۷	متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
	میزان اول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۸	جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۹	تعمیرات	.	.	[illegible]	.	[illegible]	.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
۲۰	ریلوی	.	.	.	.	.	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	.
	میزان دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	جامع میزان اول مع دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
۲۱	ایابٹی	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	امانت و دیگر دیوان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۳	وصول مبادلہ بازگشت	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	سرمایہ ریلوے	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶	کاغذ زر مبادلہ	.	.	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان سوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کل میزان آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سلسلہ نمبر	ابواب جمع		۱۲۸۷ ف	۱۲۸۸ ف	۱۲۸۹ ف	۱۲۹۰ ف	۱۲۹۱ ف
	ابواب مال						
۱	مالگزاری	معمولی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		متفرق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	کروڑگیری	سایر کروڑگیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		درآمد برآمد نمک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	آبکاری		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	کاغذ مہوری		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	محصول افیون				[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	چوبینہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	فیس رجسٹریشن						
	میزان ابواب مالگزاری تا رجسٹریشن		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	فاضلات برار		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	سود		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ٹیکسال خانہ ودار الضرب						

سنه ۱۲۹۲	سنه ۱۲۹۳	سنه ۱۲۹۴	سنه ۱۲۹۵	سنه ۱۲۹۶	سنه ۱۲۹۷	سنه ۱۲۹۸	سنه ۱۲۹۹	سنه ۱۳۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	.	.	.	.	.	.	.

نمبر سلسلہ	ابواب جمع	۱۲۸۷ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
۱۰	ٹپہ خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	دارالضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محکمہ جات سول					
۱۲	عدالت — عدالت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	عدالت — محبس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	کوتوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	طبابت	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از عدالت تا دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات					
۱۷	دارالطبع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
·	·	·	·	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب جمع	۱۲۸۷ فصلی	۱۲۸۸ فصلی	۱۲۸۹ فصلی	۱۲۹۰ فصلی	۱۲۹۱ فصلی
	میزان دارالطبع و متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تعمیرات					
۱۹	آبپاشی	.	.	.	.	.
۲۰	تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان تعمیرات و آبپاشی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۱	جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	ریلوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از مالگذاری تا ریلوے	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	[illegible] کرور [illegible]
	ابواب غیر سرکاری لوکل فنڈ					
۲۳	صفائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	محصول مقامی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	اپاشی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان لوکل فنڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۲۹۲ف	سنہ ۱۲۹۳ف	سنہ ۱۲۹۴ف	سنہ ۱۲۹۵ف	سنہ ۱۲۹۶ف	سنہ ۱۲۹۷ف	سنہ ۱۲۹۸ف	سنہ ۱۲۹۹ف	سنہ ۱۳۰۰ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/۸/۳
			.		.			
.	.	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۵/۱۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۲/۳/۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۵/۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱/۱/۱
دو کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible]	سے کرور [illegible] ۱۴/۱/۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible] ۱۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible] ۱/۱/۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible] ۱۲/۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۲/۲

نشان سلسلہ	ابواب جمع	۱۲۸۶ف	۱۲۸۷ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
	قرضہ وامانت مبادلہ						
۲۶	قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
۲۸	امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	مبادلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۰	زر مبادلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱	سرمایہ ریلوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان امانت ابواب دیگر ام لوکل فنڈ وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	صدر میزان آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سلک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کل میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۔	۔	۔	۔	۔	۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر سلسلہ	ابواب جمع	۱۳۰۱ ف	۱۳۰۲ ف	۱۳۰۳ ف	۱۳۰۴ ف	۱۳۰۵ ف	۱۳۰۶ ف
	ابواب مال						
۱	مالگذاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کروڑگیری						
	کروڑگیری - ۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	نمک - ۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	چونگی - ۳	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	میزان صدر کروڑگیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	چوبینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	کاغذ مہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	معدنیات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	رجسٹریشن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۰۷ فصلی	سنہ ۱۳۰۸ فصلی	سنہ ۱۳۰۹ فصلی	سنہ ۱۳۱۰ فصلی	سنہ ۱۳۱۱ فصلی	سنہ ۱۳۱۲ فصلی	سنہ ۱۳۱۳ فصلی	سنہ ۱۳۱۴ فصلی	سنہ ۱۳۱۵ فصلی
دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب جمع	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف
	میزان از نمبر (۱) تا نمبر (۸)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	محاصل ٹپہ برار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ٹپہ خانہ و دارالضرب						
۱۱	ٹپہ خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	دارالضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محکمہ جات سیول						
	عدالت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محابس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	میزان صیغہ عدالت و محبس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۰۷ف	سنہ ۱۳۰۸ف	سنہ ۱۳۰۹ف	سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۳۱۱ف	سنہ ۱۳۱۲ف	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	سنہ ۱۳۱۵ف
سہ کرور [illegible]	[illegible] کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	[illegible] کرور [illegible]	سہ کرور [illegible]	سہ کرور [illegible]	سہ کرور [illegible]	سہ کرور [illegible]	سہ کرور [illegible]
[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو لک [illegible]	دو لک [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]	سہ لک [illegible]

نمبر شمار	ابواب جمع	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف [illegible]	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
۱۴	کوتوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	طبابت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از نمبر ۱۳ تا نمبر ۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرقات						
۱۸	دارالطبع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	ٹکسال	•	•	•	•	•	•
۲۰	کنٹروبیوشن	•	•	•	•	•	•
۲۱	متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان صدر نمبر ۱۸ تا ۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	آبپاشی و تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	.	.	.	.	.	.	[illegible]
.	.	.	.	.	.	.	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نشان سلسلہ	ابواب جمع	سنہ ۱۳۰۱ فصلی	سنہ ۱۳۰۲ فصلی	سنہ ۱۳۰۳ فصلی	سنہ ۱۳۰۴ فصلی	سنہ ۱۳۰۵ فصلی	سنہ ۱۳۰۶ فصلی
۲۳	جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	ریلوے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	رقوم تصفیہ طلب	.	.	.	[illegible]	[illegible]	.
۲۶	ابواب جمع خرچ تصفیہ مبادلہ	.	.	.	.	.	.
	سنین ماضیہ						
	صدر میزان ابواب سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ابواب غیر سرکاری						
الف	پیشگی	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ب	قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ج	صفائی ولوکلفنڈ وامانت وغیرہ	[illegible]	.	.	.	.	.
د	حساب اماتنی	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ھ	مدات حسابی جن کا اثر موازنہ پر نہیں پڑتا ہے	.	[illegible]	.	.	.	.
و	ارسال	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ز	ٹپہ خانہ علاقہ سرکار عظمت مدار	.	.	.	.	.	.

سنه ۱۳۰۷ ف	سنه ۱۳۰۸ ف	سنه ۱۳۰۹ ف	سنه ۱۳۱۰ ف [illegible]	سنه ۱۳۱۱ ف	سنه ۱۳۱۲ ف	سنه ۱۳۱۳ ف	سنه ۱۳۱۴ ف	سنه ۱۳۱۵ ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	[illegible]	.	.	.	.	.	.	[illegible]
.	.		.	.	.	.	.	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.
.	.	[illegible]	.	.	.	.	.	.
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	[illegible]	.	.	.	.	.	.

نمبر شمار	ابواب جمع	سنہ ۱۳۱۰ فصلی	سنہ ۱۳۱۱ فصلی	سنہ ۱۳۱۲ فصلی	سنہ ۱۳۱۳ فصلی [illegible]	سنہ ۱۳۱۴ فصلی	سنہ ۱۳۱۵ فصلی
ك	ابواب ارسالی	.	.	.	.	.	.
ل	آبپاشی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ابواب غیر سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سکہ	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱	[illegible] ۲	[illegible]	[illegible]
	ابواب سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ابواب غیر سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	صدر میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سلہ اس میں پرامیسری نوٹ بھی شریک ہیں۔

سلہ۲ اس میں پرامیسری نوٹ بھی شریک ہیں۔

کلدار	حالی
[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۰۷ ف	سنہ ۱۳۰۸ ف	سنہ ۱۳۰۹ ف	سنہ ۱۳۱۰ ف	سنہ ۱۳۱۱ ف	سنہ ۱۳۱۲ ف	سنہ ۱۳۱۳ ف	سنہ ۱۳۱۴ ف	سنہ ۱۳۱۵ ف
۰	۰	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نشانات سلسلہ	ابواب خرچ	۱۲۸۶ فصلی	[illegible]	۱۲۸۸ فصلی	۱۲۸۹ فصلی	۱۲۹۰ فصلی	۱۲۹۱ فصلی
۱	واپسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	معاوضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	اخراجات متعلقہ وصول مالگزاری						
	انتظام اضلاع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	پیمایش و بندوبست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	دیہہ صادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	میزان صدر مد مالگزاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	کروڑگیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	کاغذ مہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	افیون	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	چوبینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	رجسٹریشن	.	.	.	.	.	.

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۲۹۱ف	سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۲۸۹ف	سنہ ۱۲۸۸ف	میزان سالہائے گذشتہ	سنہ ۱۲۸۷ف	ابواب خرچ	نمبر سلسلہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	میزان از واپسی پارسٹیرلشن	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سود	۱۰
						ٹپہ خانہ و دار الضرب	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	ٹپہ خانہ	۱۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	دار الضرب	۱۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب	
						محکمہ جات سول	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	انتظام مملکت	۱۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	عدالت	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	محبس	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	میزان عدالت و محبس	۱۴

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۲۸۷ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
۱۵	کوتوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	طبابت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مبنی بر انتظام مملکت تا دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	داخل حضور پر نور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	منصب و وظائف و عطیات					
۲۰	منصب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۱	رسوم داران (پرگنہ وطن داران)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	جاگیر پنشن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۳	وظائف و انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	ماہوارات خاص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	خلعت تواضع و ضیافت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اخراجات ابتدا از ۱۲۸۵ف لغایت سنہ ۱۳۰۰ف

۱۳۰۰ف	۱۲۹۹ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۲ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۲۹۱ف	۱۲۹۰ف	۱۲۸۹ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۷ف [illegible]	ابواب خرچ	نشان سلسله
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اخراجات مذہبی یومیہ و معمول	۲۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان از منصب تا مذہبی	
					متفرق	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دارالطبع	۲۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات	۲۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان دارالطبع و متفرقات	
					تعمیرات	
					آبپاشی	۲۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تعمیرات	۳۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان تعمیرات و آبپاشی	
					جمعیت	

۱۳۰۰ف	۱۲۹۹ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۲ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو للب	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر سلسلہ	ابواب خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱	باقاعدہ	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۲	گولکنڈہ برگیڈ وغیرہ	[illegible]	[illegible]	اس رقم سے سال کی جملہ رقم مین خرچ باقاعدہ اور بے قاعدہ کی رقم بھی شریک ہے ۔		
۳۳	بے قاعدہ	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴	ریلوے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از والیسی تا ریلوے	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]	دو کرور [illegible]
	ابواب غیر سرکاری						
	لوکل فنڈ						
	صفائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محصول مقامی	.	.	.	.	.	.
	آبپاشی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو کرور [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
.	.	.	.	.	[illegible]	[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	[illegible]	[illegible]	۱۲۸۸ ف	[illegible]	[illegible]	۱۲۹۱ ف
	قرضہ امانت ومبادلہ						
	قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مبادلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زر مبادلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ابواب غیر سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ابواب سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	جملہ اخراجات سرکاری وغیر سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باقی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	جملہ میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۳۰۰ف	۱۲۹۹ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۲ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
۱	واپسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	معاوضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	اخراجات متعلقہ حصول مال مالگزاری						
	انتظام اضلاع - ۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	پیمایش و بندوبست - ۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	انعام - ۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	دیہہ صادر - ۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	دست بند - ۵	.	.	.	.	.	.
۳	میزان صدر مالگزاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کروڑگیری						
	بابت دفتر کمشنر و ڈپٹی کمشنر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محصول خانجات اضلاع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	چھاؤنیات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	میزان صدر کروڑگیری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۰۷ ف	سنہ ۱۳۰۸ ف	سنہ ۱۳۰۹ ف	سنہ ۱۳۱۰ ف	سنہ ۱۳۱۱ ف	سنہ ۱۳۱۲ ف	سنہ ۱۳۱۳ ف	سنہ ۱۳۱۴ ف	سنہ ۱۳۱۵ ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
۵	آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	چوبینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	کاغذ مہری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	معدنیات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	رجسٹریشن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از نمبر ا تا نمبر ۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ٹپہ خانہ و دار الضرب						
۱۲	ٹپہ خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف [illegible]	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف
	محکمہ جات سول						
۱۴	انتظام مملکت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	عدالت و محبس						
	عدالت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	محبس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان عدالت و محبس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	کوتوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	طبابت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از نمبر ۱۴ تا ۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۰	امداد صفائی	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۳۰۶ فصلی	۱۳۰۷ فصلی	۱۳۰۹ فصلی	۱۳۱۰ فصلی	۱۳۱۱ فصلی	۱۳۱۲ فصلی	۱۳۱۳ فصلی	۱۳۱۴ فصلی	۱۳۱۵ فصلی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف [illegible]	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
۲۱	داخل حضور پر نور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	عطیات						
۲۲	منصب -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۳	رسوم -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	وظائف						
	جاگیر پنشن -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	وظائف وانعام -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان صدر وظائف -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	ماہوارات خاص -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶	مذہبی یومیہ و معمول -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۶ -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متفرق						

۱۳۰۷ ف	۱۳۰۸ ف	۱۳۰۹ ف	۱۳۱۰ ف	۱۳۱۱ ف	۱۳۱۲ ف	۱۳۱۳ ف	۱۳۱۴ ف	۱۳۱۵ ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف [illegible]	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
۲۷	خلعت تواضع ضیافت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۸	دار الطبع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	اخراجات متفرق						
	معمولی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	غیر معمولی	.	.	.	.	.	.
	میزان متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان از نمبر ۲ تا نمبر ۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۰	ادائی قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱	آبپاشی و تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	جمعیت						
	اسٹاف نظامی و دفتر معتمد افواج ۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باقاعدہ ۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۳۰۶ ف	۱۳۰۷ ف	۱۳۰۹ ف	۱۳۱۰ ف	۱۳۱۱ ف	۱۳۱۲ ف	۱۳۱۳ ف	۱۳۱۴ ف	۱۳۱۵ ف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نشان سلسلہ	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
	امپیریل سروس ٹروپس ۳	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	گولکنڈہ بریگیڈ ۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بے قاعدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کارخانہ بارود	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان صدر جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۳	ریلوے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴	بابتہ خریدی اسٹاک	•	•	•	•	•	•
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۳۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۵	ابواب جمع خرچ سنین ماضیہ	•	•	•	•	•	•
۳۶	رقوم تصفیہ طلب	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کل میزان ابواب سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نشان سلسلہ	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
	ابواب غیر سرکاری						
الف	پیشگی	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ب	قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	بابت حسابی جن کا فرق موازنہ میں نہیں پڑتا ہے	.	[illegible]	.	.	.	.
ج	امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
د	لوکل فنڈ وامانت وغیرہ	[illegible]	.				
ھ	ارسال	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
و	محصول مقامی	[illegible]	.	.	.	.	.
ز	آبپاشی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان ابواب غیر سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ابواب سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۰۷ ف	سنہ ۱۳۰۸ ف	سنہ ۱۳۰۹ ف	سنہ ۱۳۱۰ ف	سنہ ۱۳۱۱ ف	سنہ ۱۳۱۲ ف	سنہ ۱۳۱۳ ف	سنہ ۱۳۱۴ ف	سنہ ۱۳۱۵ ف
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
.	.	.	.	.	.	.	.	.
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام ابواب	رقم	نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	ابواب مال		۹	محاصل ٹپہ برار	[illegible]
۱	مالگزاری	[illegible]	۱۰	سود	[illegible]
	کروڑگیری			ٹپہ خانہ و دار الضرب	
	(الف) کروڑگیری	[illegible]	۱۱	ٹپہ خانہ	[illegible]
	(ب) نمک	[illegible]	۱۲	دار الضرب	[illegible]
	(ج) چنگی	[illegible]		میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب	[illegible]
۲	میزان کروڑگیری	[illegible]		محکمہ جات عدالت و مجالس	
۳	آبکاری	[illegible]		(الف) عدالت	[illegible]
۴	افیون	[illegible]		(ب) مجالس	[illegible]
۵	چھپنیہ	[illegible]	۱۳	میزان عدالت و مجالس	[illegible]
۶	کاغذ مختوم	[illegible]	۱۴	کوتوالی	[illegible]
۷	معدنیات	[illegible]	۱۵	تعلیمات	[illegible]
۸	رجسٹریشن	[illegible]	۱۶	طبابت	[illegible]
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۸	[illegible]	۱۷	دفاتر جداگانہ	[illegible]

نمبر شمار	نام ابواب	رقم	نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	میزان از نمبر ۱۳ تا نمبر ۱۷	[illegible]		ابواب غیر سرکاری	
	متفرقات		الف	پیشگی	[illegible]
۱۸	دار الطبع	[illegible]	ب	قرضہ ارضی	
۱۹	نذرانہ	[illegible]	ج	امانت	[illegible]
۲۰	کنٹری بیوشن	[illegible]	د	ارسال	[illegible]
۲۱	متفرقات	[illegible]	ہ	اپاٹی	[illegible]
	میزان از ۱۸ تا نمبر ۲۱	[illegible]		میزان ابواب غیر سرکاری	[illegible]
۲۲	آبپاشی و تعمیرات	[illegible]		میزان سرکاری	[illegible]
۲۳	جمعیت	[illegible]		سلک	[illegible]
۲۴	ریلوے	[illegible]		جملہ میزان آمدنی	[illegible]
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۲۴	[illegible]		اخراجات	
۲۵	ابواب جمع و خرچ تصفیہ بابتہ سنین ماضیہ	[illegible]	۱	واپسی	[illegible]
۲۶	رقوم تصفیہ طلب	[illegible]	۲	معاوضہ	[illegible]
	میزان ابواب سرکاری	[illegible]	۳	اخراجات متعلقہ وصول مال مالگذاری	

نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	(۱) انتظام اضلاع	[illegible]
	(۲) پیمایش و بندوبست	[illegible]
	(۳) انعام	[illegible]
	(۴) دیہہ صادر	[illegible]
	(۵) دست بند	[illegible]
	میزان مالگزاری	[illegible]
۴	کروڑگیری	
	(۱) دفتر کمشنر و ڈپٹی کمشنران	[illegible]
	(۲) محصولخانجات اضلاع	[illegible]
	(۳) چھاؤنیات	[illegible]
	میزان کروڑگیری	[illegible]
۵	آبکاری	[illegible]
۶	افیون	[illegible]
۷	چوبینہ	[illegible]

نمبر شمار	نام ابواب	رقم
۸	کاغذ مختوم	[illegible]
۹	معدنیات	[illegible]
۱۰	رجسٹریشن	[illegible]
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۱۰	[illegible]
۱۱	سود	[illegible]
	ٹپہ خانہ و دارالضرب	
۱۲	ٹپہ خانہ	[illegible]
۱۳	دارالضرب	[illegible]
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب	[illegible]
	محکمہ جات سول	
۱۴	انتظام مملکت	[illegible]
۱۵	عدالت و مجالس	
	الف - عدالت	[illegible]
	ب - مجالس	[illegible]

نمبر	نام ابواب	رقم
	میزان عدالت و محابس	[illegible]
۱۶	کوتوالی	[illegible]
۱۷	تعلیمات	[illegible]
۱۸	طبابت	[illegible]
۱۹	دفاتر جداگانہ	[illegible]
	میزان از نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۹	[illegible]
۲۰	امداد صفائی	[illegible]
۲۱	داخل حضور پرنور	[illegible]
	عطیات	
۲۲	منصب	[illegible]
۲۳	رسوم	[illegible]
۲۴	وظائف	
	(الف) جاگیر پنشن	[illegible]
	(ب) وظائف و انعام	[illegible]
	(ج) وظائف جمعیت بقاعدہ	[illegible]
	میزان ۲۴ وظائف	[illegible]
۲۵	ماہوارات خاص	[illegible]
۲۶	مصارف مذہبی و یومیہ و معمول	[illegible]
	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۶	[illegible]
	متفرقات	
۲۷	خلعت و تواضع و ضیافت	[illegible]
۲۸	دارالطبع	[illegible]
۲۹	اخراجات متفرق	
	(الف) معمولی	[illegible]
	(ب) انتظام بدہنگامی	[illegible]
	میزان اخراجات متفرق	[illegible]
	میزان از نمبر ۲۷ تا نمبر ۲۹	[illegible]
۳۰	امانی قرضہ	[illegible]

نمبر شمار	نام ابواب	رقم	نمبر شمار	نام ابواب	رقم
۳۱	آبپاشی و تعمیرات	[illegible]		میزان ابواب سرکاری	[illegible]
۳۲	جمعیت			ابواب غیر سرکاری	
	(الف) دفتر معتمد افواج	[illegible]	الف	پیشگی	[illegible]
	(ب) باقاعدہ	[illegible]	ب	قرضہ عارضی	
	(ج) امپریل سروس ٹروپس	[illegible]	ج	امانت	[illegible]
	(د) گولکنڈہ برگیڈ	[illegible]	د	ارسال	[illegible]
	(ھ) بیقاعدہ	[illegible]	ھ	ابابٹی	[illegible]
	(و) باروت خانہ	[illegible]		میزان ابواب غیر سرکاری	[illegible]
	میزان ۳۲ جمعیت	[illegible]			
۳۳	ریلوے	[illegible]		ابواب سرکاری	[illegible]
۳۴	خریدی اسٹاک	[illegible]		باقی	[illegible]
	میزان از نمبر ۱ تا ۳۴	[illegible]			
۳۵	ابواب جمع و خرچ بابتہ مبادلہ سنین ماسبق	[illegible]		صدر میزان اخراجات	[illegible]
۳۶	تصفیہ طلب	[illegible]			

باب ۳

معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ

فصل ۱

سنہ ۱۲۸۰ف مین سالار جنگ اول نے صیغہ عدالت کی مزید نگرانی وصلاح کو ضروری تسلیم کرکے اس صیغہ کیواسطے ایک معتمد مقرر کیا۔ جسمین مولوی مؤید الدین خان (سب جج دہلی) مقرر کیے گئے۔ آپ کی معتمدی کے زمانہ مین صیغہ عدالت کے اصلاحی کام بہت عمدگی سے ہوئے۔ اسوقت اس مین ۳ صیغہ یعنی عدالت۔ کوتوالی۔ محبس اس مین شامل تھے۔ آپ کے بعد مولوی محمد امین الدین خان معتمد مقرر ہوئے لیکن سنہ ۱۲۹۲ف مین جب آپ رخصت پر گئے تو معتمدی عدالت سے صیغہ کوتوالی کا تعلق علیحدہ کردیا گیا۔ اور مولوی مشتاق حسین وقار الملک منصرم معتمد عدالت مقرر ہوئے۔ ۲۷ امرداد سنہ ۱۲۹۳ف کو عماد جنگ معتمد عدالت ہوئے۔ اسوقت صیغہ کوتوالی بھی اسمین ضم کردیا گیا لیکن جب فتح نواز جنگ ہوم سکرٹری کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہین۔ تو معتمدی عدالت بھی اُن ہی سے متعلق ہوگیا۔ گویا ایک لحاظ سے معتمدی عدالت ہوم سکرٹری مین ضم کردیا گیا فتح نواز جنگ کے بعد عماد جنگ سنہ ۱۳۰۲ف مین ہوم سکرٹری مقرر ہوئے تو اُسوقت دفتر ہوم سکرٹری شکست کیا گیا۔ اور صرف معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ قائم رہی جو ہنوز تک ہے۔ اور اب اس مین عدالت کوتوالی محبس۔ ٹپہ خانہ تعلیمات وغیرہ کے صیغہ بھی شریک ہین یہی سبب لفظ امور عامہ کے اضافہ کا ہے ابتداء سے اسوقت تک جسقدر معتمد عدالت مقرر ہوئے ہین اُنکا تختہ درج کیا جاتا ہی۔

نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ ماموری	نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ ماموری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مولوی مؤید الدین خان	معتمد عدالت وکوتوالی	.	ہرمز جی	معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ	سنہ ۱۳۰۲ف
مولوی محمد امین الدین خان	"	.	عماد جنگ	"	سنہ ۱۳۰۷ف
مولوی مشتاق حسین وقار الملک	معتمد عدالت	سنہ ۱۲۹۲ف	مولوی عزیز مرزا	"	سنہ ۱۳۰۸ف
عماد جنگ	معتمد عدالت وکوتوالی	۲۷ امرداد سنہ ۱۲۹۳ف	عماد جنگ	"	سنہ ۱۳۱۰ف

تاریخ ماموری	صراحت عہدہ	نام معتمد	تاریخ ماموری	صراحت عہدہ	نام معتمد
٦	٥	٤	٣	٢	١
٢٩ مہر سنہ ١٣١٣ف	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	نواب بلند جنگ	سنہ ١٢٩٨ف	ہوم سکرٹری و معتمد عدالت و کوتوالی	مہدی حسن فتح نواز جنگ
١٧ اردی بہشت سنہ ١٣١٣ف	" "	مولوی عزیز مرزا بی اے			
.	.	.	سنہ ١٣٠٢ف	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	عماد جنگ

صدر رقم اخراجات معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ بابتہ سنہ ١٣١٥ف

رقم	ابواب معہ تعداد اسامی		رقم	ابواب معہ تعداد اسامی	
٤	٣		٢	١	
[illegible]	پرسنل مددگار۔	١	[illegible]	معین المہام عدالت و امور عامہ	١
[illegible]	منشیان۔	٢	[illegible]	منتظم۔	١
[illegible]	اٹاچی۔		[illegible]	مترجم۔	١
[illegible]	اہلکاران وغیرہ۔	٥٥	[illegible]	چپراسیان۔	٥
[illegible]	چپراسیان وغیرہ۔	٣٨	[illegible]	مدد خرچ گرانی غلہ۔	
[illegible]	علاوہ نگرانی باغ وغیرہ۔		[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	
[illegible]	الونس۔		[illegible]	ابواب مشترکہ۔	
[illegible]	صادر بموجب تقرر۔		[illegible]	جملہ میزان معین المہام عدالت و امور عامہ	
[illegible]	ابواب مشترکہ۔			صیغہ عدالتہائے کوتوالی و امور عامہ	
[illegible]	جملہ میزان صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔		[illegible]	معتمد۔	١
			[illegible]	مددگار اول۔	١
[illegible]	صادر میزان۔		[illegible]	مددگار دوم۔	١

عدالت

فصل ٢

اس صیغہ کی موجودہ حالت اور محکمہ جات موجودہ کے بیان کرنے سے پہلے یہ امر ضروری خیال کیا گیا

کہ وہ حالات جو قبل سنہ ۱۲۳۱ف تھے اور وہ اصلاحات جو سنہ ۱۲۴۱ف سے سنہ ۱۲۹۴ف تک وقتاً فوقتاً مختلف طور پر عمل میں آئے ہیں بیان کیجاوین لہذا فصل ہذا حسب ذیل تین حصون پر منقسم کی گئی۔

(اول) حالات عدالتی قبل از سنہ ۱۲۳۱ف خاص عدالتی اختیارات صوبہ کو حاصل تھے صوبہ صاحب دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے اور کوتوال خاص ناظم فوجداری تھے اضلاع مین عدالتی کام عملدارون کے سپرد تھا اور اُن کو کل مقدمات دیوانی فوجداری متعلق فوجداری مین قاضیون سے مدد ملتی تھی - جن مقدمات مین ہندو فریق رہتے تھے پنچایت سے فیصلہ ہوا کرتے تھے - اس زمانہ مین بلدہ کے خاص عدالتین دارالقضا اور محکمۂ کوتوالی اور صدر الصدور ہی تھیں محکمۂ آخرالذکر مین مقدمات یومیہ داران وقضارت وغیرہ فیصل ہوتے تھے - یہہ عدالتین فقط زبانی تجاویز صادر کرتی تھین اور اُن کے فیصلون کا مرافعہ جائز نہ تھا نہ اُن کے فیصلے کی نہ تو وقعت ہوتی اور نہ اُن کی تعمیل کرائی جاتی تھی ہر ایک فریق مقدمہ اپنے طرف فیصلہ کروا سکتا تھا - اور مجرم اور قرضدار کسی زبردست رئیس کے مکان مین پناہ گزین ہونے سے قانون کے اثر سے محفوظ رہ سکتے تھے - علاوہ برین جن مقدمات کا کہ ان عدالتون مین فیصلہ ہونا چاہیے تھا اکثر مدارالمہام کے سامنے پیش ہوتے تھے اور وہ بغیر لحاظ کسی قانون وغیرہ کے فیصلہ کر دیا کرتے تھے۔

اضلاع مین کوئی باقاعدہ عدالتین نہ تھین سوداگر اور تجار عرب اور روہیلے کے جوق کی جوق نوکر رکھتے تھے - اور انہین کے ذریعہ سے قرضدارون سے اپنی رقم وصول کرتے تھے اگر کوئی سوداگر اپنی رقم وصول نکر سکتا تو وہ اُن کے سپاہ کی ایک جوق کو قرضدار کے مکان پر اسوقت تک کے لیے تعنات کر دیتا تھا جب تک قرضہ بیباق نہ کر دیا جائے - یا قرض کی ادائی مین وہ اپنے مکان کا اسناد اسکے حوالہ کر دینے پر راضی نہ ہوتا تھا - افغان اور عرب قرضخواہ دوسرون کے بہ نسبت بہت ہی بیرحم تھے - جو قرضدار کہ اپنا قرضہ ادا نکر سکتے ان کے سرون پر پتھر رکھے جانتے اور بعض اوقات اُن کے جسم پر گرم لوہے سے داغ دیئے جاتے تھے - اکثر اشخاص رقم کی ادائی مین یا ایسی دستاویز کی تحریر کے لیے جس مین قرضخواہ بہت ہی مبالغہ سے رقم قرض کو بڑہا دیتا تھا تا ادائی رقم یا تحریر دستاویز یہہ بیچارے فاقہ کیا کرتے تھے - اگر کبھی عرب کو شبہ ہوتا کہ کوئی قرضدار بھاگ جائیگا قرض سے محفوظ رہیگا

چاہتا ہے تو وہ دو یا تین اشخاص اُس پر مقرر کر دیتے تھے تاکہ وہ لوگ رات دن اُس کی حفاظت کرتے رہیں اسطرح اُسکا بھاگنا بالکل غیر ممکن ہو جاتا اور اس نظربندی کے اخراجات غریب قرضدار ہی کے سر پر پڑتے تھے۔

جن اشخاص کے نسبت قتل یا ڈکیتی یا رہزنی کا شبہ ہوتا اُنھیں فوراً وہ سپاہی جو خاص اُسی کام کے لیے مقرر تھے گرفتار کر لیتے۔ ان اشخاص کی نسبت کوئی تحقیقات نہ ہوتی اور ایک بڑی رقم جرمانہ کی ادائی پر رہا کر دیئے جاتی تھی۔ یہہ طریقہ کارروائی سال بسال جاری رہتا تھا۔ جبتک جرمانہ اسیطرح وصول ہوتا رہتا تھا اس امر پر کوئی بھی لحاظ نکرتا کہ جو شخص کہ شبہ پر گرفتار کیا گیا ہے ایا مجرم ہے یا نہیں۔ مجرم جو بعد تحقیقات سپرد جیل ہوتے وہ میعاد قید کی منقضی ہونیکے قبل رہا کر دیئے جاتے یا ایسی میعاد کے بعد جو عہدہ داران اضلاع پسند کرتے مقدمات دیوانی اور فوجداری کی سزاؤں میں کوئی تفریق نہیں کی گئی تھی۔ ڈکیتی اور ہر قسم کے چوریاں عام طور سے روزمرہ ہوا کرتی تھیں۔ بعض اوقات علاقدار لوگ اپنے اضلاع کو ڈکیتی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ڈاکوں کے مشہور گروہ کو رقم دیا کرتے۔ جو فوج ڈکیتی کی انسداد اور ڈاکوں کی گرفتاری کے لیے مقرر تھی عملاً بیکار تھی۔ اکثر مقابلوں میں ڈاکو کامیاب ہوتے مگر جن شاذ صورتوں میں ڈاکو دھوکہ میں آجاتے اور لوٹ کا مال دیدینے پر مجبور کیے جاتے فوج اس لوٹ کے مال کو اپنا تصور کرتی اور اُس کے مالک کو کبھی واپس کرنے کا خیال تک نہ کرتی سپاہیوں کی تنخواہ فی سپاہی تین یا چار روپیہ ہوتی تھی اور علاوہ بریں دس دس مہینے کی انکی تنخواہ پڑی رہتی تھی پس ایسی حالت میں اگر وہ لوگ چوری کے مال پر قبضہ نکرتے تو کیا کرتے۔ مقدمات جن میں کہ رقم متدعویہ ۳۰۰ یا ۴۰۰ سے زیادہ ہوتی شاذ ہی عدالتوں میں دایر ہوتے۔ اور قرضخواہ وصول رقم میں اپنی ہی طرز کارروائی کو پسند کرتے۔ مقدمات فوجداری تاوقتیکہ سنگین نہوتے بہت کم عدالتوں میں رجوع کیے جاتے اور مجرم ایک کثیر رقم جرمانہ ادا کرنے پر رہا کر دیا جاتا۔

اصلاحات عدالتی من ابتدائے ۱۲۳۱ ف لغایت ۱۲۹۴ ف

حصہ دوم

دیوانی بزرگ

۱۲۳۱ ف میں نواب منیر الملک بہادر وزیر اعظم نے بلدہ میں ایک عدالت موسومہ بہ عدالت بزرگ

قایم کی۔ اس عدالت مین مختلف لوگ حاکم رہے ۱۲۳۶ف مین اس عدالت کے حاکم مولوی شرف الدین نامی تھے ۱۲۴۰ف مین ان کے انتقال کے بعد حکیم غلام حسن خان اس کام پر مقرر ہویے اُن کے بعد مولوی تفضل حسین مقرر ہویے۔

عدالت فوجداری

۱۲۴۷ف مین یعنی جبکہ راجہ چندو لال بہادر نے عنان وزارت اپنے ہاتھہ مین لی اور ایک عدالت مقدمات فوجداری کے لیے قایم کی گئی اور اس پر مولوی کرامت علی جو شمالی شہر کے رہنے والے اور لایق شخص تھے مقرر ہویے۔ انہون نے عدالتی کارروائی کے لیے اس ملک مین سب سے اول ایک دستورالعمل بنایا۔ اُس زمانہ مین عدالتی محکمون پر جو حاکم تھے اُن کو داروغہ کہتے تھے جو نالشات ان کے پاس پیش ہوتے تھے وہ دیوان کے پاس لیجاتے تھے جو حکم دیوان دیتے تھے اُس سے وہ فریقین کو آگاہ کردیتے تھے ۱۲۵۶ف مین نواب سراج الملک نے اس صیغہ کے طرف خاص توجہ کی بلدہ کے علاوہ اضلاع کے صیغہ جوڈیشیل کا بھی آپ نے انتظام کیا۔ بلدہ کے عدالت دیوانی کے اختیارات بڑھایے اور اضلاع مین عہ روپیہ ماہوار کے منصف اور عہ ماہوار کے میر عدل یعنی جج ضلع مقرر کیے یہہ لوگ دیوانی اور فوجداری دونون قسم کے مقدمات سماعت کرتے تھے اور اُن کے فیصلے کسی قسم اور کیسی تعداد کے کیون نہ ہوتے تھے۔ عدالت فوجداری کی منظوری کے بغیر نافذ نہین ہوسکتے تھے۔ نواب صاحب نے اُس زمانہ کے موافق قواعد اور ضوابط بھی جاری کیے۔ پہلا قاعدہ جو انہون نے جاری کیا وہ مقدار سود کے بابت تھا۔ اُس قاعدہ سے کوئی عدالت ایک روپیہ سیکڑے سے زیادہ سود دلانے کی مجاز نہ تھی قطع ید کی سزا اُس زمانہ مین موقوف کردی گئی یستی ہونیکی ممانعت بھی اُسی اثنا مین ہوئی۔ اُس زمانہ مین یہہ لوگ عموماً عدالت مین جانا معیوب سمجھتے تھے اور ان کی خواہش یہہ ہوتی تھی کہ اپنی ہر قسم کی شکایت اور درخواست جو دیوان کے پاس لیجائین نواب صاحب نے بلحاظ اس امر کے ایک سررشتہ اپنے مکان پر عرائض کا قایم کیا۔ اس سررشتہ کے قایم ہونے سے ہزارہا عرائض دیوانی فوجداری کے گذرنے لگے اولاً اس پر فخرالدین خان مقرر ہویے اُن کے بعد مولوی عبدالعلی اُس کے ناظم قرار پائے۔ ان کے زمانہ مین اس سررشتہ کی صورت ایک عدالت کی ہوگئی اُس محکمہ کا نام چلینی خانہ تھا جو بعد عدالت دیوانی خرد سے موسوم ہوا۔ اُس زمانہ مین

عدالت چلینی خانہ یا عدالت دیوانی

عدالتون کے اختیارات بہت ہی محدود تھے اُن کا اختیار صرف اُنہین لوگون پر تھا جو کسی امیر یا جمعدار کے ملازم ہوتے اور اُن سے تعلق نہ رکھتے تھے کیونکہ یہہ لوگ خود اپنے اور اپنے متعلقین کے معاملات میں جج تھے اور اپنی ڈیوڑی پر بذریعہ اپنے کارپردازون کے نزاعات کا تصفیہ کرا دیتے تھے ۔

اُس زمانہ مین کسی قسم کی جوڈیشیل آمدنی نہ تھی ۱۲۶۴ف مین عدالتون کا خرچ عـــہ؎ اور تفصیلات کے عدالتون کا خرچ عـــہ؎ سالانہ تھا۔ باوجود ایسے اخراجات کے عہدہ داران عدالت کی ہدایت اور ان کو اپنے فرض منصبی کی تعمیل مین پابند کرانے کے لیے نہ کوئی قواعد اور قوانین جاری تھے اور نہ مقدمات دیوانی اور فوجداری مین کسی قسم کی تفریق تھی۔ دیوان درحقیقت خود جج تھے اور ہر قسم کے فیصلجات مقدمات دیوانی اور فوجداری بذریعہ دفتر عرائض مندرجہ بالا اُن کے سامنے پیش ہوتے تھے ۔

۱۲۶۴ف مین نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام ہوئے گو اُس وقت حاسدون کی کثرت خزانہ کی ابتری اور دوسری دقتین ایسی تھین کہ اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو وہ انتظام کے میدان مین قدم رکھنے کی جرئت نہ کرتا مگر آپ نے اپنی مدبری اور عالی ہمتی سے موجودہ ظلمت اور بدانتظامی کو رفع فرمایا۔ اور باین خیال کہ تحویل تشخیص اور عاملانہ حکومت کا اختیار ایک ہی شخص کو حاصل رہنا خلاف مصلحت ہے۔ اور عامہ خلائق کی بہبودی کے لیے متعدد محکمہ جات کا مقرر ہونا زیادہ مناسب ہے اس لیے آپ نے عدالتون کو آزادانہ اقتدارات دیکر اپنی آپ کو عدالتی اختیارات سے بالکل علٰحدہ کر لیا۔

عدالت بادشاہی

عوام الناس کے ضروریات کے رفع کرنے کی غرض سے نواب موصوف نے ایک نئی عدالت قایم کی اور بنظر اسکے کہ عام لوگون کے نظر مین اسکی وقعت ہو اُسکا نام عدالت بادشاہی رکھا گیا۔ اور حکم جاری کیا گیا کہ کل دعوے اور استغاثے اُسی عدالت مین پیش ہوا کرین ۔ اس عدالت بادشاہی پر مولوی احمد علیخان مقرر کیے گیے اور اُن کو کل اقتدارات دیوانی اور فوجداری عطا ہوئے صرف قتل و حبس دوام کے مقدمات مین مدار المہام کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی۔ اُسوقت حیدرآباد مین عوام الناس کا یہہ خیال تھا کہ احکام عدالت کچھہ واجب التعمیل نہین ہین عدالت کا کام صرف یہہ ہے کہ نزاع کو فیصلہ کر دے اُس فیصلہ کا ماننا یا نہ ماننا فریقین کے اختیار مین ہے۔ اِس خیال کے رفع کرنیکے لیے مدار المہام نے ایک عام حکم اس

مضمون کا مشتہر کیا کہ عدالتون کے احکام کی فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور یہہ بھی اعلان کردیا گیا کہ عدالت بادشاہی کے احکام کی ہمیشہ تعمیل کرائی جایگی۔ ا۔ بردہ فروشی کی ممانعت مین ایک قانون جاری ہوا جس مین بتایا گیا کہ بردہ فروشی شرعاً بھی ناجائز ہے۔ ۲۔ اسی سال ڈکیتی و رہزنی کے استیصال کی نسبت بھی نوابصاحب نے خاص توجہ فرمائی۔ ۳۔ آپ نے اس اصول کی غلطی کو بھی دریافت کرلیا کہ پولس کے عہدہ دار کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیے جائین کیونکہ کوتوال بلدہ کے اختیارات بہت وسیع حاصل تھے اور علاوہ عہدہ دار پولیس ہونیکے انکو مجسٹریٹی کے بھی اختیارات حاصل تھے پس آپ نے کوتوال کے اختیارات کو محدود کیا سیکڑون اشخاص جو حوالات مین پڑے ہوئے تھے جن کی تحقیقات کوتوال کی فرصت پر منحصر تھی وہ چھوڑ دیے گئے یا عدالتون کے سپرد کیے گئے جیسا کہ نتیجہ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ اور یہہ بھی حکم دیا گیا کہ بحیثیت عہدہ دار پولیس کوتوال مجاز نہین ہین کہ بلا منظوری عدالت کسی قیدی کو چار یوم سے زیادہ حوالات مین رکھین۔

عدالت برہمنی
سنہ ۱۲۷۱ف مین اور ایک عدالت قایم ہوئی جس پر ایک ہندو جج مقرر ہوا اس نئی عدالت پر مسلمانون کی مذہبی تعصب نے بہت کچھہ جوش مارا تھوڑے ہی دنون کے بعد یہہ عدالت خود بخود مسدود ہوگئی سنہ ۱۲۷۲ف مین حکام عدالت کے اقتدارات محدود اور معین کردیے گئے کیونکہ مناسب قواعد کے نہونے سے بہت ہی بد انتظامی پھیلی ہوئی تھی بعض مجرم جن کا کسی خاص حکام کے روبرو حاضر ہونا ضروری تھا عہدہ داران حوالات ان کو دوسرے حکام کے پاس لیجاتے تھے جس سے عہدہ دارون مین بہت ہی نا راضگی پیدا ہوئی تھی اسی زمانہ مین دیوانی اور فوجداری کے اقتدارات مین بھی فرق کیا گیا اور یہہ امر قرار پایا کہ مقدمات تفصیل ذیل عدالتہاے ذیل مین دایر و فیصل ہونگے۔

دار القضا
مقدمات نکاح و طلاق و خصومات تقسیم ترکہ اہل اسلام و مقدمات خون۔

محکمہ گوبند راؤ
مقدمات تنازعت وطن داری گوسائیان و نزاع جوشیان وغیرہ۔

عدالت امینی خاص
علاوہ عدالت دار القضا و عدالت گوبند راؤ و دیگر ہر قسم کے مقدمات دیوانی تا یکہزار روپیہ

عدالت دیوانی بزرگ
مقدمات زاید از یکہزار و جملہ مقدمات سرکار عظمت مدار

کوتوالی۔
جملہ مقدمات زد و کوب و ضرب خفیف۔

عدالت آباد شاہی

جملہ مقدمات فوجداری بلدہ باستثنار مقدمات اندرون حد سماعت کوتوالی دار القضاء۔

دار القضا اور محکمہ اجرار

اسی زمانہ مین جناب مولوی آل حسن مقرر ہوئے اور دار القضاء پر میر ذوالفقار علیخان۔ نواب صاحب نے یہہ بھی خیال فرمایا کہ فیصلہ جات عدالت کی اگر تعمیل نہو تو عدالتون کا قایم کرنا بالکل بیکار ہے۔ لہذا خاص اس کام کے لیے ایک محکمہ تقرر کیا گیا جسکا نام محکمۂ اجرار رکھا۔

اسی سال مین کاغذ مہور کے لیے ایک نامکمل دستور العمل بھی جاری کیا گیا۔

معتمدی عدالت

معتمدی عدالت سنہ ۱۲۷۲ف مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی مزید نگرانی کو ضروری تسلیم کر کے خاص کر اس صیغہ کے واسطے ایک معتمد کے تقرر کا ارادہ کیا اور مولوی مؤید الدینخان جو دلی مین سب جج کے عہدہ پر ممتاز تھے اُن کو شمالی ہندوستان سے طلب فرماکر اس عہدہ پر اُن کا تقرر فرمایا۔ یہہ نہایت محنتی و جفاکش شخص تھے انہون نے اپنے زمانہ معتمدی مین بہت کچھہ کام کیا بلکہ اصلاحون کی ابتدا انھین نے کی۔ سنہ ۱۲۷۵ف ۱۸۶۴ء مین تمام ملک اضلاع مین تقسیم کیا گیا اور ہر ضلع مین حاکمان ضلع مقرر ہوئے اُن کو اختیارات دیوانی و فوجداری عطا کیے گئے اور اسی سال مین اختیارات عدالتی حدود رزیڈنسی مین صاحب رزیڈنٹ کو دیے گئے۔ اور بعض مقدمات کے نسبت یہہ قرار دیا گیا کہ تحقیقات ایک عدالت مشترکہ کے روبرو ہو جس مین ایک عہدہ دار سرکار عظمت مدار اور ایک عہدہ دار سرکار عالی کا رہتا تھا۔ اس سال حیدرآباد کے عدالتون کا خرچ [illegible] اور مفصلات کا [illegible] جملہ [illegible] سالانہ تھا۔

صدارالمہام عدالت

سنہ ۱۲۷۹ف ۱۸۶۹ء مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی کارروائی عمدہ طور سے چلانے کی غرض سے نواب بشیر الدولہ بہادر کو صدر المہام عدالت مقرر کیا۔ اور انکی معتمدی پر مولوی مودودی صاحب ۶۔ رجب سنہ ۱۲۸۶ھ کو مقرر ہوئے۔ اور اضلاع مین تعلقداران اول دوم و سیوم کے پاس عملہ صیغہ عدالت و صیغہ مال کے عملہ سے جدا کر دیا۔ اسی زمانہ مین مولوی نصر اللہ خان ڈپٹی کلکٹر (ممالک مغربی شمالی) بلائے گئے اور ناظم فوجداری بلدہ مقرر ہوئے۔ یہہ ایک نامآور شخص حیدرآباد مین گذرے ہین۔ سنہ ۱۲۸۲ف ۱۸۷۲ء مین نواب صاحب مرحوم نے بہت ہی ضروری اصلاح کی اور اپیل فیصلہ جات حکام ضلع و بلدہ کے سماعت کیلئے مجلس مرافعہ قایم کی۔

مجلس مرافعہ

صدر محکمہ جات بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد قایم ہوئی جس مین ایک میر مجلس اور چار ارکین مقرر ہوئے

یہہ لوگ مولوی اور مفتی تھے۔ یہہ فوجداری اور دیوانی دونوں قسم کے مقدمات صیغہ مرافعہ مین سماعت کرتے تھے لیکن ہر طرح سے اپنے کامون مین صدر المہام عدالت کے ماتحت تھے۔

اس مجلس سے مختلف اقسام کے احکام جاری ہوتے تھے مجلس کے کسی مقدمہ مین فیصلہ صادر کرنے پر صدر المہام عدالت یا مدار المہام حکم دیتے تھے کہ اُس پر مکرر غور کیا جائے اگر مجلس اپنے بیشتر کے فیصلہ پر قایم رہتی تو اُسوقت تک غور کے حکم آتے رہتے تھے جبتک مجلس دوسرا فیصلہ نہ کرتی۔

۱۲۸۴ف مین مدار المہام نے یہہ حکم جاری کیا کہ تجویز کا زبان فارسی مین لکھنا لازمی نہین ہے حکام کو جس زبان مین آسانی ہو اُس زبان مین فیصلہ لکھین۔

۱۲۸۵ف مین اختیارات عدالت بلدہ مین کچھہ اور ترمیم ہوئی اور مدار المہام نے مجلس مرافعہ کے کام مین اپنی آمدارات کو اور بھی کم کیا اور حکم دیا کہ اُس کے کل فیصلہ جات قطعی قرار دیے جائین لیکن اس حکم پر کبھی پوری طور سے عمل درآمد نہین ہوا اور مجلس کی بناوٹ اقلیتی قواعد اور بہت سے دیگر اسباب سے ممکن نہ تھا کہ اُن کے فیصلہ جات عام خلایق کی نظر مین عزت سے دیکھے جاتے اور فریقین کو اُن کی صحت پر اطمینان ہوتا۔ اسوجہ سے مدار المہام کو ہمیشہ مجلس مرافعہ کے فیصلہ جات مین مداخلت کر نیکا موقع ملتا رہتا۔ اس عرصہ مین حسب ذیل اصلاحین اور ترمیمات ہوئے۔

۱- موقوفی عدالت بادشاہی۔ ۲- تحریر اظہارات و ترتیب مثل کے قواعد مرتب ہوئے (۳) عدالت بادشاہی موقوف ہوئی۔ ۴- عدالت دیوانی کے اختیارات مین توسیع کی گئی۔ ۵- محکمہ اجرا موقوف ہوکر حکم ہوا کہ ہر فیصلہ کا اجرا اُنھین محکمہ سے ہوا کرے جہان کا فیصلہ ہو۔ ۶- ایک روپیہ سیکڑہ سود کی قید جو سراج الملک نے لگائی تھی وہ موقوف کیگئی۔ ۷- خفیف مقدمات مین زراعت پیشہ لوگون کے تحصیل تک جانے سے کار زراعت کا ہرج واقع ہوتا تھا اسوجہ سے پولیس پٹیل کو جزوی اختیارات دیے گئے اور کار عدالتی کی نسبت مختلف قوانین اور گشتیات جاری ہوئین محکمہ دار القضا کو سماعت مقدمات شفعہ کا اختیار دیا گیا۔ عدالت فوجداری کل مقدمات فوجداری کے کرنیکی اور محکمہ پولیس کے مرافعہ سُننے کی مجاز ہوئی۔ اس انتظام مین عدالت دیوانی کا نام عدالت بزرگ رکھا گیا۔ دیوانی بزرگ مین ایک شاستری مقرر ہوا اور مقدمات متعلقہ اہل ہنود کی نگرانی اُس کے سپرد ہوئی۔

عدالت العالیہ

انھین ایام مین یعنی غرۂ اردی بہشت ۱۲۸۶ف کو مجلس مرافعہ صدر محکمہ جات کا نام مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار نظام الملک آصفجاہ قرار پایا - اور اقتدارات حسب سابق قایم رہی ۱۲۸۶ف مین کوتوال سے اختیارات مجسٹریٹی بالکل جدا کر لیے گئے اور ناظم فوجداری بلدہ کو تین سال کی قید اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کا اقتدار دیا گیا اس سے زیادہ سزا کے مقدمات کی نسبت حکم ہوا کہ مجلس عالیہ عدالت کے صیغہ ابتدائی مین سُنے جائین -

محکمہ دار القضا سے اختیارات فوجداری لیے گئے عدالت دیوانی خرد کے اقتدارات بڑھائے گئے اور مجلس عالیہ عدالت کے لیے جدید قواعد بنے -

۱۲۸۵ف مین سرکار کی توجہ اسطرف مبذول ہوئی کہ قواعد اور قوانین صیغۂ عدالت کی کارروائی کے لیے مدون کیے جائین چنانچہ اس کام کے لیے اولاً ملک اودہ سے منشی فدا حسین خان جو اودہ مین وکیل تھے بلوائے گئے اور پھر اُن کا تقرر عہدہ میر مجلسی عدالت العالیہ پر بھی ہوا - اُنہون نے قلیل عرصہ مین عمدہ کارروائی کی مولوی مشتاق حسین (نواب انتصار جنگ بہادر) معتمد صدر المہام مقرر ہوئے ان کے زمانہ مین صیغۂ عدالت کی اصلاح اور ریفارم کی تاریخ کی ایک نئی بنیاد پڑی آپ نے اپنی بے انتہا محنت اور فطرتی لیاقت سے ملک مین بہت سی ضروری اصلاحین کین اور عدالتون کی طرز کارروائی بالکل بدل گئی اور آزادی حاصل ہوئی جو اسوقت تک نہ تھی انکی ہی سفارش پر مدار المہام نے مقدمات کی نسبت اپنی مداخلت کو روکا اور حکام عدالت کی تنخواہون مین اضافہ کیا اسکے قبل یہہ بے ضابطگی کہ بعض حکام جن کی تنخواہ سو کے اندر تھی بہت ہی بھاری اقتدارات دیوانی و فوجداری رکھتے تھے انھون نے عدالتہائے تحت کی نگرانی کے لیے ایک کامل انتظام جاری کیا -

اسی عرصہ مین مسٹر ٹریور بیرسٹر دو ہزار روپیہ ماہانہ پر مامور ہوئے منشی فدا حسین خان کے انتقال کے بعد قواعد و ضوابط کی ترتیب ان کے سپرد ہوئی مگر چونکہ یہہ صاحب حالات و زبان و رسم و رواج و طرز معاشرت و حالات ملک سے ناواقف تھے اسوجہ سے وہ اپنی خاص قابلیت کو پوری طور سے صرف نکر سکے - اُنہون نے اپنے تمام ملازمت مین صرف ایک مسودہ قانون مدت سماعت کا بنایا جس کو

مدار المہام نے اس بنا پر کہ وہ ملک کی حالت کے مناسب نہ تھا نامنظور کیا۔

۲۵۔ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ کو حسب حکم مدار المہام عدالت دیوانی بلدہ سے ایک حصہ بیرون شہر جدا کر لیا گیا اور اس میں مسٹر ٹریور جج مقرر کیے گئے۔ مسٹر ٹریور نے اس کام سے بدین عذر استعفا دیا کہ انکی تنخواہ ان کے کام کے لحاظ سے کم ہے۔

ان کے بعد مسٹر محمود بیرسٹر ایٹ لا اس عہدہ پر بشاہرہ دو ہزار روپیہ مامور کیے گئے انھوں نے قریب ایک سال اس کام کو انجام اور بعد ازاں اس خدمت سے اس لیے استعفا دیدیا کہ وہ ممالک مغربی و شمالی میں مستقل طور پر ہائیکورٹ کے جج مقرر ہو گئے تھے۔

موقوفی عدالت دیوانی بزرگ و فوجداری بزرگ

اسی اثنا میں عدالت دیوانی بزرگ اور عدالت فوجداری بزرگ شکست کی گئیں اور مجلس عالیہ عدالت میں شریک کر دی گئیں اور وہ جج صیغہ ابتدائی دیوانی و فوجداری کے کام کے لیے علی الترتیب مقرر ہوئے ایک واسطے سماعت مقدمات صیغہ ابتدائی۔ اور دوسرا واسطے صیغہ ابتدائی فوجداری ۱۲۸۹ھ ف میں کل عدالت اور بلدہ کے اخراجات باستثنا اخراجات محکمہ صدر المہام عدالت ہے... تھے ۱۲۹۰ھ ف تک یہی حالت قایم رہی ۱۲۹۰ھ ف میں نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی رفارم کی طرف مولوی مشتاق حسین کی معتمدی کے زمانہ میں خاص توجہ مبذول فرمائی اور حسب ذیل امور تجویز فرمائے۔ ۱۹۔ رمضان ۱۳۰۱ھ میں نواب بشیر الدولہ بہادر عہدہ صدر المہامی سے دست بردار ہوئے تو اسوقت صدر المہام عدالت کا محکمہ بالکل تخفیف کر دیا گیا۔ اور کل اختیارات مجلس عالیہ کو دیئے گئے اور حکام مال سے صیغہ عدالت کا کام بالکل نکال لیا گیا اور جج اور سب جج اسمات اور اضلاع و تعلقات میں مقرر کیے گئے۔ مگر قبل اسکے کہ اسکا پورا انتظام ہو انھوں نے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد بنو ایک سال گذرا نہایت بے انتظامی اور بے امنی کا تھا جسکا اثر ان تمام انتظاموں پر بھی پڑا جو نواب صاحب مرحوم اپنے وقت میں تمام کر چکے تھے ۱۲۹۳ھ ف میں حضرت بندگانعالی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور سالار جنگ ثانی دیوان ہوئے۔ انھوں نے شروع سے اسطرف خاص توجہ مبذول کی کہ اپنے والد کے غیر مکمل انتظامات کی تکمیل کریں۔ اسوقت مجلس عالیہ عدالت میں حافظ عبد الکریم۔ مولوی محمد صدیق۔ سید ولی احمد۔ سید حسن رضا۔ سید بدر الدین۔ حافظ عبد اللہ۔ مولوی علی رضا خان۔ مولوی خیر الحسین

مولوی محمد حسن خان وغیرہ عہدہ دار کام کرتے تھے۔

۲۷ - امرداد ۱۲۹۳ف کو مولوی محمد صدیق خان بہادر معتمد عدالت ہوئے اور اُن کی جگہہ مولوی محمد حسن خان کو دی گئی - اور مولوی بدرالدین و حافظ عبداللہ - اور سید حسن رضا محکمہ انعام مین منتقل کیے گئے اور مولوی ولی احمد کو پنشن دی گئی - سید اقبال علی جو اودھ کے ایک لایق منصف تھے طلب کیے گئے - اور مجلس مین رکن اول مقرر ہوئے - میر افضل حسین جو عرصہ سے نواب بشیرالدولہ بہادر کے ملازم تھے اُنکا بھی تقرر ہوا اور اب نو اولو اراکین کی جہہ رہ گئی -

۹ - اسفندار ۱۲۹۴ف مین مجلس عالیہ عدالت کو کامل اقتدارات عطا ہوئے بعد انتقال حافظ عبدالکریم میر مجلس مولوی مہدی حسن میر مجلس مقرر ہوئے -

اخراجات صیغہ عدالت اُسوقت [illegible] سالانہ تھے - ۲۹ - اسفندار ۱۲۹۴ف کو سید اقبال علی بسبب اپنی خاص قابلیت کے انتظام جدید سمت غربی کے لیے مقرر ہوئے - اور وہ اپنی کوششون مین عمدہ طور پر کامیاب ہوئے - پھر مجلس نے اجرائی قوانین و ضوابط پر توجہ کی اور چند قانون جاری کیے جن کا ذکر اجرائی قوانین کے باب[1] مین درج ہے - قانونی امتحانی (وکالت اور جوڈیشیل) مقرر ہوا اور عہدہ دارونکی تنخواہ مین اضافہ ہوا اسطور پر سرکار عالی نے جو توجہ عدالتون کی اصلاح اور انصاف و آزادی کو ترقی دینے کی غرض سے مبذول کی ہے - اُس کے نتایج قابل اطمینان ظاہر ہوتے جاتے ہین - چنانچہ اُنہین لحاظ سے اب عدالتون کے موجودہ اقتدارات اور محکمہ جات ہین جن کا ذکر حصہ سوم مین درج ہی -

حصہ سوم

اسکے بعد جو انتظامات اور تغیر و تبدل اور اصلاحات اور تقررات عہدہ داران صیغہ عدالت ہوتے گئے اُس کا ذکر سلسل ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

تقرر عہدہ داران عدالت

۱ - ۹ - شہریور ۱۲۹۲ف کو مشیر قانونی کا تقرر ہوا -

۲ - ۲۹ - خورداد ۱۲۹۴ف کو نواب فخرالملک بہادر معین المہام عدالت ہوئے -

[1] بعض وجوہات سے اجرائی قوانین کا باب شریک نہین ہوا

۳- ۲۹ بہمن ۱۲۹۵ف کو نواب فخر الملک بہادر نے بہ سبب ناسازی مزاج ۶ ماہ کی رخصت حاصل فرمائی اور نواب بہرام جنگ منصرم معین المہام عدالت ہوئے۔

۴- ۲۷ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو حسب فرمان اعلیحضرت فتح نواز جنگ منصرم میر مجلس مستقل میر مجلس ہوئے۔

۵- ۱۲- دے ۱۲۹۹ف کو عماد جنگ میر مجلس مجلس عالیہ عدالت مقرر ہوئے۔

۶- ۴ فروردی ۱۲۹۹ف کو پردہ نشین عورتوں کے اظہارات کے لیے فاطمہ صغرا بیگم کا تقرر بماہوار ۱۰ ایک سال کے لیے ہوا۔

۷- ۱۱ خورداد ۱۲۹۹ف کو کرنل کیمپل کا تقرر نظامت بیرون بلدہ پر بماہوار ۱۰۰۰ ہوا

۸- ۶ شہریور ۱۳۰۰ف کو مولوی شریف الحسن مرحوم کی جگہہ مولوی یسین خان مرحوم کا تقرر بمشاہرہ ۵۰۰ ہوا

۹- مولوی نظام الدین حسن خان نے رکنیت مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ ۲۸ تیر ۱۳۰۱ف کو حاصل کیا۔

۱۰- ۱۲ بہمن ۱۳۰۱ف کو حسب منظوری اعلیحضرت میر افضل حسین مرحوم کا تقرر منصرمانہ میر مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔ اور انکی جگہہ مولوی محی الدین خان صاحب کا تقرر ہوا۔

۱۱ حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۲۰ فروردی ۱۳۰۴ف حافظ احمد رضا خان مرحوم ناظم عدالت صوبہ بیدر اور مولوی محی الدینخان صاحب ناظم عدالت صوبہ اورنگ آباد مقرر ہوئے۔

مولوی احمد رضا خان مرحوم کی جگہہ ۸ اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو نواب سربلند جنگ بہادر اور مولوی محی الدین خان کی جگہہ ۲۲ شہریور ۱۳۰۴ف کو جائزہ بخشی رگھوناتھ پرشاد نے حاصل کیا بوجہہ تقرر بخشی رگھوناتھ پرشاد شاستری کی جگہہ تخفیف ہوگئی مفتی محمد سعید خان کی جگہہ مفتی لطف اللہ صاحب کا تقرر ہوا۔ اور آپ کی علالت کی وجہ سے مولوی نور الضیاء الدین صاحب مقرر ہوئے۔

۱۲- مولوی خدا بخش خان ۱۵ اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو میر مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ حاصل کیا اور مولوی میر افضل حسین صاحب رکنیت پر واپس ہوئے۔

۱۳- مسٹر کیمپل ناظم عدالت بیرون بلدہ ۲۹ اسفندار ۱۳۰۵ف کو خدمت سے سبکدوش ہوئے۔

۱۴- ۱۹ خورداد ۱۳۰۷ف کو خدا بخش خان واپس ہوئے اور مولوی افضل حسین منصرم میر مجلس مقرر ہوئے

۱۵- مولوی نظام الدین احمد صاحب ۱۵، آذر سنہ ۱۳۱۱ف کو عہدۂ انڈر سکریٹری مجلس وضع آئین وقوانین پر مقرر ہوئے۔

۱۶- ۴ دسمبر سنہ ۱۳۱۲ف م ۲۷ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو مولوی نظام الدین حسن نے حضور نواز جنگ بہادر کو جائزہ دیا۔

۱۷- ۳۱ شہریور سنہ ۱۳۱۴ف نواب سربلند جنگ بہادر کی جگہہ میر قمر الدین مرحوم وکیل کا تقرر رکنیت مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔

۱۸- ۵، مہر سنہ ۱۳۱۴ف موجب فرمان اعلیحضرت ۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مولوی میر افضل حسین صاحب مرحوم مستقل مقرر ہوئے۔

احکام انتظامی

۱- سنہ ۱۲۶۰ف کو ستی کی ممانعت ہوچکی تھی مگر پوری تعمیل نہیں ہوئی تھی اس لیے ۱۸ شوال سنہ ۱۲۹۳ھ کو اسکی تجدید کی گئی۔

۲- ۳۱، خورداد سنہ ۱۲۸۶ف کو عدالت بیرون بلدہ کا دفتر قایم ہوا ۱۵، اردی بہشت سنہ ۱۳۰۰ف کو برخاست ہوا اور بیرون بلدہ کے مقدمات معمولی عدالتون مین رجوع ہونیکا حکم ہوا۔

۳- ۷ اسفندار سنہ ۱۲۹۳ف کو حکم جاری ہوا کہ جملہ دفاترہائے عدالت مین بزبان اُردو مراسلت کی جاوے۔

۴- حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف مین عدالتہائے صوبۂ اورنگ آباد کے تعلقات کے لیے منصفون اور ضلع کے لیے صدر منصفون اور صوبہ کے لیے (میر عدل) ناظم عدالتہائے صوبہ کا تقرر ہوا۔

۵- سنہ ۱۲۹۶ف مین ذریعۂ گشتی فوجداری نشان ۸ حکم جاری ہوا کہ رشوت دینا دلانا جرم ہے اور دینے اور دلانے والے کو سزا دی جائیگی۔

۶- ۲، آبان سنہ ۱۲۹۶ف کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم جاری ہوا کہ ہر سہ درجہ کے وکلائے عدالت بیرون بلدہ مین مجاز پیروی ہین۔

۷- ۲۳، آذر سنہ ۱۲۹۷ف کو بذریعۂ گشتی نشان ۲ حکم جاری ہوا کہ کسی وکیل کو عدالتہائے سرکار عالی مین بزبان انگریزی گفتگو کرنے کا حق نہین ہے۔

۸- ۲۸، آبان سنہ ۱۲۹۸ف کو محکمۂ قضایائے عرب بجہہ انتقال مولوی محمود ناظم تخفیف ہوا۔ اور حکم ہوا کہ عرب کے مقدمات محکمۂ نظم جمعیت مین اور مجلس عالیہ عدالت مین رجوع اور فیصل ہوا کرین۔

۹- ۱۳- آذر سنہ ۱۳ف عدالت دیوانی خرد کا نام عدالت دیوانی بلدہ رکھا گیا لفظ خرد خارج ہوا -

۱۰- ۴- اسفندار سنہ ۱۳۲۱ف اُس قطعۂ زمین کے متعلق جو علاقہ سرکار عالی مین واقع ہی جہان سے بارسی رود ڈ ٹراموے جاتی ہے جسکا طول حسب ذیل ہے تمام اختیارات عدالتی گورنمنٹ آف انڈیا کو دیے گئے -

۱۱- حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹- اسفندار سنہ ۱۳۲ف مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ دارون کی تنخواہ حسب ذیل مقرر ہوئی اور حکم ہوا کہ ہر سال ایک رکن ۲ ماہ دورہ کیا کرے -

(۱) میر مجلس ایلہ حسب سابق - ۲- چارون ارکان کی فی الصلہ - ۳- مفتی الصلہ - ۴- نیشاستری الصلہ چاہد ادر - ۵- معتمد مجلس ایلہ پہلے ایلہ تھی - ۶- مددگاران فی ماہ صہ -

۱۲- ۸- تیر سنہ ۱۳ف حسب فرمان اعلیحضرت بوجہ اخراج سکندر نواز جنگ محکمہ عدالت صوبہ بیدر تخفیف ہوا اور اُسکا کام مجلس عالیہ عدالت مین ضم ہوا -

۱۳- ذریعہ رزولیوشن نمبر ۱۳ سنہ ۱۳ف معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ صاحب عالیشان بہادر کو حسب فرمان اعلیحضرت (کل مواضع وغیرہ جو صاحب عالیشان بہادر کے تحت مین ہین) کامل اختیارات فوجداری تفویض کیے گئے -

۱۴- حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۱۷- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ (جریدہ ۱۶ تیر ۱۳۱۵ف جلد ۲ صفحہ ۴۶) ہر علاقۂ پائیگاہ و جاگیرات کی کل عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت و نگرانی مین کی گئین اور حکم دیا گیا کہ مجلس عالیہ عدالت براہ راست عدالتہائے مذکور کی نگرانی کرنیکے عیوض اُن علاقون مین جو اعلیٰ درجہ کی عدالت ہو اُس ذریعہ سے دیگر عدالتہائے ماتحت پر نگرانی رکھے- ان عدالتہائے جاگیری کے موجودہ اقتدارات وغیرہ بحال رکھے گئے- اختیارات مین کمی و بیشی کی ضرورت ہو تو مجلس عالیہ عدالت کی رائے کے ساتھ حکم مناسب کے لیے پیش ہونیکا حکم ہوا کوئی علاقہ پائگاہ و جاگیر مستثنیٰ نہ رہنے کا حکم دیا گیا-

۱۵- اشتہار محکمہ معتمد عدالت و کوتوالی مورخہ ۳۱- تیر سنہ ۱۳۱۵ف (جریدہ ۱۳- امرداد سنہ ۱۳۱۵ف) کے ذریعہ سے حکم دیا کہ جسطرح سرکار عالی کے اضلاع کی عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت ہین اسیطرح سے ہر سہ علاقہ جات پائیگاہ اور جاگیرات کی عدالتین مجلس موصوفہ کے ماتحت ہین -

۱۵ ملک سرکار عالی مین اکثر امراء و جاگیردار حاضری عدالت سے بوجہ اعزاز معاف تھے ۵. رجب ۱۳۱۸ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت حضوری عدالت کی معافی سلب کی گئی (جریدہ ۱۵. رمضان ۱۳۱۸ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۵) لیکن مرشد زادگان حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے۔

فہرست مرشد زادگان جو عصبات سے ہین اور حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین۔

(جریدہ جلد ۹ ۳ مطبوعہ ۲۹. فروردی ۱۳۱۷ف ۱۳۲۶ھ نمبر ۲۴ صفحہ ۳۰۲)

متعلقہ میر بشیرالدین علی خان المخاطب صمصام الملک مغفور سلہ

علاقہ حسام یار جنگ بہادر

۱- سرقدرت علیصاحب المخاطب حسام یار جنگ بہادر نبیرہ صمصام الملک مغفور

۲- میر دوست علی صاحب فرزند میر بہادر علی مرحوم

۳- میر عشرت علی صاحب فرزند ایضاً۔

علاقہ یاور جنگ مرحوم

۴- میر وزیر علی صاحب المخاطب آصف یاور الملک بہادر فرزند مرحوم۔

۵- میر سکندر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۶- میر بہادر علی صاحب فرزند آصف یاور الملک بہادر

۷- میر چراغ علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸- میر فیروز علیصاحب فرزند ایضاً۔

۹- میر محمود علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب۔

۱۰- میر احمد صاحب فرزند ایضاً۔

علاقہ اعتماد جنگ مرحوم

۱۱- میر محمود علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم

۱۲- میر نظام علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب

۱۳- میر مظفر علی صاحب فرزند میر جوہر علیصاحب مرحوم

۱۴- میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۵- میر داؤد علی صاحب فرزند میر مظفر علیصاحب مرحوم

۱۶- میر مبارک علی صاحب فرزند میر داؤد علیصاحب

۱۷- میر وزیر علی صاحب فرزند میر مبارک علیصاحب

۱۸- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً

۱۹- میر ولایت علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم سلہ۲

علاقہ معز جنگ مرحوم

۲۰- میر رزاق علیصاحب فرزند میر یوسف علیصاحب مرحوم

۲۱- میر حبیب علی صاحب فرزند ایضاً مرحوم

۲۲- میر انتخاب علی صاحب فرزند میر یوسف علی صاحب

۲۳- میر ادیس علیصاحب فرزند ایضاً

سلہ خلف حضرت سکندر جاہ مغفرت منزل علیہ الرحمہ۔ سلہ۲ صحت ابنیت کی کارروائی جاری ہے۔

۲۴- میر یعقوب علی صاحب فرزند میر عصمت علی صاحب
۲۵- میر خورشید علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب
نبیرہ میر بہادر علی صاحب مرحوم۔
علاقہ سہام جنگ مرحوم
۲۶- میر داور علی صاحب فرزند مرحوم موصوف۔
۲۷- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۸- میر تلاوت علی صاحب فرزند ایضاً
۲۹- میر اقبال علی صاحب فرزند میر ور علی صاحب۔
۳۰- میر کفایت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۳۱- میر دلیر الدین علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب
۳۲- میر حسن الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۳۳- میر فیروز علی صاحب فرزند میر تلاوت علی صاحب
علاقہ غیرت جنگ مرحوم
۳۴- میر نامدار علی صاحب فرزند مرحوم موصوف
علاقہ میر شمس الدین علی صاحب
۳۵- میر مقام الدین صاحب فرزند مرحوم موصوف
۳۶- میر دیانت الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۳۷- میر صادق الدین علی صاحب فرزند ایضاً
علاقہ میر راحت علی صاحب مرحوم
۳۸- میر خورشید علی صاحب فرزند مرحوم۔
۳۹- میر جہانگیر علی صاحب فرزند مرحوم۔

۴۰- میر ذوالفقار علی صاحب فرزند
میر خورشید علی صاحب۔
۴۱- میر غلام علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب
علاقہ میر دلاور علی صاحب مرحوم
۴۲- میر افتخار علی صاحب فرزند مرحوم۔
۴۳- میر فرحت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۴- میر ریاضت علی صاحب فرزند افتخار علی صاحب
۴۵- میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۶- میر فرخندہ علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۷- میر تہنیت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۸- میر انتصار علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۹- میر نجابت علی صاحب فرزند میر فرحت علی صاحب
علاقہ میر حسام الدین علی صاحب مرحوم۔
۵۰- میر احمد علی صاحب فرزند مرحوم۔
۵۱- میر نصرت علی صاحب عرف میر حسام الدین علی صاحب
فرزند میر احمد علی صاحب۔
علاقہ میر سعادت علی صاحب فرزند میر
مکرم علی صاحب۔
۵۲- میر منور علی صاحب فرزند میر سعادت علی صاحب
۵۳- میر کاظم علی صاحب فرزند ایضاً۔
۵۴- میر وارث علی صاحب فرزند میر سعادت علی صاحب

علاقہ آفتاب جنگ مرحوم عنہ

۵۵ - میر معظم علیصاحب فرزند مرحوم -

علاقہ چراغ علی صاحب مرحوم عنہ -

۵۶ - میر مہر علی صاحب فرزند مرحوم -

علاقہ میر سبحان علی صاحب مرحوم عنہ

۵۷ - میر جمال علی صاحب فرزند مرحوم -

تعلقہ میر فیاض علیخان المخاطب

۵۸ - ذوالفقار الملک مرحوم[۵۱] -

۵۸ - میر ظفر علی صاحب فرزند میر مظہر علیصاحب مرحوم

۵۹ - میر سعادت علی صاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر فتح علیخان مظفر الدولہ مرحوم[۵۲]

۶۰ - میر بہادر علیصاحب فرزند مرحوم موصوف

۶۱ - میر محمد علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب مرحوم

تعلقہ میر تفضل علیخان سیف الملک مرحوم -

۶۲ - میر رحمان علیصاحب المخاطب سیف الملک بہادر فرزند شرف الدولہ مرحوم -

۶۳ - میر وزیر علیصاحب فرزند میر اسد علیصاحب مرحوم

۶۴ - میر ناصر علی صاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر منور علیخان منور الدولہ مرحوم[۵۳]

۶۵ - شجاعت جنگ بہادر فرزند مرحوم موصوف

۶۶ - میر جہاندار علی صاحب فرزند شجاعت جنگ مرحوم

۶۷ - میر معین علیصاحب فرزند میر جہاندار علیصاحب

۶۸ - میر کاظم علیصاحب فرزند میر فریدون علیصاحب

۶۹ - میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۰ - میر فرخندہ علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۱ - میر سلطان علی صاحب فرزند میر نامدار علیصاحب

۷۲ - میر نظام علی صاحب فرزند منتظم جنگ مرحوم -

۷۳ - میر فخر الدین علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۴ - میر معز الدین علی صاحب فرزند میر سلطان علیصاحب

۷۵ - میر نصرت علی صاحب فرزند دلاور جنگ مرحوم

۷۶ - میر منور علی صاحب فرزند میر نصرت علیصاحب

۷۷ - میر اکبر علیصاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر گوہر علیخان مبارز الدولہ مغفور[۵۴]

۷۸ - میر سکندر علی صاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم

۷۹ - میر محمد علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب مرحوم

۸۰ - میر محمود علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۱ - میر خرم علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۲ - میر سرفراز علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۳ - میر آصف علی صاحب فرزند میر سکندر علیصاحب

۸۴ - میر اشرف علیصاحب فرزند میر محمود علیصاحب -

[۵۱] خلف حضرت سکندر جاہ مغفرت منزل علیہ الرحمہ [۵۲] ایضاً [۵۳] ایضاً [۵۴] ایضاً۔

۸۵۔ میر احمد علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب۔
۸۶۔ میر حسین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۸۷۔ میر اظہر علی صاحب فرزند میر سرفراز علی صاحب۔
۸۸۔ میر اعجاز علی صاحب فرزند میر فراز علی صاحب۔
۸۹۔ میر غفار علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب مرحوم۔
۹۰۔ میر واحد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۹۱۔ میر پرورش علی صاحب فرزند میر غفار علی صاحب۔
۹۲۔ میر بہادر علی صاحب فرزند میر پرورش علی صاحب۔
۹۳۔ میر محمود علی صاحب المخاطب احتشام جنگ بہادر فرزند شمس الدین علی صاحب مرحوم۔
۹۴۔ میر گوہر علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب۔ متعلقہ ہمایوں جاہ مرحوم سلہ
۹۵۔ میر منور علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب۔
۹۶۔ میر افتخار علی صاحب فرزند میر منور علی صاحب۔
۹۷۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب۔
۹۸۔ میر گوہر علی صاحب فرزند میر تہنیت (؟) علی صاحب مرحوم۔
۹۹۔ میر مظفر علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۰۰۔ میر فتح علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۰۱۔ میر فرخندہ علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب۔
۱۰۲۔ میر حسین علی صاحب فرزند میر نامدار علی صاحب۔
۱۰۳۔ میر مکرم علی صاحب فرزند وزیر الدین علی صاحب۔
۱۰۴۔ میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۰۵۔ میر اعظم علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب۔
۱۰۶۔ میر محبوب علی صاحب عرف میر محب علی صاحب فرزند میر اعظم علی صاحب۔
۱۰۷۔ میر وزیر علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۰۸۔ میر شہامت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۰۹۔ میر یوسف علی صاحب فرزند میر اعزاز علی صاحب۔
۱۱۰۔ میر محمد علی صاحب فرزند میر شہامت علی صاحب۔
۱۱۱۔ میر محمد خرم علی صاحب فرزند میر ہدایت علی صاحب۔
۱۱۲۔ میر محمد حسین صاحب فرزند میر محمد خرم علی صاحب۔
۱۱۳۔ میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند میر نجم الدین علی صاحب مرحوم۔
۱۱۴۔ میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۱۵۔ میر محمد الفت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۱۶۔ میر منیر الدین علی صاحب فرزند میر محمد معین الدین علی صاحب۔
۱۱۷۔ میر معز الدین علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علی صاحب۔
۱۱۸۔ میر مراد علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علی صاحب

سلہ۔ خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمہ۔

۱۱۹- میر محمد قادر علیصاحب فرزند میر دلاور علیصاحب

۱۲۰- میر محمد شمشیر علیصاحب فرزند میر کاظم علیصاحب۔

۱۲۱- میر جاندار علی صاحب فرزند میر جہانگیر علیصاحب۔

۱۲۲- میر تہور علیصاحب فرزند میر جیون علیصاحب۔

۱۲۳- میر محمد علیصاحب فرزند تہور علیصاحب۔

۱۲۴- میر محمد حسام الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب۔

۱۲۵- میر محمد علیم الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب۔

۱۲۶- میر محمد اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۲۷- میر محمد عظیم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند میر حسام الدین علیصاحب۔

۱۲۹- میر علیم الدین علیصاحب فرزند محمد کریم الدین علیصاحب مرحوم۔

۱۳۰- میر وزیر الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۳۱- میر شمس الدین علی صاحب فرزند محمد کریم الدین علی صاحب مرحوم۔

۱۳۲- میر محمد امداد علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب۔

۱۳۳- میر بہادر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۳۴- میر کریم الدین علی صاحب فرزند میر پرورش علی صاحب۔

۱۳۵- میر فتح علی صاحب فرزند میر مراد علیصاحب مرحوم۔

۱۳۶- میر قاسم علیصاحب فرزند میر فتح علیصاحب۔

۱۳۷- میر رحیم الدین علی صاحب فرزند میر ناصر علی صاحب۔

۱۳۸- میر کرامت علی صاحب فرزند میر رحیم الدین علیصاحب

۱۳۹- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً

۱۴۰- میر آصف علی صاحب فرزند میر اعظم علیصاحب

۱۴۱- میر محمد فخر الدین علی صاحب فرزند میر عظیم الدین علیصاحب علاقہ معلی جاہ۔

۱۴۲- میر نوازش علی صاحب فرزند میر غضنفر علیصاحب

۱۴۳- میر فیاض علی صاحب فرزند میر تفضل علیصاحب

۱۴۴- میر امداد علی صاحب فرزند فیاض علیصاحب۔

۱۴۵- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۴۶- میر کرامت علی صاحب فرزند میر فیروز علیصاحب

۱۴۷- میر سبحان علی صاحب فرزند میر کرامت علیصاحب

۱۴۸- میر احمد علی صاحب فرزند میر فیروز علیصاحب

۱۴۹- میر فرخندہ علیصاحب فرزند میر احمد علیصاحب

۱۵۰- میر سرفراز علیصاحب فرزند میر فیروز علیصاحب

۱۵۱- میر سکندر علی صاحب فرزند میر خورشید علیخاں مرحوم
۱۵۲- میر تلاوت علی صاحب فرزند
میر خورشید علی خاں مرحوم۔
۱۵۳- میر ہاشم علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب
۱۵۴- میر ہدایت علی صاحب فرزند
میر سکندر علی صاحب۔
۱۵۵- میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر تلاوت علی صاحب۔
۱۵۶- میر کامل علی صاحب فرزند
میر نوازش علی صاحب۔
۱۵۷- میر فیض الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۵۸- خواجہ بہاؤ الدین علی صاحب
المخاطب عظام الدولہ بہادر۔
۱۵۹- میر تہور علی صاحب فرزند میر نور الدین علیصاحب
۱۶۰- میر محبوب علی صاحب فرزند میر تہور علیصاحب
۱۶۱- میر لیسین علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۶۲- میر محی الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۶۳- میر اسد علی صاحب نبیرہ میر شمشیر علی صاحب
تعلقہ بسالت جنگ مرحوم
۱۶۴- میر رکن الدین علی صاحب فرزند میر غضنفر علیصاحب

۱۶۵- میر یوسف الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔
۱۶۶- میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔
۱۶۷- میر لیسین علی صاحب فرزند یاور علی صاحب
۱۶۸- میر دلاور علی صاحب فرزند میر لیسین علیصاحب
۱۶۹- میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۷۰- میر منور علی صاحب فرزند میر بہادر علی صاحب
۱۷۱- میر محبوب علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب
۱۷۲- میر دوست علی صاحب فرزند
میر گوہر علیصاحب۔
۱۷۳- میر کامیاب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۷۴- میر فرخ علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۷۵- میر تبارک علی صاحب فرزند
میر لیاقت علی صاحب۔
۱۷۶- میر محمد علی صاحب فرزند میر مظفر علیصاحب۔
۱۷۷- میر سرفراز علیصاحب فرزند میر فرخ علیصاحب
۱۷۸- میر غیاث الدین صاحب فرزند ایضاً۔
۱۷۹- میر شرف الدین علی صاحب فرزند
میر وزارت علیصاحب۔

سنہ ۵۱ - خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمۃ۔

۱۸۰۔ میر فضل علی صاحب فرزند میر قادر علی صاحب
۱۸۱۔ میر کریم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ صلابت جنگ مرحوم سلہ
۱۸۲۔ میر نثار علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب
۱۸۳۔ میر سکندر علی صاحب فرزند
میر احمد الدین علیصاحب۔
۱۸۴۔ میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۵۔ میر جہانگیر علی صاحب فرزند میر احمد الدین علیصاحب
۱۸۶۔ میر سلطان علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۷۔ میر فخر الدین علی صاحب فرزند
میر نثار علی صاحب۔
۱۸۸۔ میر قادر علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب
۱۸۹۔ میر اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۱۹۰۔ میر اعظم علی صاحب فرزند میر مراد علیصاحب۔
۱۹۱۔ میر احمد علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۲۔ میر قاسم علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۳۔ میر راحت علی صاحب فرزند
میر مظہر علیصاحب مرحوم۔
۱۹۴۔ میر گوہر علی صاحب فرزند میر مظہر علیصاحب مرحوم
۱۹۵۔ میر مظہر علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب
۱۹۶۔ میر بشارت علی صاحب فرزند میر گوہر علیصاحب
۱۹۷۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر تراب علیصاحب
علاقہ رفیع الدین علی صاحب
۱۹۸۔ میر مومن علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۹۔ میر شرف الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۰۔ میر عابد علی صاحب فرزند میر محی الدین علیصاحب
۲۰۱۔ میر بشیر علیصاحب فرزند میر محمد الدین علیصاحب
۲۰۲۔ میر شمس الدین علی صاحب فرزند
میر نامدار علی صاحب۔
۲۰۳۔ میر قمر الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۲۰۴۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر فضل علیصاحب
۲۰۵۔ میر قادر علیصاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۶۔ میر فضل علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ فیروز جنگ مرحوم سلہ
۲۰۷۔ میر اعظم علی صاحب فرزند میر فتح الدین علی صاحب مرحوم
۲۰۸۔ میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۹۔ میر اکبر علی صاحب فرزند میر شہاب الدین علیصاحب مرحوم
۲۱۰۔ میر منور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۱۔ میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۲۔ میر احمد الدین علیصاحب فرزند میر ظہور الدین علیصاحب

سلہ خلف حضرت آصفجاہ مغفرت مآب علیہ الرحمۃ سلہ ایضاً۔

۲۱۳ - میر کاظم علیصاحب فرزند میر اعظم علی صاحب -
تعلقہ فریدون جاہ مرحوم عن ؎۵

۲۱۴ - میر اکرام علی صاحب فرزند میر محبوب علی صاحب
تعلقہ ظہیر جنگ فرزند انتظام علی خان جمشید جاہ ؎۵

۲۱۵ - میر دلاور علی صاحب فرزند ظہیر جنگ -

۲۱۶ - میر سردار علی صاحب فرزند میر دلاور علیصاحب

۲۱۷ - میر یوسف علی صاحب فرزند سردار علیصاحب
علاقہ سپہدار جنگ فرزند انتظام علیخان جمشید جاہ عن ؎۵

۲۱۸ - میر روشن علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب مرحوم
تعلقہ اکبر جاہ ؎۵

۲۱۹ - میر سعادت علیصاحب فرزند میر داراب علیصاحب مرحوم

۲۲۰ میر ممتاز علی صاحب فرزند میر داراب علیصاحب مرحوم

۲۲۱ - میر داراب علیصاحب فرزند میر سعادت علیصاحب

۲۲۲ میر سبحان علی صاحب فرزند ایضاً -
تعلقہ جہاندار جاہ ؎۵

۲۲۳ - میر لیاقت علیصاحب فرزند میر رستم علیصاحب -

۲۲۴ میر بہادر علی صاحب فرزند
میر نوازش علی صاحب -

۲۲۵ - میر قادر علی صاحب نبیرہ نوازش علیصاحب -

۲۲۶ میر کنتور علی صاحب فرزند میر بہادر علیصاحب -

۲۲۷ - میر ولایت علی صاحب فرزند
میر ظفر علی صاحب -

۲۲۸ - میر نظام الدین علی صاحب فرزند ایضاً

۲۲۹ - میر آصف علی صاحب فرزند
میر جمشید علی صاحب -

۲۳۰ میر شجاعت علی صاحب فرزند ایضاً -

۲۳۱ میر بسالت علی صاحب فرزند
میر واحد علی صاحب -
تعلقہ رئیس الملک مرحوم عن ؎۵

۲۳۲ میر جہانگیر علیصاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم -

صدر تختہ اخراجات عدالت بابتہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد درستہم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد درستہم
۱	۲		۳	۱	۲		۳
	مجلس عالیہ عدالت -			۲	اراکین -	۴	عہ ؎۵
۱	میر مجلس -	۱	للوعہ ؎	۳	مفتی -	۱	ہ عہ ؎

۱؎ خلف حضرت نظام علیخان نظام الملک غفران مآب علیہ الرحمہ ۲؎ ایضاً ۳؎ ایضاً ۴؎ ایضاً ۵؎ ایضاً ۶؎

نمبر	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد رقم
۱	۲		۳
۴	رجسٹرار	۱	[illegible]
۵	مددگار رجسٹرار ۔	۱	[illegible]
۶	وکلا ۔	۳	[illegible]
۷	اہلکاران ۔	۹۲	[illegible]
۸	چپراسیان وغیرہ ۔	۶۲	[illegible]
۹	علاوہ تنمیہ مطبع مجلس ۔	۹	[illegible]
۱۰	الونس ۔		[illegible]
۱۱	صادر بموجب تقرر ۔		[illegible]
۱۲	ابواب مشترکہ ۔		[illegible]
۱۳	ابواب مختصہ ۔		[illegible]
	میزان مجلس عالیہ عدالت		[illegible]
	عدالت دیوانی بلدہ ۔		
۱۴	ناظم اول ۔	۱	[illegible]
۱۵	ناظم دوم وسوم ۔	۲	[illegible]
۱۶	اہلکاران وغیرہ ۔	۳۲	[illegible]
۱۷	چپراسیان وغیرہ ۔	۳۸	[illegible]
۱۸	الونس ۔		[illegible]
۱۹	صادر بموجب تقرر ۔		[illegible]
۲۰	ابواب مشترکہ ۔		[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد رقم
۱	۲		۳
۲۱	ابواب مختصہ ۔		[illegible]
	میزان عدالت دیوانی بلدہ		[illegible]
	عدالت فوجداری بلدہ ۔		
۱	ناظم اول ۔	۱	[illegible]
۲	ناظم دوم وسوم ۔	۲	[illegible]
۳	اہلکاران وغیرہ ۔	۱۸	[illegible]
۴	چپراسیان ۔	۲۲	[illegible]
۵	الونس ۔		[illegible]
۶	صادر بموجب تقرر ۔		[illegible]
۷	ابواب مشترکہ ۔		[illegible]
۸	ابواب مختصہ ۔		[illegible]
	میزان فوجداری بلدہ ۔		[illegible]
	دار القضا بلدہ ۔		
۱	ناظم ۔	۱	[illegible]
۲	مددگار ۔		[illegible]
۳	اہلکاران وغیرہ ۔	۱۲	[illegible]
۴	چپراسیان وغیرہ ۔	۲۲	[illegible]
۵	الونس ۔		[illegible]
۶	صادر بموجب تقرر ۔		سما

نمبر	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد و قسم	نمبر	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد و قسم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۴	چپراسیان۔ ۳۳	[illegible]
	میزان دارالقضاء بلدہ۔	[illegible]	۵	الونس۔	[illegible]
	اسپیشل مجسٹریٹ ڈکیتی۔		۶	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
۱	مجسٹریٹ۔ ۱	[illegible]	۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
۲	اہلکاران۔ ۳	[illegible]	۸	ابواب مختصہ۔	[illegible]
۳	چپراسیان۔ ۵	[illegible]	۹	میزان عدالتہائے اسمات۔	[illegible]
۴	الونس۔	[illegible]	۱۰	عدالت ہائے فوجداری اضلاع و تعلقات	
۵	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]			
۶	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۱	خمس و ربع حصہ تنخواہ اول تعلقداران	[illegible]
۷	ابواب مختصہ۔	[illegible]	۲	خمس حصہ تنخواہ دوم تعلقداران	[illegible]
۸	میزان اسپیشل مجسٹریٹ۔	[illegible]	۳	" " سوم تعلقداران	[illegible]
	اسپیشل مجسٹریٹ دریافت تقاوی	.	۴	مددگاران اضلاع صوبہ ورنگل	[illegible]
	یوربین و امریکن۔	.	۵	خمس و ربع حصہ تحصیلداران	[illegible]
۱	الونس عملہ اسپیشل مجسٹریٹ۔	[illegible]	۶	عملہ۔ ۱۲۰	[illegible]
	عدالتہائے اسمات۔		۷	ملازمین ایضاً۔ ۶۰	[illegible]
۱	ناظم صوبہ اورنگ آباد و گلبرگہ ۲	[illegible]	۸	اہلکاران عدالتہائے فوجداری	[illegible]
۲	صدر مددگار صوبہ ورنگل ۱	[illegible]		دوم تعلقداران۔ ۲۱	
۳	اہلکاران صوبہ اورنگ آباد	[illegible]	۹	" سوم تعلقداران۔ ۲۲	[illegible]
	و گلبرگہ و ورنگل۔ ۴۲		۱۰	" تحصیلداران۔ ۱۱۱	[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد و رقم	نمبر	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد و رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱۱	الونس۔	[illegible]	۳	اہلکاران عدالتہاے	[illegible]
۱۲	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]		دیوانی اضلاع ۸۱	
۱۳	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۴	چپراسیان عدالتہائے	[illegible]
۱۴	ابواب مختصہ۔	[illegible]		دیوانی اضلاع ۴۶	
	میزان عدالتہائے فوجداری	[illegible]	۵	اہلکاران منصفین تعلقات ۶۰	[illegible]
	اضلاع و تعلقات۔		۶	چپراسیان منصفین ۔ ۴۵	[illegible]
	عدالتہائے دیوانی اضلاع		۷	الونس ۔	[illegible]
	و تعلقات، ۔			میزان عدالتہائے دیوانی	[illegible]
۱	قطار عدالتہائے دیوانی اضلاع	[illegible]		اضلاع و تعلقات ۔	
	(صدر منصفی) ۱۲		۱	واپسی ۔	[illegible]
۲	منصفان تعلقات ۔ ۱۵	[illegible]		صدر میزان عدالت ۔	[illegible]

امتحان وکالت وجوڈیشل

سنہ ۱۲۹۲ف کے قبل امتحان وکالت باقاعدہ مقرر نہ تھا بلکہ بعض اشخاص کی درخواست پر سرسری طور پر انکی لیاقت کا اندازہ کرکے اول درجہ کی سند دیجایا کرتی تھی ۔ چنانچہ ایک کثیر تعداد ایسے وکلاء کی اسوقت بھی موجود ہی جب سنہ ۱۲۹۳ف مین باقاعدہ طور پر امتحان وکالت اور جوڈیشل قایم ہوا ہی تو اسوقت سے سالانہ امتحان مقرر ہوا ۔ اور تین درجہ یعنی درجہ اول درجہ دوم ۔ درجہ سوم قرار پائے ۔ درجہ اول اور درجہ دوم کی کتابین بھی ایک ہی اور پرچے بھی ایک ہی ہوتے تھے ۔ صرف فیس مین فرق تھا اور نمبر محصلہ کے حساب سے کامیابی کی سند باعتبار درجہ دیجایا کرتی ۔ اور درجہ سوم کے پرچے علیحدہ

مرتب ہوئے تھے ۔ اور کتابین بھی بہ نسبت درجہ اول کے کم تھے ۔ ان تینون درجون کے امیدوار کو ہر پرچہ مین نمبر مقررہ حاصل کرنا ہوتے تھے ۔ اگر ایک پرچہ مین بھی نمبر مقررہ سے کم نمبر حاصل کرے تو وہ فیل کردیا جاتا تھا ۔ اور دوسرے سال از سرنو امتحان دینے کی ضرورت ہوتی تھی ۔ یہہ امتحان ہر سال مجلس عالیہ عدالت مین ہوا کرتے تھے صرف درجہ سوم کا امتحان اضلاع مین ہوتا تھا ۔ جو ۱۹؍ آذر ۱۳۰۵ف م ۷ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم ہوا کہ امتحان وکالت درجہ سوم مجلس عالیہ عدالت مین بھی ہوا کرے گا ۔ اُسوقت سے اسوقت تک ہر سال ماہ بہمن مین ہوتا ہی درجہ اول کی فیس داخلہ صہ روپیہ اور درجہ دوم کی مہ روپیہ اور درجہ سوم کی عہ روپیہ مقرر ہی اور سالانہ سند کا تجدید کرانا ضروری ہی جس مین وکلا درجہ اول سے ما روپیہ اور درجہ دوم سے صہ روپیہ اور درجہ سوم سے عہ روپیہ فیس لی جاتی ہی ۔ اور یہہ فیس دو ماہ قبل داخل کرنا ہوتی ہی سنہ ۱۲۹۵ف اور سنہ ۱۲۹۶ق مین اُن طلبا کا امتحان جو صرف زبان مرہٹی جانتے تھے اُنکا امتحان زبان مرہٹی مین لیا گیا ۔ اور درجہ اول و درجہ دوم کی سندین دی گئین بقین جو تختہ سے ظاہر ہی ۔

جوڈیشل کے بھی دو درجہ مقرر ہین ایک اعلی اور ایک ادنی ۔ اس مین وہ کل کتب قانونی امتحان وکالت داخل ہین ۔ اور علاوہ اسکے فیصلہ نویسی اور زبان ملکی مین بھی امتحان لیا جاتا ہی اور باعتبار مضامین چار حصے رکھے گئے ہین ۔ ان چار حصون مین سے کسی حصہ مین کامیابی کے نمبر آجائین اور کسی حصہ مین فیل ہوجائے تو اُس کو دوبارہ صرف فیل شدہ حصہ مین امتحان دینا ہوتا ہی ۔ اور کل حصون کی کامیابی پر باعتبار نمبر مجموعی اعلی اور ادنی کی سند دیجاتی ہی ۔ اس مین ایک یہہ سہولیت ہی کہ اگر کوئی شخص درجہ اعلی یا ادنی مین کامیاب ہوجائے تو وہ وکالت درجہ اول کی سند بھی لے سکتا ہی ۔ اسکی فیس داخلہ صہ روپیہ مقرر ہی ۔ اور ہر سال ماہ اسفندار مین بمقام مجلس عالیہ عدالت ہوا کرتا ہی ۔

ان ایام مین بھی باوجود قواعد اور دستور العمل امتحان وکالت درجہ اول سے مستثنی کردئے گئے ۔ اور درجہ اول کی سندین بلا امتحان اور بلا آزمایش ملا کی ہین اسیطرح امتحان جوڈیشل مین بھی اکثر اشخاص مستثنی کیے گئے جب قانون وکلا کا نفاذ ہوا تو وکالت درجہ اول کی استثنا کا قاعدہ موقوف ہوا ۔ لیکن امتحان جوڈیشل مین

اسوقت تک لوگ مستثنی کردیے جاتے ہین حسب دفعہ ۹ قانون وکلا رسند دوامی بھی مل سکتی ہے

سنہ [illegible] مین جب قانون وکلا نافذ ہوا ہے تو حسب دفعہ (۵) ایک لا کلاس بھی قائم ہوا اور مولوی عبد الغفور صاحب وکیل و راے بھیا نعمہ صاحب ایم اے لکچرار مقرر ہوئے - اب اس قانون کی رو سے کوئی شخص درجہ اول یا درجہ دوم کی وکالت کا امتحان نہین دیسکتا ہی جب تک وہ دو سال لا کلاس مین لکچر نہ سن لے اور وہان سے سند نہ حاصل کرے - ذیل مین ایک تختہ وکلا ر درجہ اول درجہ دوم و سوم اور سند دوامی کا سنہ وار درج ہی -

بغرض سہولت امیدواران وکالت بعض وکلا ر نامی گرامی نے قانونی میٹیان بھی قایم کر رکھی ہین جہان روزانہ وقت مقررہ پر لکچر دیے جاتے ہین اور مشق ہوتا ہی - ان کمیٹیون کی شرکات دفیس مانی جایا کرتی ہی اور امتحان بھی ہوا کرتی ہین ان کمیٹیون مین مولوی ابراہیم علی صاحب وکیل درجہ اول کی کمیٹی نہایت ہی مشہور ہی اور اسمین جس عمدگی سے پڑھائی ہوتی ہی وہ عام طور پر مشہور ہوسکے اور ایک کثیر تعداد آپ کے شاگردون کی سالانہ سرکاری امتحان مین پاس ہوا کرتی ہی - اسوقت تک اندرون و بیرون بلدہ مین جو قانونی کمیٹیان قایم ہوئی ہین انکا تختہ ذیل مین درج ہی -

نمبر	نام اجرا کنندہ کمیٹی	مقام	نمبر	نام اجرا کنندہ کمیٹی	مقام
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	مولوی خورشید احمد صاحب وکیل	افضل گنج	۷	مولوی سید اسد اللہ صاحب وکیل	افضل گنج
۲	مولوی سید عبد الرزاق صاحب وکیل	دار الشفا	۸	مولوی سید تاج الدین صاحب "	جوہری گلی -
۳	مولوی محمد شرف الدین صاحب "	شکر کوٹھہ	۹	مسٹر بابو راؤ صاحب "	مہاراج گنج -
۴	مولوی حکیم محمود علی صاحب "	چھپلہ پورہ	۱۰	مولوی قادر حسین صاحب "	بیرون دروازہ
۵	مولوی بسم اللہ خان صاحب "	"			چادر گھاٹ -
۶	مولوی ابراہیم علی صاحب "	بازار کوکہ	۱۱	مولوی ابراہیم خان صاحب "	سلطان شاہی

لہ یہہ کمیٹی سنہ [illegible] مین قایم ہوئی اور سب سے پہلی قانونی کمیٹی تھی -

تختہ کامیاب شدہ وکالت ممالک محروسہ سرکار عالی۔

[illegible] سلسلہ	سنہ فصلی	تعداد مدارج				[illegible]	[illegible]	کیفیت
		اول	دوم	سوم	جملہ			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۳	۰	۰	۱۳	۰	۱۳	
۲	سنہ ۱۲۹۴ ف	۱۸	۰	۰	۱۸	۰	۱۸	
۳	سنہ ۱۲۹۵ ف	۳	۳۴	۶۵	۱۰۲	۰	۱۰۲	درجہ دوم ۳۴ ؛ درجہ سوم ۶۵
۴	سنہ ۱۲۹۶ ف	۸	۵۵	۵۱	۱۱۴	۰	۱۱۴	اردو ۲۸ مرہٹی ۶ ؛ اردو ۳۰ مرہٹی ۳۵
۵	سنہ ۱۲۹۷ ف	۱	۵	۰	۶	۱	۷	
۶	سنہ ۱۲۹۸ ف	۳۴	۶۲	۱۳۴	۲۳۰	۰	۲۳۰	درجہ اول اردو ۳۴ ؛ درجہ دوم ۶۲
۷	سنہ ۱۲۹۹ ف	۲۶	۴۹	۴۴	۱۱۹	۳	۱۲۲	درجہ سوم ۱۳۴ ؛ اردو ۵۴ مرہٹی ۸
۸	سنہ ۱۳۰۰ ف	۴	۱۴	۴۴	۶۲	۱	۶۳	اردو ۱۰۸ مرہٹی ۲۶
۹	سنہ ۱۳۰۱ ف	۳	۱	۴۷	۵۱	۹	۶۰	
۱۰	سنہ ۱۳۰۲ ف	۴	۱۳	۶۳	۸۰	۳	۸۳	
۱۱	سنہ ۱۳۰۳ ف	۴	۷	۳۶	۴۷	۰	۴۷	
۱۲	سنہ ۱۳۰۴ ف	۶	۱۵	۸۶	۱۰۷	۱	۱۰۸	
۱۳	سنہ ۱۳۰۵ ف	۸	۲۰	۱۶۰	۱۸۸	۲	۱۹۰	
۱۴	سنہ ۱۳۰۶ ف	۸	۵۷	۸۶	۱۵۱	۱	۱۵۲	
۱۵	سنہ ۱۳۰۷ ف	۴	۴۴	۷۲	۱۲۰	۰	۱۲۰	
۱۶	سنہ ۱۳۰۸ ف	۰	۳	۳۵	۳۸	۱	۳۹	
۱۷	سنہ ۱۳۰۹ ف	۴	۲	۱۵	۲۱	۳	۲۳	

نمبر سلسلہ	سنہ فصلی	تعداد مدارج: اول	دوم	سوم	جملہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸	سنہ ۱۳۱۰ف	۴	۱۶	۴۵	۶۵	۴	۶۹	
۱۹	سنہ ۱۳۱۱ف	۱	۳	۳۶	۴۰	۱	۴۱	
۲۰	سنہ ۱۳۱۲ف	۱	۲	۶۸	۷۱	۱	۷۲	
۲۱	سنہ ۱۳۱۳ف	۴	۳	۱۸۵	۱۹۲	۳	۱۹۵	
۲۲	سنہ ۱۳۱۴ف	۰	۳	۲۳۳	۲۳۶	۸	۲۴۴	
۲۳	سنہ ۱۳۱۵ف	۰	۰	۳۶۴	۳۶۴	۴	۳۶۸	
۲۴	سنہ ۱۳۱۶ف	۱	۱	۱۶۱	۱۶۳	۵	۱۶۸	
۲۵	سنہ ۱۳۱۷ف	۰	۰	۳۶	۳۶	۷	۴۳	
	میزان ۱۸ سالہ	۱۵۹ ۰	۴۰۹ ۰	۲۰۶۶ ۳۷	۲۶۳۴ ۱۶۷۱	۵۸	۲۶۹۲	

کوتوالی

فصل ۳

نواب سالار جنگ اول کی وزارت کے قبل سرکار عالی مین کوئی باقاعدہ پولیس نہین تھی۔ ملک کے مختلف حصص کا انتظام عہدہ داران مال پر منحصر تھا۔ جب سنہ ۱۲۸۲ء مین پہلی ضلع بندی عمل مین آئی ہی۔ تو اسوقت ایک باقاعدہ کوتوالی کی جمعیت مقرر کرکے عہدہ داران مال کے تحت مین دیدیا گیا تھا لیکن اسکا نتیجہ اطمینان بخش نہ ثابت ہوا۔ ۲۶ رجب سنہ ۱۲۸۶ھ کو محکمہ صدر المہام کوتوالی قایم کیا گیا۔ اور نواب شمشیر جنگ صدر المہام کوتوالی مقرر ہوئے اور پورا اقتدار دیا گیا۔ قدیر جنگ بہادر معتمد اور چھا ر یڈی مددگار معتمد ہوئے اور ہر صوبہ کے لیے ایک صدر مہتمم مقرر کیا گیا۔ مگر سنہ ۱۳۰۱ء مین یہہ عہدہ برخاست کیا گیا اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوتوالی اضلاع کا تقرر عمل مین آیا۔ اور صدر المہام کا لقب معین المہام صیغہ پولیس سے بدل دیا گیا ضلع کی پولیس تعلقداران اضلاع کے ماتحت کردی گئی۔ اور مہتمم کوتوالی ضلع اُن کے مددگار قرار پائے

کوتوالی اضلاع

نظامت کوتوالی اضلاع پر ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ کو کرنل سی پیس لڈلو صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کا
تقرر ہوا۔ ان کے بعد ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ کو مسٹر اسے۔ سی۔ ہنکین سی۔ آئی۔ ای کا تقرر ہوا۔

اقسام پولیس

سرکار عالی مین ۵ قسم کی پولیس ہی یعنی پولیس علاقہ خالصہ۔ پولیس علاقہ صرف خاص۔ پولیس جاگیرات
و پائگاہ۔ ریلوے پولیس۔ خفیہ پولیس۔

معین المہام

۱۹ شوال سنہ ۱۳۱۰ کو نواب فخر الملک بہادر معین المہام کوتوال مقرر کیے گئے اُس کے بعد ۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۲ کو
نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر کا تقرر عمل مین آیا۔

کوتوال بلدہ

بلدہ مین بھی اُس انتظام کے ساتھہ پولیس مین وسعت دی گئی اور انتظام باضابطہ کیا گیا۔ اس سے پہلے یعنی
عنایت حسین خان صاحب کوتوال کے عہد تک اندرون بلدہ اور بیرون بلدہ کے علحدہ علحدہ کوتوال
تھے۔ مگر ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو جب نواب اکبر الملک کا تقرر کوتوالی بلدہ پر ہوا۔ تو اُس وقت سے
ایک ہی کوتوال کے تحت بیرون بلدہ بھی کر دیا گیا۔ بعد انتقال نواب اکبر الملک بہادر مرحوم نواب
سلطان یار جنگ بہادر کا تقرر ۲ صفر سنہ ۱۳۲۳ کو عمل مین آیا۔

تعلق محکمہ

مولوی امین الدین خان معتمد کے زمانہ مین معتمد مدار المہام علاقہ عدالت و کوتوالی کا ایک ہی دفتر تھا۔
مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام کے زمانہ مین کوتوالی کا دفتر معتمدی عدالت سے علحدہ
کر کے جداگانہ قائم ہوا۔ اور معتمدی کوتوالی پر سردار دلیر جنگ مقرر ہوئے۔ حسب جریدہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱
کوتوالی کا دفتر ہوم آفس مین شریک کیا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دنون کے بعد پھر معتمدی عدالت مین شامل کیا گیا۔

سیٹی پولیس

۲ صفر سنہ ۱۳۰۲ کو پلٹن افغان سیٹی پولیس کا تقرر عمل مین آیا۔ اور اسی سال اسکا پہرہ چار مینار پر مقرر ہوا۔
۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ کو کپتن لوردین مددگار کوتوالی بلدہ کے عہدہ کا نام پرسنل اسسٹنٹ کوتوال رکھا گیا۔ ۲۲ رمضان سنہ ۱۳۱۱
سے اعلیحضرت کی سواری مبارک کے روبرو پولیس کا سوار رہنے لگا۔ سب سے پہلے جس سوار کو سواری
مبارک کے اسکارٹ مین شریک ہونیکا شرف حاصل ہوا۔ وہ میر قاسم علی تھا۔
۲۲ رمضان سنہ ۱۳۰۹ سے پولیس ٹریننگ اسکول کا افتتاح بلدہ مین ہوا۔ یہہ اسکول بغرض تعلیم و تربیت
عہدہ داران کوتوالی اضلاع و امیدواران پولیس قایم کیا گیا۔ اسکول مشیرآباد ہموزٹاون مین واقع ہے

حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت ذریعہ مراسلہ نشان (۵۵۹) ۱۴ خورداد ۱۳۱۷ف (صیغہ کوتوالی) حکم صادر ہوا کہ دروازہ پل افضلگنج دروازہ پل قدیم۔ دروازہ یاقوت پورہ۔ دروازہ چادر گھاٹ شب کو کھلے رہا کریں۔

فہرست کوتوال بلدہ

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴
۱	حکیم بادشاہ	عہد نواب نظام علیخان	۔
۲	شمشیر جنگ منصرم (۱)	۔	۔
۳	مغل جان	۔	۔
۴	حسن علیخان طالب الدولہ (۲)	عہد سکندر جاہ	۱۹ محرم سنہ ۱۲۶۴ھ
۵	محمد وزیر جمعدار (۳)	۱۹ محرم سنہ ۱۲۶۴ھ	۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ
۶	فضل الدین خان	۱۲ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۴ صفر سنہ ۱۲۶۸ھ
۷	حسن علیخان طالب الدولہ (۴)	۱۴ صفر سنہ ۱۲۶۸ھ	۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۹ھ
۸	محمد سعید حسینی خواجہ سرا (۵)	۔	۔
۹	نواب غالب الدولہ نائب	۸ صفر سنہ ۱۲۷۰ھ	۔
۱۰	نبیرۂ ظفر الدولہ	۱۳ شعبان سنہ ۱۲۷۱ھ	۔
۱۱	زور آور جنگ	۔	۱۰ شعبان سنہ ۱۲۸۹ھ
۱۲	عنایت حسین خان بہادر (۶)	۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۱ھ	۸ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ
۱۳	نواب اکبر الملک (۷)	۸ جمادی دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۲ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ
۱۴	نواب وزیر علی سلطان بہادر جنگ بہادر (۸)	۲ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ	۔

(۱)۔ عالیجاہ کے معرکہ مین موقوف ہوئے۔ (۲)۔ ان کے زمانہ سے پہلے ۵۔ ربیع الاول ۱۲۶۳ھ کو ۳ جوانوں سے بلدہ مین ناکہ جات کا انتظام ہوا۔ (۳) بسبب قتل لبتی صاحب و مرزا عباس و ۱۹ اشخاص کے خدمت سے علحدہ کیے گئے (۴)۔ دوبارہ خدمت کوتوالی سے سرفراز ہوئے۔ ایک رقم سرپیچ عنایت ہوا (۵)۔ یہہ شخص طالب الدولہ کا پیش دست تھا۔ اور طالب الدولہ کا فرزند ۱۱ سالہ اسکی حفاظت مین تھا۔ (۶)۔ وظیفہ ہوا۔ آپ ۱۹ رمضان ۱۲۸۷ھ کو زور آور جنگ کوتوال کی نیابت مین مقرر ہوئے تھے۔ (۷)۔ بعدہ کوتوالی انتقال ہوا (۸)۔ بوجہ علالت نواب اکبر الملک بہادر ۲۰ رمضان ۱۳۲۲ھ کو منصرم ہوئے۔

تختہ اخراجات علاقہ کوتوالی بلدہ بابتہ ۱۳۱۵ ف

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کوتوال ۔ ۱	[illegible]	دفعداران ۔ ۲۶۷	[illegible]	کرایہ مکان ۔	[illegible]
مددگاران ۔ ۲	[illegible]	جوانان ۔ ۲۱۳۴	[illegible]	محفوظ ۔	[illegible]
عملہ وغیرہ ۔ ۴۷	[illegible]	قواعداموزان ۔ ۴	[illegible]	صادر بموجب تقرر وغیرہ	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	ملازمین متفرق ۔ ۶۴	[illegible]	میزان اہل پولیس ۳۲۳	[illegible]
ابواب مختصہ ۔	[illegible]	کاریگر فائر انجن ۔ ۱	[illegible]	عودیب ۱۰۰	[illegible]
ابواب مشترکہ ۔	[illegible]	الونس صدر امینان وغیرہ	[illegible]	سواران ۷۵	[illegible]
الونس ۔	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	میزان جمعیت	[illegible]
میزان ذیلی محکمہ کوتوالی	[illegible]	مشترکہ ۔	[illegible]	خفیہ پولیس ۔	
بلدہ ۔ ۵۰		مختصہ ۔	[illegible]	صدر امین ۔	[illegible]
جنرل پولیس		میزان جنرل پولیس ۲۶۵۲	[illegible]	امین ۔	[illegible]
سرکردگان ۔ ۳	[illegible]	جمعیت روا اہل پولیس		جمعداران ۔ ۴	[illegible]
عملہ سرکردگان ۔ ۲	[illegible]	کمانڈنگ آفسر ۱	[illegible]	دفعداران ۴	[illegible]
عملہ صدر امینان ۔ ۱۶	[illegible]	منشی ۔ ۱	[illegible]	جوانان ۲۰	[illegible]
عملہ امینان ۔ ۴۲	[illegible]	عہدہ داران تحت ما د د	[illegible]	منشی ۔	[illegible]
صدر امینان ۔ ۹	[illegible]	جوانان ۔ ۲۳۴	[illegible]	الونس	[illegible]
امینان ۲۲	[illegible]	ملازمین متفرق ۳۲	[illegible]	صادر	[illegible]
جمعداران ۸۸	[illegible]	الونس ۔	[illegible]	کرایہ مکان :	[illegible]

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
میزان خفیہ پولیس ۲۵	[illegible]	پولیس چھاؤنی زریبد لشکری	[illegible]		
مجلس انتظام رواں و معزو ۳۰	[illegible]	میزان پولیس بلدہ ۳۲۶۱	[illegible]		

تختہ اخراجات کوتوالی اضلاع سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ف

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
محکمہ انسپکٹر جنرل		اضلاع		الواب مشترکہ	[illegible]
انسپکٹر جنرل ۱	[illegible]	مہتممان و مددگاران ۱۵	[illegible]	الواب مختصہ	[illegible]
مددگاران ۴	[illegible]	ہیڈ کوارٹر انسپکٹران ۱۶	[illegible]	میزان اضلاع ۹۱۱۰	[illegible]
عملہ دفتر نظامت ۴۴	[illegible]	سرکل انسپکٹران ۳۵	[illegible]	خفیہ پولیس اضلاع	
عملہ انتر دپامٹری ۵	[illegible]	سب انسپکٹران ۱۰۱	[illegible]	مہتمم ۱	[illegible]
اہلکار ہنگامی ۱	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل ۸۹۲	[illegible]	سب انسپکٹران ۸	[illegible]
ملازمین ۱۵	[illegible]	کانسٹبل ۷۶۷۲	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل ۱۱	[illegible]
الونس	[illegible]	جمعداران سواران ۱۵ ⎫ ۳۷۹		کانسٹبل ۵۵	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	دفعداران سواران ۱۵ ⎬	[illegible]	الونس	[illegible]
الواب مشترکہ	[illegible]	سواران ۳۴۹ ⎭		صادر بموجب تقرر	[illegible]
الواب مختصہ	[illegible]	الونس	[illegible]	الواب مختصہ	[illegible]
میزان محکمہ انسپکٹر جنرل ۶۹	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	میزان خفیہ پولیس ۷۵	[illegible]

سلہ - تنخواہ - [illegible] کلدار کنٹری بیوشن [illegible] اکسچنج [illegible] بادن حالی کلدار [illegible] -

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
جمعیت ہیڈ کوارٹر ۱۶۱	[illegible]	ومومن آباد وغیرہ۔		نجبار۔ ۳۱	[illegible]
الونس۔	[illegible]	محرر و نویسندہ۔ ۷	[illegible]	الونس۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	نائب امین۔ ۳	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
میزان جمعیت ہیڈ کوارٹر ۱۶۱	[illegible]	جمعداران۔ ۴	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
کوتوالی سرحدات		دفعداران۔ ۶	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
انسپکٹر ہیڈ کانسٹبل و	[illegible]	جوانان۔ ۷۲	[illegible]	میزان نجبار ۳۸	[illegible]
کانسٹبل وغیرہ ۱۴۹		الونس۔	[illegible]	برقندازان	
سواران۔ ۱۰	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	ڈپٹی انسپکٹران ۲	[illegible]
تنخواہ چکلی گھاٹ وغیرہ ۱۷	[illegible]	میزان کوتوالی۔	[illegible]	دفعداران۔ ۵	[illegible]
جوانان غارہائے آجنٹہ ۴	[illegible]	ہنگولی ومومن آباد		جوانان۔ ۶۲	[illegible]
جوانان بہیل سعینہ ابٹر	[illegible]	وغیرہ۔ ۹۲۔		سقہ۔ ۱	[illegible]
وجالنہ۔		ٹھگی و ڈکیتی		الونس۔	[illegible]
الونس۔	[illegible]	مددگار ناظم کوتوالی	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	اہلکاران ۶	[illegible]	میزان برقندازان	[illegible]
ابواب مشترکہ	[illegible]	الونس۔	[illegible]	میزان ٹھگی و ڈکیتی۔ ۱۱۵	[illegible]
ابواب مختصہ۔	[illegible]	نجبار		کوتوالی سڑک بھونگیر	
میزان کوتوالی	[illegible]	انسپکٹران ۵	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل۔ ۴	[illegible]
سرحدات ۱۷۰		ڈپٹی انسپکٹران ۴	[illegible]	کانسٹبل۔ ۴۴	[illegible]
کوتوالی جالنہ وہنگولی		دفعداران۔ ۸	[illegible]	الونس۔	[illegible]

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
صادر بموجب تقرر	[illegible]	عملہ و ملازمین متفرق ۳۶	[illegible]	ٹرینینگ سکول ۲	[illegible]
میزان کوتوالی	[illegible]	الولس	[illegible]	میزان کوتوالی اضلاع	[illegible]
سرمک بھونگیر ۴۸		صادر بموجب تقرر	[illegible]	۱۱۰۴۳	
جمعیت سکہان		ابواب مختصہ۔	[illegible]	میزان کوتوالی دیہات اسکیل وغیرہ	[illegible]
سواران۔ ۱۰۳	[illegible]	میزان جمعیت سکہان ۱۱	[illegible]	صدر میزان کوتوالی بلدہ	[illegible]
پیدل۔ ۹۶۱	[illegible]	جمعیت و اہل اضلاع ۱۰۱	[illegible]	و اضلاع۔ ۱۴۳۰۴۔	

محابس و دار الطبع سرکار عالی۔

فصل ۴ محبس

پہلے بلدہ مین ۳ محبس قدیم طریقہ پر تھے۔ ایک بیگم بازار۔ اور دوسرا سلطان شاہی۔ اور تیسرا محبس طالب الدولہ کوتوال کے مکان مین تھا چنچل گوڑہ کا محبس تیار ہونیکے چند سال بعد ان تینون محبسونکے قیدی صدر محبس مین بھیجدے گئے۔ اور اب وہی محبس ہے۔ اس مین خیمہ۔ دریان۔ قالین ہمہ اقسام لنگیان کمربند۔ فرنیچر۔ ہمہ اقسام۔ ٹویٹ سوتی۔ کہادیان۔ جلدبندی وغیرہ وغیرہ کام ہوتے ہین۔

۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ کو محابس اضلاع ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت مین کردے گئے اور محبس بلدہ پر مسٹر لیف گارڈن کا تقرر ۱۶۔ آبان سنہ ۱۲۹۱ف کو عمل مین آیا۔

بعد وظیفہ یاب ہونے مسٹر لیف گارڈن کے محبس اضلاع کی طرح یہہ بھی ناظم پولیس اضلاع کے ماتحت کیا گیا۔

دار الطبع

سنہ ۱۲۷۵ف مین دار الطبع قایم ہوا۔ پہلے سررشتہ دار الطبع کا تعلق دفتر معتمد متفرقات کے تحت مین تھا۔ بعدہٗ حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹۔ بہمن سنہ ۱۲۹۲ف محکمہ پولٹیکل و فینانس کے تحت مین ہوا۔ اور ۲۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ کو صدر محبس مین ضم ہوا۔ اب دار الطبع کا تعلق صرف جریدہ اعلامیہ کے متعلق دفتر فینانس سے ہے۔ اور باقی امور کے نسبت ماتحت معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی ہے۔ اور اسکا دفتر صدر محبس کے اندر ہے اور عملہ خاص کے

علاوہ کل کام قیدیون سے لیا جاتا ہے۔

دار المجانین

یہہ دار المجانین ۱۹ محرم ۱۳۱۵ھ م ۲۱ جون ۱۸۹۷ء مین اسی مجلس کے اندر قایم ہوا۔ اور مجانین کے معالجہ اور رکھنے کا کافی انتظام ہے ۱۹۰۱ء مین انکی تعداد علی التناسب ۲۱ و ۱۰۹ اتھی۔ انکی نگرانی کے اخراجات سرکار سے ادا ہوتے ہین ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ خرچ تھا۔ اسباب جنون اشیاء مسکر خیال کیے جاتے ہین۔

صدر تخمینہ اخراجات مجالس بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	محکمہ نظامت۔ ۹	[illegible]	۵	نظام آباد۔ ۶۰	[illegible]
۲	صدر مجالس بلدہ۔ ۱۶۰	[illegible]	۶	اورنگ آباد۔ ۶۷	[illegible]
۳	مجلس گلبرگہ۔ ۵۹	[illegible]	۷	مجالس اضلاع۔ ۱۴۰	[illegible]
۴	ورنگل۔ ۶۶	[illegible]		صدر میزان مجالس۔	[illegible]

صدر تخمینہ اخراجات دار الطبع بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر	ابواب تعداد نفری۔	تعداد رقم	نمبر	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	دار الطبع فارسی		۳	عملہ دائمی متعلقہ مجلس وضع آئین وقوانین۔ ۴	[illegible]
۱	عملہ دائمی و چپراسیان و ہرکارگان تعدادی ۵۹۔	[illegible]	۴	الونس۔	[illegible]
۲	عملہ ہنگامی۔	[illegible]	۵	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]

شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم	شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶	ابواب مختصہ	[illegible]	۱۱	الونس۔	[illegible]
	میزان دار الطبع فارسی ۱۳ مطبع انگریزی متعلقہ صدر مجلس بلدہ۔	[illegible]	۱۲	میزان مطبع پرایوٹ سکرٹری مطبع اسمات	[illegible]
			۱۳	عملہ وملازمین۔	[illegible]
۷	عملہ مدامی۔ ۳	[illegible]	۱۴	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
۸	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۱۵	ابواب مختصہ۔	[illegible]
	میزان مطبع انگریزی مطبع متعلقہ دفتر پرایوٹ سکرٹری	[illegible]	۱۶	میزان مطابع اسمات	[illegible]
				صدر میزان دار الطبع۔	[illegible]
۹	عملہ۔ ۲	[illegible]			
	پریس مین۔ ۲	[illegible]			

کاغذ مہور

فصل ۵ **تعریف کاغذ مہور** جس کاغذ پر بادشاہ وقت کا نام نامی اور مہر مع سنہ وغیرہ خواہ ہاتھ سے ہو یا طبع کے ذریعہ سے ثبت کی جائے۔ اور حسب منشا سرکار اُسکی قیمت بھی معین کی جائے۔ اور اُسکا استعمال عوام الناس کے لیسے معاملات پر ہو جو آیندہ حکام سرکار کے روبرو پیش ہونے والے ہوں یا جن کی نسبت پیش ہونیکا احتمال ہو۔ اور ایسے خواہشات جن کی نسبت حکام سرکار سے کسی قسم کی امداد چاہی جاتی ہے اُنپر لکھے جانیکے لیے بادشاہ وقت سے حکم نافذ ہوتا ہو ایسے کاغذوں کو کاغذ مہور (اسٹامپ) کہتے ہیں۔

رواج سابق وبعد صلاح | قدیم حالات سے پایا جاتا ہے کہ سنہ ۱۲۷۲ف کے قبل ایسے کاغذات کے لیے سرکاری

کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا جس وقت سے تعہد داری یا امانت داری کا رواج موقوف ہونا شروع ہوا۔
اور صیغہ جات عدالت اور مال کے قیام کے طرف سرکار کی توجہ مبذول ہونا شروع ہوئی تو کاغذ مہور کے
رواج کی بھی ضرورت پائی گئی۔ اور چھوٹے پیمانہ پر ایک محکمہ اس سنہ مین قایم ہوا جس مین کاغذ تیار ہوتے تھے
اُسوقت صرف فلس کیپ کاغذ پر صرف ایک چھوٹی سی مہر لگادیجاتی تھی۔

سنہ ۱۲۷۴ ف مین بعض ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ اور مہور کے لیے ولایت سے کاغذ منگوادیا گیا۔
مہر مین سنہ کا لفظ بھی داخل کیا گیا۔

سنہ ۱۲۷۹ ف مین کاغذ مہور کا مستقل طور پر کارخانہ قایم ہوا۔ اور اس مین کئی گونہ وسعت دی گئی۔ ضروری و
جدید اصلاحین بھی عمل مین آئین اور حسب تفصیل ذیل کام جاری ہوئے۔

شمار	نام		کام	شمار	نام		کام
۱	بائی کلر پریس	۲	برای کاغذ مختوم ملک سرکار عالی	۵	نمبر رنگ مشن	۳	.
۲	″ ″	۲	″ ″ ملک برار		کاپی پریس	۱	.
۳	کوپر پر بلیٹ پریس		برائے ٹکٹ ٹھپہ۔		پوسٹ کارڈ پریس	۱	.
۴	پر فوریکشن		. .		میاسنگ پریس	۱۴	.

پہلے دو کلون سے ۲۰۰۰ کاغذ مہور ایک گھنٹہ مین تیار ہوتے تھے یا تقریباً ۱۲۰۰۰ ایک دن مین تیار
ہوتے تھے مگر اوسط تعداد روزانہ ۱۰۰۰ ہوتی تھی اس زمانہ مین اقسام ذیل کے کاغذ مہور مختلف قیمت کے
طبع ہوتے تھے۔

نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت
دیوانی و صرف خاص مال	نیلا و سرخ	۸۴	دیوانی و صرفخاص عدالت	سیاہ و سرخ	۴۱

نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت
چھاونی سکندرآباد عدالت	بہورا	۵۸	ملک برار عدالت	بہورا	۴۸
رزیڈنسی - عدالت	؍؍	۳۲	؍؍ کورٹ فیس	سُرخ و سیاہ	۷۵
ریلوے عدالت -	؍؍	۶۰	؍؍ کانسنگ فی	؍؍	۱۷

پہلے کاغذ مہور کا رواج کہاں ہوا | بعد تحقیق و دریافت معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کاغذ مہور کا رواج اضلاع رائچور - لنگسگور - نلدرگ وغیرہ مین ہوا - کیونکہ یہہ اضلاع ۱۲۷۱ف مین سرکار انگریزی کی تحویل سے نکلکر سرکار عالی کے تحت مین آ گئے تھے - اور ان اضلاع کی حالت باعتبار دیگر اضلاع کی اصلاح شدہ تھی -

جب ۱۲۷۴ف مین ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضلع بندی عمل مین آئی تو کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین باستثنار بلدہ کاغذ مہور کا رواج دیا گیا - اور سرکار انگریزی کی استفسار سے ملک برار مین بھی جاری کیا گیا - عام طور پر رواج ہو جانے کے بعد بلدہ مین بھی اسکا رواج دیا گیا - اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج دیا گیا - اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج عمدہ طور پر ہے -

باعتبار تقسیم ملک و قبضہ اراضی مہور کا رواج کسطرح پر ہے - | اسوقت بھی ممالک محروسہ سرکار عالی مین باعتبار تقسیم ملک اور قبضہ اراضی مہور کی بھی کئی قسمین ہین - جو خاص خاص حدود مین مروج ہین - لیکن وہ سب سرکار عالی ہی کے کارخانہ مین طبع ہوتے ہین - اور بجز ملک برار کل قانون سرکار عالی ہی کے تابع ہین اور وہ تقسیم یہ ہے ۱ - خالصہ (دیوانی) ۲ - صرف خاص - ۳ - جاگیرات - ۴ - رزیڈنسی - ۵ - سکندرآباد - ۶ - ریلوے - ۷ - برار -

علیحدگی کاغذ مہور دیوانی و صرفخاص - مالی و عدالتی کی تفریق اور ایک رنگی کاغذ مہور - | ابتدا مین مہور خالصہ و صرف خاص ایک ہی تھا لیکن ۴ جمادی الثانی ۱۲۸۸ سنہ مین علحدہ طبع ہونا شروع ہوا - اسی طرح مالی و عدالتی مین بھی فرق تھا لیکن ۲۶ شوال ۱۳۰۹ف کو یہہ تفریق اٹھا دی گئی - اس سے پہلے کاغذ مہور کا رنگ بھی

جداگانہ تھا۔ لیکن ۱۵- آذر سنہ ۱۳۰۶ف م ۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ مین حکم ہوا کہ صرف برنگ نیلگون طبع ہوا کرین۔

استثنی — بعض اشخاص کاغذ مہور کے داخل کرنے سے مستثنیٰ بھی تھے یعنی اُن کے عرضی دعوی یا درخواستین محکمجات سرکار عالی مین سادے کاغذ پر لی جاتی تھین لیکن ۴ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ سے بحکم اعلیٰحضرت ان لوگون کا استثنیٰ اُٹھا دیا گیا۔

ملک برار — سنہ ۱۳۱۲ھ م سنہ ۱۸۹۴ء مین بزمانہ مسٹر چیچلی پلوڈن رزیڈنٹ بہادر ملک برار سے سرکار عالی کا اسٹامپ موقوف ہوا اور علاقہ برار ہی مین طبع ہونا شروع ہوا۔

لیسنس — ہمہ اقسام کا کاغذ مہور سرکار عالی برائے فروخت مل سکتا ہی بشرطیکہ لیسنس باضابطہ حاصل کیا گیا ہو۔ لیکن ٹکٹ رسیدی یا جسکی قیمت ۱ر ہو اُس کے لیے لیسنس کی ضرورت نہین ہی۔

تعلق — پہلے یہہ محکمہ معتمد مال کے تحت مین تھا لیکن سنہ ۱۳۰۲ف مین (جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف) ہوم آفس کے ماتحت کیا گیا اُس کے بعد بذریعہ جریدہ غیر معمولی سنہ ۱۳۰۲ف مین معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین کر دیا گیا۔ اور اسوقت تک اسکا تعلق اسی محکمہ سے تھا لیکن ۲۶ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ کو (جریدہ جلد ۳۲ نمبر ۲) حسب الحکم اعلیٰحضرت معتمد فینانس کے تحت مین کر دیا گیا۔

چونکہ کاغذ مہور کا تعلق دار الضرب سے ہی۔ لہذا اسکے مزید حالات سکہ کے تحت مین بیان کر دئے گئے ہین۔

اقسام خاص —

سنہ ۱۲۷۸ھ مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ۔ کاغذ نیلگون مہر سیاہ رائج ہوا۔

سنہ ۱۲۷۹ھ مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگون مہر خاکی "

" " " " کاغذ سفید مہر سبز و زرد "

سنہ ۱۲۹۱ھ مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر سبز و زرد "

" " " × × × " سُرخ و زرد "

سنہ ۱۳۰۱ھ " " × × × کاغذ سفید مہر سیاہ و سُرخ "

سنہ ۱۳۰۷ھ " " " × × × " " نیلگون و سُرخ "

سنہ ۱۳۰۹ھ میں ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر نیلگون و سرخ رائج ہوا۔

سنہ ۱۳۰۸ھ میں جو کاغذ مہور سالار جنگ بہادر کی جاگیرات میں مستعمل تھا وہ سنہ ۱۲۹۰ھ میں منسوخ کیا گیا۔

ٹکٹ طلبانہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۰ھ میں ۲ر کا ٹکٹ برنگ نیلگون جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۲ھ میں منسوخ ہوا۔

سنہ ۱۳۰۰ھ میں ۴ کا ٹکٹ برنگ زرد جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۲ھ میں منسوخ ہوا۔

سنہ ۱۳۰۰ھ میں ۸ر کا ٹکٹ برنگ سبز جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۱ھ میں منسوخ ہوا۔

سنہ ۱۳۲۲ھ میں ۴ کا ٹکٹ برنگ بادامی جاری ہوا۔

سنہ ۱۳۲۲ھ میں برنگ نیلگون ۲ر کا ٹکٹ جاری ہوا۔ اسپر ۲ر کی مہر بحروف سیاہ ثبت ہوئی تھی۔ اس سنہ میں منسوخ ہوا۔

سنہ ۱۳۲۲ھ میں برنگ سرخ قیمتی ۴ر کا ٹکٹ رائج ہوا۔ اور اسی سنہ میں منسوخ ہوا۔

سنہ ۱۳۲۲ھ میں برنگ سبز قیمتی ۸ر کا رائج ہوا۔

۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ م ۱۲ مہر سنہ ۱۳۱۵ف کو ٹکٹ قیمتی للعہ روپیہ برنگ ہلکا لاجوردی رائج ہوا۔

" " " " " ۵ " عال برنگ بنفشی "

" " " " " ۲ر برنگ ارغوانی "

رسید

پہلے ٹکٹ رسیدی قیمتی ار سنہ ۱۲۹۳ھ میں برنگ سبز تھا۔

سنہ ۱۳۰۸ھ میں برنگ نیلگون طبع کیا گیا جسپر لفظ رسید اردو و انگریزی مرہٹی تلنگی میں لکھی تھی۔

سنہ ۱۳۲۲ھ میں برنگ نیلگون جسکے الفاظ (سرکار آصفیہ) طغرے میں لکھے ہوے تھے جاری ہوا۔ یہہ پہلے ٹکٹ سے کسیقدر بڑا ہے۔

ہنڈوی

سنہ ۱۳۰۸ھ میں رائج ہوئی ۲۷ اقسام تھے۔ ار تا ۱۰۰۰ روپیہ کاغذ خرد سفید مہر سبز۔

سنہ ۱۳۰۸ھ میں از ار تا ۱۰۰۰ کاغذ سفید مہر سرخ۔

سنہ ۱۳۰۸ھ میں ۲۷ اقسام از ار تا ۱۰۰۰ کاغذ سفید مہر زرد۔

علاوہ انکے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہے مگر اسکا پتہ نہ مل سکا۔

علاقہ صرف خاص

اس علاقہ مین بھی علاقہ خالصہ کی طرح کاغذ مہور کا رواج ہی - اور جسطرح وقتاً فوقتاً خالصہ مین اصلاح ہوتی ہی اُسکا اثر اس علاقہ مین بھی پڑتا رہتا ہی - چنانچہ عدالتون کا انتظام وغیرہ مثل خالصہ کے ہی - اس علاقہ کے کاغذ مہور اور خالصہ کے کاغذ مہور مین کوئی فرق نہ تھا - مگر غرہ مہر سنہ ۱۲۸۱ف سے ہر دو علاقہ مین فرق کیا گیا اور اس علاقہ کے کاغذون پر علاقہ صرف خاص لکھا جانا شروع ہوا - چنانچہ اسوقت تک بھی عملدرآمد ہی -

مہور

سنہ ۱۲۷۹ مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ ر تا سو روپیہ کا غذ سفید مہر خاکی رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۲ مین ۲۰۰ - اقسام " " کاغذ سفید مہر سرخ و سیاہ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۳ مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ ر تا ۲۰۰ - کاغذ صندلی مائل مُہر سرخ و سیاہ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۷ مین ۳۴۳ - اقسام ۲ ر تا ۲۹۲۵ کاغذ سفید مہر نیلگون رائج ہوا -

ٹکٹ طلبانہ و غیرہ و رسیدی

سنہ ۱۳۰۵ مین ٹکٹ طغرائی رنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۷ مین ۴ ر کا ٹکٹ برنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۸ مین برنگ سُرخ ٹکٹ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۹ مین قیمتی ۴ ر کا ٹکٹ برنگ زرد رائج ہوا - جو سنہ ۱۳۱۰ مین منسوخ ہوگیا -

سنہ ۱۳۰۹ مین ٹکٹ طغرائی رسیدی قیمتی ا ر برنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۱۴ مین ٹکٹ طغرائی منسوخ شدہ قیمتی ا ر رائج ہوا اور سنہ ۱۳۱۵ مین منسوخ ہوا -

مثل دیوانی کے اس علاقہ مین بھی چار قسم کے ٹکٹ ہین جنکا رنگ زرد ہی -

ہنڈوی

سنہ ۱۳۰۸ مین رنگ سُرخ حروف (ع) کا تکملہ اشٹامپ کے لیے مستعمل ہوا -

بنہ ... ۸ قسم کے ہین قیمتی ا ر تا عــہ -

علاوہ ان کاغذون اور ٹکٹون کے اور بھی تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے - مگر اُسکا حال معلوم نہو سکا -

جاگیرات

ممالک محروسہ سرکار عالی مین امراء کو بڑی بڑی جاگیرین ہین جن کو اعزاز کے طور پر اشٹامپ استعمال کرنیکی اجازت دی گئی ہی - پہلے پائیگاہ مین اسٹامپ رہین بنا لیا جاتا تھا - اُسکا قاعدہ یہہ تھا کہ سادہ کاغذ پر ایک مہر لگا کر قیمت لکھدی جایا کرتی تھی جو قیمت اُس کاغذ پر لکھی ہوتی تھی وہ اُتنی قیمت کا کاغذ کہلاتا تھا - لیکن

جب سرکار عالی کے یہان باضابطہ طبع ہونا شروع ہوا تو اکثر جاگیردارون نے سرکار عالی کے یہان طبع کرانا شروع کیا جہان ۱؎ سیکڑہ قطعہ فیس لی جاتی تھی - اور بعض جاگیردار بطور خود طبع کراتے تھے - ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۱؁ کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم ہوا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین کسی علاقہ پائیگاہ یا جاگیر کو کاغذ مختوم بطور خود سرکار عالی سے الگ جاری کرنیکا کوئی حق نہین ہی - کیونکہ کاغذ مختوم وغیرہ مانند سکہ رائج الوقت کے ہین جسکے جاری کرنیکا حق شاہی فقط سرکار عالی کو ہی حاصل ہی - پس ہر علاقہ پائیگاہ اور جاگیر پر لازم ہی کہ اپنے اپنے علاقہ مین فقط سرکار عالی کا کاغذ مختوم استعمال کرین اس حکم کے بعد سے اب جس جاگیردار کو کاغذ مہور کی ضرورت ہوتی ہی - وہ سرکار عالی کے محکمہ سے اسی قیمت کا طلب کرلیتا ہی - ایسے کاغذون پر جاگیردار کا نام چھاپ دیا جاتا ہی وہ کاغذ بجز جاگیر کے حدود کے باہر نہین استعمال ہوسکتا - اور اسکی فیس قیمت کے لحاظ سے ربع مقرر ہی یعنی سو روپیہ کے ایک قطعہ پر ۲۵ روپیہ لیے جاتے ہین -

تقریباً سرکار عالی کے کل اقسام کے کاغذ مہور جاگیرات مین مستعمل ہوتی ہین اسی جاگیردارونکے نام آخر مین درج ہین -

سنہ ۱۲۹۳ف مین ۵۰۰ - اقسام ۲ر تا ۵۰۰۲ - کاغذ خرد مہر سرخ -

سنہ ۱۳۰۳ف مین ۵۰۴ - اقسام ۲ر تا ۵۰۰ کاغذ سفید مہر سرخ - (رزیڈنسی و سکندرآباد)

سنہ ۱۳۰۳ف مین ۵۰ - اقسام ۲ر تا ۵۰ کاغذ سفید مہر سرخ -

سنہ ۱۲۹۳ف مین ۵۰ - اقسام ۲ر تا ۵۰ کاغذ سفید مہر سرخ - (سکندرآباد)

علاوہ اسکے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہے مگر اُس کا حال معلوم نہ ہوسکا -

فہرست جاگیرداران جن کو ربع قیمت پر اسٹامپ ملتا ہی - (جریدہ جلد ۹ ۳ نمبر ۱۹ جزو اول صفحہ ۲۰۰) -

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
۱	۲	۳	۲	۱	۲
مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت	حسب اعلیحضرت ۱۰ رمضان ۱۳۲۴ھ	نواب سروقار الامرا مرحوم	۱۰ رمضان ۱۳۲۴ھ	نواب حسام الملک خانخانان بہادر	۱۰ رمضان ۱۳۲۴ھ
نواب سر آسمان جاہ مرحوم	ایضاً	نواب سالار جنگ بہادر	رر	نواب فخر الملک بہادر	
نواب خورشید جاہ مرحوم	رر	نواب افتخار الملک بہادر	رر	نواب شہریار جنگ بہادر	

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
۱	۲	۱	۲	۱	۲
محل نواب مکرم الدولہ بہادر	حسب فرمان علیحضرت ۷ محرم ۱۳۲۵	نواب غضنفر الدولہ بہادر	حسب فرمان علیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۴	میر شجاعت حسین خان	حسب فرمان علیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۴
نواب بہرام الدولہ بہادر	۱۸ رمضان ۱۳۲۴	نواب عزیز الدولہ بہادر	"	دلاور علیخان بہادر	"
راجہ رای رایان امانت ونت	"	محمد ابو الحسن خان	"	راجہ وناپک راو	"
راجہ راجہان راجہ شیوراج	"	سید شاہ ولی اللہ حسینی روضہ	۲۸ ربیع ۲ ۱۳۲۵	راجہ رگھوتم راو	"
دھرم ونت	"	بزرگ گلبرگہ	"	گنگا کھیڑ	
راجہ راو رنبھا جیونت بہادر	"	غلام محی الدین جنیدی گلبرگہ	۱۸ رمضان ۱۳۲۴	سید نادر شاہ	"
راجہ رام بھوپال بہادر گدوال	"	راجہ پاردہا ساردہی آپا راو بہادر	"	رائچورہ	"
راجہ رامیسر راو ونپرتی	"	بالونچہ	"	محمد علیخان سیالپور	"
سوربہی راجہ ونکٹ لچھا راو		گورنما تیرزہ بہادر رانی	"	ہتم بیٹھہ	
نظام ونت بہادر جٹپول	"	گرگنٹہ	"	دستار آباد	"
نواب شمشیر الملک بہادر	"	نواب تہور الملک بہادر	"	لچھمی بائی	"
نواب برق اللہ بہادر	"	فرخندہ حسین خان	"	——	"

صدر تخمینہ اخراجات کاغذ مہور سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ ف

شمار	ابواب معہ تعداد نفری		تعداد رقم	شمار	ابواب معہ تعداد نفری		تعداد رقم
۱	۲		۳	۱	۲		۳
	دفتر مہتمم			۳	عملہ ہنگامی	۱	[illegible]
۱	اہلکاران	۱۳	[illegible]	۴	عملہ تعلیمی	۴۳	[illegible]
۲	ملازمین	۶	[illegible]	۵	مدد خرچ		[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۶	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۰	میزان دفتر مہتمم	[illegible]
۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۹	حق البیع کاغذ مختوم۔	[illegible]
۸	ابواب مختصہ۔	[illegible]		میزان کاغذ مختوم	[illegible]

رجسٹریشن

فصل ۶

سنہ ۱۳۰۶ھ م سنہ ۱۲۹۸ف مین یہہ محکمہ عدالت العالیہ کی ماتحتی مین قایم کیا گیا۔ اور ایک دستور العمل بھی غرہ دے سنہ ۱۲۹۸ف سے نافذ ہوا۔ سنہ ۱۳۰۷ سے سنہ ۱۳۱۳ تک یہہ محکمہ کمشنر آبکاری کی ماتحتی مین بھی رہا۔ اس کے بعد عدالت العالیہ کے سمت مین کیا گیا۔ ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ کو انسپکٹر جنرل اسٹامپ کا تقرر ہوا۔ اور یہہ صیغہ بالکلیہ اُن کے تفویض کیا گیا۔ بلدہ مین ایک رجسٹرار بلدہ کا تقرر عمل مین آیا۔ اُسوقت مسٹر جارج نندی انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ مقرر ہین۔ ہر ضلع اور تعلقات مین بھی رجسٹرار اور سب رجسٹرار مقرر ہین جو اس محکمہ کی ماتحتی مین کام انجام دیتے ہین۔

اخراجات دفتر رجسٹریشن بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف۔

	ابواب	رقم		ابواب	رقم
۱	انسپکٹر جنرل۔	[illegible]		ابواب مشترکہ۔	[illegible]
۹	اہلکاران۔	[illegible]		میزان	[illegible]
۲	چپراسیان۔	[illegible]	۷	رجسٹرار اضلاع۔	[illegible]
	الونس۔	[illegible]		الونس	[illegible]
	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]			
	ابواب مختصہ۔	[illegible]		صدر میزان۔	[illegible]

مجتبائی

۱۲۔ آبان سنہ ۱۲۷۹ف کو محکمہ صفائی بلدہ قایم کیا گیا۔ اور اُسوقت بلدہ اور بیرون بلدہ دونون اسکے حدود مین داخل تھے۔ اور سنہ ۱۲۸۱ف مین بیرون بلدہ کی صفائی زیر نگرانی صفائی بلدہ ایک علحدہ مہتمم کے تحت مین دی گئی۔ اور پھر سنہ ۱۲۸۴ف مین دونون ایک کردئے گئے۔

فصل

ماہ آبان سنہ ۱۲۸۰ف کو دستور العمل مجلس صفائی بغرض انہدام وآرایش دکان ومکانات شاہ راہ مرتب ہوا۔

۱۶۔ آذر سنہ ۱۲۸۹ف کو ذریعہ اشتہار حکم ہوا کہ رات کو سواری کی گاڑیان بلا قندیل روشنی کے راستہ حسین ساگر وچھاونی سے نہ گذرنے پائین۔

سنہ ۱۲۹۰ف مین صفائی بلدہ سے چادر گھاٹ کو معتمد تعمیرات کی نگرانی مین دیا گیا۔ ابتدا اُس زمانہ سے صفائی چادر گھاٹ کا کام عملاً آغاز ہوا۔

غرہ فروردی سنہ ۱۲۹۱ف کو سید علی خان حیدر نواز جنگ بہادر کا تقرر مہتمم صفائی پر عمل مین آیا۔

۲۴۔ امرداد سنہ ۱۲۹۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ اندرون وبیرون بلدہ مین بعد مغرب کے بگھیان اور گاڑیان وغیرہ بغیر روشنی قندیل کے نہ چلایا کرین۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف سررشتہ صفائی ہوم آفس کے تحت مین دیا گیا۔

۲۴۔ آبان سنہ ۱۲۹۴ف کو محکمہ ہوم آفس سے اشتہار جاری ہوا کہ اندرون وبیرون بلدہ مین بدون حصول چٹھی اجازت محکمہ صفائی مکانات تعمیر نہ ہوا کرین۔

سنہ ۱۲۹۵ف مین اضلاع کے تمام محکمہ جات صفائی صفائی بلدہ کے ماتحت کردئے گئے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر حکام ضلع کی نگرانی مین دیدئے گئے۔

سنہ ۱۲۹۶ف مین حسب الحکم اعلیحضرت حصہ چادر گھاٹ کے لیے صفائی کا ایک محکمہ قایم ہوا۔ اور اُسکا انتظام ایک جنرل کمیٹی کے سپرد ہوا۔

۲۲۔ دے سنہ ۱۲۹۸ف کو دفتر فینانس سے حکم جاری ہوا کہ تمام لوگ جنکے یہان ہاتھی ہون شہر کے باہر آبادی سے دور اپنے ہاتھیون کے رکھنے کا بندوبست کرین۔

۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۰ف کو نواب حیدر نواز جنگ بہادر کو وظیفہ دیا گیا - اور اُنکی جگہہ مولوی میر کاظم علی صاحب مہتمم مقرر کیے گئے -

۱۹ شہریور سنہ ۱۳۰۹ف کو بذریعہ اشتہار امرا و نامداروں کے خدمت مین اطلاع دی گئی کہ کوئی تعمیر بجز حصول اجازت صفائی نہ کرائی جاوے -

یکم آذر سنہ ۱۳۰۴ف سے بلدہ و بیرون بلدہ مین گاڑیوں اور جانورون پر ٹیکس لینا شروع ہوا اور اسی سنہ مین مکانات پر بھی ٹیکس مقرر ہوا -

۲۸ تیر سنہ ۱۳۰۹ف کو حکم ہوا کہ ۸ گز زمین شہر پناہ کی فصیل سے چھوڑ کر اجازت تعمیر مکان دی جایا کرے -

۸ امرداد سنہ ۱۳۱۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ سنہ ۱۳۱۰ف مین مشتہر کیا گیا تھا کہ رود موسی مین کسی قسم کی کاشت جسمین فضلہ انسانی یا حیوانی ڈالا جاتا ہو نہ کی جائے - اب حکم دیا جاتا ہے کہ پرانے پل کے مغربی سمت سے لیکر چادر گھاٹ کے پل تک کوئی شخص کسی قسم کی کاشت سطح ندی مین نکرے -

۳ شہریور سنہ ۱۳۱۳ف کو حسب فرمان اعلیحضرت (مصدرہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ھ) مسٹر اسٹیون کی ملازمت مین من ابتدا ۲۵ امرداد سنہ ۱۳۱۲ف ۳ سال کی توسیع منظور ہوئی - اور وہ مہتمم صفائی کے کام کے ساتھ دریافت مقدمات یوروپین اشخاص کے لیے اسپشل مجسٹریٹ حسب حال رہی -

۱۸ آذر سنہ ۱۳۱۴ف کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم جاری ہوا کہ ہر سہ علاقہ جات پائگاہ مکان وغیرہ تعمیر کیا جاتا ہین تو قبل از تعمیر ایک نقشہ صفائی مین بھیجدیا کرین - کوئی علاقہ پائگاہ خلاف اغراض صفائی کوئی تعمیر کرے تو فوراً منع کردیا جاوے - اور بصیغہ ضروری کیفیت براد فیصلہ قطعی پیش ہوا کرے -

وسط صیفان سنہ ۱۳۲۳ف مین محکمہ صفائی امین باغ سے دار الشفا یعنی دار الضرب والے مکان مین منتقل ہوا

اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف

صفائی بلدہ [illegible] صفائی چادرگھاٹ [illegible] صفائی لنگم پلی [illegible] میزان [illegible]

صدارت العالیہ امور مذہبی

فصل ۱

صیغہ امور مذہبی جو سنہ ۱۳۰۴ف سے قایم ہے اُس کے ابتدائی حالات حسب ذیل ہین - شاہان دہلی اور رئیسان ہند کا بہت ہی قدیم زمانہ سے یہہ دستور رہا ہے کہ مذہبی عبادت - پرستش اور بزرگان دین کا نام باقی رہے -

اور مسافرون کی آسایش اور محتاجون کی پرورش کے لیے اپنے حدود سلطنت و مقبوضہ مقامات مین مناسب موقعون پر ۔ مساجد ۔ معابد ۔ گنبدون ۔ بیمارستون ۔ خانقاہون ۔ اور دھرم شالون یا سراؤن کو بنوانے ۔ اور اُن کے بقا و قیام کے لیے معاشین مقرر کرتے ۔ اور جو معاشات کہ اس غرض سے عطا کیے جاتے انکی حفاظت اور اہتمام ایک خاص شخص کے تفویض ہوتی تھی ۔ اور جس شخص سے کہ یہ امور متعلق ہوتے وہ صدر الصدور کے نام سے موسوم اور اسکا محکمہ صدارت العالیہ کے نام سے نامزد ہوتا تھا ۔ تاریخ ہندوستان مصنفہ شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب (جلد ۵ صفحہ ۱۰۷) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت صدر الصدوری کی قدامت شاہان مغلیہ کے بھی پیشتر سے ہے ۔ اور صدر الصدور کے اُن نقدی وظایف اور مدد معاشون کی نگرانی متعلق تھی جو اشخاص ذیل کی پرورش کے لیے بادشاہ وقت کے جانب سے عطا کیے جاتے تھے ۔

۱ ۔ وہ لوگ جو علم دینی و دنیوی مین انہماک رکھتے تھے اور خلق خدا کو فیض پہونچاتے تھے ۔ ۲ ۔ تارک الدنیا اور نفس کُش ۔ ۳ ۔ مفلس درماندہ جو جستجو کی توانائی نہین رکھتے تھے ۔ ۴ ۔ شریف و بزرگ زادے جو اپنی کم دانشی سے پیشہ وری نہین اختیار کر سکتے ۔ اس ریاست مین بھی اس خدمت کا وجود (جہانتک دریافت کیا گیا) ڈیڑھ سو ۱۵۰ برس کے قبل سے پایا جاتا ہے مگر صدر الصدوری سے صرف نقدی وظایف اور مدد معاش کی نگرانی ہی متعلق نہ تھی ۔ بلکہ مساجد وغیرہ کی تعمیر اور اُن کے معاشون کا تقرر ۔ سالانہ حاجیون کی روانگی کا تعلق بھی اُن سے تھا ۔ اور ایسی معاش کی چند قسمین تھین ۔

الف ۔ اراضی ۔ ۱ ۔ جاگیر ۔ ۲ ۔ انعام ۔ (موضع انعام یا اراضی انعام) ۳ ۔ مقطعہ (موضع مقطعہ یا اراضی مقطعہ) ۔ ۴ ۔ اگرہار (بلاپن یا تقرپن) ۔ ۵ ۔ بہٹ بابتہ ۔ **ب ۔ نقدی** ۔ ۱ ۔ یومیہ ۔ ۲ ۔ معمول ۔ ۳ ۔ سالانہ ۔ ۴ ۔ رسوم کل آچاریہ ۔ ۵ ۔ خلعتانہ وغیرہ ۔ یہہ باعتبار شرط خدمت دو قسم کی ہین ۔ ۱ ۔ مشروط الخدمت ہین یا ۔ ۲ ۔ غیر مشروط الخدمت یا مدد معاش قسم اول متعلق بہ مذہب اسلام و مذہب ہنود ہین ۔ مذہب اسلام سے یہہ ابواب متعلق ہین ۔ **الف ۔ مساجد** ۔ انکی خدمات یہہ ہین ۔ الف ۔ ۱ ۔ خطابت ۔ ۲ ۔ موذنی ۔ ۳ ۔ پیش امامی ۔ ۴ ۔ جاروب کشی ۔ ۵ ۔ معمول رمضان تیل چراغ ۔ ب ۔

درگاہ - ۱- عرس - ۲- عود وگل - ۳- خادمتیان - ۴- نوبت وغیرہ - ج - فاتحہ سالانہ - دوازدہم شریف
یازدہم شریف عشرہ شریف متفرق - د - قضاۃ - احتساب - ملا و مجات - اور مذہب ہنود سے
یہہ ابواب متعلق ہین - ۱- جاترا - ۲- ورشاسن - ۳- اگنی ہوتر - ۴- نندادیپ - ۵- نئوید - ۶- اپہام
۷- سدابرت - ۸- اساڈی ہنیہ تیتھی - ۱۰- خدمت مٹھہ وغیرہ - عطایائے مرقومہ بالا جن جائداد دو قسمی
اجرا کیے گئے ہین وہ یہہ ہین - ۱- مالگذاری - ۲- کروڑگیری - ۳- آبکاری - ان عطایا کے معطی یہہ ہین -
۱- شاہان دہلی - ۲- بادشاہان گولکنڈہ - ۳- بادشاہان بیجاپور - ۴- عالیجاہ - ۵- حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
۶- نیابت دیوانی - ۷- راجایان ستارہ - ۸- راجہ ناگپور - ۹- راجہ سنارہیہ - ۱۰- راجایان شوراپور وغیرہ
سابق ہین یہہ معاشین اہل اسلام اور اہل ہنود کے مذہبی معبدون اور دعاگویون سے مخصوص تھین -
مگر تخمیناً ۱۴ ۔ ۱۵ سال سے عیسائیون کے گرجاؤن کے نام بھی منجانب سرکار معاشین مقرر ہوین -
عمارات مذہبی کی حفاظت اور ادائے شرایط خدمات مذہبی کی نگرانی - اور کل انتظام احکام شرعیہ -
عزل ونصب قضاۃ وائمہ - وخطبا - ومؤذنین مساجد - وتصفیہ معاملات قضایائے تولیت وجانشینی
سجادگان - ودیگر امور ملتیہ کی خدمت ابتداءً نواب محمد جعفر یار خان حکیم الحکما ممی الدولہ بہادر
صدر الصدور کے تفویض ہوئی - اور نواب احمد یار خان حکیم الحکما محی الدولہ بہادر صدر الصدور کے
زمانہ تک یہہ کل امور انہین کے قائم مقامون سے متعلق رہے - اور محکمہ صدارت العالیہ مین بلدہ
اور اطراف بلدہ کے وہ کل مقدمات دایر اور فیصل ہوتے تھے - جو یومیہ - سالانہ - انعام - جاگیرات وغیرہ
(بطور خیرات) یا عود وگل درگاہ جات - وتکیہ جات - خدمات مجاوری - ودیوستہان -
پوجاریگری وغیرہ سے متعلق ہوتے تھے (از تاریخ دکن صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ)

زمانہ سابق مین صدر الصدور کے اختیارات حسب ذیل تھے - جسقدر خدمات شرعیہ کہ
سلطان وقت کے جانب سے مقرر ہوتے تھے اُن کے اہل خدمات اس ہی محکمہ کے توسط سے
منسوب ومعزول کیے جاتے تھے - قاضی مفتی جنسے کہ تصفیہ قضایا کا تعلق تھا وہ اس ہی محکمہ کے ذریعہ سے
مقرر کیے جاتے تھے اور اسناد خدمت - صدر الصدور کے مہر ودستخط سے عطا ہوا کرتے تھے اور ان کی

کارروائیون کی نگرانی اسی محکمہ سے متعلق تھی۔ ان کے علاوہ محتسب پیش امام خطیب۔ موذن ملا وغیرہ بھی اسی محکمہ سے منسوب ہوتے تھے۔

سنہ ۱۲۸۲ھ مین بعہد مختار الملک اول جب انتظام ریاست کی صورت بنام نہاد ضلعبندی بدلگئی اسوقت یعنی سنہ ۱۲۸۵ھ مین مساجد وغیرہ کی کارروائیون کا تعلق صیغہ متفرقات سے کیا گیا۔ جسکے صدر المہام نواب شہاب جنگ بہادر اور معتمد حافظ صدر الاسلام خان تھے کل کارروائی متعلق بہ امور مذہبی سنہ ۱۲۹۲ تک بطور تتمہ مالگذاری اور بعد مین بہ ماتحتی معتمد متفرقات و خانگی ہوا کرتی تھی اور بعض احکام سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ ان عطیات کی نگرانی عہدہ داران مال سے بھی رہی ہی۔

سنہ ۱۳۰۱ھ مین صدر المہامی کے شکست ہونیکے بعد جب معین المہامیان قایم کیگئین اسوقت سررشتہ امور مذہبی بطور ایک صیغہ کے معتمد خانگی سے متعلق رہا جسکے معین المہام نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر تھے لیکن گشتیات و احکام سے ثابت ہی کہ اس زمانہ مین بھی اس سررشتہ سے اکثر امور کا تعلق یکجا نہ تھا بلکہ مختلف محکمہ جات سے رہا۔ گو احکام و گشتیات کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ نگرانی جائداد ہاے وقفی کا خیال سرکار کو ہمیشہ رہا ہی اور ایک زمانہ سے مختار الملک اول کی توجہ اسطرف مبذول بھی تھی کہ جسطرح صیغہ ہاے مال و عدالت وغیرہ کے لیے باضابطہ محکمہ جات وغیرہ قایم کیگیے ہین اور اختیارات دیے گئے ہین اسیطرح ان عطیات اور اوقاف کا بھی بندوبست کیا جاے جن کیلیے سرکار عالی اور امراے ریاست کیجانب سے عطا اور وقف کردیے گیے ہین مگر ان کی وہ تمنا ان کی حیات مین پوری نہ ہوسکی۔

سنہ ۱۲۹۳ف مین سالار جنگ ثانی نے اپنی دیوانی کے ابتداے زمانہ مین خاص توجہ اسطرف مبذول کی۔ (جریدہ اعلامیہ جلد اول صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۲۹۴ف) اور سررشتہ امور مذہبی کا تعلق نواب سول یار خان معین الدولہ بہادر صدر الصدور سے کردیا۔

سنہ ۱۲۹۴ف سے سنہ ۱۲۹۶ف تک یہہ محکمہ بحیثیت نظامت (بماتحتی معتمد متفرقات) کام کرتا رہا۔ جب سنہ ۱۲۹۵ف مین معتمدی متفرقات و خانگی کا دفتر توڑ دیا گیا تو معتمدی خانگی کا دفتر اسی محکمہ مین ضم ہوا اور دفتر نظامت محکمہ معتمدی امور مذہبی کے نام سے ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۱۳ھ کو بدل دیا گیا۔ پانچ سالی کے بعد سنہ ۱۳۰۳ف مین

معتمدی امور مذہبی کا دفتر معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ میں ضم ہوا اور فروردی ۱۳۰۲ف سے مذہبی
کارروائی کو نواب رسول یار خان محی الدولہ بہادر بحیثیت نظامت ادا کرتے رہے لیکن دو ہی سال کے
عرصہ میں (جریدہ ۱۰ خورداد ۱۳۰۴ف) امور مذہبی کا تعلق معتمد عدالت سے منقطع ہو کر نظامت اور معتمدی کا
دفتر حسب سابق ایک ہی کر دیا گیا۔ مگر بعد میں پھر یہ صورت بدل گئی کہ نظامت امور مذہبی کا دفتر علیحدہ کیا گیا
اور صیغہ امور مذہبی معتمدی عدالت وغیرہ میں ضم کر دیا گیا۔ ابتداءً صرف مساجد کی نگرانی رسول یار خان محی الدولہ بہادر سے
متعلق ہوئی تھی جسکی سالانہ معاش [illegible] تھی (جریدہ جلد اول صفحہ ۸۰ ۶ ۱۱ ۱۲۹۴ف) ۱۳۰۲ف میں مساجد، معابد،
مقابر۔ اعراس و عاشور خانجات۔ دہرم سالہ و سرا۔ اور ۱۳۰۴ف میں والاجاہی و راطعام مصارف حجاج
و معمول زیارت مسیبہ کا تعلق بھی انہیں سے ہوا۔

مساجد

مساجد یا معاش کے دو قسم ہیں۔ ۱۔ جن کو علاقہ صرف خاص سے معاش مقرر ہے۔ ۲۔ وہ جن کو علاقہ دیوانی سے
معاش دیجاتی ہے۔ مگر باعتبار بنا و تعمیر مساجد زیر نگرانی محکمہ امور مذہبی کے اقسام تین ہیں۔ ۱۔ وہ جن کو
بادشاہان اور امرائے پیشین نے بنوایا تھا۔ ۲۔ جن کو عہدہ داران سرکار نے بحکم یا بہ اطلاع سرکار
بنوایا۔ ۳۔ وہ جن کو ارباب خیر و احسان اور عامہ رعایا نے تیار کرایا۔ تفرز محکمہ صدر المہام متفرقات کے
قبل (یعنی ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ سے آخر ۱۲۹۸ھ تک) جن مساجد بلدہ اور اضلاع کیلئے معاش اجرا ہوئی انکی
تعداد بلدہ ۱۱۔ بیرون بلدہ ۱۶۔ اضلاع ۵۷۔ جملہ ۸۴۔ تعداد معاش [illegible] روپیہ تھی (ملاحظہ ہو
فقرہ (۱) دستور العمل مساجد۔) مساجد مرقومۂ بالا کے سوا اور مساجد بھی اس محکمہ کی نگرانی میں ہیں جن کو
خزانہ شاہی سے تو کوئی معاش نہیں دی جاتی لیکن انھیں کے جائدادوں کی آمدنی سے ان کی اخراجات
ادا ہوتے ہیں۔ ۱۔ مسجد چوک۔ ۲۔ مسجد قادر یار خان۔ ۳۔ مسجد کوٹلہ اکبر جاہ۔ ۴۔ مسجد افضل خان۔ ۵۔
مسجد نیلا رپٹی۔ ۶۔ مسجد شاہ جاروب ستان۔ ۷۔ مسجد حاجی مریم۔ ۱۲۹۸ھ تک کوئی ایسا دستور العمل
باقاعدہ مقرر نہ تھا کہ کن مسجدوں کے لیے سرکار سے معاش مقرر کی جائے اور کنکو منجانب سرکار
مدد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ۱۲۹۹ھ میں ایک دستور العمل ماہوار مساجد و تعمیر و ترمیم مساجد
و عمارات مذہبی جاری کیا گیا (گشتی صدر المہام نشان ۵ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ) اور معاش کے

مساجد کے اجرا اور اُن کی تعمیر و ترمیم کی منظوری مین اب بھی اکثر اسکی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہی نقرہ (۷)
دستور العمل کی رو سے مساجد کیلیے معمولاً ماہانہ معاش حسب تفصیل رکھی گئی ہی جسکا سالانہ ماتہ ۱۱۳ ہوتا ہی۔
۱- پیش امام صہ ۲- موذن عہ ۳- روشنی و آبداری و بوریہ عہ ۴- سالانہ ماہ صیام صہ۔ مگر بعض مواقع
شان عمارات اور آبادی مقام کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ معاش اجرا کی جاتی ہی۔
اجرائی معاش مین سرکار کی اصلی غرض یہہ ہی کہ مسجدونمین صوم وصلوۃ پنجگانہ جماعت کے ساتھہ ہوا کرے
اور درستی صلوۃ کیلیے پیش اماموں کا عقائد ضروریہ و مسائل فقہ سے واقف ہونا ضروری ہی۔ لہذا سنہ ۱۲۸۸ھ
مین جملہ ارباب انعامات امامت کو سرکار کا حکم ہوا تھا کہ جن لوگون کی قابلیت مین نقص ہی اور قابل تحصیل
علم ہین یا صغیر سن اور تعلیم طلب ہین اُن کو چاہیے کہ اپنے اپنے مفوضہ خدمات کی قابلیت و لیاقت حاصل کرین
ورنہ بحالت ناقابلیت دوسرے شخص کا تقرر ان کی خدمت پر کیا جائیگا۔ مجموعہ قوانین دیوانی طبع چہارم صفحہ ۱۲۰
لیکن اسکی تعمیل جیسی کہ چاہیے ہونے پائی اور اکثر پیش امام ناقابل اور مسائل ضروری سے ناواقف پائے گئے
اس لیے سنہ ۱۳ف مین امامت مسجد کے واسطے ابواب ذیل کا امتحان مشروط کیا گیا۔ ۱- مسائل ضروری صحت عقائد
اہل اسلام موافق اہل سنت والجماعتہ۔ ۲- صحت قراۃ قرآن وخطبات۔ ۳- مسائل ضروری فقہ کتاب الطہارت
وکتاب الصلوۃ (از رسالہ جات اردو) اس غرض سے کہ خطبا و حفاظ و پیش اماماں مساجد وغیرہ کی قرات
و تجوید درست ہو سنہ ۱۳ف مین سرکار نے منظور فرمایا تھا کہ تعلیم قرآن مجید کے لیے ایک علحدہ مدرسہ قایم کیا جائے
جسکا انتظام اور نگرانی معتمد کی ذات سے متعلق رہی اور حکم ہوا تھا کہ تا اجرائی معاش یومیہ قاری محمد طوس صاحب کا
تقرر بمشاہرہ ما صہ مدرسہ دینیات پر عمل مین آئے۔ چنانچہ یہہ مدرسہ نواب محی الدولہ بہادر مرحوم کی مسجد مین
قایم اور ۲۶ رمضان سنہ ۱۳ف کو اسکا افتتاح ہوا اور تعلیم بھی جاری ہوئی مگر سنہ ۱۳۱ف مین صاحب موصوف کو مدینہ منورہ
تشریف لیجانے سے بند ہی جب تک کہ ان کا قیام بلدہ مین رہا اُن سے قرات وغیرہ کی صحت کے متعلق صداقت
کرالیجاتی تھی مگر اب کسی جدید پیش امام کے تقرر کی ضرورت ہوتی ہی تو بذریعہ سوالات زبانی ان کا امتحان
لیا جاتا ہی اور بصورت کامیابی ان کا تقرر عمل مین لایا جاتا ہی۔ اور قرات کی صحت معمولی طور پر دفتر نظامت
امور مذہبی مین کرلیجایا کرتی ہی۔ عام مساجد بلدہ اور بیرون بلدہ کی حالت بہت ہی محتاج نگرانی تھی اسوجہ سے کہ

خدمتیاں مساجد کے حالات کے دریافت کرنے اور مساجد کے متعلقہ انتظامات سے اطلاع دینے کے واسطے سرکار کے جانب سے کوئی دورہ کرنیوالا عہدہ دار مقرر نہ تھا اس لیے ایک عہدہ دار بنام مہتمم مساجد کا تقرر کیا گیا تاکہ وہ وقتاً فوقتاً مساجد وغیرہ کے متعلق اپنے دورہ کی رپورٹین پیش کیا کرے نیز اخراجات سالانہ ماہ صیام و ربیعین کی نگرانی رکھین اور دفتر امور مذہبی کو اُن کے انتظام کا عمدہ موقع ملے (ملاحظہ ہو جریدۂ اعلامیہ ۱۳ ف) سابق مین خدمتیاں مساجد اندرون و بیرون بلدہ کی تنخواہین ایک جگہ تقسیم نہین ہوتی تھین یعنی بعض مساجد کے خدمتیون کی تنخواہ کی تقسیم تو سررشتہ متفرقات مین ہوتی تھی اور بعض کی خزانہ عامرہ سے ۱۳۱۲ف سے کل مساجد کے خدمتیون کی تنخواہین دفتر نظامت امور مذہبی مین تقسیم ہونے لگین بعض اہل اسلام کی شکایت تھی کہ مساجد کے روبرو اقسام کے باجے مختلف رسوم کے ساتھ علانیہ اس زور و شور سے بجتے ہین کہ علاوہ ترک ادب عبادت مین ہرج عظیم واقع ہوتا ہے اور ایسے مواقع مین امام کی قرارت او تکبیر مقتدیون کے کانون تک نہین پہونچتی لہذا بذریعۂ اعلان حکم دیا گیا کہ مساجد کے روبرو باجا نہ بجایا جائے بلکہ جسوقت کوئی رسم وغیرہ مسجد کے پاس پہونچے تاختم حد مسجد باجہ موقوف رکھا جائے۔

یون تو حیدرآباد کے اندر اور اسکے مضافات مین مساجد بکثرت ہین لیکن قدیم مسجدین یہ ہین یعنی مکہ مسجد چوک کی مسجد۔ جامع مسجد۔ مسجد افضلگنج (ان کے حالات حصہ ۲ باب ۲ فصل ا مین مفصل لکھے گئے ہین۔

مقابر وغیرہ واقع ممالک محروسہ سرکار عالی پانچ قسم کے ہین۔ ۱۔ مقابر شاہان دہلی۔ ۲) مقابر شاہان قطب شاہیہ۔ ۳۔ مقابر رؤساے حیدرآباد۔ ۴۔ مقابر بزرگان دین۔ ۵۔ عام۔ ان مقبرون اور روضون اور مزارون کا تعلق ۲ سنہ ۱۳ ف مین محکمۂ امور مذہبی سے ہوا لیکن عملی طور پر ان کی کل کارروائی اس دفتر مین نہین ہوتی۔ صرف بعض درگاہون اور گنبدون کی تعمیر و ترمیم اور ان کے خدام کی رخصت وغیرہ کی کارروائی اور بعض معمولات کی ورانتی تحقیقات ہوا کرتی ہے۔ مگر بہت سے درگاہون وغیرہ کے اخراجات اور ان کی نگرانی کا تعلق اضلاع مین تعلقدارون سے اور بلدہ مین ان کے اہل تعلق ہی سے ہے سنہ ۱۲۸۵ کا مین اعراس و فاتحہ کے نام عـــہ ... اور عود وگل مزارات بزرگان کے بابتہ ... جملہ ... خرچ جاری تھا۔ غالباً اسمین صرف خاص اور دیوانی دونون شامل ہون گے (تاریخ دکن صفحہ ۱۳۶ و ۱۶۱)

معمولات بلدہ کی منظوری اور پابندہ معاش کی حقیقت کی دریافت دفتر امور مذہبی سے ہوتی ہی۔

معاشہائے اعراس بزرگان دین کے متعلق سب سے مقدم نگرانی اس امر کی ہی کہ جو رقم جس عرس وغیرہ کے نام سے دیجاتی ہی اسکے نسبت تحقیق کرلیا جائے کہ شخص پابندہ معاش مستحق اسکے پاتی ہی اور عرس وغیرہ ادا کرتا ہی یا نہین اور جس قدر رقم دیجاتی ہی وہ تاریخ مقررہ پر ضروریات عرس وغیرہ مین صرف ہوتی ہی یا نہین۔ چنانچہ تنقیح کا کام ایک شخص کے متعلق کردیا گیا ہی اور اسکا لقب مہتمم اعراس رکھا گیا۔ مگر یہہ انتظام صرف بلدہ کے لیے ہوا ہی۔

معبدہائے ہنود کی کثرت کے دو وجوہ ہین۔ ایک یہہ کہ ڈیڑہ دو صدیون کے قبل یہان اکثر حکومت ہندؤن کی رہی تھی۔ دوسرے یہہ کہ مردم شماری کے لحاظ سے بھی قوم ہنود کی تعداد بمقابلہ دیگر اقوام بہت بڑہی ہوئی ہی۔ ان معبدون کے اقسام دو ہین۔ ایک وہ جن کو راجگان ورنگل وغیرہ اور ہندو وزرا از قطب شاہیہ یعنی اکنّا و مادنّا وغیرہ نے تعمیر کرایا تھا۔ دوسرے وہ جن کو امرا اور خوشباشون نے بنوایا تھا۔ جو معاشین ان معبدون کے نام جاری ہین اُن کے بھی کئی قسم ہین۔ الف۔ وہ معاشین جو شاہان دہلی کے طرف سے عطا ہوئی ہین۔ ب۔ وہ معاشین جو والیان ریاست نے عطا کی ہین۔ ج۔ وہ معاشین جو راجگان علاقہ مہاراشٹر یعنی راجہ باجی راو پیشوا وغیرہ نے اپنے چوتھ کے عوض مین توڑدین تھین۔ د۔ وہ معاشین جو یہان کے امرا اور خوشباشون نے اپنے ذاتی جاگیرداروں سے یا ملیات شاہی سے مقرر کردیا ہی۔

اگرچہ معابدہائے بامعاش کی نگرانی اضلاع مین وہان کے مقامی عہدہ دارون سے متعلق تھی۔ اور بلدہ کے معابدون کے متعلق کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر ١٣٠٥ھ سے پہلے یہہ طے ہوا تھا کہ اضلاع کے دیولون کا تعلق تعلقدارون اور صوبہ دارون سے رہی ١٣٠٦ھ مین صرف معابدہائے بلدہ کا تعلق محکمہ امور مذہبی سے کیا گیا۔ یہہ تعلق برائے نام تھا۔ اسوجہ سے نظامت امور مذہبی مین بجز اسکے کہ اگر کسی کے جانب سے تعمیر و ترمیم کی درخواست پیش ہوتی تو حسب مناسب اجازت دیجاتی اور کوئی کارروائی وہان نہین ہوتی تھی۔ چونکہ محکمہ نظامت عموماً انتظام امور مذہبی کے لیے قائم ہی اور وہ کسی خاص مذہب کے لیے

مخصوص نہیں ہی۔ لہذا سنہ ۱۳۰۶ف آئین سرکار کا حکم نافذ ہوا کہ آیندہ سے بطور عام بلدہ اور اضلاع کے معبدون پر
محکمہ امور مذہبی کی نگرانی ایکسان رہنی چاہیے۔

معابد ہائے بلدہ اور اُن کے متعلقہ جائدادون کے معاینہ کرنے اور اُن کے حالات سے محکمہ امور مذہبی کو
اطلاع دینے کیلیے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جسکو اس کام سے مناسبت ہو اس لیے سرکار نے منظور فرمایا تھا
کہ ہنمنت راؤ سررشتہ دار دارالاجاہی سے بحیثیت مہتمم معابد ہائے بلدہ یہہ کام لیا جاوے (ملاحظہ ہو جریدہ جز اول
۱۵- مہر سنہ ۱۳۰۷ف) اب سنہ ۱۳۱۱ف سے مہتمم مساجد سے شاید یہہ کام لیا جارہا ہی۔ کیونکہ راؤ موصوف کا تقرر خزانہ عامرہ کے
خزانہ جاری پر ہو گیا ہی۔

عاشور خانجات

بلدہ کے عاشور خانون مین سے دفتر امور مذہبی کی نگرانی مین صرف ۲ عاشور خانے یعنی ۱۔ عاشور خانہ
حسینی علم -۲- عاشور خانہ پنجتاہ ہین۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے عاشور خانہ بلدہ مین ہین مگر انکا
اہتمام دفتر موصوف سے نہین ہی۔ (دیکھو حصہ ۲ باب ۳ فصل ۱)

سرا و دہرم سالے

سرا اور دہرم سالون کے دو قسم ہین۔ ایک وہ جو میر عالم کے بناکردہ اور شوارع مدراس۔ مچھلی بندر
و بیدر وغیرہ پر واقع ہین۔ دوسرے وہ جن کو دیگر خوش باشون نے مثلاً راجہ کندا سامی وغیرہ نے
بنوایا۔ سراہائے قسم اول تو محکمہ امور مذہبی کے نگرانی مین ہین جن مین سے بعض مین مسجدین بھی
بنی ہوئی ہین اور سرکار کے جانب سے انکی صفائی اور محافظت کے لیے داروغہ و خدام وغیرہ مقرر ہین
اور انکی نگرانی تعلقداران اضلاع سے متعلق رکھی گئی ہی۔ سرائے قسم دوم کی کوئی تفصیل نہین مل سکی۔
بلدہ اور مضافات بلدہ مین قدیم و جدید یہہ سرائین ہین۔ سرائے میان مشک۔ سرائے راجہ کندا سامی
واقع سکندرآباد۔ سرائے مٹھہ بالکداس واقع کاغذی گوڑہ۔ سرائے سیتارام باغ۔ سرائے آصف نگر
سرائے کاروان ٹیپو خان کی سرائے۔

سررشتہ والاجاہی

نواب انور الدین خان المخاطب شہامت جنگ سراج الدولہ اس ریاست کے معزز و معروف
امیر تھے۔ آصف جاہ بہادر نے ان کو ارکاٹ کی نوابی سے ممتاز فرمایا تھا۔ ان کی اولاد مین
محمد منور خان نبیرہ اور غلام غوث خان اب مدراس مین موجود ہین۔ نواب موصوف جب سنہ ۱۱۵۸ھ مین

فرانسیسون کی جنگ مین شہید ہوئے اُسوقت اُن کی وصیت کے موافق اُن کی لاش مقام اٹیر سے
لاکر آصف نگر کے متصل اُن کے مرشد حضرت ولی اللہ شاہ قدس سرہ کے پائین دفن کی گئی۔ مقبرہ کے اطراف
سنگ سبز کی جالی بنی ہوئی ہی اور چند عمارات بھی ہین شلاً خانقاہ۔ مسجد۔ باؤلی۔ ان کی تعمیر مین ایک لاکھ سے
زاید روپیہ صرف ہوا۔ حیدرآباد مین۔ جاگیرات۔ مقطعہ جات۔ باغات۔ بازارات۔ اور مکانات کی
قسم سے اُن کی بہت سی جائدادین تھین اور وہ نواب غلام غوث خان کے زمانہ تک اُن کے علاقہ مین
رہین مگر بعد مین بزمانہ مختار الملک اول جاگیرات مرحوم الصدر یعنی گھن پورہ۔ نیمنگنڈہ محلی للعہ
جوازقسم آل تمغا تھے ۱۸۵۵ء مین داخل صرف خاص کردیے گئے۔ اخراجات اعراس اور متعلقین نواب
غلام غوث خان کی پرورشی انہین جائدادون کی آمدنی سے ہوتی تھی۔ جب جاگیرات داخل سرکار
ہوگئے تو ۱۲۱ چلنی سالانہ خزانہ شاہی سے اجرا کیے گئے حسب ذیل اعراس و فاتحہ کیلیے ... اور
متعلقان وخدام درگاہ و مسجد کی تنخواہ کے لیے ... سال یعنی ... ماہانہ شاہی خزانہ سے
جو رقم دیجاتی ہی اُسکا انتظام ضروری تھا لہذا تنخواہ ملازمان مقبرہ و متعلقان کی تقسیم و مصارف اعراس کے
انتظام کی بغرض سے مختار الملک اول نے ایک عہدہ نام سررشتہ دار قایم اور اُسکی ماہوار ... چلنی مقرر
فرمایا ۱۳۰۳ھ تک اخراجات اعراس پر اشخاص ذیل کی نگرانی تھی۔

۱۔ مولوی حافظ محمود مرحوم۔ ۲۔ مولوی قادر محی الدین۔ ۳۔ محمد حسین علی مرحوم۔ یہہ لوگ ابتداءً بنام
داروغہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے بعد مین اس نام کو مہتمم اعراس کے ساتھہ بدل دیا۔ اب مہتمی مذکور
میر یعقوب علی صیغہ دار سے متعلق ہی جنکو اس خدمت کی بابت کوئی ماہوار وغیرہ نہین ہی۔ یہہ سررشتہ پہلے
صدر محاسبی کے بعد از آن معتمد فوج و منصب کے من بعد معتمد خانگی کے تحت مین رہا۔ ۱۳۲۰ھ سے ناظم امور مذہبی کے
ماتحت ہی۔

روانگی حجاج

حج فرائض اسلام مین داخل ہی اور اُس کی تکمیل مین غربا کو مدد دینا ایک نہایت نیک کام سمجھا جاتا ہی اسیوجہہ سے
اس ریاست مین قدیم سے سرکار کی طرف سے روانگی حجاج کا طریقہ جاری ہی۔ اگرچہ اسبات کا معلوم ہونا
دشوار ہی کہ ٹھیک کس زمانہ سے یہان اسکی ابتدا ہوئی لیکن اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے

زمانہ مین منجانب سرکار عالی دو جہاز پر دے کے اس کام پر مامور تھے جن کے نام فتح سلطان و فیض الکریم تھے
سنہ ۱۲۶۳ یا اُسی کے قریب مین بلحاظ اُن تکالیف کے جو حجاج کو پر دہ کے جہازون مین ہوتی تھین
ایک دخانی جہاز حاجیون کے لیے خریدا گیا اور تقریباً چار سال تک اُسی مین حجاج جاتے رہی لیکن جہاز
دخانی مذکور بہ سبب غفلت ملازمین دفعتہً بندر بمبئی مین جلگیا اور پھر وہی طریقہ سابقہ پر دے کے
جہازون کا جاری ہوا۔ حضرت مغفرت مکان علیہ الرحمہ نے طریقہ روانگی حجاج کو پھر دو پردہ کے
جہاز لیکر رونق دی اور اُن کی بے نظیر فیاضی کی وجہ سے خرچ بہ نسبت سابق کے بہت بڑہ گیا۔
سنہ ۱۲۸۵ مین بعہد حضرت مغفرت مکان اس کام مین پچاس ہزار روپیہ عنایت ہوئے تھے (تاریخ دکن
صفحہ ۱۲۴) بعد رحلت حضرت مغفرت مکان۔ مختار الملک اوّل نے ان دونون پردے کے جہازونکو
فروخت کرادیا اور آیندہ کے لیے یہہ انتظام کیا کہ ہر سال ایک معیّن رقم منظور ہوا کرے اس رقم کی تعداد
ابتداً اڑتالیس ہزار تھی۔ مختار الملک ثانی کے زمانہ مین تیس ہزار ہوئی اور اتنی ہی رقم ابھی تک
ہر سال منظور ہوا کرتی ہی ابتداءً اسکا انتظام نواب معتمد الدولہ علی محمد خان مرحوم سے متعلق تھا
پھر دفتر معتمد انگریزی اور بعد مین معتمد متفرقات سے متعلق ہوگیا۔ نواب سر آسمانجاہ بہادر کے عہد وزارت مین
ایک مجلس بنام مجلس رفاہ حجاج قایم ہوئی تو ابتداءً اسکا تعلق پرایویٹ سکرٹری سی تھا لیکن سنہ ۱۳۰۴ف مین
اسکا تعلق دفتر امور مذہبی سے ہوگیا۔

قضاۃ و مفتین و محتسبین۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کے کُل قاضیون، مفتیون، محتسبون وغیرہ کا عزل و نصب۔ و اجرائی معاش
قدامت سے صدارت العالیہ سے متعلق ہی لیکن بہ سبب اس کے کہ قواعد و ضوابط مدون نہ تھے
سوائے بحالی و برطرفی کے کوئی اور انتظام قضاۃ وغیرہ کے خدمات کی نگرانی کا جاری نہو سکا۔ سنہ ۱۳۰۱ف مین
اس قدر توجہہ کیگئی کہ قاضیون کی لیاقت کی نسبت اطمینان حاصل کرنیکا ذریعہ قایم کیا جائے۔ چنانچہ
سنہ ۱۳۰۱ف مین ایک اعلان شایع کیا گیا کہ (جریدہ جلد ۴ صفحہ ۲۴ سنہ ۱۳۰۱ف) چونکہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین
عہدہ قضات وغیرہ تو ریثاً مقرر ہوا کرتے ہین اور اُن کی لیاقت علمی کا اسوقت تک چنداں لحاظ
نہین کیا جاتا اسوجہ سے اہل خدمات مذکورہ کو اکتساب علوم متعلقہ خدمات کیطرف توجہ نہین رہی تھی

حتی کہ بہت سے اہل خدمات مسائل ضروری طہارت و صلوۃ و نکاح و طلاق وغیرہ سے واقفیت نہین رکھتے لہذا سرکار کو مناسب معلوم ہوا کہ عہدہ قضات وغیرہ کے واسطے مبلغ علم مقرر و کتب درسیہ معین کردیے جائین لہذا کتب ذیل مقرر کیے گئے۔ ۱۔ علم فقہ مین شرح وقایہ مبادات تک۔ ہدایہ معاملات تک۔ ۲۔ اصول مین نور الانوار۔ ۳۔ علم فرائض مین سراجیہ و فرائض شریفی۔ علم تفسیر مین جلالین۔ ۵۔ علم عقائد مین تکمیل الایمان وغیرہ۔

بلحاظ اسکے کہ قضاء ماموره حال کی لیاقتین اور عمرین مختلف درجہ کے ہین انکی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی ہی۔

بعض کارروائیون سے پایا گیا کہ اہل خدمات شرعیہ بلا حصول سند صدارت العالیہ خدمات متعلقہ پر مامور ہوئے ہین اور بذریعہ گشتی صدارت العالیہ نشان ۹۹ مورخہ ۶ بہمن ۱۳۰۸ف قاضی و مفتی محتسب خطیب وغیرہ کو تاکید کیگئی کہ تاوقتیکہ حسب شدآمد قدیم دفتر صدارت العالیہ سے سند حاصل نہ کرین۔ اہل خدمات اپنے خدمات پر مامور نہ سمجھے جائینگے (جریدہ جز اول صفحہ ۳۲۹ ۱۳۰۸ف) ان خدمات کے سندونکا تعلق خاص صدر الصدور سے ہی جن کے فیصلے قطعی ہوا کرتے ہین اور یہہ محکمہ راست سرکار کے تحت مین ہی۔

اگرچہ ہمیشہ سے سرکار کی توجہ اسطرف مبذول رہی ہی کہ معاش ہائے مذہبی کی نگرانی پوری طور پر ہوا کرے اور وقتاً فوقتاً تاکیدی احکام بھی جاری کیے گئے ہین۔ مثلاً ۱۲۹۷ھ مین حکم دیا گیا کہ جو رقم سرکار کیطرف سے درگاہون مسجدون۔ اور دیولون وغیرہ کے اخراجات کے واسطے مقرر ہے وہ تمام روپیہ اُن کے درستگی مین صرف ہونے کے واسطے عطا ہوا ہی۔ اگر ایسا نہو تو ضرور مداخلت کی جائیگی۔ اور درگاہون اور دیولون کے اہلکار آگاہ کردیے گئے تھے کہ تمام اخراجات بطبق شرع عمل مین آئین اور بعد اخراجات جسقدر کہ باقی رکھہ سکین اسکو اُن مقامات کی تعمیر مین صرف کرین اور سرکاری عہدہ دارون کو بھی تاکید کی گئی کہ وہ ان امور پر نظر رکھین (مجموعہ قوانین دیوانی طبع ۴) اور گشتیات (جریدہ اعلامیہ ۲۸ رمضان و ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ صفحہ ۹۲ و ۹۳) کے ذریعہ سے

ممانعت کی گئی کہ جو آراضی انعام و تقطعہ جات وغیرہ مصارف مساجد و عاشور خانجات و عود و گل درگاہ جات و پرستش و پوستھان وغیرہ کے لیے تعلقات و جاگیرات مین مقرر ہین وہ نہ بیع ہون اور نہ رہن کیے جائین اس امر مین آخر ۱۳۱۰ھ تک جسقدر ہدایات محکمہ موصوفہ سے جاری کی گئی ہین اُنکا حصل یہہ ہی۔ باوجود بذریعہ گشتیات صدر المہام متفرقات نشان ۶ واقع ۲۱ رمضان ۱۲۹۱ھ اور نشان ۲۴ واقع ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ بیع و رہن کرنے کی ممانعت کیے جانیکے بھی اکثر مقدمات اس قسم کے پیش ہوئے جنسے ظاہر ہوا کہ اکثر جائداد موقوفہ کو متولیون نے منتقل کیا ہی لہذا حکم دیا گیا کہ کوئی منتظم یا متولی مجاز نہین ہی کہ کسی عمارت یا مکان یا دکان یا کسی جائداد وقف کو خلاف گشتی ہائے صدر المہام بیع و رہن یا کسی دوسرے ذریعہ یا طریقہ سے منتقل کرے اور تمامی عہدہ داران سر رشتہ عدالت۔ مال و رجسٹری متعلقہ بلدہ و اضلاع مطلع کیے گئے کہ وہ تمامی جائدادہائے موقوفہ کی پوری پوری نگرانی رکھین اور اس حکم کی تعمیل مین پورا اہتمام کرین۔ اور تعلقداران اضلاع اور صدر مہتمم صفائی اندرون و بیرون بلدہ و معتمد صفائی چادر گھاٹ سے اُن کل موقوفہ جائدادونکی فہرست بھی طلب ہوئی تھی جو انکے حدود اراضی مین واقع ہین درحالیکہ امکنہ اوقاف بلدہ و بیرون بلدہ کی نگرانی اور اُن کے جمع خرچ کا تعلق اور اُن کے متعلقہ دوسرے امور کی کارروائی کے لیے یہہ محکمہ قایم ہوا ہی تو اس امر کا دریافت کرنا ضروری تھا کہ کل امکنہ موقوفہ کی تعداد اور اُن کی آمد و خرچ کا انداز کیا ہی اور ایسے کسقدر امکنہ بیجا طور پر لوگون کے قبض و تصرف مین گئے ہین لیکن اس طریقہ سے پورا انتظام نہ ہو سکا تو اُس وقت بذریعہ ایک اعلان شایع کر دیا گیا کہ جس کسی متولی یا دیگر اہل تعلق کی نگرانی و اہتمام مین جائدادہائے اوقافی ہون انکے نگران و مہتمم وغیرہ کو لازم ہی کہ ایسی کل جائدادین دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین درج کرادین تا کہ ایسی کل جائدادین ایک مرتبہ جریدہ اعلامیہ مین طبع کرا دی جائین جس سے وہ جائدادین ہر اخ۔ بیع۔ و رہن و دیگر نوع کے استہلاک سے مصئون و محفوظ رہین۔ اگر کوئی متولی وغیرہ جائدادہائے مذکورہ کو دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین اجرائی اشتہار ہذا سے چھہ مہینے کے عرصہ مین درج نکرائیگا تو اسکی صیانت کی کارروائی دفتر ہذا سے نہ ہو سکیگی اور ایسی جائدادین کتاب الوقف دفتر ہذا مین درج نہ کرانے سے یہہ بھی سمجھا جائیگا کہ وہ جائدادین شخص قابض کی ملک سے نہین ہین اور نہ

اُن کے بیع و رہن و دیگر قسم کے انتقال کا حق حاصل ہے۔ ان ہدایتون کے جاری کرنیکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب وقتاً فوقتاً اکثر جائدادین کتاب الوقف مین درج ہو رہی ہین۔

رویت ہلال

تحقیقات رویت ہلال سنہ ۱۳۰۲ف تک عدالت ہائے اضلاع سے رست دفتر ملکی پر اور اس کے تتمنے دفتر مال مین روانہ ہوا کرتے تھے۔ جب یہہ تجویز پیش ہوئی کہ ان تحقیقات کا تعلق عدالت سے ہو تو مجلس مالگذاری کی یہ رائے ہوئی کہ صیغۂ امور مذہبی سے ہو چنانچہ سنہ مذکور سے اسکا تعلق اسی محکمہ سے ہے چونکہ اکثر عیدین وغیرہ کیلیے رویت کی صحت ضروری ہوا کرتی ہے اس لیے یہہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ شہور مندرجۂ ذیل کے متعلق بذریعہ تحقیقات صحت رویت سے اطلاع ہوا کرے۔ محرم۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ شعبان۔ رمضان۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ ان سب مین رویت ماہ رمضان کا بہت بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

تختہ اخراجات دفتر نظامت امور مذہبی بابتہ سنہ ۱۳۱۰ف

نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
دفتر نظامت		مساجد و معابد بلدہ و اضلاع۔	[illegible]	اخراجات بلدہ استصوابی نظامت مذہبی۔	[illegible]
مددگار ناظم ۱	[illegible]				
اہلکاران ۱۵	[illegible]	امداد مذہبی و خیراتی		سمولداران اضلاع	[illegible]
ملازمان ۷	[illegible]	پرائسٹنٹ چرچ۔	[illegible]		
الونس	[illegible]	رومن کیاتھلک چرچ	[illegible]	یومیہ داران و سالیانہ داران۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	میتھوڈلس چرچ	[illegible]		
ابواب مشترکہ	[illegible]	چادر گھاٹ		اخراجات روانگی حجاج	[illegible]
ابواب مختصہ	[illegible]	دیگر چندہ جات	[illegible]	خیرات و مبرات	[illegible]
میزان دفتر نظامت	[illegible]	میزان	[illegible]	صدر میزان۔	[illegible]
اخراجات بلدہ و اضلاع۔					

ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار۔ ٹیلیگراف آفس

فصل ۴ ٹپہ خانہ سرکار عالی

تمام دنیا مین کوئی ترقی یافتہ قوم ایسی نہ نکلے گی جسکے یہان ڈاک کا قاعدہ جاری نہو۔ ہان یہ ضرور ہی کہ بعض کے یہان اُس کے قاعدہ مختلف ہون گے۔ اگر ہم پچھلی تاریخون پر نظر ڈالین تو ہمین کئی صدی پیشتر ڈاک کے وجود کا نشان ملے گا۔ گو عرب۔ ایران۔ اور ہندوستان مین خطوط رسانی کا طریقہ ابتدائے اسلام اور اُس سے پہلے بھی پایا جاتا ہی لیکن گورنمنٹ کی جانب سے اس قسم کی آسانیان اُس زمانہ مین پیدا نہ کی گئی تھین جس سے رعایا فائدہ حاصل کر سکتی۔ اُسوقت یا تو تجارتی اغراض سے عوام اپنا انتظام آپ کر لیتے تھے یا شتر سوارون کے ذریعہ سے شاہی فرامین گورنرون کو بھیجتے تھے۔ مندرجہ بالا طریقے اہل عرب اور اہل ہند کے تھے ایرانی حصول مقصد کے لیے کبوترون سے کام لیتے تھے۔ اور خاص حالتون مین اب بھی اس طریقہ کو وہان کے اعلیٰ طبقے والے پسند کرتے ہین گو اس قاعدہ کو جاری ہوئے ہزار سال گذرے ہین لیکن امتداد زمانہ کے باعث اب اس کا عام رواج نہین۔ باوجودیکہ یورپ مین ڈاک کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر ہی۔ لیکن وہان کے امرا اور رؤسا نے اس قاعدہ کو ایرانیون سے مستعار لیا ہی۔ چنانچہ حضور پرنس جارج آف ویلز[۵۱] کو بھی نامہ بر کبوترون کا شوق ہی۔ اور حضور موصوف اُن سے نامہ بری کا کام لیتے ہین۔

ڈاک کے جو طریقے آجکل کام مین لائے جاتے ہین اُن مین سے شتر سوار کے ذریعہ سے خطوط رسانی کا طریقہ خلیفہ ہادی عباسی کے زمانہ مین اُن کے لایق وزیر یحییٰ برمکی[۵۲] نے جاری کیا تھا۔ اور حجاز مین مکہ اور مدینہ کے درمیان ڈاک آیا جایا کرتی تھی۔ قیاس چاہتا ہی کہ اُس زمانہ کے ہندوستانی راجہ مہاراجہ بھی اسی طریقہ پر کاربند ہون گے۔

لیکن ہمکو ان طریقون کو دیکھنا چاہیے جو آجکل دنیا کے ترقی یافتہ ملکون مین برتنے جاتے ہین۔ ۱۸۴۰ء سنہ مین ایڈورڈ چہارم کے حکم سے ڈاک خانے قایم ہوئے مگر اُس زمانہ مین ڈاک گھر نہ صرف گورنمنٹ کے کام مین لائے جاتے تھے۔ اور ڈاک نشیون کا کام یہہ تھا کہ گاڑی کے گھوڑے کھول کر دوسرے

[۵۱] حالات شہزادہ و شہزادی بیگم ویلز۔ از سید منظر علی [۵۲] البرامکہ مولفہ مولوی محمد عبدالرزاق

گھوڑے جوت دیں۔خاص خاص نقرر ہوں۔ یہ امرا بھی اسی ڈاک کے ذریعہ سے اپنے دوستوںکو خط بھیجا کرتے تھے لیکن ۱۴۶۳ء میں فرانس نے اس سے اچھا انتظام کیا اور رعایا کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کردیں۔پھر ۱۵۱۶ء میں فرانس کی دیکھا دیکھی انگلستان نے بھی ڈاک کے اصولوں میں تغیر وتبدل کیا۔لیکن سترھویں صدی تک اسکے ڈاکخانوں کو چنداں فروغ نہ ہوا۔آخر ۱۶۳۵ء میں چارلس اول نے صندوقی خطوط اندازی رکھوائے۔اور انگلستان اور اسکاٹلینڈ کے خاص خاص مقامات پر عام طور سے ڈاک پہونچنے لگی۔ لیکن وقت پر پہونچنے کی شکایت باقی رہی جو اُس زمانہ کے لحاظ سے نظر انداز کردینی چاہیئے۔

باوجود ان تمام باتوں کے اُسوقت خطوط پر محصول اسقدر زیادہ رکھا گیا تھا کہ عوام کو خط بھیجنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔سیول وار کے شروع ہوجانے سے اس انتظام میں بھی طرح طرح کی دشواریاں پیش آئیں اور جنگ کے خاتمہ پر یہہ بات قرار دی گئی کہ تمام قلمرو برطانیہ میں ہفتہ وار ڈاک جایا کرے اور کرامول نے ۱۶۴۹ء میں ایک ایک صدر ڈاکخانہ کھولا۔اور پھر تو ہر مہذب اور ترقی یافتہ ملکوں میں ڈاکخانے کھولدیے گئے۔

ہندوستان میں ڈاک کے قدیم طریقے تو پہلے ہی سے جاری تھے۔لیکن نئے دور میں ایسٹ انڈیا کمپنی اسکے قیام کی موجب ہوئی۔ پہلے یہاں بھی عمدہ سڑکیں نہ ہونے کے باعث ڈاک کے وقت پر پہونچنے میں مختلف قسم کی دقتیں پیش آئیں لیکن رفتہ رفتہ اُن کی اصلاح ہوتی گئی یہانتک کہ اب تمام ہندوستان میں بہت کم ایسے مقامات ہوں گے جہاں ڈاکخانے موجود نہ ہوں۔

(قلمرو نظام خلد اللہ ملکہ) میں بھی دوسرے ممالک کیطرح سرکاری ضرورتوں کے لحاظ سے اسکا وجود قرار دیا گیا تھا۔اور ڈاکخانہ کی شاخ بلدہ سے دہلی تک گئی تھی۔مگر خطوط رسانی کا کوئی خاص انتظام نہ تھا بلکہ تعلقہ کے جوانوں اور سواروں کے ذریعہ سے سرکاری لفافہ جات منزل بمنزل روانہ کیے جاتے تھے۔تحصیلات میں ڈاک روانہ کرنے کا یہہ طریقہ تھا کہ ڈاک خدمتیاں دیہات

لہ ہیم کمپنیین ۱۸۵۳ء ۵۲ و ۵۳ و نیلی ٹیونر ۱۸۵۴ء۔

حوالہ ہوتی تھی اور وہ دوسرے دیہات مین بھیجا جاتے تھے۔ اسطرح خط دہ بدہ روانہ ہوتا ہوا
مکتوب الیہ کو پہونچتا تھا۔

راجہ چندو لعل کے عہد وزارت مین قلمرو انگلشیہ کی نظیر سے قدیم وضع کے ڈاکخانون کی اصلاح
ہوئی۔ لیکن اُس زمانہ کے رواج کے موافق وزارت مآب نے ڈاک کا کام بھی ٹھیکہ پر دیدیا۔
موہن لال جوگل کشور (دہلی) کو سب سے پہلے اسکا کام تفویض ہوا اور [illegible] محاصلی کی جاگیر انہین
مرحمت کیگئی جو اتبک اُن کے ورثہ کے قبضہ مین چلی آتی ہے۔ اس جاگیر کا نام ناگرم پلی ہے جو شمس آباد کے
قریب واقع ہے۔ یہہ موہن لال بوجہ کاروبار تجارت دہلی مین رہتے تھے لیکن اُن کی جانب سے
جوالا پرشاد بلدہ مین کام کیا کرتے تھے۔ جب جوگل کشور کے فرزند بالا پرشاد کو ڈاک کا کام سپرد ہوا
اُسوقت بھی جوالا پرشاد بدستور کام کرتے رہے۔ اُن کے بعد چند روز تک رگھو لال کارپرداز رہے
پھر کالکا پرشاد مقرر ہوئے ۱۲۸۰ھ مین ضلع بندی ہوئی جس سے ڈاک کے کام مین قدرے آسانیان
پیدا ہوگئین لیکن باضابطہ کام نہ ہوا۔ ناگرم پلی کی جاگیر موہن لال کی ذاتی جاگیر تھی۔ ڈاک کے
اخراجات کے لیے تعلقہ دہاموری واقع برار محاصلی [illegible] سالانہ مقرر ہوا۔ اسکے علاوہ تعلقداران
سررشتہ سے سرکاری خطوط کی روانگی کے لیے تنخواہین مقرر ہوئین اور ٹھیکہ دار نے بطور خود خانگی
خطوط کی روانگی کا بندوبست کیا۔ اس سے جو کچھہ آمدنی ہوتی وہ ٹھیکہ دار کا حق تھا۔ اور یہہ تولہ
وزنی خطوط کے لیے اُس زمانہ مین [illegible] اور ۹۰ تولہ وزنی پارسل کے واسطے [illegible] محصول
لیے جاتے تھے۔ اُس وقت رجسٹری اور بیرنگ نہ اور کسی قسم کے طریقے رائج ہوئے تھے۔
خطوط پر ڈاکخانہ کی مہر کردیجاتی تھی جس پر محصول گرفتہ شد لکھا ہوتا تھا۔

۱۲۶۹ھ مین سرکار عالی نے اخراجات کنٹنجنٹ کے لیے برار سرکار عظمت مدار کے تفویض کیا
اُسوقت تعلقہ دہاموری علاقہ ڈاک سے علیحدہ ہوگیا۔ اس لیے بالا پرشاد کو [illegible] سالانہ
لفافہ جات سرکاری کی اجرائی کی بابت ٹھیکہ دیا گیا۔ تنخواہ عطیہ تعلقداران اسکے علاوہ ہی
یہہ رقم اخراجات ڈاک کے لیے مکتفی نہ ہوئی۔ اسوجہ سے ڈاک کے انتظام مین بہت کچھہ پیچیدگیان پیدا ہوئین

سنہ ۱۲۷۹ف مین نواب مختار الملک بہادر اول نے ڈاک کا باضابطہ انتظام کرنے کیلئے ۴ مہر سنہ ۱۲۷۹ف م
۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۶ھ کو نواب شہسوار جنگ کو صدر مہتمم ٹپہ خانہ علاقہ سرکار عالی مقرر کیا۔ اور دفتر
نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی کے نام سے ایک دفتر قایم ہوا۔ اُس زمانہ مین قواعد وضوابط ترتیب دئے گئے
اور خانگی خطوط کی اجرائی کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا اُسوقت ڈاکخانون کی تعداد (۱۲۵) اور خالص آمدنی
[illegible] تھی اور خرچ [illegible] تھا۔

سنہ ۱۲۸۱ف مین مسٹر چارلس نے صدر مہتممی ٹپہ خانہ سرکار عالی کا جائزہ لیا۔ اِن کے زمانہ مین ڈاک کے انتظام مین
ترقی ہوئی۔ اور عام طور پر سنہ ۱۲۸۲ف مطابق سنہ ۱۲۹۰ھ مین بھنگی خطوط۔ رجسٹری۔ کمر بند۔ زر مبادلہ وغیرہ کا انتظام ہوا اور خطوط
ثبت کرنے کے لیے مواہیر تاریخ و محصول طلب وغیرہ تیار ہوئین۔ مہر مین تاریخ بحساب ماہ ہلالی درج تھی
اور خطوط کی رجسٹری کے لیے ۴ محصول لیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۰ آبان سنہ ۱۲۹۱ف کو بہ نظر آسائش رعایا ۲
محصول قرار پایا مسٹر چارلس سررشتہ ڈاک سے سررشتہ انعام مین منتقل ہوئے۔ اور یکم خورداد سنہ ۱۲۸۵ف کو
میجر ہنری راک صدر مہتمم مقرر ہوئے۔ ابتدائی انتظام کے ۷ سال بعد سنہ ۱۲۸۶ف مین ڈاکخانون کی تعداد ۱۷۰
تھی اور آمدنی [illegible] اور اخراجات [illegible] تھے۔ اس سال تک سرکاری لفافون پر ٹکٹ لگائے
جاتے تھے جن پر لفظ "سرکاری" مختلف رنگ مین چھپا ہوا تھا۔ عبدالکریم صاحب ناظم کی ابتدائی ملازمت مین
لفظ "سرکار نظام" مہر مین چھپا ہوا تھا جو ٹکٹون وغیرہ پر لگائی جاتی تھی سنہ ۱۲۹۷ف مین یہہ قاعدہ موقوف کر دیا گیا۔
مگر اس سے سرکاری لفافہ جات کا وزن اور آمدنی کا اندازہ نہین ہوتا تھا اس وجہ سے لفافون کے وزن
کرنے اور حساب رکھنے کا طریقہ جاری ہوا۔

سنہ ۱۲۸۷ف مین میجر ہنری راک خدمت مہتممی سے کاغذ مہور پر منتقل ہوئے اور ۱۲ آذر سنہ ۱۲۸۷ف کو مولوی سید محی الدین
علوی صدر مہتمم مقرر کیے گئے۔ وہ ۲ سال تک اس خدمت پر مامور رہے۔ اس کے بعد انکا تبادلہ
مولوی عبدالکریم صدر تعلقدار صوبہ غربی (بیدر) کے ساتھ ہوا اور انہون نے یکم شہریور سنہ ۱۲۹۰ف کو آ کر اپنی خدمت کا
جائزہ لیا۔ ان کے تقرر کے چوتھے سال یعنی سنہ ۱۲۹۴ف مین ڈاکخانون کی تعداد (۱۸۱) اور آمدنی [illegible]
تھی۔ اس سال خرچ کا تخمینہ [illegible] کیا گیا تھا۔

سنہ ۱۳۰۲ف میں قلمرو نظامت کے اندر ۵۹ ڈاکخانے تھے۔ اور ان کی آمدنی ۱۵/۷/۸ اور خرچ ۔۔۔ ہوا۔ ۸ رمضان سنہ ۱۳۰۱ھ میں صدر مہتمم ٹپہ خانہ کا عہدہ ناظم ٹپہ خانہ کے لقب سے ملقب ہوا
سنہ ۱۳۰۲ف میں عبدالکریم صاحب کو سالم تنخواہ پر وظیفہ دیا گیا اور ۹ ۔۔۔ بہمن سنہ ۱۳۰۲ف کو مسٹر سی لاڈر
بمشاہرہ ۔۔۔ ماہانہ ناظم ٹپہ مقرر ہوئے علاوہ تنخواہ ۔۔۔ کلدار ماہانہ بطور کنٹر بیوشن بھی دیے
جاتے تھے سنہ ۱۳۱۲ف تک وہ اس عہدہ کا کام انجام دیتے رہے پھر وظیفہ یاب ہو کر ولایت چلے گئے
فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب نے ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۰۷ف کو مددگاری ناظم ٹپہ خانہ کا
جائزہ لیا۔ اور ان کی تنخواہ ۔۔۔ مقرر ہوئی۔ آپ کے زمانہ میں ٹپہ خانہ سرکار عالی کو خاص ترقی
ہوئی۔ ۲۸ خورداد سنہ ۱۳۱۲ف کو وہ خدمت مہتممی دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پر شملہ روانہ ہوئے۔ ۱۰ مہر سنہ ۱۳۱۲ف
کو مولوی محمد صدیق صاحب نے نظامت کا جائزہ لیا اور ۹ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف تک منصرمانہ کام کرتے رہے
مسٹر ناکس ہوم ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل علاقہ سرکار عظمت مدار پانچ سال کے لیے اس خدمت پر
مستعار لیے گئے جن کی الــــ روپیہ کلدار ماہانہ تنخواہ اور ایک سو روپیہ ماہانہ کنٹر بیوشن اور
۔۔۔ کمپنی جملہ ۔۔۔ ماہانہ مقرر ہوئے آپ نے ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو خدمت کا جائزہ لیا
اور مولوی محمد صدیق صاحب حسب فرمان ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ھ بماہوار آٹھ سو روپیہ عہدہ نائب
ناظم ٹپہ پر مقرر ہوئے سنہ ۱۳۱۳ف میں ڈاکخانوں کی تعداد (۲۵۳) تھی منجملہ ان کے خاص بلدہ میں ۱۲ ڈاکخانے
ہیں۔ آخر سنہ ۱۳۱۳ف تک ڈاکخانہ جات کی خالص آمدنی ۔۔۔ ۶/۲ تھی اور ۔۔۔ خرچ ہوئے
آمدنی میں سرکاری لفافوں اور پارسلوں کی آمدنی شریک نہیں ہے۔ اگر یہ بھی شامل کر لی جائے تو
جملہ آمدنی ۔۔۔ ہوتی ہے اور کل اخراجات منہا کر دینے پر ۔۔۔ کی بچت رہتی ہے۔
سنہ ۱۳۱۴ف میں ٹپہ خانہ جات و صنادیق خطوط اندازی کی تعداد حسب ذیل تھی۔

نام	سنہ ۱۳۱۳	سنہ ۱۳۱۴	بیشی	نام	سنہ ۱۳۱۳	سنہ ۱۳۱۴	بیشی
ہیڈ آفس۔	۱۶	۱۶	-	برانچ ٹپہ خانہ۔	۸۲	۸۳	۱
ماتحت ٹپہ خانہ جات۔	۱۵۵	۱۶۰	۵	صنادیق خطوط اندازی۔	۳۰۶	۳۳۰	۲۴

اس سال یعنی سنہ ۱۳۱۴ ف مین ٹپہ خانہ کی خالص آمدنی [illegible] ہی جسمین بمقابلہ آمدنی سال سنہ ۱۳۱۳ ف کے [illegible] زیادہ ہی اور خرچ کی مقدار [illegible] ہی جو بمقابلہ سال گذشتہ کے [illegible] کم ہی۔ بہرحال سررشتہ انتظام ٹپہ خانہ کے متعلق گویا [illegible] کا خرچ خاص ہوا ہی اگر اس رقم کو بھی جو سرکار سے ٹپہ خانہ سے متعلق ہی اسکا شمار کیا جائے اور آمدنی مین شامل کیا جائے تو یہہ سمجھنا چاہیے کہ سررشتہ ٹپہ سے سرکار کو [illegible] کا اضافہ ہوا۔

سنہ ۱۳۱۵ ف مین ۱۳ ٹپہ خانہ جدید قایم کیے گئے اور [illegible] خطوط اندازی برخاست کیے گئے۔ اور اس سال [illegible] آمدنی ہوئی جو بمقابلہ سال سابق کے [illegible] زیادہ ہی۔ اور خرچ کی مقدار [illegible] یعنی سال سابق سے بقدر [illegible] زیادہ ہی۔ اس سے ظاہر ہی کہ سال زیر ریویو مین انتظام سررشتہ ٹپہ کے متعلق سرکار پر [illegible] خاص خرچ بمقابلہ [illegible] بابتہ سال سابق کے عاید ہوا۔ مگر اس رقم کو بھی جو سرکاری انتباہ ٹپہ کے محصول کی بابتہ سرکار سے وصول بلا خیال کی جاتی ہی شریک آمدنی کی جائے۔ تو اس صورتمین سرکار کو سررشتہ ٹپہ سے بعد وضع اخراجات گویا [illegible] کا نفع حاصل ہوا۔

سنہ ۱۳۱۵ ف مین حسب فرمان حضرت اقدس علاقہ جات پائیگاہ و جاگیر بلا ادائی محصول ٹپہ کے ذریعہ سے مراسلات بھیجنے یا وصول کرنے سے ممنوع کیے گئے۔ حسب جریدہ ۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ ف حکم ہوا کہ آغاز سنہ ۱۳۱۷ ف سے سروس ٹکٹ (ٹکٹ بکار سرکار) جن پر لفظ "سرکاری" چھپا ہوا ہوگا خزاین سرکاری سے بادا قیمت نقد تمام دفاتر کو مل سکین گے۔ مگر اس سنہ مین ٹکٹ تیار نہونیکی وجہ سے اُس حکم کی تعمیل نہین ہوئی مگر یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۸ ف سے یہہ ٹکٹ جاری ہوئے۔

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ھ سے نواب خورشید جاہ مرحوم کی علاقہ کا خانگی ٹپہ خانہ بحکم سرکار فیض آثار اعلیحضرت غفران مکان انعقاد پا گیا۔ حسب جریدہ ۸ آذر سنہ ۱۳۱۷ ف (حسب فرمان حضرت مرتبہ ۰ رجب سنہ ۱۳۲۰ ھ) حکم ہوا کہ انگریزی ٹپہ خانون کے ذریعہ سے جو انبیاء ٹپہ خانہ سرکار عالی مین آکر تقسیم ہوتے ہین اُنپر سرکار عالی کا محصول جو لیا جاتا ہی آیندہ سے نہ لیا جائے۔

تعلق

ڈاکخانون کا تعلق محکمہ[۱] ہوم آفس یعنی معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے ہی۔

[۱] ملاحظہ طلب جریدہ اعلامیہ غیر معمولی ۲۸ بہمن ماہ الٰہی سنہ ۱۲۹۴ ف۔

زرمبادلہ

زرمبادلہ[۱] کی اجرائی ملک سرکار عالی مین ۱۲۹۳ف ۱۲۹۰ھ مین عمل مین آئی - اسکا تعلق پہلے صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تھا مگر ۱۲۸۵ف ۱۲۹۳ھ سے خزانہ عامرہ سرکار عالی کے متعلق کردیا گیا -

تبادلہ و خطوط

سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے درمیان خطوط اور مراسلات تبادلہ کے متعلق معاہدہ ہوا - اسکا ذکر معاہدات مین ملیگا -

گھونگرو ٹپہ

۲۱ - امرداد ۱۲۷۹ف م ۴ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو حسب ضرورت گھونگرو چالان سے علحدہ روانہ کرنیکا حکم جاری ہوا اسکے بعد ۳۰ بہمن ۱۳۱۰ف م ۲۲ - رمضان ۱۳۱۹ھ کو یہہ طریقہ موقوف کیا گیا -

صندوق خطوط اندازی

۱۳۰۶ف ۱۳۱۵ھ مین بلدہ و بیرون بلدہ مین خطوط اندازی کے صندوق رکھے گئے -

بیمہ

یکم تیر ۱۳۱۶ف سے ٹپہ خانہ سرکار عالی مین بیمہ کا طریقہ جاری ہوا -

۱۳۰۶ف مین دفتر ناظم ٹپہ خانہ کرایہ کے مکان سے ڈاک بنگلہ مین منتقل ہوا -

پاکٹ بک

۲۰ - بہمن ۱۳۰۷ف م ۹ شعبان ۱۳۱۵ھ کو حکم ہوا کہ کتابین اور اخبارات جن کا وزن ۳ تولہ سے زیادہ مگر ۱۰ تولہ سے زیادہ نہو انپر نیم آنہ محصول لیا جاے - اسطرح پر ۱۰ تولہ اور اس کی کسرات پر آدہ آنہ محصول لینے کا قاعدہ جاری ہوا - اُسی تاریخ ایک حکم اور جاری ہوا کہ اخبارون اور کتابون پر جنکا وزن ۳ تولہ سے زاید نہو صرف پاؤ آنہ محصول لیا جائے - لیکن اُسوقت تک پاؤ آنہ کا ٹکٹ رائج نہوا تھا اس لیے آدہ آنہ کے ٹکٹ پر سیاہ رنگ کی مہر سے پاؤ آنہ ثبت کردیا جاتا تھا - پاؤ آنہ کے ٹکٹ جاری ہونے سے یہہ قاعدہ منسوخ ہوا -

ٹکٹ

۱۲۷۶ف ۱۲۸۴ھ مین ٹکٹ طغرائی قیمتی ایک آنہ جاری ہوا اسکے کاغذ کا رنگ سبز تھا - اور حروف سیاہ تھے - اسپر ڈاکخانہ کے متعلق کوئی علامت نہ تھی - یہہ خانگی لفافون پر چسپان کیے جاتے تھے اور یہی رسید کے کام مین آتے تھے - جب دوسری قسم کے ٹکٹ جاری ہوئے تو ۱۳ جمادی الاول ۱۳۰۹ھ کو ان ٹکٹون کی نسبت حکم ہوا کہ جس لفافہ پر یہہ ٹکٹ ہوگا وہ بیرنگ سمجھا جائیگا -

۱۲۷۹ف ۱۲۸۶ھ مین مندرجہ ذیل ٹکٹ جاری ہوئے -

---

[۱] جریدۂ اعلامیہ حکم آذر ۱۳۰۹ف زرمبادلہ گورنمنٹ نظام مین اسطرح سمجھا جاتا ہے جسطرح گورنمنٹ انگریزی مین منی آرڈر -

الف۔ ا قیمتی ایک آنہ اسکا کاغذ سفید اور حروف کا رنگ سرخی مائل تھا۔ بغرض شناخت انگریزی فارسی۔ تلنگی۔ اور بالبودھ۔ زبانون کے بھدے حروف مین نیم آنہ لکھا ہوا تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ مین یہہ ٹکٹ منسوخ ہوگیا۔ ۲ قیمتی ایک آنہ اسکے کاغذ کا رنگ کاسنی مائل بسیاہی تھا۔ اور ایک آنہ سفید حروف مین کندہ تھا۔ یہہ اسوقت تک جاری تھا۔ ۳ ٹکٹ قیمتی نیم آنہ کا سفید کاغذ کے معمولی پیمانہ پر جاری ہوا۔ حروف مائل بسرخی تھے۔ انگریزی۔ فارسی۔ تلنگی۔ اور بالبودھ زبانون مین "نیم آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہ ٹکٹ سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوگیا۔ ۴ قیمتی آدھہ آنہ کاغذ سرخ و حروف سفید سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔ ۵ قیمتی آدھہ آنہ پیمانہ معمولی رنگ کاسنی اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ اسکی منسوخی کا سنہ معلوم نہین۔ ۶ قیمتی دو آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ سیاہ اسکی تنسیخ کا سنہ معلوم نہین اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ ۷ قیمتی دو آنہ پیمانہ معمولی رنگ نیلگون سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔ ۸ قیمتی دو آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ سبز یہہ اتبک جاری تھا۔

نشانات ۱ تا ۴۔ ۱۱۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۷ کو جاری ہوئے

ب۔ ۱ قیمتی تین آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ زعفرانی۔ اتبک جاری تھا۔ ۲ قیمتی چار آنہ پیمانہ معمولی۔ رنگ نیلگون اتبک جاری تھا۔ ۳ قیمتی آٹھہ آنہ پیمانہ معمولی رنگ اگری اتبک جاری تھا۔ ۴ قیمتی بارہ آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ نیلگون اتبک جاری ہے۔

سنہ ۱۲۸۶ کے بعد مندرجہ ذیل ٹکٹ اور جاری ہوئے۔

ج۔ ۱۔ سنہ ۱۳۰۸ ف ۱۳۱۶ ھ مین ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔ ۲۔ یکم مہر سنہ ۱۳۱۴ ف م ۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ کو ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ خط طغرا اتبک رائج تھا۔ ۳۔ ۱۴۔ آبان سنہ ۱۳۰۹ م ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷ کو ٹکٹ قیمتی پاو آنہ کیقدر بڑے پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ نیلگون تھا۔ پاؤ آنہ کا یہہ سب سے پہلا ٹکٹ تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔ ۴۔ اسی تاریخ معمولی پیمانہ پر پاو آنہ کا نیلگون ٹکٹ اور جاری ہوا وہ اتبک جاری تھا۔ بموجب جریدہ اعلامیہ مورخہ ۱۲۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۰ ف جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۲۶ صفحہ ۳۶۵۔

د۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف سے ایسے ٹکٹون کا رواج ہوا۔

۱- ۱½ آنہ کا ٹکٹ ...... نیلگون خاکی۔ ۲- ۲½ آنہ ٹکٹ ...... گہرا سبز۔
۳- ۱ آنہ کا ٹکٹ ...... گہرا گلابی۔ ۴- ۲ آنہ کا ٹکٹ ...... ہلکا شہابی۔
۵- ۳ آنہ کا ٹکٹ ...... نارنجی مائل خاکی۔ ۶- ۴ آنہ کا ٹکٹ ...... ہلکا سبز۔
۷- ۸ آنہ کا ٹکٹ ...... رنگ شہابی۔

لفافہ جات

سنہ ۱۲۹۴ میں مندرجہ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- لفافہ قیمتی نیم آنہ رنگ سرخ مہر کی شکل بیضوی۔ اس پر انگریزی اور فارسی حروف میں سرکار آصفیہ لکھا ہوا تھا منسوخ ہوگیا۔ لیکن سنہ تنسیخ معلوم نہیں۔ یہہ لفافہ انگریزی پیمانہ سے قدرے بڑا تھا۔ ۲- قیمتی نیم آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا مہر برنگ زرد وضع بیضوی سنہ ۱۳۱۷ میں منسوخ ہوگیا۔ ۳- قیمتی ایک آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا۔ مہر کا رنگ مائل بہ سیاہی وضع بیضوی۔ یہہ بھی سنہ ۱۳۲۱ میں منسوخ ہوگیا۔

سنہ ۱۲۹۴ کے بعد مندرجہ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- سنہ ۱۲۹۵ میں مندرجۂ بالا پیمانہ کا لفافہ رجسٹری کے لیے جاری ہوا اسکی قیمت ۴ اور رنگ سبز تھا سنہ ۱۳۲۲ میں منسوخ ہوگیا۔ ۲- سنہ ۱۲۹۶ میں لفافہ قیمتی پانچ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ سبزی مائل اور وضع بیضوی تھی سنہ ۱۳۲۲ میں منسوخ کیا گیا۔ ۳- سنہ ۱۳۰۴ میں لفافہ قیمتی ۲ مذکورۂ بالا پیمانہ کا جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سبز اور وضع بیضوی تھی۔ اور دہائی عبارت میں "ڈہائی آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہہ لفافہ رجسٹری کے لیے تھا سنہ ۱۳۲۲ میں منسوخ ہوا۔ ۴- سنہ ۱۳۱۷ میں لفافہ قیمتی آدہ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سرخ اور وضع مدور تھی وہ ابتک رائج تھا۔ ۵- اسی سنہ میں لفافہ قیمتی ایک آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ مہر کا رنگ سرمئی اور وضع مدور تھی جس میں ہلال اور تار ابنا ہوا تھا۔ ۶- سنہ ۱۳۱۹ میں لفافہ قیمتی دو آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ سے کسیقدر بڑا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اس لفافہ کی مہر پشت پر تھی۔ مہر کا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے مہر کے اندر ہلال اور تار ابنا ہوا تھا۔ ۷- لفافہ قیمتی دو آنہ ۸ پائی اسی سنہ میں سرکاری پیمانہ کا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی مہر پشت پر ہی جسکا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہی۔ مہر میں ہلال اور تار ابنا ہوا ہی

از جریدۂ اعلامیہ ۱۲۔ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۰۱ف جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۷ صفحہ ۴۶۰۔ ۳۰۔ ۵ اردی بہشت ۱۳۱۷ف سے حسب ذیل لفافہ جات کا رواج ہوا:

۱۔ ۲؍ آنہ کا لفافہ ٹکٹ زدہ ...... سبز ۲۔ ۱؍ آنہ لفافہ ٹکٹ زدہ ..... لاکھی

۳۔ ۲؍ لفافہ رجسٹری پارچہ دار ..... نیلا۔

پوسٹ کارڈ

۱۸۶۵ء مین سلطنت جرمن کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے کارڈ ایجاد کیے مگر وہ وہان زیادہ پسند نہ ہوئے بعد ازان اسٹریلین گورنمنٹ نے اس ترکیب کو پسند کرکے ۱۸۶۶ء کے شروع مین ویانا مین اسکو رواج دیا۔ بعد ازان ۱۸۷۰ء مین انگلنڈ مین اسکا رواج ہوا۔ اور ۱۸۸۶ء مین ہندوستان مین رواج پایا۔ اور ۱۸۸۵ء مین گورنمنٹ جاپان نے ان کو اپنی سلطنت مین رواج دیا۔

ہندوستان مین ۲۳ کروڑ کارڈ سالانہ خرچ ہوتے ہین اور اُن مین مزید ترقی کی امید ہے۔

۱۔ یکم آذر ۱۳۰۳ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ (انگریزی پوسٹ کارڈ کے پیمانہ پر مہر سرخ وضع مربع جس مین ہلال اور ستارا بنا تھا۔ اُردو۔ انگریزی۔ بالبودہ۔ اور تلنگی مین ہدایت تھی) جاری ہوا۔ یہہ چند ماہ رائج رہا اُس کے بعد منسوخ ہوگیا۔ منسوخی کا سنہ نہین معلوم ہوا۔ یہہ کارڈ اب نہین دکھائی دیتا ہے۔ ۲۔ ۱۳۰۸ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ مذکورہ بالا پیمانہ کا (رنگ مہر سرخ وضع مربع جسمین سرکار آصفیہ اور سنہ اور قیمت درج تھی اور مذکور الصدر زبانون مین ہدایتین لکھی تھین) جاری ہوا۔ آذر ۱۳۰۶ف ۱۳۱۴ف مین منسوخ ہوا۔ ۳۔ ۱۳۱۴ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ معمولی پیمانہ کا (جس پر عبارت انگریزی اور اردو مین لکھی ہے) جاری ہوا تھا۔ ۴۔ ۳۰ بہمن ۱۳۱۱ف کو جوابی پوسٹ کارڈ قیمتی نیم آنہ مثل مذکور الصدر جاری ہوا۔ ۵۔ ۵ اردی بہشت ۱۳۱۷ف کو پاؤ آنہ کا پوسٹ کارڈ چاکلیٹ خاکی رنگ کی مہر کا جاری ہوا۔

شرح محصول ٹپہ و رجسٹری و پارسل وغیرہ ذیل مین درج ہے۔

محصول خطوط جو ۱۲۸۰ف مین لیا جاتا تھا

نیم تولہ	از نیم تولہ تا یک تولہ	از یک تولہ تا ۲ تولہ	از ۲ تولہ تا ۳ تولہ	کیفیت
نیم آنہ	یک آنہ	دو آنہ	سہ آنہ	چار تولہ کے بعد اسکی شرائط پر ایک آنہ زاید لیا جاتا تھا

غرۂ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ سے اس محصول مین کسقدر تغیر ہوا		
تا دو تولہ	از دو تولہ تا سہ تولہ	کیفیت
ایک آنہ	دو آنہ	تین تولہ سے زاید کے لیے ہر تولہ ار مقرر ہوا۔

پوسٹ کارڈ		خط[۱]			کمر بند	رجسٹری	بہنگی جسکا وزن (۴۰) تولہ سے زاید ہو		
ایک ورقی	دو ورقی	وزن پون تولہ سے زاید نہ ہو۔	پون تولہ سے زاید لیکن یک نیم تولہ سے زاید نہ ہو۔	ہر زاید یک و نیم تولہ یا اُس کے کسرات کے لیے۔	ہر دس تولہ یا اُس کے کسرات کے لیے۔	خط پوسٹ کارڈ کمربند پارسل وغیرہ کے لیے۔	اگر وزن ۲۰ تولہ سے زاید نہ ہو۔	وزن ۲۰ تولہ سے زاید لیکن (۴۰) تولہ سے زاید نہ ہو۔	ہر ایک زاید (۴۰) تولہ یا اُس کے کسرات کے لیے۔
پاؤ آنہ	نیم آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	نیم آنہ	دو آنہ	چار آنہ	چھہ آنہ	دو آنہ

بہنگی جسکا وزن ۴۰ تولہ سے زاید ہو		رجسٹر شدہ اخبار[۲]			بیمہ صرف سرکاری امور کے لیے			
(۴۰) تولہ سے زاید لیکن (۴۸۰) تولہ سے زاید نہو۔	ہر ایک زاید (۴۰) تولہ یا اسکے کسرات کے لیے۔	اگر وزن ۶ تولہ تک ہو۔	زاید چھہ تولہ سے ۲۰ تولہ تک	ہر زاید ۲۰ تولہ یا اُس کے کسرات پر	ایک روپیہ یا اُس کے کسر پر	ایک روپیہ سے زاید دس روپیہ تک	دس روپیہ سے زاید پچیس روپیہ تک	ہر زاید پچیس روپیہ یا اُس کے کسر پر
تین روپیہ دو آنہ	چار آنہ	پاؤ آنہ	نیم آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	چار آنہ	چار آنہ

[۱] سابق مین خط جسکا وزن نیم تولہ سے زاید نہو نیم آنہ محصول لیا جاتا تھا لیکن بنظر آرام و آسایش عوام ۲۹ اردی بہشت ۱۳۱۴ف سے بجائے نصف تولہ کے پون تولہ تک نصف آنہ محصول مقرر ہوا۔ ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ جلد ۳۶ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ صفحہ ۹۵۔ لفافہ جات سرکاری نیم سرکاری اور پارسل وغیرہ بلا چسپان ٹکٹ جا سکتے ہین مگر اُس پر عبارت "کار سرکار عالی" اور عہدہ دار مجاز کی دستخط معہ عہدہ صاف ثبت ہونا چاہیے ورنہ محصول لیا جاتا ہے۔

[۲] ۲۶ خردادے ۱۳۱۸ف سے محصول مین حسب ذیل ترمیم ہوئی۔ ۱ جسکا وزن آٹھہ تولہ سے زاید نہو پاؤ آنہ۔ ۲۔ وزن ۸ تولہ سے زاید لیکن چالیس تولہ سے زاید نہو نیم آنہ۔ ۳۔ ہر زاید ۴۰ تولہ وزن یا اُس کے کسرات پر نیم آنہ (جریدہ ۴ بہمن ۱۳۱۸ف نمبر ۱ جلد ۴۰ صفحہ ۱۲۹ جزو اول۔

حسب فرمان اقدس مترشحہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۲۵ھ محصول خطوط و پارسل مین حسب ذیل تخفیف ہوئی۔

(جریدہ ۲۷ ؍ اردے سنہ ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۱۰)

۲۵ ؍ آبان سنہ ۱۳۱۶ف سے خط اور پارسل کا محصول حسب ذیل قرار دیا گیا۔

خطوط			پارسل		کیفیت
وزن ایک تولہ	وزن زائد از ایک تولہ تا [illegible] تولہ	[illegible]	ایک تولہ تا [illegible] تولہ	[illegible]	
نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	دو آنہ	

فہرست مقامات ٹپہ خانہ بلدہ و بیرون بلدہ۔

نمبر	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	نمبر	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	نمبر	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام
۱	صدر ٹپہ خانہ ۱؎	سنہ ۱۲۷۹ف	۵	بیگم بازار	۲۵ شہریور سنہ ۱۳۰۷ف	۹	قلعۂ گولکنڈہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۲	کباڈیگی گوڑہ ۲؎	سنہ ۱۲۹۷ھ سنہ ۱۲۹۱ف	۶	کاچی گوڑہ	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۰	یاقوت پورہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۳	اسٹیشن حیدرآباد	سنہ ۱۳۰۰ف	۷	حسینی علم	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۱	شاہ علی بنڈہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۴	کاروان ساہوکاران	یکم آبان سنہ ۱۳۰۷ف	۸	خیریت آباد	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۲	ترپ بازار ۴؎	اوایل ماہ امرداد سنہ ۱۳۱۱ف

۱؎ پتھر گٹی ۲؎ قریب سکندرآباد ۳؎ یہ ٹپہ خانہ سنہ ۱۳۱۲ف مین چین آبادی سکندرآباد مین منتقل ہوا۔

۴؎ اندرون احاطہ نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی۔

صدر تختہ اخراجات ٹپہ خانہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	[illegible]	نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	[illegible]	نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	[illegible]
۱	دفتر نظامت ٹپہ خانہ	[illegible]	۷۹	۳	صدر ٹپہ خانہ و ٹپہ خانہ بلدہ۔	[illegible]	۱۸۳	۵	متفرق الاونس و غیرہ	[illegible]	
۲	مہتممان صوبہ جات	[illegible]	۲۰	۴	ٹپہ خانجات اضلاع	[illegible]	[illegible]		جملہ میزان	[illegible]	[illegible]

تختہ آمدنی و اخراجات تعداد ٹپہ خانہ جات و قیام صدر مہتمم ٹپہ خانہ قلمرو سرکار عالی۔

نمبر	سال	نام عہدہ دار	تعداد ٹپہ خانہ جات	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۴ مہر سنہ ۱۲۷۹ف	نواب شہسوار جنگ بہادر	۱۲۵	[illegible]	[illegible]	آپ صدر مہتمم ٹپہ خانہ کے عہدہ پر متقرر ہوئے۔
۲	سنہ ۱۲۸۰ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۳	۲۰ تیر سنہ ۱۲۸۱ف	مسٹر چارلیس	″	[illegible]	[illegible]	
۴	سنہ ۱۲۸۲ف	″	۱۵۵	[illegible]	[illegible]	
۵	سنہ ۱۲۸۳ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۶	سنہ ۱۲۸۴ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۷	یکم خورداد سنہ ۱۲۸۵ف	میجر ہنری راک	۱۷۰	[illegible]	[illegible]	مسٹر چارلیس سررشتہ انعام میں منتقل ہو گئے
۸	سنہ ۱۲۸۶ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۹	۱۲ آذر سنہ ۱۲۸۷ف	مولوی سید محی الدین صاحب علوی	″	[illegible]	[illegible]	میجر ہنری راک خدمت مہتممی [illegible] منتقل ہو گئے
۱۰	سنہ ۱۲۸۸ف	″	۱۲۳	[illegible]	[illegible]	
۱۱	سنہ ۱۲۸۹ف	″	۱۷۲	[illegible]	[illegible]	ماخوذ از نظم و نسق۔

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	[illegible]	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲	یکم مہر سنہ ۱۲۹۰ ف	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۷۰	[illegible]	[illegible]	انکے ساتھ مولوی سید محی الدین صاحب علوی کا خدمت صدر تعلقداری صوبہ غربی بیدر پر تبادلہ ہوا۔
۱۳	سنہ ۱۲۹۱ ف	"	۱۸۱	[illegible]	[illegible]	
۱۴	سنہ ۱۲۹۲ ف	"	۱۸۲	[illegible]	[illegible]	
۱۵	سنہ ۱۲۹۳ ف	"	۱۸۱	[illegible]	[illegible]	
۱۶	سنہ ۱۲۹۴ ف	"	۱۸۱	[illegible]	[illegible]	
۱۷	سنہ ۱۲۹۵ ف	"	۱۸۵	[illegible]	[illegible]	
۱۸	سنہ ۱۲۹۶ ف	"	۱۸۶	[illegible]	[illegible]	
۱۹	سنہ ۱۲۹۷ ف	"	۱۹۰	[illegible]	[illegible]	
۲۰	سنہ ۱۲۹۸ ف	"	۱۹۱	[illegible]	[illegible]	
۲۱	سنہ ۱۲۹۹ ف	"	۱۸۹	[illegible]	[illegible]	
۲۲	سنہ ۱۳۰۰ ف	"	۱۸۹	[illegible]	[illegible]	
۲۳	سنہ ۱۳۰۱ ف	"	۱۹۴	[illegible]	[illegible]	
۲۴	سنہ ۱۳۰۲ ف	"	۱۹۵	[illegible]	[illegible]	آپکے عہد میں صدر مہتمم ٹپہ کا عہدہ بناظم ٹپہ خانہ قرار پایا۔
۲۵	سنہ ۱۳۰۳ ف	"	۱۹۷	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	تعداد ٹپہ خانہ جات	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۶	سنہ ۱۳۰۴ ف	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۹۹	[illegible] ۱۲۱/۱۱/	[illegible] ۹/۹/	
۲۷	سنہ ۱۳۰۵ ف	"	۲۰۶	[illegible] ۴/۶/	[illegible] ۴/۲/	
۲۸	۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۶ ف	مسٹر سی لاڈرز	۲۰۷	[illegible] ۵/۸/	[illegible] ۱۵/۱/	سنہ ۱۳۰۶ ف مین مولوی محمد عبدالکریم صاحب ناظم ٹپہ خانہ کو سالم تنخواہ پر وظیفہ ہوا اور مسٹر لاڈرز کا بستہ [illegible] حالی اور علاوہ [illegible] کلدار [illegible] پر تقرر ہوا۔
۲۹	سنہ ۱۳۰۷ ف	"	۲۱۴	[illegible] ۳/۲/	[illegible] ۵/۷/	
۳۰	سنہ ۱۳۰۸ ف	"	۲۲۳	[illegible] ۸/۱/	[illegible] ۱/۱۰/	
۳۱	سنہ ۱۳۰۹ ف	"	۲۴۱	[illegible] ۱۲/۴/	[illegible] ۶/۵/	
۳۲	سنہ ۱۳۱۰ ف	"	۲۳۹	[illegible]	[illegible]	
۳۳	سنہ ۱۳۱۱ ف	"	۲۴۱	[illegible]	[illegible]	
۳۴	۸ امہر سنہ ۱۳۱۲ ف	مولوی محمد صدیق صاحب	۲۴۸	[illegible]	[illegible]	مسٹر سی لاڈرز کے ولایت روانہ ہونے سے مولوی محمد صدیق صاحب [illegible] منصرم کے طور پر نظامت ٹپہ کا جائزہ لیا۔ منجملہ دو سو ترپن ٹپہ خانہ جات کے ۱۲ بلدہ و بیرون بلدہ مین ہین۔
۳۵	سنہ ۱۳۱۳ ف	"	۲۵۳	[illegible] ۶/۶/	[illegible] ۵/	
۳۶	سنہ ۱۳۱۴ ف	"	۲۵۴	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۲/	
۳۷	سنہ ۱۳۱۵ ف	"	۲۶۸	[illegible] ۵/۵/	[illegible] ۸/۷/	
۳۸	سنہ ۱۳۱۶ ف	مسٹر ناکس ہیومن	۲۶۷	[illegible]	[illegible]	۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ ف کو مستقل طور پر عہدہ نظامت ٹپہ خانہ کا جائزہ لیا اور یہ ۵ سال کے لیے مقرر ہوئے انکی تنخواہ [illegible] کلدار مقرر پائی۔

پوسٹ آفس و ٹیلیگراف علاقہ سرکار عظمت مدار واقع ملک نظام۔

قیام پوسٹ آفس چادرگھاٹ

۱۸۳۸ء ۱۲۵۴ھ مین برٹش پوسٹ آفیس کا پتہ لگتا ہی کہ وہ رزیڈنسی چادرگھاٹ مین موجود تھا۔ لیکن تاریخ قیام ٹپہ خانہ معلوم نہ ہو سکی کہ وہ رزیڈنسی مین کب قایم ہوا۔ ۱۸۵۵ء ۱۲۷۲ھ مین ریزیڈنسی کمپونڈ سے اٹھکر چادرگھاٹ مین عابد کی شاپ کے قریب قایم ہوا۔ اس کے بعد وہان سے ایک اور مکان مین منتقل ہوا۔ اور چند سال کے بعد وہان سے اٹھکر نواب محسن الملک کی کوٹھی کے قریب (رزیڈنسی روڈ جس بنگلہ مین مسٹر ہیرمزجی وکیل رہا کرتے تھے) ۱۹ مارچ ۱۸۹۶ء ۱۳۱۳ھ کو اٹھ آیا۔ اور اب اسی کوٹھی مین ہی۔ یہہ کوٹھی دوسا بہائی چینائی کی ہی۔

ٹپہ بکس واقع پتھرگٹی

انگریزی ٹپہ بکس قریب دیوڑہی نواب مکرم الدولہ مرحوم واقع پتھرگٹی پر نصب تھا۔ چند سال تک رہا لیکن اس کے عزل و نصب کے سنہ کا ٹھیک طور پر پتہ نہین چلتا۔ صرف اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ۱۳۰۶ھ تک یہان موجود تھا جو محمد عبدالکریم صاحب ناظم ٹپہ خانہ سرکار عالی کے زمانہ مین اٹھادیا گیا۔

افضلگنج پوسٹ آفیس

افضلگنج پوسٹ آفیس اوایل ۱۸۶۸ء ۱۲۸۴ھ مین امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم دسمبر ۱۸۶۸ء ۱۲۸۵ھ کو مستقل طور پر قایم ہوا اور وہ اب تک موجود ہی۔

رزیڈنسی پوسٹ آفیس

یکم جولائی ۱۹۰۱ء ۱۳۱۹ھ کو ٹیلی گرام آفس کے متصل پوسٹ آفس امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۲ء ۱۳۱۹ھ کو مستقل طور پر قایم ہو گیا۔

منی آرڈر

یکم جنوری ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ سے پوسٹ آفیس مین منی آرڈر کا طریقہ جاری ہوا۔

وی۔ پی

یکم دسمبر ۱۸۸۱ء ۱۲۹۹ھ سی پوسٹ آفس مین۔ ویلیو۔ پی۔ ایبل۔ کا طریقہ جاری ہوا۔

سکہ عالیہ اور انگریزی کا لین دین

ابتدا ار قیام پوسٹ آفیس سے عالی اور انگریزی سکہ ان دونون کا لین دین پوسٹ آفیس مین ہوا کرتا تھا لیکن یکم جنوری ۱۸۹۶ء ۱۳۱۳ھ سے عالی سکہ کا لین دین موقوف ہوا۔ صرف برٹش سکہ مین لین دین جاری ہوا۔

تقسیم خطوط

یکم اپریل ۱۹۰۴ء ۱۳۲۲ھ سے اندرون بلدہ اور افضلگنج وغیرہ مین بجائے ایک وقت خطوط وغیرہ تقسیم ہونیکے صبح اور مغرب کے چار بجے دو وقت تقسیم ہونے شروع ہوئے۔

یکم دسمبر ۱۹۰۷ء ۱۳۲۵ھ سے بعد مغرب تیسری ڈلیوری اندرون و بیرون بلدہ مین شروع ہوئی۔ اور ۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ھ سے یہہ طریقہ موقوف ہوا۔ بعد یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے حسب سابق شب کو خطوط تقسیم ہونا شروع ہوئے۔

ٹیلیگراف

ماہ فروری سنہ ۱۹۰۰ء ۱۳۱۷ھ مین ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپریل پوسٹ آفیس مین بغرض سہولیت کاروبار قایم کی گئی ۔

سیونگ بنک

یکم اپریل سنہ ۱۸۸۲ء ۱۲۹۹ھ کو امپریل پوسٹ آفیس مین سیونگ بنک قایم ہوا ۔

فہرست ٹپہ خانہ جات انگریزی جو حیدرآباد رزیڈنسی اور سکندرآباد مین واقع ہین ۔

شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	کیفیت
۱	چادر گھاٹ	۴	اسٹیشن بلدہ	۷	جیمس بازار سکندرآباد	ان ٹپہ خانون کا تعلق مدراس سے ہے ۔
۲	رزیڈنسی بلدہ	۵	خیریت آباد	۸	سائیرلس لائین سکندرآباد	
۳	افضلگنج	۶	ہیوزسٹون	۹	رجمنٹ بازار سکندرآباد	

مندرجۂ صدر وہ ٹپہ خانہ ہین جو بیرون بلدہ اور سکندرآباد مین قایم ہین ۔ لیکن ان ٹپہ خانون کے علاوہ اضلاع پر بھی ٹپہ خانہ قایم ہین ۔ اور اُنکا تعلق بھی جداگانہ ہے ۔ یعنی کسی کا تعلق مدراس سے ہی اور کسی کا ناگپور سے ہی اور کسیکا بمبئی سے ہے جسکی تفصیلی کیفیت تختہ مندرجۂ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگی ۔

اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی مین جہان جہان برٹش پوسٹ آفیس موجود ہین اُن کے نام درج ذیل ہین

نام ٹپہ خانہ	علاقۂ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علاقۂ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع
ترمل گیری	مدراس	نامعلوم	اطراف بلدہ	جالنہ پور	ناگپور	نامعلوم	اورنگ آباد
بلوارم	"	"	"	کنٹر		"	"
بوین پلی	"	"	"	پیٹھن	ناگپور	"	"
اورنگ آباد	ناگپور	سنہ ۱۸۶۹ء	اورنگ آباد	پربھنی		"	پربھنی
چھاونی اورنگ آباد	"	نامعلوم	"	ہنگولی	"	"	"

نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع
مالنوت	ناگپور	سنہ ۱۸۷۴ یا ۱۸۷۵ء	پربھنی	ہس پیٹھ	.	نامعلوم	.
پڑتور	”	سنہ ۱۸۷۶ء	”	نگریکل	مدراس	”	نلگنڈہ
گنگاکہیڑ	”	سنہ ۱۸۷۴ یا ۱۸۷۵ء	”	کرسٹنا	”	”	رائچور
سیلو	”	نامعلوم	”	اندپور	.	”	.
پرلی	.	”	بیڑ	یرمس	.	”	رائچور
انبڑ	.	”	اورنگ آباد	گلبرگہ	مدراس	”	گلبرگہ
مکتھل	مدراس	”	محبوب نگر	شاہ آباد	”	”	محبوب نگر
ناندیڑ	ناگپور	سنہ ۱۸۷۰ء	ناندیڑ	واڈی	”	”	گلبرگہ
نارائن پیٹھ	مدراس	نامعلوم	محبوب نگر	عثمان آباد	.	”	عثمان آباد
رائچور	”	”	رائچور	لاتور	.	”	”
رائچور کیانٹونمنٹ	”	”	”	یلندو	مدراس	ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء	ورنگل
لنگسگور	”	”	”	یادگیر	”	نامعلوم	گلبرگہ
ہمناباد	”	”	گلبرگہ	وندلی	”	”	رائچور
جانم پیٹھ	”	”	محبوب نگر	نظام آباد (اندور)	”	”	نظام آباد
						جملہ شمار (۳۸)	

ٹیلیگراف آفس چادرگھاٹ

ماہ جون یا جولائی سنہ ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۳ھ میں بمقام چادرگھاٹ (بہ سبب کاروبار برٹش گورنمنٹ) ٹیلیگراف آفس قایم ہوا۔ موجودہ ٹیلیگراف آفس کی تعمیر کا سنہ ۱۸۷۱ء مطابق ۱۲۸۸ھ ہی اور یہی سنہ عمارت پر لکھا ہوا ہی۔ اور ماہ فروری سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ میں بسبب سہولیت کاروبار ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپریل پوسٹ آفیس چادرگھاٹ میں قایم کی گئی۔

دیگر

۶ مئی ۱۸۸۶ء ۱۳۰۳ھ کو اورنگ آباد مین تار برقی کا سلسلہ جاری ہوا۔
علاوہ ریلوے اسٹیشنون کے ممالک محروسہ سرکار عالی مین حسب ذیل ۹ تار افس ہین۔

نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع
چادرگھاٹ رزیڈنسی سکندر آباد۔	حیدر آباد ؍	بلارم اورنگ آباد	ضلع اطراف بلدہ اورنگ آباد	چھاونی اورنگ آباد ہنگولی	اورنگ آباد پربھنی

اسکے علاوہ اور مقامات پر بھی ٹیلیگراف آفس فوجی ضرورت یا سہولت تجارت کی وجہ سے قایم ہین مگر ہمکو اُن کے حالات باوجود کوشش معلوم نہ ہوسکے۔

تعلیمات

قدیمی ۔۔

مہاراجہ چندو لال پیشکار اور نواب سراج الملک مدارالمہام کے عہد مین قلمرو نظام کے اندر سرکار عالی کیجانب سے تعلیمات کا کیا انتظام تھا۔ اِسکا باوجود تلاش ٹھیک طور پر پتہ نہ چلا۔ مگر ظاہر ہی کہ اُس زمانہ مین خانگی مدارس مکتب وغیرہ ہونگے۔ انکا نشان تو اس زمانہ سے پہلے بھی ملتا ہی مگر ہم انکا ذکر کرنا نہین چاہتے۔ لیکن پہلے انگریزی اسکول کی بنیاد چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے ۱۸۳۴ء ۱۲۵۰ھ مین ڈالی اسکے بعد ایک رومن کیتھولک اسکول کھولا گیا۔ نواب نیرالملک کے عہد وزارت مین نواب فخرالدینخان شمس الامرائے ثانی نے غریب لڑکون کی تعلیم کے لیے اپنی دیوڑھی مین مدرسہ قایم کیا اور چادرگھاٹ مین انگریزی تعلیم کے لیے گرامر اسکول قایم ہوا اُسکا زمانہ بھی اسکے قریب قریب ہی صیغہ تعلیمات قایم ہونیسے پہلے نواب سالارجنگ اعظم مدارالمہام نے سرکاری طور پر مدرسہ دارالعلوم قایم کیا لیکن ۱۲۸۶ء مین سرکاری طور پر صیغہ تعلیمات قایم ہوا جس سے وقتاً فوقتاً انتظام مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اور اسکے ساتھ ہی تعلیم مین ترقی ہوئی۔ ذیل مین ہم سرکاری و غیر سرکاری مدارس کا حال حسب موقع بیان کرینگے۔

انتظامی حالات

۱۲۶۹ف ۱۲۷۶ھ مین حسب الحکم سرکار عالی قلمرو آصفیہ مین بچون کی تعلیم کی غرض سے ہر ضلع مین دو مدرسے قایم ہوے اور ہر مدرسہ کے ماہانہ اخراجات کے لیے ماہ ۵ اور ہو ۱۵ روپے منظور ہوے۔ امتحان کا یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ

تحصیلدار اور پٹیل پٹواری طلبا کا سالانہ امتحان لے لیا کرین مقامی ضروریات کے لحاظ سے رعایا کے قایم مقامی کو تعلیمی معاملات مین اختیارات دینا گورنمنٹ کی نہایت بیدار مغزی اور ترقی کہی جا سکتی ہے اسکے سوا اُسوقت کے مناسب بھی یہی تھا۔

۱۲۷۸ف / ۱۲۸۵ھ مین صیغہ تعلیمات محکمہ مالگذاری کے تحت مین دیا گیا۔ اور مدرسین کی عزل و نصب کے پورے اختیارات محکمہ مذکور ہی کے ہاتھ مین رہے۔ مدرس کے مقرر کرنیکی نسبت یہہ شرط لگائی گئی کہ وہ مدرسہ دارالعلوم کا سند یافتہ ہو۔ مہتمم تعلیمات علاقہ سرکار عالی کی خدمت پر سب سے پہلے مولوی حافظ صدر الاسلام صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ ۲۸۔ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ م ۳۔ شہریور ۱۲۸۱ف مین علاقہ سرکار عالی کی مہتمم مدارس کی خدمت پر بمواجب ۱۲۰۰ روپیہ ڈبلیو۔ ایچ ولکنسن مقرر ہوئے۔ اُس سنہ مین اضلاع کے مدرسون کی تعداد ۱۲۵ تھی۔

۱۲۷۹ف / ۱۲۸۶ھ مین مسٹر شانڈر انگلیزی کیولر اسکول چادرگھاٹ اور مسٹر ولکنسن کا خدمت ہیڈ ماسٹری پر تقرر ہوا اور مدرسین کی تعلیم پانیکی غرض سے نارمل اسکول قایم ہوا۔

۱۲۸۳ف / ۱۲۹۰ھ سے طلبا کا امتحان بجائے زبانی کے تحریری مقرر ہوا۔ اور اس ذریعہ سے وہ دقتین رفع ہوگئین جو زبانی امتحان مین ممتحنون کو پیش آتی تھین ۱۲۸۴ف / ۱۲۹۱ھ مین مدارس اضلاع کی تفتیش کے لیے سرکار عالی نے انسپکٹر مقرر کیے اسکے ایک سال بعد ۱۲۸۵ف / ۱۲۹۲ھ مین یہہ حکم جاری کیا گیا کہ اضلاع کے طالب العلمون سے ۲ر ماہوار فیس لیجائے پھر ۱۲۸۶ف / ۱۲۹۳ھ مین حکم ہوا کہ اگر کوئی منصبدار سرکاری مدرسہ مین تعلیم پائے تو اُس سے بلحاظ آمدنی فیصدی عالہ روپیہ کے حساب سے فیس لیجائے۔

اسکے بعد گورنمنٹ نے صیغہ تعلیمات کو محکمہ مالگذاری سے علحدہ کرکے معتمدی متفرقات کے ماتحت کردیا۔ دفتر مذکور کے شکست ہونیکے بموجب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ م ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف کو معتمدی تعلیمات مقرر ہوئی۔ اور مولوی سید حسین بلگرامی (عماد الملک) اسکے ناظم مقرر ہوئے۔ ۱۳۰۱ف / ۱۳۰۹ھ سے قلمرو سرکار عالی مین ملکی امتحان کا قاعدہ جاری ہوا۔ اس سے پہلے یہہ امتحان مدراس یونیورسٹی کیجانب سے لیا جاتا تھا۔ اور ۲ سال کے بعد شہر مین جسکی آبادی دس ہزار یا اس سے زاید تھی۔ ایک ایک انگلیزی کیولر مڈل اسکول اور ہر صوبہ مین ایک ایک ہائی اسکول قایم کیا گیا۔ اور تمام ریاست کو ۵ حلقون مین تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ مین

انسپکٹر اور صدر مہتمم کا تقرر ہوا سنہ ۱۲۹۳ ف تک مدارس کے ترتیب اور نظام کا کوئی باقاعدہ طریقہ سر رشتہ تعلیمات مین نہین تھا۔ صرف منتظمین مدارس اپنے مدرسون کے نام بلا لحاظ تعلیمی حیثیت کے کالج ہائے اسکول مڈل اسکول پرائمری اسکول جو چاہتے تھے رکھ لیتے تھے۔

حسب جریدہ مورخہ ۲۹ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف م ۱۳ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ سے صیغہ تعلیمات معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین ہو گیا اور نواب عماد الملک ناظم تعلیمات بدستور اپنی خدمت پر قایم رہے۔ لیکن سنہ ۱۳۱۶ ف مین بعد وظیفہ یابی نواب عماد الملک ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ بیرسٹر اٹ لا انصرم انڈر سکرٹری مجلس وضع قوانین سرکار عالی کا ناظم تعلیمات پر منصرمانہ تقرر بذریعہ جریدہ (جلد ۳۳ نمبر ۲۴) ۵ مہر سنہ ۱۳۱۶ ف عمل مین آیا۔ اور ۱۶ شہریور سنہ ۱۳۱۰ ف کو نظامت کا جائزہ لیا۔ سنہ ۱۳۱۶ ف مین علاوہ اخراجات سابق کے چار لاکھ روپیہ سالانہ کا اور اضافہ کیا گیا۔

تختہ تعلیمات۔ تعداد مدارس۔ تعداد طلبا۔ اور اخراجات سالانہ سنہ ۱۲۸۱ ف لغایت سنہ ۱۳۱۶ ف تک عنوان ہذا کے ساتھ ناظرین کو کسی دوسرے مقام پر نظر آئیگا۔ اور تختہ جات آمدنی و اخراجات و طلبا پاس شدہ کا و تعطیلات وغیرہ آخر مین شامل ہے۔

ہم ذیل مین سرکاری اور امدادی مدارس کے مختصر حالات درج کرتے ہین ان سے تعلیم کی مجمل کیفیت معلوم ہو سکیگی

دار العلوم

۲۰ رجب ۱۲۷۲ھ م ۷ مارچ ۱۸۵۶ع کو اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ میرزا علی محمد خان اور نواب معتمد الدولہ اس مدرسہ کے خاص مہتمم مقرر ہوئے اور منشی شیخ علی صاحب منصبدار اور مسٹر ہنری براؤن اور مسٹر جمشید جی اسکے رکن قرار پائے انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ تلنگی۔ اور مرہٹی زبانون کی تعلیم اس مدرسہ مین شروع ہوئی۔ افتتاح کے دن مدرسہ مین ۱۳۰ طلبا نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا۔ اور سنہ ۱۲۹۰ ف مین مدرسہ مذکور کی خدمت پر مولوی تاج الدین صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ اور اسی زمانہ مین سید وجیہ الدین احمد قادری مدراسی صدر مہتمم اور مولوی زین العابدین خانصاحب صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اسکے بعد مولوی سید عبد العلی صاحب والہ کا تقرر صدر مدرس کی خدمت پر ہوا سنہ ۱۳۰۳ ف مین مولوی سید وجیہ الدین احمد صاحب قادری اپنی خدمت صدر مہتممی سے کنارہ کش ہوئے سنہ ۱۳۰۴ ف مین نواب محمد سعید خان صاحب ساکن کلکتہ صدر مہتممی کی خدمت پر مامور ہوئے مگر ہجرت کے شوق نے

انھین یہان زیادہ نہ رہنے دیا اور ۱۳۱۰ھ مین اپنی خدمت سے استعفا دیکر نواب صاحب مدینہ طیبہ تشریف لیگئے

مولوی الٰہی بخش صاحب عظیم آبادی جو پہلے مدرسہ دینیات کے صدر مدرس تھے وہ اس عرصہ مین دار العلوم کے صدر مدرس مقرر ہوئے - اور ۱۲ رجب ۱۳۱۶ھ م ۲۲ دے ۱۳۰۸ ف کو مولوی صاحب موصوف مستقل طور پر مدرسہ کے صدر مہتمم مقرر ہوئے اُسوقت سے آج (۱۳۱۸ ف) تک مدرسہ مذکور انھین کی نگرانی مین ہے - نواب محمد سعید الدین صاحب کے زمانہ کی یہہ بات بھی قابل یادگار ہے کہ انھون نے تحریک کرکے ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء سے منشی عالم سے لیکر مولوی فاضل کے امتحان کے لیے مدرسہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے کرادیا لیکن ۱۳۱۶ ف ۱۳۲۴ھ مین پنجاب یونیورسٹی سے اسکا تعلق علحدہ کرکے زیر نگرانی سررشتہ تعلیمات سرکار عالی کردیا گیا اور اب تقرر نصاب اور امتحانات وغیرہ ناظم تعلیمات سرکار عالی سے تعلق رکھتے ہین (جلد ۲۲ نمبر ۱۴ مطبوعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مشیر دکن) ۱۳۱۵ ف مین عہ ۱۵ روپے مدرسہ کے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے ۱۳۱۴ ف مین مدرسہ مذکور مین ۳۲ جماعتین تھین جسمین ۸۲۵ طلبا تعلیم پاتے تھے اور مدرسین کی تعداد ۳۰ تھی - ان کی تفصیل یہہ ہے - صدر مہتمم ایک - ناظم ایک - مدرسین عربی وفارسی ۲۳ - خوشنویس ایک - قاری ۲ - انگریزی ماسٹر ۲ جملہ ۳۰ - پاس شدہ طلبا کا نقشہ نمبر ۳۲ ملاحظہ ہو -

حیدرآباد کا یہہ مشہور اور معزز مدرسہ ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء مین نواب سر سالار جنگ اعظم کی ڈیوڑھی مین قایم ہوا - نواب میر لایق علیخان مرحوم سالار جنگ ثانی نواب میر سعادت علیخان مرحوم منیر الملک - مہاراجہ کشن پرشاد بہادر (موجودہ پیشکار و مدار المہام) اور راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت بہادر - اس مدرسہ کے ابتدائی اور مشہور طالب العلمون مین ہین - ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۷ء مین یہہ مدرسہ مذکور دیوان کی ڈیوڑھی سے رسیڈنسی کوٹھی واقع بازار مین گوڑہ مین منتقل کیا گیا - اور ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ م ۸ اپریل ۱۸۸۰ء کو معززین اور شرفا کے لڑکون کی تعلیم کے لیے یہہ مدرسہ عام کردیا گیا - اسکے سالانہ اخراجات بمد ہواز جمعیت بابتہ ۱۳۱۵ ف للعہ ۱۵ روپیے ہین -

۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء مین سٹی انگلش اسکول اور چادرگھاٹ ورناکیولر اسکول اسمین ملادئے گئے - اور مسٹر الیف نساؤ اس نئے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے - ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ م ۲۶ ...

مدارس یونیورسٹی مدرسہ کا نام حیدرآباد کالج رکھا گیا۔ ۱۲۹۸ھ ۱۸۸۱ء کو کالج مین: ایف۔اے۔ اور بی۔اے۔ کے درجے قایم ہوئے اور مدارس یونیورسٹی کی تعلیم ان درجون مین موجانی قرار پائی۔ کالج کے سب سے پہلے پرنسپل ڈاکٹر اگھور ناتھ صاحب ہین۔ ڈاکٹر صاحب سنہ مذکور مین پرنسپل کی خدمت پر مامور ہوئے تھے مگر اب انھون نے وظیفہ لے لیا ہے۔ سنہ ۱۳۰۴ھ ۱۲۹۶ف کو کالج مذکور مدرسہ عالیہ مین ضم کر دیا گیا۔ یا یون کہو کہ مدرسہ عالیہ کالج مین ملا دیا گیا۔ اور دونون کا نام بجائے حیدرآباد کالج۔ یا مدرسہ عالیہ کے نظام کالج رکھا گیا۔ کالج مین بی۔اے تک بدستور تعلیم قایم رہی حقیقی موازنہ کی رو سے سنہ ۱۳۱۵ف مین [illegible] روپے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے۔

پہلے کالج کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا کوئی انتظام نہ تھا مگر ۲۶ شوال سنہ ۱۳۰۷ھ ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۰ء کو طلبا کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا افتتاح ہوا۔ اور انمین رہنے والے طلبا سے ماہانہ اخراجات کیلیے [illegible] لینا قرار پایا۔ اب بجائے [illegible] کے ہر طالب علم سے [illegible] لیے جاتے ہین۔

۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز دو شنبہ کو کالج مین کنڈر گارڈن کی تعلیم کیلیے زنول کوٹھی مین ایک شاخ قایم ہوئی۔ بی بی انگلستہ سیرین مرحج اور آسیہ بیگم مدرسہ کے صدر مدرسہ قرار پائین اور فی طفل [illegible] ماہوار فیس مقرر ہوئی۔ اس مدرسہ مین قرآن شریف۔ عقاید۔ فقہ۔ اور نماز پڑھنا لازمی قرار دیا گیا۔ ۶ مہر سنہ ۱۳۱۶ف (جلد ۳۸ نمبر ۵۳ ۳۰ آبان سنہ ۱۳۱۶ف از جریدہ) مین کالج کا تعلق دفتر نظامت تعلیمات سے منقطع کر کے مجلس انتظامی کے تفویض کیا گیا صدر نشین نواب معین المہام وزیر عدالت و امور عامہ اور ارکان حسب ذیل مقرر ہوئے معتمد سرکار عالی صیغہ تعلیمات۔ مسٹر محمد اکبر نذر علی حیدری منصرم معتمد فینانس ناظم صاحب تعلیمات۔ نواب نظامت جنگ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت۔ اس کالج کے متعلق ایک لائبریری بھی ہے جو سنہ ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۲ء مین قایم ہوئی اور اُسکا ہاؤس میموریل لائبریری ہے۔

سٹی ہائی اسکول یا مدرسہ فوقانیہ

اسکو مدرسہ فوقانیہ بھی کہتے ہین۔ یہہ پہلے سے انگلش اسکول کے نام سے پتھر گٹھی پر قایم ہوا۔ بعد مین اسکا نام سٹی ہائی اسکول رکھا گیا۔ اسکی بنا سنہ ۱۲۸۷ھ ۱۲۸۰ف سے ہے سب سے پہلے اسکے ہیڈ ماسٹر بی۔ ایف شا نظر مقرر ہوئے تھے۔ آجکل مسٹر اے۔ راس۔ اس خدمت پر ہین حقیقی موازنہ کی رو سے مدرسہ کے سالانہ اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف مین [illegible] ہوئے۔

انجنیرنگ کالج

۷۔ رمضان ۱۲۸۷ھ یکم دسمبر ۱۸۷۰ء کو یہہ کالج قایم ہوا۔ اور مسٹر ولکنسن ۳۰۔ اردی بہشت ۱۲۸۰ف کو ۸۰۰؍ روپیہ مواجب پر اسکے صدر مدرس مقرر ہوئے لیکن جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کی روسے ہمیشہ کے لیے اسکا خاتمہ ہوگیا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ نظام گورنمنٹ کیجانب سے تعلیم پائے (تکمیل کیلیے) طلبا پونہ۔ مدراس وغیرہ بھیجے جائین۔ اب ہر سال ۲ طالب علم یہان سے تعلیم کے لیے بھیجے جاتے ہین۔ اسکا انتظام معتمد صاحب تعمیرات کے متعلق ہے۔

کالج مذکور کی تعلیم یافتہ آجکل علاقہ سرکار عالی مین جو معزز خدمات کو انجام دیتے رہی ہین انکے نام ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	عبدالرحیم صاحب	شریک معتمد مال	۶	مرزا مہدیخان صاحب کوکب	ناظم مردم شماری تھے وظیفہ ہوگیا
۲	عبدالقادر صاحب	صوبہ دار گلبرگہ تھے وظیفہ ہوا	۷	مرزا محمد علیخان صاحب	اول تعلقدار ناندیڑ تھے
۳	راجہ للتا پرشاد صاحب	اسسٹنٹ سالارجنگ سے ایکا تعلق تھا	۸	فنیو پرشاد صاحب	وکیل تھے انتقال کرگئے
۴	میر کاظم علی صاحب	معتمد تعمیرات تھے وظیفہ ہوگیا	۹	وینکٹ شاستری صاحب	مدرس ریاضی مدرسہ عالیہ
۵	آغا شیخ محمد صاحب	اول تعلقدار تھے انتقال ہوگیا			

اسکول چادرگھاٹ

اسکو گلوریا ہائی اسکول بھی کہتے ہین ۱۲۸۷ف مطابق ۱۲۹۴ھ مین اسکی بنیاد بمقام چادرگھاٹ پڑی۔ اور ڈاکٹر اگھورناتھ صاحب پرنسپل مسٹر شناٹہ پروفیسر اور مسٹر گلوریہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ یہہ اسکول چادرگھاٹ مین کندہ سامی کے باغ کے اندر واقع ہے ۱۳۱۵ف مین اسکے کل اخراجات پر [illegible] روپیے صرف ہوئے۔

رزیڈنسی اسکول

یہہ اسکول ۱۸۶۹ء مطابق ۱۲۸۶ھ مین اندرون حدود رزیڈنسی (متصل کلاک ٹاور) برٹش گورنمنٹ کیطرف سے قایم ہوا۔ اور سرکار عالی سے بھی ۱۰۰؍ روپیہ ماہانہ بطور امداد مقرر ہوئے لیکن ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ کو بالکل سرکار عالی کے حوالہ کردیا گیا اب اسکی امداد ۵۰۰؍ روپیہ ماہانہ سرکار عالی سے ہوتی ہے۔

سیول سروس کلاس

حیدرآباد کے معزز نوجوانون کی خاص تعلیم کے لیے ۲۰ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ م یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء کو چادرگھاٹ مین سیول سرویس کلاس قایم ہوا۔ اور ۱۳۰۸ھ م ۱۸۹۱ء تک قایم رہا۔ اس اثنا مین متعدد سیولین مال۔ عدالت۔ کوتوالی۔ اور انجنیری مین کافی لیاقت حاصل کرکے سرکار عالی کی خدمت کیلیے تیار ہوئے۔ اور مناسب خدمتین انہین دیگئین۔ خدا معلوم کس وجہ سے یہہ کلاس توڑ دیا گیا تھا۔ اسوقت کے کامیاب شدہ طلبک کے نام درج ذیل ہین اوائل ماہ جنوری ۱۹۰۶ء م ماہ اسفندار ۱۳۱۶ ف مین پھر کھولا گیا۔

بابتہ ۱۸۸۶ء

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	سعادت خانصاحب	سنیر مددگار اول۔	۸	وحیدالدین صاحب	سوم تعلقدار۔
۲	حبیب الدینصاحب	مددگار محاسب۔	۹	اعجاز حسین صاحب	سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس
۳	رستم جی فرودون جی صاحب	برار مین کمشنر ہین۔	۱۰	سید احمد اللہ صاحب	دوم تعلقدار۔
۴	لچھمی کانت صاحب	دوم تعلقدار تھے انتقال کرگئے	۱۱	سید محمد صاحب رضوی	مددگار انسپکٹر جنرل رجسٹریشن
۵	سید اسد اللہ صاحب	مددگار مہتمم بندوبست ہین	۱۲	گوبند نایک صاحب	مددگار فینانس۔
۶	مشید الدینصاحب	ایضاً	۱۳	سید عباس حسین صاحب	اسسٹنٹ کمشنر کروڑگیری
۷	رنگا رڈی صاحب	مددگار ناظم کوتوالی ضلاع تھے انتقال ہوا۔	۱۴	محمد علی صاحب۔	اول تعلقدار عادل آباد۔
			۱۵	فصیح الدین احمد صاحب	اول تعلقدار۔

بابتہ ۱۸۸۸ء

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	فرامجی صاحب	دار الضرب کے مقدمہ مین علحدہ کیے گئے	۶	رستم جی صاحب	•
۲	محمد صدیق صاحب	مددگار ناظم ٹپہ خانہ۔	۷	سید محمد علیصاحب	•
۳	عبد المجید صاحب	مددگار فینانس۔	۸	سید ذاکر صاحب	تحصیلدار
۴	گوپال راو صاحب	نائب مددگار بندوبست	۹	وینکٹ راو صاحب	تحصیلدار
۵	خورشید جی صاحب	سوم تعلقدار۔			

پیمایش کا انجنیرنگ اسکول

۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ م ۲۱ خورداد ۱۲۹۷ف کو سرکار عالی کی منظوری سے ہنمکنڈہ مین پیمایش کا مدرسہ قایم ہوا۔ اور پھر وہان سے ۱۳۱۶ھ مین حیدرآباد منتقل کیا گیا۔ اور اسوقت تک بدستور قایم ہی۔

بلدہ زنانہ اسکول۔

رمضان ۱۳۰۵ھ م جون ۱۸۸۸ء مین اس مدرسہ کا افتتاح ہوا ۱۹۰۴ء مین اس مدرسہ مین ۵ لڑکیان تعلیم پاتی تھین اُنمین صرف تین ہندو تھین باقی مسلمان۔ یہہ مدرسہ سرکاری ہی۔ اور ہر درجہ کی فیس مقرر ہی۔ مدرسہ ایک یورپین لیڈی کے تحت مین اچھی حالت مین ہی۔ یہہ پہلے نامپلی مین تھا۔ اب اسٹیشن کے قریب حسین لقا بائی کے باغ مین واقع ہی۔

نارمل اسکول

نارمل اسکول جو ۱۳۰۲ھ مین توپ کے سانچہ کے پاس قایم ہوا تھا۔ مدرسہ دار العلوم مین ضم کیا گیا۔ بعد چندے گلبرگہ مین اُردو کا۔ اور ورنگل مین تلنگی کا مدرسہ کھولا گیا۔ اور اورنگ آباد مین مرہٹی کا مدرسہ کھولے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ مگر مدرسہ جاری نہین ہوا ۱۲۹۸ف کے آخر دو مدارس جو گلبرگہ اور ورنگل مین کھولے گئے تھے بلدہ مین منتقل ہوکر آئے اور اسی مدرسہ مین ۱۳۰۶ف مین مرہٹی کی اور اسکے ۳ سال کے بعد کنڑی کی شاخین کھولی گئین یہہ مدرسہ اسوقت عابد کی شاپ کے قریب ہی۔ اسکو مدرسہ تعلیم المعلمین بھی کہتے ہین۔ صدر مدرس مولوی الٰہ بخش صاحب ہین۔

اسکول مذکور کے حقیقی اخراجات بموجب موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف [illegible] روپیہ سالانہ ہین۔

مدارس امدادی و غیر امدادی۔

مدرسہ شمس الامرائی

نواب فخر الدین خان شمس الامراء ثانی نے غریب بچون کی تعلیم کے لیے ۱۲۵۸ھ م ۱۸۴۲ء مین اپنی دیوڑہی کے اندر مدرسہ قایم کیا اور ہر غریب بچہ کو بغرض تحریص و ترغیب پندرہوین روز ایک چوانی مقرر کی۔ یہہ مدرسہ ابتک نواب سر آسمانجاہ مرحوم کی دیوڑہی مین موجود ہی۔ اور اسمین عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ کی تعلیم مفت ہوتی ہی۔ مدرسہ کے تمام اخراجات مرحوم کے خزانہ سے ادا ہوتے ہین۔

مدرسہ نظامیہ

یہہ مدرسہ مولوی امیر الدین صاحب حیدرآبادی نے اوائل ۱۲۹۳ھ مین قایم کیا۔ اس مدرسہ مین دینیات کی تعلیم کا خاص لحاظ تھا۔ تعلیم کے سوا غریب بچون کو کپڑا مفت ملتا تھا۔ اسیطرح اُن کی خورد و نوش و بود و باش کا بھی مفت انتظام تھا۔ یہہ سب بانی مدرسہ کی ذاتی ملکیت تھی۔ اور وہ خود ہی اسکے اخراجات پورا کیا کرتے تھے غرض انہین ہر طرح دلچسپی تھی۔ اُنکی موجودگی مین بعض وجوہ سے اسکے دو ٹکڑے ہوگئے۔ ایک حصہ تو

انھین کے پاس رہا۔ اور دوسرا مولوی انوار اللہ خان صاحب سے۔ (استاد صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر
ولیعہد) متعلق ہوگیا جب مولوی امیر الدین صاحب کا انتقال ہوا تو مولوی انوار اللہ خان صاحب نے مدرسہ کے
کل انتظام کا ذمہ لیا۔ شہریور سنہ ۱۳۱۶ف مین اعلیحضرت بندگانعالی نے مدرسہ کے اخراجات کے لیے صمہ ماہانہ مقرر فرمائے
اس عرصہ مین مدرسہ کئی مکانون مین منتقل ہوتا رہا۔ آخر نواب سالار جنگ کی ڈیوڑھی قریب اٹھہ آیا لیکن کرایہ کے
غیر مستقل مکانون مین مدرسہ کب تک رہسکتا تھا۔ اسلیئے مدرسہ کے ارکان نے حضور پرنور کی خدمت مین
ایک درخواست کے ذریعہ سے مکان کی ضرورت ظاہر کی۔ درخواست کنندون مین مولوی صاحب کے علاوہ
نواب محبوب نواز الدولہ مرحوم مفتی بلدہ۔ اور نواب اقبال یار جنگ مرحوم بھی تھے۔ اعلیحضرت بندگانعالی
مکان سرائے کسار ہٹہ (واقع کسار ہٹہ) مین مستقل طور سے مدرسہ کو مرحمت فرمایا۔ اور مدرسہ کو اس باب مین
دوسرونکی محتاجی سے نجات دلائی۔ آذر سنہ ۱۳۱۶ف سے صیغہ تعلیمات سرکارعالی سے ماام ماہوار
بطور امداد ملنے کا پتہ چلتا ہی بعض رؤسا بھی اسکے ممد ہین۔ مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی
اور فارغ التحصیل طلبار کی سالانہ دستاربندی ہوتی ہی جسمین عام طور پر علمار۔ وعہدہ داران۔ وامراء وغیرہ
مدعو کیے جاتے ہین۔

مدرسۂ اعزہ

رجب سنہ ۱۲۹۵ھ م جولائی ۱۸۷۸ء مین مدرسہ قایم ہوا۔ اور نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگذاری اسکے
معتمد قرار پائے۔ اسی موقع پر قیام ودوام کیغرض سے صہ روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ ۱۹ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء
روز پنجشنبہ کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت نواب سر سالار جنگ اعظم مدار المہام نے قبول
فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے طلبار کو انعام تقسیم فرمایا۔ اُسوقت طلبار کی تعداد ۸۰ تھی۔
سنہ ۱۲۹۰ف مین مدرسہ کے نام سرکار نے سما ماہانہ مقرر کیا۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ م ۱۸۸۴ء کو ۱۰ مرشدزادے تعلیم کیغرض
مدرسہ مین داخل ہوئے اور اُن سے عـہ ماہوار فیس مقرر کیگئی۔ اسکے بعد سرکارعالی سے سو روپیہ اور
اضافہ ہوئے۔ اور سرکاری امداد کی مقدار رقم ماہانہ تک ہوگئی جو ابتک جاری ہی۔
مدرسہ کا ذاتی مکان دار الشفا مین واقع ہی۔ اور ایک بورڈ کی نگرانی مین انگریزی فارسی۔ اور اردو کی
تعلیم ہوتی ہی۔ مدرسہ کی تعلیم اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ اور مسٹر ٹیٹ اسکے ہیڈ ماسٹر ہین۔

مدرسہ دینیہ

دینی تعلیم مین روز بروز ضعف محسوس کرکے بعض حیدرآباد کے مسلمان باشندون نے منگلپورہ مین ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس باب مین باشندگان شہر کی عام رائے حاصل کرنیکے لیے ۱۲ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو ایک اشتہار جاری کیا۔ اس پر شہر کے اکثر معززین اور علمانے اتفاق رائے ظاہر فرمایا۔ اور ۱۱ صفر ۱۳۰۰ھ م ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۲ء روز جمعہ کو بعد نماز اندرون مسجد ساجدہ بیگم صاحبہ واقع منگلپورہ مدرسہ مذکور کا افتتاح ہوا۔ مسلمان لڑکے اسمین دینی تعلیم مفت پاتے ہین۔ سالانہ امتحان کے لیے شہر کے لائق لوگ مدعو کیے جاتے ہین جو کامیاب طلبار کو انعام تقسیم فرماتے ہین۔ زمانہ حال مین سعی بلیغ سے جناب مولوی رفیع الدین صاحب کمشنر انعام علاقہ پائگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم اور مولوی سید ابو محمد یحیی صاحب نگران کار وارڈز کورٹ آف وارڈس کے اسی مسجد مین چندہ سے مدرسہ کے واسطے ایک مکان تیار ہوا ہے۔ اس مدرسہ کو سرکار سے کسی قسم کی امداد نہین ہے۔ مدرسین کی تنخواہین اور دیگر اخراجات بعض روسار کے چندہ سے پورے ہوتے ہین باوجود اس بے سر و سامانی کے مدرسہ کی تعلیمی و انتظامی حالت اچھی ہے۔ اور مدرسہ کے اکثر تعلیم یافتہ معزز خدمتون پر مامور ہین۔

مفید الانام

۱۲۹۹ھ م ۱۸۸۲ء مین علم دوست کھتریون کے جانب سے یہہ مدرسہ افضل گنج چوک مین قایم ہوا۔ اور انگریزی فارسی اور اردو کی باقاعدہ تعلیم دیجانی قرار پائی۔ ۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ کو مدرسہ کے نام سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات کی جانب سے ۵۰ روپیہ ماہوار منظور ہوئی اور ۲۹ تیر ۱۳۱۰ف کو اس رقم مین ۶۰ روپیہ کا اور اضافہ ہوا اب ۱۱۰ روپے ماہانہ سرکار سے جاری ہین۔ مدرسہ کا تعلق مدراس یونیورسٹی سے ہے طلبار کی حفظ صحت کیلیے مختلف قسم کی ورزشون کا انتظام کیا گیا ہے۔ مدرسہ ہر طرح سے اچھی حالت مین ہے

مدرسہ آصفیہ

۱۳۰۶ف ۱۳۰۵ھ مین ملک پیٹھ مین مدرسہ جاری ہوا "تعمیر مدرسہ افواج آصفیہ" مادہ تاریخ ہے اسکی تعمیر مین ۱۳۰۶ف ۔۔۔ روپیہ صرف ہوئے۔ اسکی ایک شاخ چھاونی پلٹن صرف خاص مین بھی ہے۔ مگر اس شاخ کی ابتدار ۱۳۰۵ف سے ہے مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ مین مڈل تک عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو کی تعلیم دیجاتی ہے۔ نقاشی بھی سکھائی جاتی ہے اور مردانہ کھیلون کا انتظام بھی ہے ۱۳۲۳ف مین طلبار کی تعداد ۲۰۰ تھی پلٹن کی شاخ مین چوتھے درجہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ نیز انمین وہی پڑھائی جاتی ہین جن کی تعلیم مدرسہ آصفیہ مین

ہوتی ہی۔ پلٹن مین ۱۳۰۵ھ سے عورتون کا ایک مدرسہ بھی جاری ہوا۔ اِمین انگریزی۔ اُردو اور دینیات کی تعلیم لازمی ہی۔ ورزش موسیقی اور کشیدہ سازی کا انتظام بھی نہایت اعلی پیمانہ پر ہی۔

مدرسۂ آصفیہ کے لیے ۹۔ اور مدرسہ پلٹن کیلیے ۶۔ لایق اُستاد مقرر ہین۔ اور پلٹن کی شاخ نسوان مین ۳۔ اُستانیان پڑہاتی ہین آخرالذکر مدرسون کے طلبا کی تعداد علی الترتیب ۸۵ لڑکے اور لڑکیونکی تعداد ۴۰ ہی تینون مدرسون کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ مدرسۂ آصفیہ کو سرکار سے ۔۔ بطور امداد کے ماہانہ ملتے ہین۔

دہرم ونت اسکول

۱۲۹۷ھ مین یہہ مدرسہ مال وانوکی ڈیوڑہی مین قایم ہوا۔ ۱۳۰۶ھ سے سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے اسکے اخراجات کے لیے ۵ روپیہ ماہوار جاری ہوئے۔ اس مدرسہ مین انگریزی۔ فارسی۔ اور اُردو کی تعلیم دیجاتی ہی۔

ویدک دہرم پرکاشکا

شوال ۱۳۱۳ھ م پہاگن سمت ۱۹۵۲ مین سنسکرت زبان مین دینی تعلیم دینے کے لیے شیورام شاستری گورے کی کوشش سے یہہ مدرسہ شاہ علی بنڈہ پر قایم ہوا چند سال بعد شاستری صاحب بوجوہات چند مدرسہ سے علیحدہ ہوگئے اور مدرسہ کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ مدرسہ کے اخراجات حیدرآباد کے ہندو علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہین اور سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے ۵ ماہوار بطور امداد ملتے ہین سنسکرت مرہٹی فارسی۔ اور انگریزی زبانون مین تعلیم ہوتی ہی اور طلبا سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی۔ بحالت موجودہ مدرسہ ہر طرح قابل اطمینان ہی۔ شاہ علی بنڈہ کے قریب پرانا باداس راہ کے مکان مین موجود ہی۔

ویدشاستر پاٹ شالا

شیورام شاستری گوری کی کوشش سے ربیع الاول ۱۳۱۷ھ م ساون وددشمی سمت ۱۸۲۰ کو شاہ علی بنڈہ پر یہہ شالا قایم ہوا۔ راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت اور راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت سے اسکی سرپرستی قبول فرمائی۔ مدرسہ کے قیام کی اصل غرض یہہ تھی کہ برہمن لڑکون کو دینی تعلیم دیجائے۔ بحالت موجودہ شالا مین چند برہمن لڑکے تعلیم پاتے ہین سونستھا لڑکون کی بود و باش اور خورد و نوش کی متکفل ہی۔ اور سونستھا کے اخراجات عام چندہ سے پورے ہوتے ہین۔ مگر سونستھا مذکور کی موجودہ حالت

قریب قریب معدوم کے ہی۔

رومن کیتھولک اسکول۔

سب سے پہلے ۱۸۳۴ء مین چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے رومن کیتھولک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے اسوقت تک متعدد اسکول اور راہب مختلف مقامات مین پائے جاتے ہین اور اچھی ترقی ہورہی ہے۔

سینٹ جارج گرامر اسکول

لڑکون کو تعلیم دینے کی غرض سے یہہ مدرسہ سینٹ جارج چرچ سکندرآباد مین قایم ہوا۔ باوجود تحت تلاش کے ہمین مدرسہ کی قیام کی تاریخ نہین ملی۔ یوروپین رجمنٹ سے مدرسہ کو ماھ ماہانہ ملا کرتے تھے اس کے سوا سرکار عالی اور علاقہ رزیڈنسی سے بھی کچھہ رقم ملتی تھی۔ ۱۸۴۵ء ۱۲۶۱ھ مین کسی غرض سے مدرسہ سکندرآباد سے سینٹ جارج چرچ چادرگھاٹ مین منتقل ہوا۔ اور اسکا نام پراٹسٹینٹ اسکول رکھا گیا۔

اسی زمانہ مین ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہوئی جسکے میر مجلس ڈاکٹر سیتھہ رزیڈنسی سرجن مقرر کیے گئے۔ مسٹر اسٹن مدرسہ کے صدر مدرس قرار پائے۔ اور سرکار عالی کی جانب سے بھی مالوعہ دیے جانے لگے۔ جب ۱۸۶۵ء سینٹ جارج چرچ کی جدید عمارت تیار ہوگئی تو قدیم عمارت پراٹسٹنٹ اسکول کو دی گئی۔ اور قدیم نام بدلکر اسکا سینٹ جارج گرامر اسکول رکھا گیا۔ ۱۸۵۰ء ۱۲۶۶ھ کو اس امر کا احساس کیا گیا کہ مدرسہ مین لڑکیونکی تعلیم کا انتظام بھی کیا جائے اسلیے ایک مدرسہ کی بناڈالی گئی اور گرلس سمیٹری نام رکھا گیا۔ لڑکیونکی تعلیم کا انتظام ایک استانی کے سپرد ہی۔ دونون مدرسے سینٹ جارج چرچ کے ماتحت ہین۔ اور یوروپین اور یوروشین لڑکیونکو اعلیٰ درجے کی تعلیم دیجاتی ہی۔ ورزش کے لیے مدرسہ کے بازو مین ایک مکان خاص طور پر بنایا گیا ہے۔ اسکول کے نام سرکار عالی مالیہ گورنمنٹ ہندسے ۱۳ روپیہ ماہانہ فیس معاف مقرر ہین۔

مورفی اسکول

۱۸۵۵ء ۱۲۷۱ھ مین ڈاکٹر مورفی صاحب نے اپنے نام سے چادرگھاٹ مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔

الگزنڈر اسکول

مسٹر اے۔ اے۔ پریرا نے ۱۲ شوال ۱۳۲۱ھم یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو ڈاکٹر اگھورناتھہ صاحب کے ہاتھہ سے اس اسکول کا افتتاح کرایا۔ اور میٹرکیک کے درجے تک تعلیم دیجانی قرار پائی۔

ہندو اینگلو ورنیکولر اسکول

۱۸۸۱ء ۱۲۹۸ھ مین ڈاکٹر اگھورناتھہ صاحب نے ترپ بازار مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔ اور قیام سے ڈیڑھ سال بعد سرکار سے ۵۰ ماہوار بطور امداد مقرر ہوئے۔ یہہ مدرسہ اسوقت اچھی حالت مین ہی۔

راوبہادر گیپنی بابی کا پاٹھہ شالا۔

۹ رمضان ۱۳۲۲ھم ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء روز جمعہ کو راوبہادر کالوجی گینپی بابی کی پنگلے کی یادگار مین انکی فرزند

رنگمراؤ کالوجی نے جادرگھاٹ مین قایم کیا۔ مدرسہ مین دو مدرس اور دو اُستانیان تلنگی اور مرہٹی مین لڑکیون کو تعلیم دیتے ہین۔ لڑکیون کی تعداد ۸۰ ہی جنمین سے نصف تلنگی پڑھتے ہین اور نصف مرہٹی۔ مندرجۂ ذیل حضرات اسمین ماہانہ چندہ دیکر اپنی علمی دلچسپی کا ثبوت دیرہے ہین۔ رنگمراؤ کالوجی صاحب عہ کیشوراؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ عہ۔ ین۔ ڈہی۔ رنگ راؤ عہ جملہ عہ۔ لڑکیون سے کسی قسم کی فیس نہین لیجاتی ہی۔ اور نہ مدرسہ کا ذاتی مکان ہی۔

اسلامیہ اسکول بورڈنگ

۲۵ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ کو اسکا افتتاح ہوا۔ اور ۱۰ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ سے باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ فی الحال یہہ مدرسہ مڈل تک ہی۔ بورڈرز سے عہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی جسمین مصارف قیام طعام فیس تعلیم وغیرہ داخل ہی صرف دن بہر رہنے والے طالبعلمون سے عہ ماہانہ لیے جاتے ہین اور ۱۰ سے چار بجے تک رہنے والے طالبعلمون سے صہ روپیہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی۔ اسمین مذہبی پابندی کے ساتھہ تعلیم عربی۔ فارسی۔ انگریزی دیجاتی ہی۔ اور یہہ اسکول ملک پیٹھہ مین واقع ہی۔ اسکے منتظم مولوی محمد عبدالحمید صاحب ہین۔ اور مسٹر کلور یافتہ وظیفہ یاب سرکارعالی صدر مدرس ہین۔

مدرسہ محبوبیہ شاہ علی بندہ

۱۲۷۷ھ مین مولوی محمد زمان خان صاحب شہید مرحوم نے اسکو قایم کیا اور تمام اخراجات تدریس و تعلیم طلبا و اصحاب اپنی ذات سے دیتے تھے۔ جب مولوی صاحب ۱۲۸۳ھ مین اعلیحضرت بندگانعالی کے اُستاد مقرر ہوئے تو سرکار سے ایک مکان مدرسہ کے لیے دیا گیا جسمین یہہ مدرسہ آج تک ہی۔ اسی تاریخ سے اسکا نام مدرسہ محبوبیہ ہوا اور مولوی صاحب بھی اس مکان مین دفن ہین اس مدرسہ مین تعلیم علوم دینی اور عربی معقول و منقول اور فارسی اُردو کی تعلیم دیجاتی ہی ضلع اطراف بلدہ سے ماہوار عہ اور سررشتہ امور مذہبی سے ۱۱۱ اور ملانہ صرف خاص سے ماللعہ ماہانہ مقرر ہین۔

باب العلوم

یہہ مدرسہ غرۂ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ مین قایم ہوا۔ اسمین انگریزی عربی۔ فارسی کی تعلیم دیجاتی ہی۔ اور بالخصوص مذہب شیعہ کے لڑکے تعلیم پاتے ہین۔ سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہی جسمین طلبا کو انعام دیا جاتا ہی تعلیم کی حالت اچھی ہی۔ مدرسہ چندہ پر چل رہا ہی۔ اور محلہ دارالشفا مین قایم ہی۔

زرتھی نی ڈیک ہائی سکول

سنہ ۱۹۰۴ء مین وشنو پنڈت نارایندڈنگرے نے رزیڈنسی مین اسکو قایم کیا۔ اور ۴ ڈسمبر سنہ ۱۹۰۴ء مین

بالکشن رامچندر کرمر اس مدرسہ کے شریک ہوئے۔ چند دنون کے بعد اس مدرسہ کا نام شاخ دھرم پرکاشکا رکھا گیا آخر ماہ اپریل ۱۹۰۷ء مین اس مدرسہ کا انتظام سالتو نے کر کے سپرد ہوا۔ اس مدرسہ کے اخراجات چندہ پر چل رہی ہین۔ اسمین مرہٹی اور انگریزی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہی۔ اور انتظام اچھا ہی۔

مدرسۂ زنانہ

اعلیٰحضرت بندگانعالی کی خاص اجازت سے لڑکیون کے لیے اس مدرسہ کا افتتاح ۲ فروری ۱۹۰۷ء م ۱۸ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ کو ہوا۔ اس مدرسہ کا انتظام چند خواتین کے سپرد ہے جسکی صدر نشین مس واکر ہین۔ اور صدر معلمہ مس جعفری ہین۔ اس مدرسہ مین اردو فارسی۔ انگریزی موسیقی۔ سوزن کاری۔ سادہ کاری۔ گل کاری و انتظام خانہ داری وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہی۔ اور اسٹیشن کے قریب یہہ مدرسہ ہے۔ اور سرکاری کہلاتا ہی۔

سکندرآباد کے مدرسے

پروٹسٹنٹ آرفنوایڈ برگیڈ اسکول

یہہ مدرسہ ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ مین بمقام سکندرآباد قایم ہوا۔ اسکے طلبار کی بود و باش خورد و نوش و لباس کا انتظام منتظمان مدرسہ کرتے ہین۔ اور حسب ذیل امداد ماہانہ مدرسہ کو ملتی ہی۔

گورنمنٹ ہند سے ما۔ چھاونی سکندرآباد سے ھ۔ ازجانب گورنمنٹ ھ جملہ ھ۔

محبوب کالج

۱۸۶۲ء ۱۲۷۸ھ مین سوم سندر مدلیار نے سکندرآباد مین اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اسی سال انگلو ورناکیولر اسکول کالج کے ماتحت کر دیا گیا۔ ۱۸۸۱ء ۱۲۹۸ھ مین مدرسہ کے منتظمون مین کچھہ شکررنجی پیدا ہوگئی۔ اس سے وہ کالج علیحدہ ہوگیا لیکن ۳ سال بعد ۱۸۸۴ء ۱۳۰۱ھ مین دوبارہ کالج کے ماتحت ہوگیا۔ اسوقت کالج کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل اطمینان ہے اور طلبار کی ماہانہ فیس کے علاوہ کالج کو علاوہ سرکار عالی سے ما چھاونی سکندرآباد سے مالـ جملہ مالـ امداد ملتی ہی۔

آرفنیز اسکول

۱۸۶۵ء ۱۲۸۲ھ مین یہہ مدرسہ یتیمون کے لیے قایم ہوا۔ ماہ اپریل ۱۸۷۸ء ۱۲۹۵ھ مین سرکار عالی نے اسکو ماہ للعـہ مرحمت فرمایا اور عـہ روپیہ ماہانہ بطور امداد کے مقرر کیا۔

مدرسۂ اسلامیہ

۲ مئی ۱۸۸۲ء ۱۲۹۹ھ کو جیمس بازار سکندرآباد مین قایم ہوا۔ مدرسہ کے اخراجات کے متعلق مولوی شیخ حسام الدین صاحب نے ایک مجلس منعقد فرمائی اور مدرسہ کے جانب سے ایک اپیل پیش کی۔ اس پر حاضرین نے لمکے چندہ ہنا دیے اور ـ روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ متذکرہ بالا رقم مین سیٹھہ نتھو بھائی سوداگر بمبئی کے ماہ بھی

شامل ہین مدرسہ مین میٹرکیلیشن تک تعلیم ہوتی ہی اور اسکی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ علاوہ رزیڈنسی سے مـہ روپیہ اور علاوہ سرکار عالی سے مار روپیہ جملہ ماصہ روپیہ امداد بھی ملتی ہی۔ مدرسہ کی ماہانہ فیس اور خارجی امداد اسکے علاوہ ہی۔

گرلس پاٹشالا

سنہ ۱۲۹۰ف ۱۸۸۰ء مین شالہ یعنی مدرسہ مذکور قایم ہوا۔ اسمین لڑکیون کو تعلیم دیجاتی ہی سنہ ۱۳۰۲ف ۱۸۹۴ء سے علاوہ سرکار عالی مدرسہ مذکور کے نام ماہانہ مار روپیہ امدادی وظیفہ جاری ہوا۔ بعد ازان وظیفہ مین اور صہ روپیہ کا اضافہ ہوا اب جملہ ماصہ ماہانہ وظیفہ ملا کرتا ہی۔

محبوبیہ ہائی اسکول

یہہ اسکول سنہ ۱۳۰ف مین قایم ہوا۔ اسکو سرکار سے امداد نہین ہی۔

ذیل مین ہم ایک تختہ کے ذریعہ سے قلمرو نظام کی مردم شماری اور آمدنی کے لحاظ سے تعلیم کے اخراجات درج کرتے ہین۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے ملک کی تعلیمی حالت اسوقت کیا ہی۔

تختہ آمدنی۔ مردم شماری۔ مع اخراجات صیغہ تعلیمات۔

نمبر شمار	سنہ مردم شماری	مردم شماری			تعداد تعلیم یافتہ و نیم تعلیم یافتہ			خالص آمدنی سلطنت	اخراجات تعلیم
		مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۲۹۰ف سنہ ۱۸۸۱ء	۵۰۰۸۱۶۳	۴۸۴۳۲۵۶	۹۸۴۵۵۹۴	۳۱۳۹۱۸	۴۹۴۲	۳۱۸۸۶۰	[illegible]	[illegible]
۲	سنہ ۱۳۰۰ف سنہ ۱۸۹۱ء	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۴۳۹۱۱	۱۱۵۰۷۰۴۰	۳۶۳۸۳۲	۶۹۲۰	۳۷۰۷۵۲	[illegible]	[illegible]
۳	سنہ ۱۳۱۰ف سنہ ۱۹۰۱ء	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳	۱۱۱۴۱۱۴۲	۳۱۰۲۸۶	۱۸۸۸۳	۳۲۹۱۶۹	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۱۰ف مطابق سنہ ۱۹۰۱ع کی جملہ مردم شماری کے لحاظ سے ۳۴ مرد عورتون مین صرف ایک تعلیم یافتہ یا لکھے پڑھے کی اوسط ہی۔ اس سنہ کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۸ مردونمین ایک لکھا پڑھا ہی۔ اسیطرح ۲۸۹ عورتون مین ایک عورت لکھی پڑھی ہی۔ آمدنی کے لحاظ سے سرکار ۳ پائی فی روپیہ تعلیم پر شاہی خزانہ سے صرف کرتی ہی۔

ذیل مین جو تختہ درج کیا گیا ہی اسمین مدارس علاقہ صرف خاص و علاقہ لوکل فنڈ بھی شریک ہین۔ علاقہ جاگیرات مستثنی و غیر مستثنی کے مدارس کا بھی کچھہ حال معلوم نہو سکا کہ وہان کا کیا حشر ہے لیکن یقین ہی کہ بحالت موجودہ وہان کی بھی تعلیمی حالت قابل اطمینان نہوگی۔

تختہ تعلیمات مدارس وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتداء سنہ ۱۲۸۱ف لغایتہ سنہ ۱۳۱۶ف

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			[illegible]	[illegible]
		جملہ	[illegible]	[illegible]	جملہ	[illegible]	[illegible]		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۲۸۱ف	۱۳۹	۱۳۹	۰	۵۰۶۵	۵۰۶۵	۰	[illegible]	[illegible]
۲	سنہ ۱۲۸۲ف	۱۴۱	۱۴۱	۰	۵۲۹۲	۵۲۹۲	۰	[illegible]	[illegible]
۳	سنہ ۱۲۸۳ف	۱۴۷	۱۴۷	۰	۵۲۵۵	۵۲۵۵	۰	[illegible]	[illegible]
۴	سنہ ۱۲۸۴ف	۱۵۵	۱۵۵	۰	۶۶۲۷	۶۶۲۷	۰	[illegible]	[illegible]
۵	سنہ ۱۲۸۵ف	۱۵۱	۱۵۱	۰	۶۸۸۰	۶۸۸۰	۰	[illegible]	[illegible]
۶	سنہ ۱۲۸۶ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۷۸۲۲	۷۸۲۲	۰	[illegible]	[illegible]
۷	سنہ ۱۲۸۷ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۶۷۵۲	۶۷۵۲	۰	[illegible]	[illegible]
۸	سنہ ۱۲۸۸ف	۱۶۵	۱۶۵	۰	۷۱۸۳	۷۱۸۳	۰	[illegible]	[illegible]
۹	سنہ ۱۲۸۹ف	۱۷۱	۱۷۱	۰	۸۳۲۰	۸۳۲۰	۰	[illegible]	[illegible]
۱۰	سنہ ۱۲۹۰ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۲۳۹	۹۲۳۹	۰	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			[illegible]	[illegible]
		جملہ	سرکاری مدارس	خانگی	جملہ	سرکاری مدارس	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	سنہ ۱۲۹۱ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۷۷۴	۹۷۷۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۲	سنہ ۱۲۹۲ف	۱۶۴	۱۶۴	۰	۹۹۹۴	۹۹۹۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۳	سنہ ۱۲۹۳ف	۱۹۲	۱۹۲	۰	۱۱۶۶۹	۱۱۶۶۹	۰	[illegible]	[illegible]
۱۴	سنہ ۱۲۹۴ف	۲۰۹	۲۰۹	۰	۱۱۸۴۶	۱۱۸۴۶	۰	[illegible]	[illegible]
۱۵	سنہ ۱۲۹۵ف	۲۱۴	۲۱۴	۰	۱۱۴۳۱	۱۱۴۳۱	۰	[illegible]	[illegible]
۱۶	سنہ ۱۲۹۶ف	۲۵۴	۲۵۴	۰	۲۰۶۶۴	۲۰۶۶۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۷	سنہ ۱۲۹۷ف	۴۴۳	۴۴۳	۰	۳۰۱۱۷	۳۰۱۱۷	۰	[illegible]	[illegible]
۱۸	سنہ ۱۲۹۸ف	۴۸۵	۴۸۵	۰	۳۳۴۳۲	۳۳۴۳۲	۰	[illegible]	[illegible]
۱۹	سنہ ۱۲۹۹ف	۴۹۹	۴۹۹	۰	۳۶۵۵۵	۳۶۵۵۵	۰	[illegible]	[illegible]
۲۰	سنہ ۱۳۰۰ف	۴۴۵	۴۴۵	۰	۳۸۷۰۲	۳۸۷۰۲	۰	[illegible]	[illegible]
۲۱	سنہ ۱۳۰۱ف	۵۸۰	۵۸۰	۰	۴۰۹۷۹	۴۰۹۷۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۲	سنہ ۱۳۰۲ف	۵۶۱	۵۶۱	۰	۴۱۴۷۹	۴۱۴۷۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۳	سنہ ۱۳۰۳ف	۵۴۲	۵۴۲	۰	۴۱۶۰۳	۴۱۶۰۳	۰	[illegible]	[illegible]
۲۴	سنہ ۱۳۰۴ف	۵۵۵	۵۵۵	۰	۴۳۰۳۰	۴۳۰۳۰	۰	[illegible]	[illegible]
۲۵	سنہ ۱۳۰۵ف	۲۳۵۰	۷۵۳	۱۵۹۶	۸۷۰۹۰	۵۲۹۰۱	۳۴۱۵۹	[illegible]	[illegible]
۲۶	سنہ ۱۳۰۶ف	۸۱۲	۸۱۲	۰	۵۵۲۴۹	۵۵۲۴۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۷	سنہ ۱۳۰۷ف	۸۰۴	۸۰۴	۰	۵۵۷۹۴	۵۵۷۹۴	۰	[illegible]	[illegible]
۲۸	سنہ ۱۳۰۸ف	۸۵۴	۸۵۴	۰	۵۸۰۱۹	۵۸۰۱۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۹	سنہ ۱۳۰۹ف	۲۶۸۴	۸۴۴	۱۸۴۰	۹۱۴۷۸	۵۱۹۲۴	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس: جملہ	تعداد مدارس: مدارس سرکاری	تعداد مدارس: خانگی	تعداد طلباء: جملہ	تعداد طلباء: مدارس سرکاری	تعداد طلباء: خانگی	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۳۰	سنہ ۱۳۱۰ف	۲۶۷۲	۸۳۲	۱۸۴۰	۹۵۵۸۱	۵۶۰۲۷	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]
۳۱	سنہ ۱۳۱۱ف	۲۶۸۷	۸۴۷	۱۸۴۰	۹۷۵۲۶	۵۷۹۷۲	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]
۳۲	سنہ ۱۳۱۲ف	۲۶۶۷	۸۶۱	۱۸۰۶	۹۴۹۷۹	۵۸۱۵۸	۳۶۸۲۱	[illegible]	[illegible]
۳۳	سنہ ۱۳۱۳ف	۲۶۲۰	۸۶۴	۱۷۵۶	۹۵۸۵۱	۶۰۰۳۰	۳۵۸۲۱	[illegible]	[illegible]
۳۴	سنہ ۱۳۱۴ف	۲۳۰۲	۸۶۶	۱۴۳۶	۸۹۵۳۱	۶۰۶۴۵	۲۸۸۸۶	[illegible]	[illegible]
۳۵	سنہ ۱۳۱۵ف	۲۳۲۲	۸۸۲	۱۴۴۰	۸۸۸۲۷	۵۹۸۳۱	۲۸۹۹۶	[illegible]	[illegible]
۳۶	سنہ ۱۳۱۶ف	۲۳۴۹	۹۰۹	۱۴۴۰	۹۰۳۱۳	۶۱۳۱۷	۲۸۹۹۶	[illegible]	[illegible]

تختہ طلباء کامیاب شدہ مدارس علاقہ سرکار عالی من ابتدای سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء

نشان سلسلہ	سنہ عیسوی	مڈل: تعداد شریک امتحان	مڈل: تعداد کامیاب	میاٹرک: تعداد شریک امتحان	میاٹرک: تعداد کامیاب	ایف۔ اے: تعداد شریک امتحان	ایف۔ اے: تعداد کامیاب	بی۔ اے انگلش: تعداد شریک امتحان	بی۔ اے انگلش: تعداد کامیاب	بی۔ اے سیکنڈ لینگویج: تعداد شریک امتحان	بی۔ اے سیکنڈ لینگویج: تعداد کامیاب	بی۔ اے سائنس: تعداد شریک امتحان	بی۔ اے سائنس: تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	۱۸۷۹ء / ۱۲۹۶ھ	۰	۰	۲۲	۸	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سنہ ۱۸۸۰ء	۰	۰	۲۲	۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سنہ ۱۸۸۱ء	۰	۰	۳۶	۱۴	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	سنہ ۱۸۸۲ء	۰	۰	۵۶	۱۳	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	سنہ ۱۸۸۳ء	۰	۰	۵۴	۹	۱۴	۲	۴	۱	۴	۱	۴	۱
۶	سنہ ۱۸۸۴ء	۰	۰	۵۹	۷	۱۵	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱

نشان سلسلہ	سنہ تعلیمی	مڈل		میٹرک		ایف اے		بی اے					
								انگلش		سیکنڈ لینگویج		سائنس	
		تعداد طلبہ شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد طلبہ شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد طلبہ شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۷	سنہ ۱۸۸۵ء / ۱۳۰۲ھ	۰	۰	۵۲	۱۵	۱۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸	سنہ ۱۸۸۶ء	۰	۰	۴۵	۱۴	۱۱	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹	سنہ ۱۸۸۷ء	۰	۰	۴۹	۱۹	۸	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	سنہ ۱۸۸۸ء	۰	۰	۶۰	۱۳	۷	۳	۴	۳	۴	۳	۳	۰
۱۱	سنہ ۱۸۸۹ء	۰	۰	۶۸	۲۱	۸	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۰
۱۲	سنہ ۱۸۹۰ء	۰	۰	۱۱۱	۲۶	۱۴	۲	۴	۳	۴	۳	۲	۰
۱۳	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۷۴	۷۶	۱۵۱	۴۲	۱۸	۳	۲	۱	۲	۱	۰	۰
۱۴	سنہ ۱۸۹۲ء	۳۱۱	۱۳۳	۹۳	۱۲	۱۳	۶	۲	۰	۲	۱	۱	۰
۱۵	سنہ ۱۸۹۳ء	۳۸۹	۱۳۹	۵۹	۲۱	۲۰	۸	۴	۳	۳	۳	۴	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۶	۳	۵	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	سنہ ۱۸۹۴ء	۵۷۰	۱۵۴	۸۳	۹	۱۲	۲	۵	۳	۵	۴	۴	۴
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۱	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	سنہ ۱۸۹۵ء	۷۱۳	۲۱۱	۹۶	۲۸	۲۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸	سنہ ۱۸۹۶ء	۶۹۴	۱۸۳	۹۶	۲۰	۲۵	۹	۳	۲	۳	۳	۲	۲
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۲	۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹	سنہ ۱۸۹۷ء	۶۵۵	۲۱۶	۹۷	۳۰	۲۵	۱	۴	۴	۱	۱	۴	۱
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۳	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰	سنہ ۱۸۹۸ء	۷۶۲	۲۴۰	۱۰۹	۳۱	۳۰	۷	۸	۶	۸	۵	۱۳	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	سنہ تعلیمی	مڈل: تعداد شریک امتحان	مڈل: تعداد کامیاب	میاٹرک: تعداد شریک امتحان	میاٹرک: تعداد کامیاب	ایف اے: تعداد شریک امتحان	ایف اے: تعداد کامیاب	بی اے انگلش: تعداد شریک امتحان	بی اے انگلش: تعداد کامیاب	بی اے سکنڈ لینگویج: تعداد شریک امتحان	بی اے سکنڈ لینگویج: تعداد کامیاب	بی اے سائنس: تعداد شریک امتحان	بی اے سائنس: تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۱	سنہ ۱۸۹۹ء	۶۰۹	۱۸۰	۱۰۴	۴	۳۴	۱۴	۲	۲	۴	۴	۹	۶
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۰	۱	۲	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	سنہ ۱۹۰۰ء	۵۶۶	۱۸۹	۱۱۹	۱۳	۲۴	۳	۶	۲	۷	۶	۸	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۴	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	سنہ ۱۹۰۱ء	۵۹۸	۱۵۸	۱۰۵	۱۴	۱۳	۴	۱۲	۷	۱۲	۱۱	۱۰	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴	سنہ ۱۹۰۲ء	۶۲۵	۲۲۷	۱۲۸	۳۴	۱۷	۴	۷	[illegible]	۱	۳	۱۱	۶
۲۵	سنہ ۱۹۰۳ء	۶۹۹	۲۱۸	۱۰۵	۱۳	۱۷	۳	۵	۲	۵	۲	۵	۲
۲۶	سنہ ۱۹۰۴ء	۵۵۵	۱۰۸	۱۲۱	۲۳	۱۷	۷	۴	۲	۵	۳	۵	۴
۲۷	سنہ ۱۹۰۵ء	۶۶۴	۱۹۲	۱۳۱	۱۶	۱۶	۵	۶	۴	۶	۵	۲	۲
۲۸	سنہ ۱۹۰۶ء	۷۰۳	۱۸۷	۱۰۸	۲۶	۱۷	۵	۵	۳	۵	۵	۵	۴
۲۹	سنہ ۱۹۰۷ء	۸۵۴	۱۵۱	۹۶	۴	۰	۵	۰	۴	۰	۵	۰	۲

تختہ طلباء کامیاب شدہ پنجاب یونیورسٹی مدرسہ دار العلوم بلدہ و مدارس اضلاع سرکار عالی۔

سنہ تعلیمی	مولوی فاضل: تعداد شریک امتحان	مولوی فاضل: تعداد کامیاب	مولوی عالم: تعداد شریک امتحان	مولوی عالم: تعداد کامیاب	مولوی: تعداد شریک امتحان	مولوی: تعداد کامیاب	منشی فاضل: تعداد شریک امتحان	منشی فاضل: تعداد کامیاب	منشی عالم: تعداد شریک امتحان	منشی عالم: تعداد کامیاب	منشی: تعداد شریک امتحان	منشی: تعداد کامیاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۳۰۰ ف / ۱۳۰۸ م	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۰	۱۲	۰

سنہ	مولوی فاضل		مولوی عالم		مولوی		منشی فاضل		منشی عالم		منشی				
	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
سنہ ۱۳۰۱ف	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۱۴	۰
سنہ ۱۳۰۲ف	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۰	۱	۰	۱	۰	۶	۰	۱۶	۰
سنہ ۱۳۰۳ف	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۰	۱	۰	۰	۰	۹	۰	۱۷	۰
سنہ ۱۳۰۴ف	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۷	۱۴	۱۰	۴
سنہ ۱۳۰۵ف	۰	۰	۰	۳	۰	۲	۰	۱	۰	۴	۰	۷	۰	۱۷	۰
سنہ ۱۳۰۶ف	۰	۲	۰	۱	۰	۷	۰	۴	۰	۴	۰	۵	۰	۲۳	۰
سنہ ۱۳۰۷ف	۰	۱	۰	۲	۰	۳	۰	۱	۰	۳	۰	۱۰	۰	۲۰	۰
سنہ ۱۳۰۸ف	۳	۳	۳	۳	۱۲	۱۰	۱	۱	۵	۲	۳۰	۱۸	۵۸	۳۷	۳۱
سنہ ۱۳۰۹ف	۲	۱	۴	۴	۱۷	۱۲	۲	۱	۱۱	۶	۲۹	۱۳	۶۵	۳۵	۳۰
سنہ ۱۳۱۰ف	۴	۴	۴	۳	۱۴	۶	۶	۲	۱۴	۹	۲۱	۱۲	۹۳	۳۶	۲۷
سنہ ۱۳۱۱ف	۲	۲	۸	۶	۱۶	۱۳	۸	۴	۷	۴	۴۴	۱۸	۸۵	۴۷	۳۸
سنہ ۱۳۱۲ف	۳	۱	۴	۱	۲۴	۱۷	۱۳	۸	۶	۶	۵۰	۲۵	۱۰۰	۵۸	۴۲[1]
سنہ ۱۳۱۳ف	۵	۳	۷	۶	۳۰	۲۴	۱۷	۱۲	۲۰	۲۰	۷۷	۴۷	۱۵۶	۱۱۲	۴۴
سنہ ۱۳۱۴ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۴	۰	۱۴	۰	۱۴	۰	۵۷	۰
سنہ ۱۳۱۵ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۸	۰	۱۸	۰	۴۹	۰	۱۰۰	۰
سنہ ۱۳۱۶ف	۰	۵	۰	۵	۰	۱۷	۰	۱۲	۰	۳	۰	۳۶	۰	۷۸	۰
سنہ ۱۳۱۷ف	۰	۶	۰	۲	۰	۱۱	۰	۴	۰	۸	۰	۴۰	۰	۷۱	۰
جملہ	۰	۳۰	۰	۶۵	۰	۱۶۱	۰	۶۴	۰	۱۰۸	۰	۳۲۸	۰	۷۵۶	۰

[1] اسمیں مدرسۂ ورنگل کا نتیجہ بھی شامل ہے۔

فہرست تعطیلات سالانہ صیغۂ تعلیمات ملک سرکار عالی - ۲۸- آذر ۱۳۱۶ف م ۱۴ شعبان ۱۳۲۴ھ

شمار	نام تعطیل	تعداد یوم	شمار	نام تعطیل	تعداد یوم	شمار	نام تعطیل	تعداد یوم
	عام							
۱	دسہرہ	۲	۱۳	سورج گرہن -	۱	۲۳	یازدہم شریف	۱
۲	دیوالی -	۱	۱۴	جنم اشٹمی	۱	۲۴	عرس اجمیر شریف	۱
۳	تل سنکرات -	۱	۱۵	گنیش چوتھ	۱	۲۵	عرس کوہ مولا -	۲
۴	بسنت پنچمی -	۱	۱۶	اننت چودس	۱	۲۶	شب معراج -	۱
۵	مہاشیوراتری -	۱		اہل اسلام			موسمی	
۶	سالگرہ ملکہ معظمہ مرحومہ	۱						
۷	سالگرہ ایڈورڈ ہفتم	۱	۱۷	شب برات	۲	۲۷	گرما -	۴۵
۸	سالگرہ اعلیحضرت قدر قدرت	۱	۱۸	شب قدر ماہ رمضان	۴	۲۸	سرما -	۲۴
۹	ہولی و دھولینڈی	۱	۱۹	عید الفطر	۴			
۱۰	اوگادی -	۱	۲۰	عید الضحی	۵	عام	اسلام	موسمی
۱۱	راکھی پونم -	۱	۲۱	عشرہ شریف	۸	۱۸	۲۹	۰۲
۱۲	چاند گرہن -	۱	۲۲	دوازدہم شریف	۱	یوم	یوم	یوم

(از جریدۂ مطبوعہ مورخہ ۱۱ آذر ۱۳۱۶ف جلد ۳۸ نمبر ۳ صفحہ ۳۶ جزو اول -)

نقشۂ مندرجہ بالا ۱۳۲۴ھ کا ہے جسکا عملدرآمد اسوقت تک تھا لیکن حسب رزولیوشن، ۱۰ بہمن ۱۳۱۷ف م ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ ان تعطیلات میں جو تغیر و تبدل ہوا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

تمام مدارس میں جہاں جمعہ و یکشنبہ کو تعطیل ہوتی ہے یکشنبہ کی تعطیل موقوف کی جائے - جن مدارس میں

مدرسین عیسائی ہون وہان یکشنبہ کے روز صرف عیسائی مدرسین وطلبار کی حاضری کی ضرورت نہین ہی - اُن کے لیے اُس روز تعطیل سمجھی جائے اور غیر حاضر یکا عمل نہو بقیہ دیگر مدرسین وطلبا حسب دستور حاضر رہین - مدرسے کھلے رہین اور کام جاری رہی - بروز یکشنبہ صدر مدرسین یا مدرسین عیسائی کی عدم موجودگی مین اُنکی مددگار اول ودوم یا سوم جو عیسائی نہون کام کے ذمہ دار رہین - دیگر تعطیلات موسمی وغیرہ جنکی سالانہ تعداد (۸۶) یوم ہی بعد ترمیم ۹۲ یوم کی تعطیل حسب ذیل تجویز کیجاتی ہی تابستان ۳۰ یوم - زمستان ۱۰ یوم - ماہ صیام وعید الفطر ۸ یوم - عید الضحیٰ ۶ یوم ہولی ۳ یوم دسہرہ ۳ یوم - دیوالی ۳ یوم - جملہ ۶۲ یوم - علاوہ تعطیلات مذکورۂ بالا کے دیگر تعطیلات مین چونکہ کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہین ہوئی ہی - لہذا تعطیلات مذکور حسب معمول جاری رکھی جائین - اس رزولیوشن کا کوئی اثر نظام کالج اور مدرسۂ عالیہ پر نہین پڑیگا - ثبت شد دستخط مولوی عزیز مرزا منصرم معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ -

تختۂ اخراجات تعلیمات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ فصلی -

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر نظامت ۳۵	[illegible]	درجۂ اوسط		بیدر ۱۳	[illegible]
دفتر نظارت مستقر بلدہ ۹	[illegible]	مدرسۂ عالیہ - ۳۳	[illegible]	میزان ہائی اسکول اضلاع	[illegible]
دفتر امتحان اسناد ۵۴	[illegible]	ہائی اسکول چادرگھاٹ ۳۳	[illegible]	میزان درجۂ اوسط	[illegible]
نظارت - ۴۲	[illegible]	ہائی اسکول بلدہ ۳۰	[illegible]	درجۂ اول مڈل اسکول الف	
تعلیم درجۂ اعلیٰ		میزان ہائی اسکول بلدہ	[illegible]	مڈل اسکول درجۂ اول ۱۵۵	[illegible]
نظام کالج - ۱۷	[illegible]	ہائی اسکول اضلاع -		″ ″ دوم	[illegible]
مدرسۂ دارالعلوم ۲۹	[illegible]	گلبرگہ ۱۸	[illegible]	میزان مڈل اسکول ۲۰۶۷	[illegible]
اورنگ آباد کالج -	[illegible]	ورنگل ۱۷	[illegible]	تعلیم ابتدائی -	
میزان درجۂ اعلیٰ -	[illegible]	اورنگ آباد ۱۷	[illegible]	تعلیم ابتدائی پرائمری الف ۱۷۸	[illegible]

نام ابواب مع تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب مع تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب مع تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
لوور پرائمری ۱۶	[illegible]	مدارس دینیات	[illegible]	وظائف طلباء	
میزان تعلیم ابتدائی	[illegible]	میزان	[illegible]	کالج ۔	[illegible]
تعلیم المعلمین ۱۴۱	[illegible]	مدرسہ غیر ملکی		ہائی اسکول ۔	[illegible]
مدارس صنعت وحرفت و		مدرسہ دیوبند	[illegible]	ٹڈل اسکول ۔	[illegible]
انجنیری ۔		علی گڑھ کالج	[illegible]	نارمل اسکول حیدرآباد	[illegible]
مدرسہ صنعت وحرفت حیدرآباد	[illegible]	میزان	[illegible]	مدارس صنعت وحرفت	[illegible]
" " اورنگ آباد	[illegible]	میزان امدادی	[illegible]	تعلیم یابان ممالک غیر	[illegible]
انجنیرنگ اسکول بلدہ	[illegible]	امداد کتب خانہ جات وغیرہ		میزان	[illegible]
میزان	[illegible]	کتب خانہ نظام کالج	[illegible]	متفرقات ۔	[illegible]
لا کلاس ۲	[illegible]	البرٹ ریڈنگ روم	[illegible]	جملہ میزان تعلیمات	[illegible]
مدارس امدادی		دائرۃ المعارف	[illegible]	خرچ خزانہ سے	
مدارس بلدہ		میوزٹون لائبریری	[illegible]	ہوا ہے ۔	
ہائی اسکول "	[illegible]	واقع باکوارم ۔		مدارس بلدہ و اضلاع	
ٹڈل اسکول درجہ اول	[illegible]	گریمر اسکول لائبریری چادرگھاٹ	[illegible]	منجملہ سرمایہ فیس تعلیمات	
" " دوم	[illegible]	کتب خانہ اسلامیہ سکندرآباد	[illegible]	اخراجات سرمایہ	[illegible]
مدارس اپر پرائمری	[illegible]	امداد تصانیف مولوی حسن زماں خان	[illegible]	فیس ۔	
" لوور پرائمری	[illegible]	میزان ۔	[illegible]	صدر میزان	[illegible]
نارمل اسکول	[illegible]	کتب خانہ آصفیہ ۔	[illegible]		

طبابت

بلدۂ حیدرآباد مین بزمانہ محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۱۰۰۰ھ) مکان دار الشفا تعمیر ہوا۔ اس وقت غربا کو مفت دوا دیجاتی تھی اور حکما مقرر کیے گئے تھے مریضونکی کافی نگہداشت کی جاتی تھی اور مریضونکی سکونت کیلیے متعدد کمرے تعمیر ہوئے تھے چنانچہ اسوقت بھی مکان دار الشفا منہدم ہوچکا ہی اُس کے چند حجرے بحالت شکستہ موجود ہین۔ اور مکان دار الشفا کے قریب ہی ایک مسجد بھی محمد قلی قطب شاہ کے زمانہ کی موجود ہی اور یہہ محلہ دار الشفا ہی کے نام سے مشہور ہی۔

سنہ ۱۲۵۲ف مطابق ۱۲۵۷ھ مین بلدۂ فرخندہ بنیاد مین یہہ اطبا موجود تھے۔ ۱۔ غلام حسین خان ۲۔ حکیم سید صبا صاحب ۳۔ حکیم مسیح الزمان خان ۴۔ احمد یار خان محی الدولہ ۵۔ حکیم رضا علی خان ۶۔ سید فضل علی المخاطب شفائی خان۔

یہہ لوگ مقرب حضور پرنور بھی اور اپنے ہنر مین کامل تھے۔ اور باہر سے آکر انھون نے یہان رسوخ اور شہرت پیدا کی تھی مگر ایسی بڑی آبادی کو جیسی کہ اس شہر کی ہی اسقدر اطبا غیر کافی تھے اور غربا وغیرہ کی تو ان کے یہان رسائی بھی نہین ہوتی تھی اسوجہ سے اکثر غربا جھاڑ۔ پھونک اور منتر جنتر تعویذ گنڈے فتیلہ کرنے والون کے پاس رجوع ہوتے تھے۔ انہی زمانہ مین عبد القادر نامی شخص جو ترپ بازار مین رہتا تھا اور ڈیٹن صاحب تعلقدار کے پاس چپراسیون مین ملازم تھا۔ کونین وغیرہ انگریزی ادویہ سے واقف ہوکر علاج معالجہ کرنے لگا۔ اور بہت مشہور ہوکر مالدار ہوگیا تھا۔

سنہ ۱۲۵۱ف مطابق ۱۲۵۷ھ مین نواب ناصر الدولہ مرحوم غفران منزل کا مزاج ناساز ہوا۔ اور حرقت بول کی شکایت ہوگئی یونانی اطبا کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز فریزر صاحب بہادر رزیڈنٹ دربار مین حاضر ہوئے حضرت کا مزاج علیل دیکھکر کیفیت دریافت فرمائی۔ غفران منزل نے بیماری کی وجہ ظاہر کی اور ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج کی بڑی تعریف سنی جاتی ہی۔ صاحب عالیشان بہادر نے کہا کہ ایماء ہو تو ڈاکٹر حاضر کیا جائے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج اس شرط پر کیا جائیگا کہ دوا کا استعمال نکیا جائے صرف بیرونی علاج کیا جاے۔ جیسا کہ حکیم علوی خان نے نادر شاہ کے درد سر کا علاج کیا تھا۔ رزیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر مکلین رزیڈنسی سرجن کو پیش کیا اور ڈاکٹر مذکور نے

صرف غذا کا انتظام کر کے تین مہینے مین مرض کو زائل کر دیا۔ حضرت خوش ہوئے اور ملک سرکار عالی مین ڈاکٹری کے مدرسہ کھولنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ سنہ ۱۲۵۴ف ۱۸۴۶ع مین توپ کے سانچہ کے قریب ایک اسکول قایم کیا گیا۔ اور یہہ حیدرآباد مڈیکل اسکول تھا جس مین حیدرآباد کے صیغہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنی افسر نٹ بہار کے ہاسپٹل اسٹنٹونکی عمدہ تربیت ہوتی تھی۔ پہلے اردو مین تعلیم ہوتی تھی جس مین اسماء ذیل نے تعلیم پائی اور کامیاب ہوئے۔ رسالہ الطبابت حیدرآباد سنہ ۱۲۷۷ھ مین اس اسکول سے جاری ہوا تھا۔

۱- محمد یعقوب۔ ۲- محمد باقر علی۔ ۳- غلام حسین۔ ۴- برہنہ شریف۔ ۵- خواجہ اشرف۔ ۶- محمد حسین۔ ۷- غلام جیلانی۔ ۸- سید عمر۔ ۹ غلام محمد۔ ۱۰- عین خان۔ ۱۱- بیر خان۔ ۱۲- فیض اللہ خان۔ ۱۳- محمد مولانا۔ ۱۴- فقیر صاحب۔ ۱۵- وزیر علی۔ ۱۶- شفائی خان۔ ۱۷- مرزا علی۔ ۱۸- محمد اشرف۔ ۱۹- شمس الدین۔ آٹھہ سال مین ۱۹ طالب العلم کامیاب ہوئے۔ سب سے پہلے بلدہ مین محمد اشرف اور فیض اللہ خان نے مطب جاری کیا۔ نواب مختار الملک اول کے زمانہ سے اس مین روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور سنہ ۱۸۸۴ع مین اسکی زبان بھی انگریزی کر دی گئی۔ سنہ ۱۸۸۵ع تک امتحان بذریعہ سکندرآباد میڈیکل بورڈ کے ہوتا تھا۔ مگر اُس کے بعد سے تحریری امتحان کے پرچہ مدراس یا بمبئی کے میڈیکل کالجون سے آتے ہین اور زبانی امتحان کے لیے سکندرآباد سے ایک بورڈ مقرر ہوتا ہی۔ نصاب تعلیم مدارس کے ال-ایم-اس کے برابر ہے۔

سنہ ۱۲۵۵ف ۱۸۴۶ع سے لیکر آج تک شفاخانہ افضل گنج مین جو افسران طبی مقرر کیے گئے وہ حسب ذیل ہین۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	ڈاکٹر ٹمپلٹن[1]	سنہ ۱۸۴۶ع ۱۲۵۵ف	۵	ڈاکٹر ونڈوسلے	سنہ ۱۸۷۲ع ۱۲۸۱ف
۲	ڈاکٹر ریڈ۔ منصرم	سنہ ۱۸۶۷ع ۱۲۷۷ف	۶	سلطان الحکماء وزیر علی	.
۳	ڈاکٹر ونڈہ	سنہ ۱۸۶۷ع ۱۲۷۷ف	۷	حکیم الممالک مرزا علی خان	.
۴	ڈاکٹر لا۔ منصرم	سنہ ۱۸۷۰ع ۱۲۸۰ف	۸	ڈاکٹر بومنٹ .	سنہ ۱۸۸۱ع ۱۲۹۱ف

[1] ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع کو آپ رخصت بیماری لیکر ولایت گئے اور اُنکی جگہہ مسٹر جالسٹن صاحب مدرسہ طبابت کو انجام دیتے رہے۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۹	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل بی۔ اے۔ لاٹنگ[۵] بی	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء / ۱۲۹۴ف	۱۱	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل ایس۔ آر۔ شنوریم۔ ڈی۔ ای۔ یم۔ ایس	۲۵ اپریل ۱۷ف سنہ ۱۹۰۸ء
۱۰	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل۔ جی۔ ایچ۔ بی۔ ڈی۔ گمبلیٹ[۵]	۱۷ امری سنہ ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف			

پہلے دونون شفاخانے یعنی رزیڈنسی اور افضل گنج ایک ہی سرجن کے تحت مین رہا کرتے تھے لیکن یکم نومبر سنہ ۱۹۰۸ء / ۱۳۲۶ھ سے افضل گنج کا سرجن جدا کیا گیا۔ اور رزیڈنسی ہاسپٹل پر ڈاکٹر کیپٹن ہل کا تقرر ہوا۔ بعدازان اس جگہ پر بتاریخ ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کو ڈاکٹر ملسڈن مقرر ہوئے۔ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء مین بجائے ڈاکٹر عبدالحسین صاحب ہوس سرجن۔ ڈاکٹر کرٹن ہوس سرجن مقرر ہوئے۔

مدرسہ طبابت بسرپرستی ڈاکٹر میکفن ۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ء کو جاری ہوا۔ چیچک براری کا کام ممالک محروسہ سرکار عالی مین سنہ ۱۸۵۴ء / ۱۲۶۳ف مین آغاز ہوا۔

سنہ ۱۸۵۴ء / ۱۲۶۳ف مین بلوارم مین میڈیکل اسکول قایم ہوا۔ سنہ ۱۸۵۶ء / ۱۲۶۵ف مین شفاخانہ رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۵۷ و ۵۸ء / ۱۲۶۶ و ۶۷ف کے اثنا مین شفاخانہ رزیڈنسی کہولا گیا۔ سنہ ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۰ف مین افضل گنج کا شفاخانہ تعمیر ہونا شروع ہوا اور ۱۱۔ اگسٹ م ۲۷۔ شہریور سنہ ۱۸۶۶ء / ۱۲۷۶ف کو دواخانہ افضل گنج کی عمارت مکمل ہوئی۔ یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کی وجہ سے اس کے اندر پانی بہر گیا اور تمام حصے اسکے گر گئے۔ اور کل ادویات وسامان خراب ہوگیا۔ چند مریض بھی ضایع ہوئے۔ اوائل دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء / ۱۳۲۶ھ مین یہہ شفاخانہ بالکل خالی کردیا گیا اور رزیڈنسی ہاسپٹل مین منتقل ہوا۔

[۵] ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء کو تین ماہ کی رخصت پر بنصری ڈاکٹر لٹل صاحب ولایت روانہ ہوئے اور ۱۹ اکٹوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو واپس آنکر اپنی خدمت کا جائزہ لیا ۱۰ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو بعد وظیفہ یابی ولایت روانہ ہوئے۔

[۵] ۲۷ خورداد سنہ ۱۳۱۱ف کو ڈاکٹر مذکور ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت گئے اُن کی جگہہ پر ڈاکٹر بروک من منصرمانہ طور پر کام کو انجام دیتے رہے۔ اور ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء / ۱۷ ۱۳ف کو ڈاکٹر تہامسن مددگار کو اپنی خدمت کا جایزہ دیکر ولایت چلے گئے۔

۱۷ امرتیر سنہ ۱۲۸۳ف م ۲۹ مے [illegible] اکتبر سنہ ۱۸۷۴ء کو رزیڈنسی سرجن ڈاکٹر بیم برٹن زہر کھاکر مرگیا -

پردہ نشین مستورات کے لیے بلدۂ حیدرآباد مین طبی امداد کا آغاز سنہ ۱۸۸۰ء (۱۲۸۹ف) مین افضلگنج ہاسپیٹال زیر بسرگردگی مسز فیلوز (جو سابق مین مس وہائٹ تہین) ایک زنانہ ڈپارٹمنٹ قایم کیا گیا - اس ڈپارٹمنٹ مین ۱۱ چھوٹے کمرے ہین جنمین سے ہر ایک مین ایک ایک مریضہ اور ایک کمرے مین ۵ مریضہ مستورات کے رہنے کی گنجایش ہی - کچھ کمرے اوٹ پیشینٹ پردہ نشین عورتون کے لیے مخصوص کیے گئے - مسز فیلوز اور انکی مددگار لیڈیان شفاخانہ افضلگنج مین ۲۵ سال سے خدمات انجام دی رہی ہین - اس عرصہ مین غریب طبقہ کے پردہ نشین عورتون کو بہت کچھ طبی مدد و اعانت ملی - اور لیڈی ڈاکٹرون کی تعداد بڑہتے بڑہتے ۱۲ تک پہنچ گئی ہی جن مین باستثنا مس بورڈمن جنکا تقرر سنہ ۱۸۹۱ء (۱۳[illegible]ف) مین ہوا - اور مس یوانس کے جو ولایت کی تعلیم یافتہ ہین باقی سب حیدرآباد میڈیکل اسکول کی تعلیم یافتہ ہین اور ۷ بلدہ مین اور ۵ اضلاع کے بڑے بڑے دواخانون مین ہین -

سنہ ۱۸۹۳ء (۱۲۹۳ف) سے رزیڈنسی میڈیکل اسکول مین طلبا کو اردو زبان مین تعلیم دینا موقوف ہوئی اور انگریزی زبان مین فن ڈاکٹری کی تعلیم شروع ہوئی -

پہلے سررشتہ طبابت ماتحت معتمد متفرقات تھا - بعد تخفیف دفتر مذکور حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۲ف معتمد دفتر انگریزی کے تحت ہوا -

سنہ ۱۸۸۷ء (۱۲۹۶ف) کو سررشتہ طبابت زیر نگرانی میجر کاٹ ہوا - ۱۵ تیر سنہ ۱۳۰۰ف م ۲۳ مے سنہ ۱۸۹۱ء کو ۳ - مطب یونانی اور ایک مدرسہ یونانی سرکار کے جانب سے بلدہ مین قایم ہوا - ۱- حکیم احمد سعید افسر الاطبا - ۲- حکیم مرزا اسحاق علی - ۳- حکیم نواب مرزا - اطبا مقرر ہوئے - اور مدرسہ زیر نگرانی حکیم احمد سعید صاحب رہا -

۱۵ امرداد سنہ ۱۳۰۰ف ابتدائے افتتاح مطب یونانی سے اسکا عام انتظام ایک خاص مجلس کے سپرد تھا جو مجلس انتظام مطب یونانی کے نام سے موسوم تھی اور یہہ مجلس سنہ ۱۳۰۶ف تک اپنے فرائض کو ادا کرتی رہی اسکے بعد سرکار نے مجلس کو توڑ کر بجائے اسکے بورڈ آف ڈیرکٹر مقرر فرمایا - جس نے ۹ خورداد سنہ ۱۳۰۶ف سے ۱۶ امر مہر سنہ ۱۳۰۶ف تک مستعدی کے ساتھ کام کیا - بعد ازان بورڈ نے استعفا دیدیا - جو منظور کیا گیا - بورڈ کے

برخاست سے نیابین محکمہ سرکار و افسر الاطبا یونانی جو واسطہ درمیانی تھا وہ باقی نرہا۔ لہذا افسر الاطبا یونانی نے محکمہ سرکار سے رست کارروائی کرنا شروع کی اور افسر الاطبا کی کارروائی پر محکمہ ہذا کی نگرانی رہی۔ اور شفاخانوں کی تنقیح بذریعہ معتمد سرکار یا مددگاران معتمد ہوا کی۔ بلدہ کے علاوہ اضلاع پر بھی یونانی شفاخانے ہین۔ اور ان کے اخراجات لوکل فنڈ سے ادا ہوتے ہین۔ اور ان شفاخانون پر اکثر مدرسہ طبیہ یونانی کے پاس شدہ مقرر ہین۔

۱۸۹۱ء / ۱۳۰۰ف سے مہتمم دواخانہ جات کے عہدہ کا نام ناظم دواخانہ جات سرکار عالی رکھا گیا اور ۱۸۹۱ء / ۱۳۰۰ف ماہ ستمبر و اکٹوبر و نومبر مین کلوروفام کمیشن بلدہ مین آیا تھا۔ اور میڈیکل اسکول مین بندر۔ کتون۔ اور گھوڑون پر کلوروفام کا تجربہ کیا گیا تھا۔

۲۵۔ اردی بہشت ۔ ۳۰۔ مارچ ۱۸۹۲ء / ۱۳۰۱ف کو سررشتہ طبابت ہوم آفس کے تحت مین کیا گیا۔

۱۸۔ خورداد ۱۳۰۵ف کو بوجہ انتقال حکیم احمد سعید صاحب افسر الاطبا ان کی جگہہ پر ڈاکٹر محب حسین صاحب فیل سوف جنگ کا تقرر ہوا۔ اور ۶۔ بہمن ۱۳۱۷ف کو آپکا انتقال ہوا۔ آپ کی جگہہ حکیم الطاف حسین صاحب حاذق جنگ مقرر ہوئے۔

۱۰۔ فروردی م ۱۱۔ فروری ۱۸۹۷ء / ۱۳۰۶ف سے بوجہ شیوع مرض طاعون مسافرون کے لیے بمقام اسٹیشن واڑی اور چند مقامات پر بھی قرنطینہ قایم کیا گیا۔

۱۲۔ دے م ۱۶۔ نومبر ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۱ف کو پبلک ڈپٹی کمشنر کی خدمت تخفیف ہوئی اور مسٹر اسٹیون اصلی خدمت مہتم صفائی پر واپس ہوئے۔

۲۹۔ فروردی م ۲۔ مارچ ۱۹۰۲ء / ۱۳۱۲ف سے حکما اور ڈریسران کا لقب حسب ذیل تبدیل ہوا۔

حکماء		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجہ سوم	اسسٹنٹ سرجن	ڈریسر درجہ سوم	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن سوم

حکماء		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجۂ دوم حکیم درجۂ اول	سینیر اسسٹنٹ سرجن سرجن	ڈریسر درجۂ دوم " " اول	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن دوم " " اول

۲۳، آبان م ۲۹ ستمبر ۱۹۰۱ء ۱۳۱۱ف کو دیسی دائیون کے واسطے ایک ٹرنینگ اسکول کہولا گیا اس مدرسے کے اخراجات وکٹوریہ میموریل فنڈ سے ادا کیے گئے۔ اس مدرسہ سے دیسی دائیان کامیاب ہوئین۔

یکم آذر م ۷، اکٹوبر ۱۹۰۳ء ۱۳۱۳ف کو بیرون بلدہ قریب کنٹہ گوشہ محل کرایہ کے مکان مین عارضی زچگی خانہ قایم ہوا جس مین ۱۲، مریضون کے رہنے کی گنجایش تھی۔ اس مین جنوری ۱۹۰۶ء تک ۸۸۶، زچگیان ہوئین اکثر کا نتیجہ قابل اطمینان ہوا۔

۹، فروردی م ۹، فبروری ۱۹۰۶ء ۱۳۱۵ف بروز جمعہ مغرب کے ۵ بجے شہزادی ویلز کے دست مبارک سے امین باغ مین وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ اعلیحضرت قدرت قدرت بوجہ انتقال پر ملال صاحب زادی صاحبہ جلسہ مین شریک نہ ہو سکے۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کی وجہ سے اسکے اکثر حصے ٹوٹ کر بہہ گئے۔ کیونکہ اس کے کمرون کے اوپر سے پانی بہا تھا۔ درمیانی حصہ کسیقدر محفوظ رہا۔ اسمین جسقدر مریض تھے وہ سب ضائع ہوئے۔

ماہ فروردی م اوائل ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۳۱۶ف سے میڈیکل اسکول مین جمعہ کی تعطیل قرار پائی۔

مٹھی بائی ہاسپٹل

اسکو خان بہادر مسٹر شاہ پورجی ایڈل جی چینائی نے اپنی بی بی کے یادگار مین قریب شاہ پور دواڈی ۱۸۹۷ء مین تعمیر کرایا۔ اور اس مین غربا کو مفت دوا دیجاتی تھی۔ بعد ازان اُس دواخانہ کے مکان کو سرکار عالی نے خرید لیا۔ اور زیر تالاب سکندرآباد سنہ ۱۹۰۱ء مین دواخانہ کے لیے جدید عمارت تعمیر کرائی گئی۔ اس مین اب دواخانہ ہی۔

صدر تختہ اخراجات طبابت بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۲	۳
	ناظم دواخانہ جات		۱۵	ابواب مشترکہ	[illegible]	۲۸	صادر بموجب تقرر	[illegible]
۱	مددگار ناظم ۔ ۱	[illegible]		میزان نظارت ۱۴	[illegible]	۲۹	ابواب مختصہ	[illegible]
۲	اہلکاران وغیرہ ۔ ۱۲	[illegible]		مدرسہ طبابت			میزان مخزن ادویہ ۱۹	[illegible]
۳	ڈریسر زاید ۔ ۲	[illegible]	۱۶	لکچرار ۱	[illegible]	۳۰	دواخانہ جات بلدہ ۔ دواخانہ افضلگنج	[illegible]
۴	چپراسیان ۔ ۱۱	[illegible]	۱۷	اہلکاران وغیرہ ۔ ۲	[illegible]	۳۱	سول ڈسپنسری ۔ ۱۵	[illegible]
۵	الونس ۔	[illegible]	۱۸	چپراسیان ۶	[illegible]	۳۲	دواخانہ کوتوالی	[illegible]
۶	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۱۹	وظیفہ ۔	[illegible]		اندرون و بیرون بلدہ ۱۹ ۱۴	
۷	ابواب مشترکہ	[illegible]	۲۰	الونس	[illegible]	۳۳	دواخانہ کاروان ۹	[illegible]
۸	ابواب مختصہ	[illegible]	۲۱	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۳۴	دواخانہ بیرون بلدہ ۱۷	[illegible]
	میزان دواخانہ جات	[illegible]	۲۲	ابواب مشترکہ	[illegible]	۳۵	دواخانہ علی آباد ۔ ۱۰	[illegible]
	نظارت			میزان مدرسہ طبابت ۹	[illegible]	۳۶	دواخانہ دودباولی	[illegible]
۹	ناظر دواخانہ جات ۔ ۲	[illegible]		مخزن ادویہ		۳۷	دواخانہ سلطان شاہی ۹	[illegible]
۱۰	اہلکاران ۔ ۲	[illegible]	۲۳	مددگار اسٹور کیپر ۱	[illegible]	۳۸	دواخانہ یاقوت پورہ ۷	[illegible]
۱۱	چپراسیان ۔ ۲	[illegible]	۲۴	اہلکاران وغیرہ ۔ ۶	[illegible]		میزان دواخانہ جات	[illegible]
۱۲	خلاصیان ۔ ۴	[illegible]	۲۵	دواسازان ۔ ۶	[illegible]		بلدہ و بیرون بلدہ ۔ ۱۵۴	
۱۳	الونس	[illegible]	۲۶	چپراسیان ۲	[illegible]		دواخانہ جات اضلاع	
۱۴	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۲۷	الونس	[illegible]	۳۹	حکماء ۵۷	[illegible]

نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳
۴۰	ناظران چیچک برآری	[illegible]
۴۱	ہاسپٹل اسسٹنٹ ۱۳	[illegible]
۴۲	سینیر کمپونڈران ۶	[illegible]
۴۳	کمپونڈر ۶۷	[illegible]
۴۴	محرران ناظر چیچک برآری	[illegible]
۴۵	ملازمین - ۳۰۴	[illegible]
۴۶	الونس حکماء	[illegible]
۴۷	صادر بموجب تقرر	[illegible]
۴۸	ابواب مشترکہ	[illegible]
۴۹	ابواب مختصہ	[illegible]
	میزان دواخانجات اضلاع ۳۶۳	[illegible]

نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳
۵۰	اخراجات انسداد مرض طاعون	[illegible]
۵۱	متفرقات	[illegible]
	میزان طب انگریزی ۶۸۹	[illegible]
	مطب یونانی	
	دواخانجات	
۵۲	حکماء ۳	[illegible]
۵۳	مددگاران - ۵	[illegible]
۵۴	اہلکاران - ۱۴	[illegible]
۵۵	چپراسیان وغیرہ - ۱۸	[illegible]
۵۶	الونس - ۲	[illegible]
۵۷	صادر بموجب تقرر	[illegible]

نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳
۵۸	ابواب مشترکہ	[illegible]
	میزان دواخانجات ۴۳	[illegible]
	مدرسۂ یونانی	
۵۹	مدرس - ۱	[illegible]
۶۰	چپراسی - ۱	[illegible]
	میزان مدرسہ یونانی ۲	[illegible]
	مخزن ادویہ	
۶۱	داروغہ - ۱	[illegible]
۶۲	عملہ ملازمین - ۴	[illegible]
۶۳	ابواب مختصہ	[illegible]
	میزان مخزن ادویہ ۵	[illegible]
	میزان مطب یونانی ۵۰	[illegible]
	صدر میزان طبابت ۹۳۷	[illegible]

باب ۴

مالگزاری

فصل ۱

بزمانہ سابق عموماً دکن اور خاصکر ممالک محروسۂ سرکار عالی مین مالگزاری کا انتظام مستاجرون کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ مستاجر لوگ تعلقدار کہلاتے تھے لیکن سرکار سے تنخواہ نہین پاتے تھے۔ اُن کے قبضہ ایکی کوئی مدت معین نہ تھی۔ اکثر اوقات باقی داری کی باعث یہہ لوگ خدمت سے موقوف بھی ہوجاتے تھے

مستاجری کی دو صورتیں تھیں ایک تعہد سررشتہ بالمقطعہ اور دوسرے امانی۔

تعہد کا قول کل پرگنہ کے جمع پر تعہد دار کو دیا جاتا تھا۔ اور امانی کی صورت یہہ تھی کہ جسکو کوئی پرگنہ تفویض ہوتا تھا وہ رقم مالگزاری بعنوان تحصیل خام سرکار مین داخل کرتا تھا۔ انتظام فوجداری پرگنہ بھی اُس کے تفویض ہوتا تھا۔ اگر امانت دار عملہ اپنی طرف سے رکھتا تھا تو اسکو حق السعی کی رقم مدخرچہ عملہ فی روپیہ ۲ ملتی تھی۔ اور اگر عملہ سرکار کے جانب سے مقرر ہوتا تھا۔ تو اس کو صرف ۳ پائی یا کچھہ کم و بیش حق السعی کی رقم دیجاتی تھی۔ اُن مستاجرون کے رقم تعہد کے مقرر کرنے مین اول تو پرگنہ یا گانون کی حیثیت کا کچھہ خیال نہین ہوتا تھا۔ اور دوسری رعایا پر تعہد دار یا امانت دار کا ظلم نہایت ہی ناواجب تھا۔ کاشتکارون کو زراعت کی ترغیب دلانے کی غرض سے متطلان دیہہ پہلے تو زمینات کا قول نرم و ملایم نہارہ سے دیتے تھے۔ مگر قول شکنی کا ارادہ ضرور ہمیشہ دل مین رکھتے تھے۔ اور جب فصل تیار ہو جاتی تھی تو بخلاف شرایط قول جو کچھہ جبر یا فریب سے زیادہ مل جائے اُسکو حاصل کرنے کی فکر کرتے تھے۔

مستاجرون کے ذریعہ سے مالگزاری اراضی کا انتظام خصوصاً جبکہ اختیارات عدالتی (دیوانی فوجداری) بھی اُن کے تفویض تھے۔ نہایت مضرت بخش تھا۔ رعایا کو زیادہ ستانی کی دادرسی کا موقع نہین ملتا تھا۔ ہان البتہ جب کبھی کسی موضع کی رعایا اپنے گانون کو چھوڑ کر بلدہ آکر شکایت کرتی تھی تو شاکی رعایا کی دادرسی اسی طرح کی جاتی تھی کہ اُن کو کچھہ اخراجات دیکر رخصت کیا جاتا تھا۔ اور تعہد فسخ ہوتا تھا جب رعایا سے رقم وصول طلب رہجاتی تھی۔ تو اُس کے وصول کی تعہد دار یا مقطعہ دار کو کوئی قانونی سبیل نہین تھی۔ اور جب تعہد دار خود بااقتدار رہتا تھا۔ تو اُس سے رقم مذکور بذریعہ جمعیت متعینہ وصول کرائی جاتی تھی۔

اضلاع مرہٹواری مین بلاتعین رقبہ آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ تعہد کی رقم بطور اندازہ قرار دیجاتی تھی۔ اور تلنگانہ مین شالی زار کے لیے بٹائی کا دستور جاری تھا۔ اور فصل خریف کی رقم نقد وصول کی جاتی تھی کاغذات مین بگھون کی تعداد بطور اندازہ لکھی جاتی تھی۔ بہر حال یہہ سب ایسے امور تھے جو اصول مالگزاری

خلاف تھے۔

عہد حکمرانی نواب سکندر جاہ مغفرت منزل

سنہ ۱۸۲۱ء/۱۲۳۷ھ کے شروع مین بزمانہ پیشکار راجہ چندو لعل بمشورہ صاحب عالیشان بہادر (رزیڈنٹ) یہہ تجویز ہوئی کہ ممالک حضور نظام کا بندوبست میعادی کردیا جائے اور نوعیت بندوبست موضع واری اختیار کیجاوے اور ہر ایک گانون کے اہالی موالی سے اقرار نامہ نسبت ادائے رقم زر مالگزاری لیا جاوے۔ یہہ امر اسوقت سرکار مین تسلیم کرلیا گیا تھا کہ ملک کی بہبودی و سرسبزی۔ رعایا کی خوشحالی اور فارغ البالی پر منحصر ہے اور اسی کا بندوبست ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہی۔ اور یقین کرلیا گیا تھا کہ رعایا کو مستاجرون اور تعلقدارون کی زیادہ ستانی اور ایذا رسانی سے بچانیکا یہی بہتر علاج بھی ہے کہ مواضع کی اراضی کی پیمایش کرکے جمع کی تشخیص کی جاوے اور اس تدبیر سے مستاجری اور تعہدداری کی سب خرابیان اچھی طرح رفع دفع کیے جاوین کیونکہ مستاجری مین سرکار اور رعایا دونون کا نقصان عظیم تھا۔ ہر مستاجر اپنی اپنی دورمین نہایت بے رحمی اور بدمعاملگی سے جہانتک ممکن ہو رعایا کو لوٹ مار کر نادار برباد کرتا تھا اور یہہ امر رعایا کی پریشانی و تنگ حالی۔ سرکار کا نقصان اور ملک کی ابتری کا باعث تھا۔ اس لیے قرار دیا گیا تھا کہ سرکار عالی کے اضلاع شمالی مین مثل برار کے رزیڈنٹ بہادر کے اہتمام اور انگریزی افسرون کے ذریعہ سے بندوبست کیا جاوے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست راجہ چندو لعل کی نگرانی مین رکھا جاوے۔

اس بندوبست مین پیمایش اور پیرت بندی نہین ہوئی صرف ادائی جمع سرکار کا تعہد بطور قول بندی دیا گیا۔ ہر موضع کی جمع مقرر ہوکر وصول مالگزاری کا بندوبست وہان کے پٹیل پٹواریون سے کیا گیا اور وہ کل اہالی موالی یہہ کے طرف سے وصول رقم کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مگر بعض بعض اضلاع مین مقدمون اور پٹیلون کے ذریعہ سے انتظام اس لیے نہین ہوا کہ وہان دیسمکھہ دیسپانڈیہ یعنی زمیندارون کا دخل تصرف بہت زیادہ تھا۔ لہذا انھین کو مالگزاری کا قول دیا گیا اور ان کو اسبات کی ہدایت کیگئی کہ وہ اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دیکر کاشتکارون کو زیادہ ستانے سے پریشان نکرین۔ بہرحال

یہہ انتظام ایسا تھا کہ معمولی طور پر مواضع کی جمع مشخص ہوکر اراضی کا پٹہ دیا گیا تھا - اور قبولیت لی گئی تھی لیکن کوئی خاص مدت مقرر نہین کی گئی تھی بلکہ سالانہ رقم مالگزاری مین کم و بیش ہوتی تھی جسکو جمعبندی کہتے تھے - اور تمام ملک پٹھانون - عربون - جمعداربیشون ساہوکارون اور معزز امرار سلطنت کے ہاتھہ مین پھنسا ہوا تھا - جب کبھی سرکار کو رقم کی ضرورت ہوتی تھی تو وقت بوقت اُن سے رقم کا مطالبہ ہوتا تھا - اور یہہ لوگ سرکار مین سالانہ حساب داخل کرتے تھے جس مین بہت کچھہ کارسازی ہوا کرتی تھی -

سالار جنگ اول

سالار جنگ اول نے اپنے زمانہ وزارت مین بڑی مشکلون اور عمدہ تدابیر و خیہ بیون سے کل تعلقات کو ان کے قبضہ سے آہستہ آہستہ نکالا اور ماہ آبان م اکتوبر ۱۲۶۷ف ۱۸۶۱ع مین ضلعبندی کی بنیاد ڈالی جسکا نتیجہ ہوا کہ ۱۲۷۶ف مین ملک سرکار عالی کو ۵ - اسمات اور (۱۷) ضلعون پر تقسیم کیا - پہلے صرف ہر ایک ضلع کیلیے تعلقداران اول - دوم - سوم کا اور بعدہ ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک صدر تعلقدار کا تقرر فرمایا - جمعبندی کے اُصول قرار دیکر گشتی نشان کے ذریعہ سے مفید ہدایات صادر فرمائین -

حسب لطار جمعبندی تعلقات مفوضہ کے دورہ کے لیے سالانہ مواضع مین بذات خود جاکر بہ فراہمی رعایا فصل کی جانچ پرتال کرکے جمع کی تشخیص کرتے تھے - تاہم جو سہولت کہ بندوبست پختہ سے رعایا اور سرکار کو حاصل ہی وہ نہ تھی - اس لیے سنہ ۱۲۹۲ف مین باہتمام مولوی سید مہدی علیخان (محسن الملک) ناظم بندوبست اور مسٹر فریدونجی (فریدون جنگ) مہتمم بندوبست (حال پرائیوٹ و پولیٹیکل سکرٹری) ضلع اورنگ آباد مین مثل بمبئی پریزیڈنسی و ملک اماتی برار کے اراضی کی پیمائش و پرت بندی کرکے رعیت واری انتظام کیا گیا - بعدہ بتدریج کل اضلاع مین پیمائش کا کام شروع ہوا بغرض انتظام کارروائی و نگرانی عہدہ داران مال مامورہ اضلاع دصوبہ وقت بوقت جو کچھہ تغیر و تبدل ہوا ہی اُسکی کیفیت ذیل مین درج کی جاتی ہی -

ماہ اگسٹ م ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ع مین مجلس مالگزاری بندوبست تعلقات سرکار عالی قایم ہوئی جسکے ارکان سید محی الدین علوی مرحوم و مسٹر چارلس وغیرہ اور انندراو سررشتہ دار تھے جو مثل ایک رکن مقتدر کے کارگذار تھے - بعد ازان یہ مجلس برخاست ہوئی اور صدر محکمہ مال قایم ہوا -

۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو جبکہ ایک علاقہ کے لیے جداگانہ صدر المہامون کا تقرر ہوا تو تاریخ مذکور کو دفتر
معتمدی مدار المہام مالگزاری کے تحت مین محکمہ صدر المہامی مال قایم ہوا اور نواب مکرم الدولہ مرحوم
صدر المہام مال اور مسٹر جیو جی لپنن جی معتمد صدر المہام مال اور مولوی احمد حسین (رفعت یار جنگ مرحوم)
مددگار معتمد مقرر ہوئے۔ بوجہ ناسازی مزاج مکرم الدولہ مرحوم ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ سے چند روز تک
محکمہ مذکور کا عارضی انتظام رہا۔ اور ۲۶ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو دوبارہ مجلس مالگزاری قایم ہوئی جو معتمدی مال کے
تحت مین تھی اور جسکے ارکان ذیل تھے۔

۱۔ مولوی دلیل الدین احمد احترام جنگ مرحوم۔ ۲۔ مولوی اکرام اللہ خان نواب یار جنگ مرحوم۔ ۳۔
مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ اسکے بعد ان کی جگہہ مولوی مشتاق حسین وقار الملک مقرر ہوئے۔

سالار جنگ ثانی

نواب لائق علیخان بہادر مدار المہام کے زمانہ مین ۷ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو نواب سعادت علیخان
(منیر الملک) مرحوم معین المہام مال و فوج مقرر ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف مجلس مالگزاری کا دفتر تخفیف ہوا۔ اور بجائے صدر تعلقداران کے
صوبہ دارون کا تقرر ہوا۔ اور ایک جدید محکمہ انسپکٹر جنرل مال قایم ہوا جسپر مسٹر ڈنلاپ کا تقرر ہوا۔

سر آسمانجاہ بہادر

نواب آسمانجاہ بہادر کی مدار المہامی کے زمانہ مین بعد انتقال نواب منیر الملک ۱۴ رجب ۱۳۰۶ھ کو
نواب وقار الامرا[1] مرحوم عہدہ معین المہامی مال و فوج سے سرفراز ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۰۳ف نواب وقار الامرا مرحوم صرف معین المہام مال ہوئے اور
صیغہ فوج آپ کی نگرانی سے علیحدہ ہوا۔

سر وقار الامرا

نواب اقبال الدولہ بہادر مدار المہام کے عہد مین حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵ بہمن ۱۳۰۴ف
دفتر معتمدی مال معتمدی فینانس مین ضم ہوا۔ اور بغرض انتظام مالگزاری معتمدی فینانس کے تحت مین
مجلس مالگزاری قایم ہوئی۔ جسکے لیے پہلے دو ارکان مقرر ہوئے۔ ۱۔ مسٹر ڈنلاپ۔ ۲۔ نواب
مقتدر جنگ۔
صوبہ داران مجلس کے تحت مین ہوئے۔ یہہ تیسری مجلس تھی جو قایم ہوئی تھی۔ چندے مولوی یوسف اللہ صاحب

[1] نواب اقبال الدولہ۔

معتمد مجلس رہے۔ اور بعدہ مولوی سید غلام رسول مرحوم معتمد مجلس ہوئے۔ مجلس کے جلسہ تنفقہ کو معین المہامی کے اقتدارات دئے گئے۔ ارکان مجلس مین اسطرح کام کی تقسیم ہوئی۔ رکن اول کے مفوضہ صیغہ جات مال۔ بندوبست۔ آبکاری۔ جنگلات۔ زراعت تجارت۔ رکن دوم کے مفوضہ صیغہ جات۔ انعام کروڑگری۔ لوکلفنڈ۔ (دفتر انسپکٹر جنرل مال تخفیف ہوا)۔

صیغہ مال کا کام جو معتمدی فینانس مین ضم کیا گیا تھا ۲ رمضان ۱۳۱۲ھ سے حسب سابق علیحدہ کیا گیا۔ اور صیغہ مال کی کل کارروائی مجلس مالگذاری سے راست سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہونے لگی۔ اور مجلس کو مین ایک رکن سوم کا تقرر ہوا۔ جس پر راسے مرلیدھر صاحب مقرر ہوئے۔ وقار نواز جنگ (وحید الزمان) بھی بحیثیت رکن زائد چندے مجلس مین کارگذار رہے۔

مہاراجہ یمین السلطنت بہادر

بعہد وزارت مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ (از جریدہ مورخہ ۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ف) مجلس مالگذاری برخاست ہوئی اور مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال مقرر ہوئے سررشتہ جات مال کی عام نگرانی اور صیغہ جات بندوبست و اسسٹنٹ سالار جنگ اُن کے تفویض ہوئے۔ مولوی سید غلام رسول مرحوم منصرم معتمد مال مقرر ہوئے۔

۱۹ دی ۱۳۱۱ف کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ... شعبان ۱۳۱۹ھ محکمہ انسپکٹر جنرل مال برخاست ہوا اور مسٹر ڈنلاپ معتمد مال ہوئے۔ اور مولوی سید غلام رسول مرحوم شریک معتمد مال ہوئے۔ اور صیغہ بندوبست معتمدی مال مین ضم ہوا۔

اسمار معتمد مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی سید سعید الدین صاحب	.	.	مولوی مہدی علیخان محسن الملک	سنہ ۱۲۸۴ف	سنہ ۱۲۹۴ف
سید عبد الرزاق آصف نواز الملک	سنہ ۱۲۸۶ف	.	مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ	سنہ ۱۲۹۴ف	سنہ ۱۲۹۷ف ۱۲ اسفندار

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی مشتاق حسین وقار الملک	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف	۱۴ آذر سنہ ۱۳۰۰ف	مولوی سید علی حسن صاحب	سنہ ۱۳۰۴ف	
مقتدر جنگ	۷ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف	مولوی سید غلام رسول صاحب	۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ف	دی سنہ ۱۳۱۱ف
اعظم یار جنگ	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف	سنہ ۱۳۰۴ف	مسٹر ڈنلاپ	دے سنہ ۱۳۱۱ف	موجود

شریک معتمد مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
مولوی سید اقبال علی صاحب	۱۱ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۳۰۲ف	مولوی عبدالرحیم صاحب	۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ف	موجود
مولوی سید غلام رسول صاحب	بہمن سنہ ۱۳۱۱ف	۴ بہمن سنہ ۱۳۱۳ف			

اخراجات مالگزار دفتر معتمدی مال بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
معتمد - ۱	[illegible]	وکیل سرکاری - ۱	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
شریک معتمد - ۱	[illegible]	اہلکاران - ۸۶	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
مددگاران - ۳	[illegible]	عملہ انعام - ۷	[illegible]	ابواب مختصہ -	[illegible]
نائب مددگار ہنگامی - ۱	[illegible]	عملہ رجسٹریشن - ۱۲	[illegible]	میزان - ۱۶۸	[illegible]
منتظم - ۱	[illegible]	چپراسیان - ۵۲	[illegible]		
کار آموزان - ۳	[illegible]	الونس -	[illegible]		

اخراجات مال انتظام اضلاع بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام الواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام الواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام الواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
اول تعلقدار - ۱۵	[illegible]	اہلکاران دفتر اول تعلقدار ۴۷۹	[illegible]	چپراسیان دفتر نائب تحصیلدار	[illegible]
دوم تعلقدار - ۲۳	[illegible]	؍؍ ؍؍ دوم ؍؍ ۸۰	[illegible]	ملازمان دیہات زیر ضبطی -	[illegible]
سوم تعلقدار - ۲۳	[illegible]	؍؍ ؍؍ سوم ؍؍ ۳۶	[illegible]	میزان عملہ - ۴۳۳۵ -	[illegible]
اٹاچیان و دیگر کار آموزان	[illegible]	؍؍ تحصیلداران ۱۰۱۴	[illegible]	الونس -	[illegible]
وغیرہ - ۴		؍؍ نائب تحصیلداران	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
تحصیلدار - ۹۰	[illegible]	کارکنان دیہات زیر ضبطی ؍؍ ۳۷	[illegible]	الواب مشترکہ -	[illegible]
نائب تحصیلدار -	[illegible]	چپراسیان دفتر اول تعلقدار - ۳۴۱	[illegible]	الواب مختصہ -	[illegible]
میزان عہدہ داران - ۱۵۵	[illegible]	؍؍ ؍؍ دوم ؍؍ ۱۳۸	[illegible]		
عملہ		؍؍ ؍؍ سوم ؍؍ ۴۲	[illegible]	صدر میزان انتظام اضلاع	[illegible] ۴۴۱۰
		؍؍ تحصیلداران ۲۱۳۹	[illegible]		

کرورگیری

فصل ۲ زمانہ سابق مین سررشتہ کرورگیری کا کام راجہ نانک بخش متوفی کے تفویض تھا - ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۵ھ مین نانک بخش کرورگیری کے کام سے موقوف ہوئی اور سررشتہ مذکور بالمکند کے تفویض ہوا - اور ۱۱ شوال سنہ ۱۲۸۶ھ کو پھر راجہ نانک بخش خدمت کرورگری سے سرفراز کیے گئے اس کے بعد سرکار عالی نے سنہ ۱۲۸۲ف مین آمدنی کرورگیری و نمک وغیرہ کا تعہد دیا - لیکن سنہ ۱۲۸۵ف مین امانی طور پر انتظام کیا گیا جو اتبک ہے - ابتدائے بابو جی تعلقدار کرورگری مقرر کیے گئے اونکی بعد داراب جی اور ان کے بعد عماد نواز جنگ اور اُن کے بعد بسیتن جی کمشنر کرورگیری مقرر ہوئے - اور اب مولوی امجد علیخان مفخر جنگ کمشنر کرورگیری ہین -

۵ - جمادی الاول ۱۳۰۷ھ کو تعلقدار کروڑگیری کے عہدہ کا نام کمشنر اور مددگاران تعلقدار کروڑگیری کے عہدہ کا نام ڈپٹی کمشنران کروڑگیری تجویز کیا گیا۔

۱۳۰۴ف میں چاندی کا محصول کروڑگیری نیصد ۳؍ مقرر ہوا تھا۔ اور ۱۵؍ شہریور ۱۳۱۳ف کو نیصد ۵؍ محصول تجویز ہوا۔ اب نیصد پانچ روپیہ چاندی پر محصول لیا جاتا ہے جن اشیاء کا محصول معاف ہے وہ یہ ہین۔

۱ - سکہ جاریہ سرکار عالی و انگریزی۔ ۲ - زیورات جو جسم پر ہوں ۳ - ظروف مستعملہ۔

۶ - شہریور م ۲۵؍ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ ۱۳۱۰ف آمدنی مسافرین و بیوپاریان ممالک غیر سے سرحد پر محصول کروڑگیری کی رقم بصورت موجود نہ ہونے سکہ حالی کے سکہ صورتی مین وصول ہونیکا حکم ہوا۔

۲۷؍ خورداد ۱۳۱۳ف حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲؍ محرم ۱۳۲۲ھ عہدہ داران کروڑگیری کے تقررات کی سکیم حسب ذیل قرار پائی۔

۱	کمشنر۔	۱۵۰۰	۳	ڈپٹی۔	۱۰۰۰
۲	اسسٹنٹ کمشنر۔	۱۲۰۰	۴	”	۸۰۰

اور عہدہ کمشنری پر محمد امجد علیخان صاحب۔ اور ڈپٹی کمشنری اول پر حفیظ الدین صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا۔

تعلقداران - کمشنران کروڑگیری

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	دارا ب جی[۵۱]	غرہ مہر ۱۲۸۵ف	۱۷؍ آذر ۱۳۰۴ف	۳	پیستن جی	۱۷؍ اردی بہشت ۱۳۱۰ف	۱۷؍ اردی بہشت ۱۳۱۲ف
۲	عماد نواز جنگ	۱۳۰۵ف	۱۳۱۰ف	۴	نواب امجد علیخان منظم جنگ[۵۲]	۱۷؍ اردی بہشت ۱۳۱۳ف	۰

[۵۱] بعد چند روز تک پیستن جی کمشنری کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔
[۵۲] حسب فرمان اعلیحضرت ۱۴؍ شہر شوال ۱۳۲۳ھ مستقل کمشنر ہوئے۔

تختہ اخراجات علاقہ کرورگیری بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
(الف) دفتر کمشنری -		صادر بموجب تقرر -	[illegible]	الونس -	[illegible]
کمشنر - ۱	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
اسسٹنٹ کمشنر - ۱۰	[illegible]	(ب) میزان ڈپٹی -	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
اہلکاران - ۴۳	[illegible]	کمشنران - ۴۲		ابواب مختصہ -	[illegible]
چپراسیان وغیرہ - ۳۸	[illegible]	میزان (الف) و (ب)	[illegible]	میزان (۲) محصولخانجات اضلاع ۴۴۲۷	[illegible]
الونس -	[illegible]	کمشنران و ڈپٹی کمشنران ۱۱۶		محصولخانات چھاونیات -	
صادر بموجب تقرر -	[illegible]	(۲) محصولخانجات اضلاع		مہتمم - ۱	[illegible]
ابواب مشترکہ -	[illegible]	مہتممان - ۸	[illegible]	امین - ۱	[illegible]
ابواب مختصہ -	[illegible]	امینان - ۳۵	[illegible]	داروغان - ۲	[illegible]
میزان (الف) دفتر	[illegible]	صدر داروغان - ۹	[illegible]	اہلکاران و جوانان - ۲۳۰	[illegible]
کمشنری - ۴۷		داروغان - ۴۵	[illegible]	الونس -	[illegible]
(ب) ڈپٹی کمشنران -		اہلکاران دفاتر مہتممان و جوانان ۲۶۳	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
ڈپٹی کمشنر درجہ اول - ۱	[illegible]	اہلکاران امینان و جوانان ۴۷۸	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
ڈپٹی کمشنر درجہ دوم - ۱	[illegible]	اہلکاران صدر داروغان	[illegible]	ابواب مختصہ -	[illegible]
اہلکاران - ۲۴	[illegible]	و جوانان - ۴۴		میزان چھاونیات ۲۳۴	[illegible]
چپراسیان - ۱۶	[illegible]	داروغان - ۸۲	[illegible]	صدر میزان کرورگیری	[illegible]
الونس -	[illegible]	اہلکاران چوکیات و ناکہ جات و جوانان الیضاً ۴۷۴۳	[illegible]	۴۷۷۶	

کورٹ آف وارڈس

فصل ۳ — مالگزاری

۲۰ ذی حجہ ۱۳۰۱ھ کو محکمہ نیابتی مقرر ہوا۔ اور اس کام کا تعلق ابتداً دستور رتن جی صاحب معتمد صدر المہام مالگزاری سے کیا گیا تھا مگر اس سررشتہ کی کارروائی کا آغاز کامل طور پر نہیں ہوا لہذا اسکے بعد ماتحتی ہوم آفس اس سررشتہ کے کام کے لیے ایک مہتمم کا تقرر بھی ہوا تھا تاہم زیادہ تر انتظام کے ساتھ کارروائی نہیں ہوتی تھی۔ ۲۷ ذیحجہ ۱۳۰۱ھ کو مولوی محمود علی صاحب سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس مقرر ہوئی اور اسوقت سے کورٹ کے صیغہ کا انتظام نمایاں طور پر ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ ماتحت ہوم آفس تھا۔ بعدہ معتمد مالگزاری کے ماتحت ہوا۔ ۱۳۰۲ف میں چندے کورٹ کا صیغہ زیر نگرانی نواب سرور جنگ بہادر رہا اسکے بعد حسب حکم مصدرہ ۶ تیر ۱۳۰۲ف خاص فخر الملک بہادر معین المہام عدالت و امور عامہ کے تفویض ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ کل کاغذات نواب ممدوح کے ملاحظہ میں پیش کر کے حکم جاری کرتے تھے یعنے اُس زمانہ سے سررشتہ کے کاغذات مدار المہام کے ملاحظہ میں پیش نہیں ہوتے تھے۔ بعدہٗ حکم ہوا کہ جبکہ کل نظم و نسق ریاست اور محکمہ جات متعلقہ جات مدار المہام کی ماتحت ہیں یہ سررشتہ بھی رہے۔ ۱۵ فروردی ۱۳۰۶ف میں دفتر سپرنٹنڈنٹی شکست کر کے دفتر معتمدی عدالت کوتوالی امور عامہ میں ضم کیا گیا۔ اسکے بعد ۱۳۱۱ف میں حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۰ شعبان ۱۳۱۹ھ (جریدہ مورخہ ۱۹ ا دی ۱۳۱۱ف) معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ سے علحدہ ہوکر معتمد مال میں ضم کیا گیا جو اب تک ہے۔

۶ تیر ۱۳۰۲ف کو کورٹ آف وارڈز کا صیغہ قایم ہوا۔

تختہ اسماء سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس

نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی
مولوی محمود علی صاحب	یکم آذر ۱۳۰۰ف	۱۴ ادی ۱۳۰۳ف	رائی بالمکند صاحب	۸ آبان ۱۳۰۶ف	۱۳ امرداد ۱۳۱۰ف	گوبند نانک صاحب	۲۰ شہریور ۱۳۱۵ف	۷ خورداد ۱۳۱۷ف
مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۵ ادی ۱۳۰۳ف	۵ فروردی ۱۳۰۶ف	مولوی صفی الدین صاحب	۱۴ امرداد ۱۳۱۰ف	۲۱ دی ۱۳۱۱ف	سید اعجاز حسین صاحب	۸ خورداد ۱۳۱۷ف	موجود
مولوی عزیز مرزا صاحب	۶ فروردی ۱۳۰۶ف	۸ آبان ۱۳۰۶ف	راجہ اندر کرن بہادر	۱۰ اتیر ۱۳۱۳ف	۹ شہریور ۱۳۱۵ف			

فصل ۴

سررشتہ انعام

سالار جنگ اول مدار المہام۔

نواب سر سالار جنگ اول مدار المہام کے زمانہ سے پیشتر انعام کا کوئی محکمہ نہیں تھا۔

مرحوم کو خیال ہوا کہ اس امر کے دریافت ہونی چاہیئے کہ معاشداروں کی مقبوضہ معاش جائز ہے یا غاصبانہ لہذا سنہ ۱۲۷۰ف سے معاشہائے عطیہ سلطانی کی دریافت آغاز ہوئی اور اسکے متعلق کل کارروائی سررشتہ مال کے تفویض کی گئی اور کوئی خاص محکمہ اسکے لیئے علیحدہ قایم نہین کیا گیا۔ لیکن اس سررشتہ کا کام اسقدر بڑھ گیا کہ اس کے لیئے علیحدہ محکمہ قایم کرنا پڑا۔ چنانچہ سنہ ۱۲۸۵ف مین ایک خاص محکمہ زیر نگرانی محکمہ مہتمم دریافت انعامات قایم ہوا۔ اور مسٹر چارلس مہتمم مقرر ہوئے۔ یہہ محکمہ ۹ اردی بہشت ۱۲۸۵ف سے ۱۵ اسفندار سنہ ۱۲۹۱ف تک قایم رہا۔ محکمہ مذکور صدر المہام مالگزاری کے تحت مین تھا ہر ایک ضلع مین کچہہ مختصر عملہ کارروائی انعام کے لیئے مقرر تھا۔ تعلقداران اضلاع معاشہائے موقوعہ اضلاع کی دریافت کر کے تختہ جات معاش اپنی رائے کے ساتھہ۔ بہ توسط صدر تعلقداران محکمہ مہتمم انعام مین روانہ کرتے تھے۔ اور محکمہ مذکور سے بعد تنقیح و تکمیل جملہ امور و اظہار رائے۔ بہ توسط صدر المہام مال سرکار مین پیش ہو کر بعد منظوری سرکار انعامی فیصلون کے منتخبات محکمہ مہتمم انعام سے جاری ہوا کرتے تھے۔

تعلقداران اضلاع جن کے دفاتر مین انعامی مقدمات کی ابتدائی دریافت ہوا کرتی۔ اور نیز صدر تعلقدارون سے لیکر صدر المہام مال تک کہ جن کے توسط سے سرکار مین فیصلہ جات انعام بغرض منظوری پیش ہوتے تھے۔ کوئی اقتدارات حاصل نہ تھے اور چھوٹے چھوٹے معاشون کی بحالی بھی بحصول منظوری سرکار ہوا کرتی تھی۔ اسوجہ سے نہ صرف مدار المہام اوپر کام کا زیادہ بار پڑ گیا تھا۔ بلکہ ختم دریافت مقدمات انعام کے لیئے بھی زیادہ مدت کی ضرورت تھی اسلیئے سالار جنگ اول نے ایک مجلس موسوم دریافت انعامات قایم فرمائے جسکا آغاز غرہ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو ہوا جسمین مسٹر چارلس رکن اول اور مولوی سید زین العابدین رکن دوم اور سید اسد اللہ (عرف میر نواب) رکن سوم مقرر ہوئے اور مجلس کو بحیثیت منفردہ و مشترکہ مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ یہہ مجلس ۱۶ اسفندار ۱۲۹۱ف سے ۳۱ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۴ف تک قایم رہی جو پہلے صدر المہام مال اور بعدہ مجلس مالگزاری اور بعد برخاست مجلس مالگزاری معتمد مال کے

ماتحت رہی اور فیصلہ جات اقتداری مجلس کے منتخبات مجلس سے اور نیز غیر اقتداری مجلس کے بحصول منظوری سرکار مجلس مذکور ہی سے جاری ہوا کرتے تھے۔

عہد سالار جنگ ثانی مدار المہام۔

عماد السلطنۃ کے زمانہ مین مجلس انعام برخاست ہو کر سنہ ۱۲۹۵ف مین کمشنری انعام کا محکمہ قایم ہوا۔ اور مسٹر ڈملاپ اسپیشل کمشنر مقرر ہوئے اُن کی ماتحتی مین مولوی سید سراج الحسن صاحب اور رائے مرلیدہر صاحب اور روشنو نپڈت ڈپٹی کمشنران مقرر ہوئے۔ اسکے بعد دریافت انعام کا کام جلد انجام پانے کی غرض سے سنہ ۱۲۹۶ف مین بمقام بلدہ محکمہ کمشنر انعام اور ہر ایک صوبہ کے لیے ایک ایک ڈپٹی کمشنر انعام کا تقرر اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنرون کو حسب مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ جملہ مقدمات انعام مین نواب منیر الملک مرحوم معین المہام وقت اقتدارات مدار المہامی اور کمشنر انعام اقتدارات معین المہامی کا استعمال فرماتے تھے۔ ڈپٹی کمشنران مقدمات اقتداری کے منتخبات با اقتدار خود اور مقدمات غیر اقتداری کے منتخبات بحصول منظوری مجاز ڈپٹی کمشنری ہی سے جاری کیا کرتے تھے۔

عہد نواب سر آسمانجاہ مدار المہام۔

آسمانجاہی وزارت مین محکمہ جات انعام مین کوئی رد و بدل نہین ہوا۔ سنہ ۱۲۹۷ف مین ایک گشتی نشان نمبر ۲۰ جاری ہوئی جس سے انعامدارون کو بہت فائدہ ہوا یعنی گشتی مذکور کے ذریعہ سے حکم دیا گیا تھا کہ جو اراضیات انعام بوجہ نہ ہونے سند کے خالصہ ہوگئے ہین اُن پر نظر ثانی کی جاوے۔ اور مدت قبضہ اور بہگوٹہ کے لحاظ سے اُن کی بحالی کی جاوے۔ اس حکم سے کام بڑہ گیا۔

عہد نواب سر وقار الامرا مدار المہام۔

جو شرایط کہ گشتی نشان (۲۰) بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف مین درج تھی اونپر عہدہ داران انعام نے زیادہ توجہ نہین فرمائی اور کارروائی نظر ثانی مین اسقدر اراضیات انعام بحال ہوئے جس سے سرکار کو بہت نقصان ہونے لگا۔ لہذا گشتی نشان نمبر ۶۴ بابتہ سنہ ۱۳۰۴ف کے ذریعہ سے گشتی نشان نمبر ۲۰ بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف کی ترمیم ہوئی۔ اور جو اقتدارات معین المہامی کمشنر انعام کو دئے گئے تھے بوجہ قیام مجلس مالگزاری واپس لیے گئے۔

صوبہ ورنگل و صوبہ اورنگ آباد کے مقدمات دریافت انعام کا کام باقی رہنے کے باعث سنہ ۱۳۰۵ف مین

ان ہر دو صوبون کے محکمہ جات ڈپٹی کمشنری تخفیف کیے گئے اور عملہ ڈپٹی کمشنری تعلقداران اضلاع صوبہ جات مذکور کے دفاتر مین متعین کر کے اول تعلقداران اضلاع مذکور کو اقتدارات ڈپٹی کمشنری عطا کیے گئے۔ علی ہذا ۱۳ فصلی مین ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ گلبرگہ کا دفتر بھی تخفیف ہوا۔ حسب مرقوم الصدر انتظام ہوا۔ ڈپٹی کمشنرون کے دفتر سے منتخبات جاری کرنیکا طریقہ موقوف ہوا اور محکمہ کمشنری انعام سے کل منتخبات جاری ہونے لگے۔

۱۶ مہر ۱۳۰۵ فصلی کو ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ بیدر کا مستقر اسٹیشن لنگم پلی سے بلدہ کو منتقل ہوا۔

محکمہ کمشنر انعام دفتر ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر ۲۰ مہر ۱۳۱۲ فصلی کو تخفیف کردئے گئے۔ کمشنر انعام کا دفتر فیصل طلب دفاتر صوبہ داریون مین اور ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر کا دفتر دفاتر تعلقداران اضلاع صوبہ مذکور مین عملہ انعام کے ساتھ منتقل ہوا۔ اول تعلقداران اضلاع کو ڈپٹی کمشنری کے اور صوبہ دارون کو کمشنری کے اقتدارات دئے گئے۔

رجسٹر فیصلہ جات انعام و اجرائے منتخبات فیصلہ جات انعام کا عملہ دفتر معتمد مالگزاری مین رکھا گیا اور فیصلہ جات انعام کے منتخبات خواہ اقتداری ڈپٹی کمشنران ہون یا کمشنران اب دفتر معتمدی مال سے جاری ہوا کرتے ہین اور بضمن کارروائی اجرائے منتخبات فیصلہ جات تحت کی دفتر معتمدی مال مین جانچ پڑتال بھی ہوتی ہے۔

جاگیردارون کی وراثت کے تختہ جات جو پہلے رشتہ معتمدی مال سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔ اب معتمدی مال سے دفتر فینانس پر روانہ ہوتے ہین اور وہان سے سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہوا کرتے ہین۔ اور نقدی معاش یومیہ اور معمول وغیرہ کی وراثت کا تعلق دفتر معتمدی مال اور صوبہ دارون سے علیحدہ کر کے صدر مجلس اور فینانس سے متعلق کیا گیا۔ تعلقداران اضلاع اور صوبہ دارون کو منظوری وراثت کے متعلق پہلے کچھ اقتدارات نہ تھے اب کچھ اقتدارات دئے گئے ہین۔

تختہ عہدہ داران انعام

السلطنت بہادر عہد مہاراجہ مدار المہام

نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت	نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴
محکمہ مہتمم دریافت انعام۔		۲۔ رائے مرلیدھر صاحب۔	
مسٹر چارلس مہتمم۔	یکم خورداد ۱۲۸۵ف کو تقرر ہوا	۳۔ وشنو پنڈٹ۔	۲۳ اردی بہشت ۱۲۹۵ف کو تقرر ہوا
مجلس دریافت انعام۔		کمشنر۔	
۱۔ مسٹر چارلس۔ رکن اول	نمبر ۱ سے ۳ تک یہ لوگ	۱۔ رفعت یار جنگ۔	۲۵ خورداد ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۲۔ مولوی سید زین العابدین رکن دوم	بھی مجلس انعام میں یکے بعد	۲۔ اقبال یار جنگ۔	۲۱ بہمن ۱۳۰۳ف کو تقرر ہوا
۳۔ مولوی سید اسد اللہ صاحب رکن سوم	دیگرے ارکان ہوئے ہیں	ڈپٹی کمشنر صوبہ۔	
۴۔ مولوی بدر الدین صاحب		مسٹر جارج نندی اورنگ آباد	
۵۔ مولوی منصور علی صاحب		عنایت الرحمن صاحب ورنگل۔	
۶۔ مولوی حسن رضا صاحب۔		دین شاہ جی صاحب بیدر	۱۴ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۷۔ مولوی احمد حسین رفعت یار جنگ		ملا عبد المقیوم صاحب۔ گلبرگہ۔	۱۳ بہمن ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۱۔ اسپیشل کمشنر۔		پیستن جی صاحب بیدر	دین شاہ کے بعد مقرر ہوئے
مسٹر اے جی ڈنلاپ اسپیشل کمشنر		مولوی بشیر الدین احمد صاحب۔ بیدر	پیستن جی کے بعد مقرر ہوئے
ڈپٹی کمشنر۔		مولوی غلام علی صاحب قریشی۔ ؍؍	مولوی بشیر الدین احمد صاحب
۱۔ مولوی سراج الحسن امیر یار جنگ			کے بعد ہوئے۔

اخراجات حقیقی انعوازنہ بابتہ ۱۳۱۵ف

نام الابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام الابواب معہ تعداد اسمار	رقم
اہلکاران انعام ماموروزناتر اضلاع وصوبہ داری ۳۷	[illegible] سالانہ	بہتہ ماموروہ اضلاع۔	[illegible]
مددخرچ گرانی غلہ۔	[illegible]	جملہ میزان سالانہ۔	[illegible]

فصل ۵

پیمائش و بندوبست

سالار جنگ اول کے زمانہ سے پہلے انتظام مالگذاری و نوعیت حقوق اراضی جیسی کچھہ تھی وہ سرکار کی کے
نظم و نسق سالانہ و رپورٹ ہائے مرتبہ عہدہ داران متعلقہ سے ظاہر ہے۔ مرحوم نے جو انتظامات کہ
بتدریج اپنی عہدہ مدار المہامی مین کیے تھے اُن مین سے بھی یہہ ایک بڑا اہتم بالشان انتظام تھا۔
جس سے تحصیل مالگذاری کے متعلق رعایا اور سرکار کے درمیان ایک ایسا بندوبست ہوگیا کہ تشخیص
مالگذاری اور جمعبندی سالانہ کی وہ تمام دقتین رفع ہوگئین جو زمانہ سابق مین نظام جمعبندی کو اور
نیز کاشتکارون کو سالانہ اراضی کے لگان مین اضافہ وغیرہ ہونے سے ہوتی رہی تھین۔

پہلے پہل اس کام کا آغاز ۱۲۹۴ھ/۱۲۸۶ف مین ہوا اور ملک سرکار عالی مین تعلقہ پیٹھن ضلع اورنگ آباد پہلا
تعلقہ ہے جس مین بندوبست کی جمعبندی ہوئی اور یہہ کام مسٹر فریڈونجی صاحب (حال پرائیوٹ سکرٹری
سرکار عالی) کے ہاتھون انجام پایا۔ جو اس زمانہ مین مہتمم بندوبست اورنگ آباد تھے اور نیز ممالک محروسہ
سرکار عالی مین اس کام کا آغاز مولوی سید مہدی علی خان محسن الملک کے نیک ارادون اور عمدہ کوششون سے
ہوا۔ اور ابتدائی زمانہ مین نواب ممدوح ہی ناظم بندوبست مقرر ہوئے اور آپ نے اسوقت تک اس
خدمت کو پوری ذمہ داری سے علاوہ خدمت معتمدی مال کے انجام دیا۔ جب تک کہ جنرل گلاسفرڈ بلدہ
حیدرآباد مین نہین آئے تھے۔ گلاسفرڈ صاحب کے آنے کے بعد وہ ۲۰ شوال ۱۲۹۹ھ کو ناظم بندوبست
مقرر ہوئے۔ اور نواب محسن الملک اس کام سے سبکدوش ہوئے تاہم بحیثیت معتمدی مال فن نظامت
بندوبست آپ ہی کے تحت مین رہا۔ مسٹر گلاسفرڈ کی بعد نظامت بندوبست پر نواب فریدون جنگ بہادر کا
تقرر ہوا اور جب آپ پرائیوٹ سکرٹری ہوئے تو بندوبست کے کام پر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو
نواب عماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب مقرر ہوئے۔ اور چند دنون کے بعد مسٹر ڈنلاپ کو چارج دیا
جب مسٹر ڈنلاپ رکن اول مجلس مال ہوئے تو نظامت مذکور کا جائزہ مولوی سید علی حسن صاحب
تعلقدار محبوب نگر نے ۱۴ شوال ۱۳۱۲ھ کو لیا۔ مولوی صاحب موصوف معتمدی فینانس کا کام انجام دیتے تھے
اسوجہ سے مسٹر بزرجی تعلقدار اندور نظامت بندوبست کا کام انجام دیتے رہے۔ بعد ازان

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ کو سید علی حسن صاحب معتمدی فینانس سے نظامت بندوبست پر واپس ہوئے اور رجب آپ کو وظیفہ ہوا تو محکمہ نظامت بندوبست تخفیف ہوا۔ اور ۱۰ امرداد ۱۳۱۱ف کو دفتر مالگزاری میں ضم ہوگیا۔

حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۷ شوال ۱۳۲۳ھ قواعد بندوبست اضلاع ورنگل کریم نگر۔ نلگنڈہ محبوب نگر۔ پیشگاہ خسروی سے منظور ہوکر تاریخ مذکور سے نفاذ پذیر ہوئے۔

تختہ اخراجات پیمائش و بندوبست بابتہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
الف۔ انبار خانہ۔		مددگاران درجہ اول ۲	[illegible]	چپراسیان وغیرہ۔ ۲۸	[illegible]
منیجر۔ ۱	[illegible]	مددگار درجہ دوم۔ ۱۳	[illegible]	الونس۔	[illegible]
عملہ انبار خانہ۔ ۶	[illegible]	مددگار درجہ سوم۔ ۱۴	[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
نقشہ نویسان۔ ۲۷	[illegible]	نائب مددگار درجہ اول۔ ۱	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
دار الطبع۔ ۲۰	[illegible]	״ ״ دوم۔ ۳	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
الونس۔	[illegible]	״ ״ سوم۔ ۲۰	[illegible]	میزان پیمائش اضلاع۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	״ ״ چہارم۔ ۲	[illegible]	بابتہ تجویز معاوضہ اراضی و آمد ریلوے۔	[illegible]
میزان۔ الف ۶۴	[illegible]	صدر دفتر دوامی۔ ۳۶	[illegible]		
ب پیمائش اضلاع		صدر دفتر ہنگامی۔ ۵۵	[illegible]	صدر میزان پیمائش و	[illegible]
مہتمان۔ ۲	[illegible]	ایضاً پیمائش و پٹہ بندی۔	[illegible]	بندوبست۔ ۲۰۴	۰

جنگلات

فصل ۶

ممالک محروسۂ سرکار عالی مین تقریباً چوبینہ کے اقسام یہہ ہین - صندل - ساگوان شیشم - آبنوس ساہین - ایپا دھودہ - نلامدی - بیجا - سال - ٹاگونم - سوہی - دماوڑا - یاترین کرشنا - گہیر بھنڈرا موکاب - اور جنگلی وغیرہ - یہہ کل اقسام چوبینہ چہہ قسمتون مین منقسم ہین یعنی ورنگل - اندور - نرمل - محبوب نگر - اورنگ آباد - گلبرگہ - اور کل رقبہ جنگلات تقریباً ۱۸۰۰۰ مربع میل ہی - اور یہہ تین حلقون مین منقسم ہی محصورہ - ۱۵۸۴۴ مربع میل محفوظہ - ۸۰۴۴ مربع میل - غیر محفوظہ ۸۳۸ مربع میل محفوظہ و محصورہ جنگلون کا چوبینہ سررشتہ جنگلات کے تحت مین ہی -

سنہ ۱۲۷۶ف مین محکمہ جنگلات قائم ہوا - جو ایک ناظم کے تحت مین ہی - اور اسامات کا انتظام مددگارون کے تفویض ہی - اس صیغہ کا انتظام سنہ ۱۸۹۹ء کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہی - خریدارون کو چوبینہ قیمت مقررہ پر دیا جاتا ہی - اور کاشتکارون کو تعمیر و سامان زراعتی کی تیاری کے لیے مفت ملتا ہی -

تعلق

سررشتہ جنگلات پہلے معتمدی مال کے تحت مین تھا لیکن ہوم آفس قایم ہونیکے بعد اسکا تعلق اُس سے کر دیا گیا - یہہ تعلق تھوڑے ہی زمانہ تک رہا - اور پھر مالگزاری سے متعلق ہو گیا -

پہلے افسر اعلی محکمہ جنگلات کے عہدہ کا نام صدر مہتمم چوبینہ تھا - ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو ناظم چوبینہ (کنسرویٹو) تجویز ہوا - اور ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ھ سے ناظم جنگلات قرار پایا صیغہ فارسٹ کی تعلیم کے لیے طالب علمون کو دیرہ دون بھیجنے کی تجویز مسٹر بیاٹمن ٹائین ناظم جنگلات کے زمانہ مین ہوئی - اور اُسوقت سے اسوقت تک بہت سے اشخاص تعلیم پاکر آئے - جو اسوقت عہدہ ہائے مددگاری و نائب مددگاری پر مامور ہین - اور خاص بلدۂ حیدر آباد مین بھی ۱۳۱۳ف مین مدرسہ قایم کیا گیا تھا - لیکن صرف ایک سال قایم رہا - اور ۱۳۱۴ف مین برخاست ہوا - ذیل مین ناظمون کا تختہ اور اخراجات درج کیے جاتے ہین -

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱- بہرامجی مانک جی صاحب	.	۲- مسٹر بالمور	.

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱	۲	۳	۴
۳- مسٹر کیپٹن ٹوائبس		۵- مسٹر لیسکو۔	۲- امرداد ۱۳۰۳ف کو آپ نے جائزہ لیا۔
۴- مسٹر بیالن ٹائین	۹ شہریور ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا برائے مستعاراً آئے تھے	۶- مسٹر سہراب جی۔	۲۲ آذر ۱۳۱۴ف کو تقرر ہوا۔

تختۂ اخراجات محکمۂ جنگلات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسما	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر ناظم جنگلات		مددگاران۔ ۸	[illegible]	اضلاع ابتدائی۔ ۲۱	[illegible]
ناظم۔ ۱	[illegible]	نائب مددگاران۔ ۵	[illegible]	صحراداران۔ ۴۵	[illegible]
پرسنل اسسٹنٹ ۱	[illegible]	انسپکٹر۔ ۱	[illegible]	اہلکاران وغیرہ۔ ۹۵	[illegible]
اہلکاران۔ ۱۷	[illegible]	اہلکاران وغیرہ۔ ۴۰	[illegible]	جوانان وغیرہ۔ ۲۲۵	[illegible]
چپراسیان۔ ۱۵	[illegible]	چپراسیان۔ ۶۷	[illegible]	الونس۔	[illegible]
الونس۔	[illegible]	الونس۔	[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
ابواب مشترکہ۔	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
ابواب مختصہ۔	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]	میزان اضلاع۔ ۶۹۲	[illegible]
میزان ناظم جنگلات اسامات۔ ۳۴	[illegible]	میزان اسامات۔ ۱۲۱	[illegible]	متفرق۔	[illegible]
				صدر میزان۔ ۸۴۷	[illegible]

آبکاری

پہلے آبکاری کے محکمہ کو بازیت کی کچہری کہتے تھے اور کاغذات و مہر وغیرہ میں بھی یہی نام لکھا جاتا تھا

فصل ب

لیکن جب اسکا انتظام ہوا ہو تو نام بھی تبدیل کر کے محکمہ آبکاری رکھا گیا - اسوقت سے اسوقت تک
اسی نام سے موسوم ہی - اس میں جملہ مسکرات شامل ہین -

سلخ جمادی الثانی م ۳۰ خورداد ۱۲۹۲ فصلی ۱۳۰۱ھ کو مسٹر پسیر و خدمت اول تعلقداری سے بدعت آبکاری بلدہ
مقرر ہوئے - ۵ شعبان م ۲۲ خورداد ۱۲۹۶ فصلی ۱۳۰۴ھ کو عماد نواز جنگ کا تقرر کمشنری آبکاری و افیون بلدہ
و اضلاع پر ہوا - اور تنخواہ بشمول الونس الـ ۱۲۵۰ مقرر ہوئی -

۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو حکم ہوا کہ فروشندگان شراب و اشیاء مسکرات یورپین سولجروں اور انکے
یوریشین یا یورپین از دواج کے ہاتھ ہرگز فروخت نہ کیا کریں - ۲۹ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ کو دفتر مہتممی آبکاری
قایم ہوا - اور مہتممی پر میر ناصر علی صاحب کا تقرر ہوا -

۲۹ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ کو معاملہ آبکاری بلدہ و سکندرآباد و بلوارم کا ٹھیکہ دیا گیا حسب فرمان اعلیحضرت
(مصدرہ (جریدہ اعلامیہ ۲۰ امرداد ۱۳۱۵ فصلی ۱۳۲۴ھ جلد ۳ صفحہ ۵۵) جملہ جاگیرات مقطعہ جات و پائیگاہ و
سمستان وغیرہ کی آبکاری علاقہ دیوانی میں شامل کی گئی اور علاقہ جات مذکور کو نقد معاوضہ دینا منظور ہوا
اسکی تحقیقات کے لیے بماتحتی مالگذاری دو سال کے لیے تین ارکان - ۱ - واسلیورا صاحب بی - اے
سینیر مددگار مال - ۲ - مولوی سید احمد صاحب مددگار محاسب سرکار عالی - ۳ - مولوی میر ہدایت علی صاحب
ڈپٹی کمشنر کروڑگیری کا تقرر منظور ہوا -

نقشہ اخراجات آبکاری بابتہ ۱۳۱۵ فصلی

نام الابواب معہ تعداد اسامی	تعداد رقم	نام الابواب معہ تعداد اسامی	تعداد رقم	نام الابواب معہ تعداد اسامی	تعداد رقم
بلدہ		چوکیداران و جوانان	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
۱ تعلقدار	اسمہ	وغیرہ ۱۸۹		ابواب مختص	[illegible]
۱ انسپکٹر	[illegible]	الونس	[illegible]	میزان بلدہ ۲۲۸	[illegible]
۳۷ اہلکاران وغیرہ	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	سکندرآباد	

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
انسپکٹر ۱	[illegible]	میزان سکندرآباد ۱۵	[illegible]	الونس	[illegible]
کارکنان ۲	[illegible]			صادر بموجب تقرر	[illegible]
جوانان ۱۲	[illegible]	بلوارم		کرایہ مکان	[illegible]
الونس	[illegible]	انسپکٹر ۱	[illegible]	میزان بلوارم ۸	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	محرر ۱	[illegible]	جملہ میزان ۲۵۱	[illegible]
کرایہ مکان	[illegible]	چپراسیان ۶	[illegible]		

افیون

فصل ۹

ملک سرکار عالی مین افیون کی پیداوار کثرت سے تھی خصوصاً بعض تعلقات جیسے سلیوٹرہ و بہوکر مین اور علاقہ بالگاؤ مین جیگم پیٹ اور بہمنا باد جو حال مین داخل صرف خاص ہوا ہی خشخاش کی کاشت خوب ہوتی تھی اور افیون بھی بہت تیار ہوتی تھی حسب تحریک صاحبہ عالیشان بہادر ۲۷ شوال سنہ ۱۲۹۷ کو دفتر مالگذاری سے ایک مجریہ سرکار عالی مین دستور العمل موقوفی زراعت و تیاری افیون جاری کیا گیا جسکی روسے کاشت افیون کی سخت ممانعت کی گئی۔ اسوقت سے مالوہ۔ اندور سے۔ افیون ملک سرکار عالی مین درآمد کی جاتی ہی۔ اور منجانب سرکار درآمد و فروخت افیون کا تعہد دیا جایا کرتا ہی۔ اس مد سے آمدنی کی رقم تختہ مداخل و مخارج سے واضح ہوگی۔

یکم آذر سنہ ۱۳۰۱ ف کو افیون کے تحصیلون کی تنقیح کا تعلق جو سابق مین کوتوالی بلدہ سے علحدہ کرکے تعلقدار آبکاری بلدہ کے تفویض کیا گیا۔

تختہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
اہلکاران ۳	[illegible]	الونس	[illegible]	ابواب متفرقہ	[illegible]
ملازمان ۳	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	صدر میزان ۶	[illegible]

باب ۵

فوج

فصل ۱

۱- دفتر معتمدی فوج سنہ ۱۲۸۲ھ میں قایم ہوا- ۲- حسب جریدہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف معتمدی فوج بیقاعدہ کا دفتر معتمدی فوج باقاعدہ میں ضم ہوا- اور سررشتہ منصب جو زیر نگرانی معتمد فوج تھا- زیر نگرانی دفتر صدر محاسبی کیا گیا- ۳- ۱۴ محرم سنہ ۱۳۰۳ھ کو دفتر باقاعدہ بیقاعدہ سے علیحدہ ہوا- اور پھر ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ کو بیقاعدہ میں ضم ہوا- اسکے بعد فوج باقاعدہ کے دفتر کا تعلق ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو پرایویٹ سکرٹری سرکار عالی سے ہوا- اسکے بعد ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو حسب سابق دفتر ملکی و وزیر افواج کے تحت میں ہوا- جو ہنوز تک ہے- ۳- سنہ ۱۲۹۹ف سے ملازمان فوج متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ دست بدست تقسیم ہونا شروع ہوئی اور جو طریقہ سرکردہ لوگ سربستہ تنخواہ اٹھاتے تھے وہ موقوف ہوا- ۴- سابق میں یہہ دستور تھا کہ فوج باقاعدہ کے تنخواہ کی رقم سررشتہ داران فوج خزانہ عامرہ سے حاصل کرتے تھے- اور فوجی گارڈ سررشتہ داروں سے رقم لیکر اپنی اپنی رجمنٹوں کو لیجاتے تھے- ماہ خورداد سنہ ۱۲۹۶ف سے یہہ طریقہ موقوف ہوا- اور اب راست خزانہ عامرہ سے (رقم) رجمنٹوں کو روانہ ہوتی ہے- ۵- حسب جریدہ ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کا تقرر پیشکاری پر ہوا- اور فوج بیقاعدہ اور باقاعدہ کا صیغہ جناب ممدوح کے تفویض ہوا[1]- ۶- سنہ ۱۳۱۲ھ میں حسب الحکم نواب وقار الامرا مرحوم (مدار المہام) حاضر گیاٹ قایم ہوا- ۷- یکم فروردی سنہ ۱۳۱۵ف سے اتنیا تربان متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ کی تقسیم خزانہ عامرہ سرکار عالی میں منتقل ہوئی- ۸- سنہ ۱۲۷۴ف میں راجہ گردھاری پرشاد عرف بنسی راجہ کی نگرانی میں بارود کا سرکاری کارخانہ قایم ہوا-

سنہ ۱۳۱۶ف میں نظم جمعیت میں تخفیف کا عمل ہوا- اور سواران و حیوانات جملہ ۱۲۰۰ کا رکھنا قرار پایا- اور تخفیف شدہ لوگ جو قابل ملازمت تھے- فوج باقاعدہ و پولیس اضلاع- اور پولیس بلدہ میں شریک کیے گئے اور معذورین کو وظیفہ دیا گیا-

---

[1] جس وقت دفتر فوج باقاعدہ پرایویٹ سکرٹری (مدار المہام) کے دفتر میں تھا- فوج باقاعدہ کی کارروائی معین المہام فوج کے ملاحظہ میں پیش نہیں ہوتی تھی- حسب جریدہ ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف مرحوم الصدر امرا افسر شاہ (مستعد جنگ) جائنٹ سکرٹری فوج مقرر ہوئے اور سررشتہ فوج کی کارروائی مدار المہام کے ملاحظہ میں بتوسط معتمد فینانس پیش ہونیکا حکم ہوا-

امپیریل سروس ٹروپس

امپیریل سروس ٹروپس سے وہ فوج مراد ہے۔ جو کسی ریاست کی جانب سے اعلیحضرت ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ ہندوستان مین بمشکل کوئی ریاست ایسی ہوگی جس مین اس نام کی فوج قایم نہو۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے سرحدی حفاظت کے لیے گورنمنٹ برطانیہ کو ساٹھ لاکھ روپیہ دینے یا فوج قایم کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس بنا پر کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج سرکار عالی کی نگرانی مین ۱۸ ذیقعدہ م ۴ جون ۱۸۹۳ء ۱۳۱۰ھ کو امپیریل سروس ٹروپس کے دو رسالے قایم کرنیکا حکم ہوا۔ ۱۴ صفر م ۱۷ اگست ۱۸۹۳ء ۱۳۱۱ھ کو فوج باقاعدہ گوشہ محل کے ۳ رسالون اور گولکنڈہ برگیڈ سے سوارون کا انتخاب ہوا۔ اور چار سو سوار کے دو رسالے قایم ہوئے۔ سرکار عالی کی فوج مین یہہ رسالے خاص طور پر ممتاز ہین۔ اکثر جنگی مصنوعی اور مردانہ کھیلون مین اپنے حریفون پر نمایان فتح حاصل کر چکے ہین۔ کرنل نواب افسر الملک بہادر ان پر خاص توجہ فرماتے ہین اور ہر طرح سے انکی درستی کا خیال ہے۔ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو حسب گشتی دفتر نظم جمعیت علاوہ نظم جمعیت سے ۸۰۰ سوار کا امپیریل سروس ٹروپس مین شریک ہونیکے لیے حکم ہوا۔ ۱۳۱۵ف کے حقیقی اخراجات اور تعداد کا موازنہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
استاف کمانڈر	افسران ۲	[illegible]	میزان ۸	[illegible]	کرایہ آئینس وغیرہ	[illegible]
	اہلکاران وغیرہ ۶	[illegible]	صادر بموجب تقرر معہ مد خرچ وگرانی غلہ	[illegible]	میزان ۸	[illegible]
فرسٹ لانسر	افسران		میزان افسران ۸۲	[illegible]	میزان ۴۴۷	[illegible]
	کمیشنڈ افسران ۶		سواران ۳۲۵	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
	نن کمیشنڈ افسران [illegible]	[illegible]	ملازمین غیر جنگی ۴۰	[illegible]		
	سب کمیشنڈ افسران [illegible]		الونس	[illegible]	میزان ۴۴۷	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
سکنڈ لانسر					
افسران -		میزان افسران - ۸۲	[illegible]	میزان ۴۴۷	[illegible]
لفٹننٹ افسران - ۶		سواران - ۳۲۵	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
سب کمیشنڈ افسران ۱۵	[illegible]	ملازمان غیر جنگی - ۴۰	[illegible]		
ونن کمیشنڈ افسران - ۶۱		الونس -	[illegible]	میزان ۴۴۷	[illegible]
صدر تخمینہ امپیریل سروس ٹروپس					
اسٹاف کمانڈر ۸	[illegible]	چابک سواران -	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
فسٹ لانسر ۴۴۷	[illegible]	گھوڑا کا نٹ الونس -	[illegible]	دیگر اخراجات اسباب باربرداری وغیرہ	[illegible]
سکنڈ لانسر ۴۴۷	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	صدر میزان - ۸۹۲	[illegible]

فوج باقاعدہ گوشہ محل

رسالہ جوشن

عام طور پر لوگ اسے شندی کا رسالہ یا دکن کیولری کہتے ہیں۔ اس رسالہ کی تاریخ یہ ہے کہ ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۵ء میں راجہ صاحب ونپرتی کی ضلعداری کے زمانہ میں ان کے پاس سے ۲۰۰ آدمی سرکاری ملازمت میں منتقل ہوے۔ اسکے بعد غدر ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۷ء میں ان سواروں میں ۵۰ سوار اور شریک کر دیے گئے۔ اور مجموعی حیثیت سے یہ سب افغانون اور ڈاکوؤن کی سرکوبی کے لیے راجہ صاحب ونپرتی کی ماتحتی میں دیے گئے۔

سنہ ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء میں یہہ سوار صاحب ضلعداری سے نکالکر گوشہ محل کی باقاعدہ فوج میں شریک کیے گئے ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء میں رسالہ جوشن کی سلحداری راجہ صاحب ونپرتی سے سرکار عالی نے خرید لی اور مکتھل سے چھاونی اٹھاکر مہاراج گنج (بازار شیدی عنبر) واقع حیدرآباد میں قایم کی ۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء تک رسالہ میں سوار بڑھتے رہے اور رفتہ رفتہ اُن کی تعداد ۲۵۰ ہوگئی۔ بعد ازان ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۱ء مین پچاس سوار بڑھاکر ان کی تعداد پورے ۳۰۰ کر دی گئی۔

ماہ ذیقعدہ م فبروری ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۲ء میں اس رسالہ کے لیے کیولری بانڈ قایم ہوا ۱۲۹۰ھ ۱۸۷۴ء میں رسالہ مذکور مکتھل سے خیریت آباد کو منتقل کیا گیا۔ اور اب تک وہین قایم ہے۔ اس عرصہ مین سوارون اور افسرون کی

بود و باش کے لیے بارکین تعمیر ہوئین - اور آفیس کے لیے عمارتین بنائی گئین - رسالہ کے اخراجات اور تعداد کی کیفیت ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ سے لیکر یہان درج کرتے ہین اسمین گھوڑون کی خریداری اور اُن کی خوراک شامل نہین ہی -

تعداد ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۳	[illegible]	بموجب تقرر -	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۶	[illegible]	عملہ و ملازمین بیانڈ - ۷۵	[illegible]	ابواب متفرقہ	[illegible]
سب کمیشنڈ افسران - ۶	[illegible]	الونس	[illegible]	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
نن کمیشنڈ افسران - ۳۴	[illegible]	میزان	[illegible]	صدر میزان رسالہ جوشن	[illegible]
میزان افسران - ۴۶	[illegible]	صادر وغیرہ -		۳۷۴	

فرسٹ لانسر

۱۲۷۸ھ ۱۸۶۲ء مین قایم ہوا - ماہ ربیع الثانی م جولائی ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ء مین راجہ صاحب ونپرتی کے سوار اس رسالہ مین شامل ہوئے - انکی تعداد ۳۰۰ تک پائی جاتی ہی - سالانہ اخراجات کا ہمین حال معلوم نہین ہوا - جب آخر ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مین امپریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ سے ۲۰۰ سوار اسکے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سوار تھرڈ لانسر مین شریک کردئے گیے - اب گویا اُسکا نام ہی نام ہی -

سکنڈ لانسر

اس رسالہ کے قیام کا حال ہمین معلوم نہین مگر اتنا پتہ چلتا ہی کہ ابتدا مین ۱۴۲۱ سوار اور ۳۴ بینڈ نواز اس مین شریک تھے بعد ازان ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء مین ان کی تعداد ۳۲۵ تک پہونچی ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء مین بیانڈ نواز رسالہ جوشن مین شامل کردئے گئے - امپریل سروس ٹروپس قایم ہونے پر اس رسالہ سے بھی ۲۰۰ سوار اس کے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سو سوار تھرڈ لانسر مین شریک کردے گئے - فرسٹ لانسر کیطرح اب اسکا بھی نام ہی نام باقی ہی -

تھرڈ لانسر

یہہ رسالہ م فروری ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء مین قایم ہوا - اس مین راجبنسر رسالہ سررشتہ دار کے سوار بھی شریک کردے گیے

سنہ ۱۳۱۰ف مین جب امپیریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اسمین سے ۲۰۰ سوار منتخب کیے گئے لیکن اس کمی کو فرسٹ اور سکنڈ لانسر کے ۲۰۰ سوار شامل کر کے پورا کیا گیا - اور گویا ۳۰۰ سوار دن کا پورا رسالہ ہوگیا - اس موقع پر اسکے نام مین کسی قسم کا تغیر و تبدیل واقع نہین ہوا - اور سابق کیطرح تہرڈ لانسر ہی قایم رہا - صفر م ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء مین بارارشاد عنبر سے اس رسالہ کی چہاونی خیریت آباد مین منتقل ہوئی - پہلے اسمین بیانڈ بھی تھا مگر اب نہین ہی حقیقی موازنہ کے رو سے اس رسالہ کی تعداد اور رسالانہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج ہین -

نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۵	[illegible]	عملہ و ملازمین - ۳۷	[illegible]	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
سب کمیشنڈ ۱۴	[illegible]	الونس	[illegible]	صدر میزان - ۳۳۶	[illegible]
نن کمیشنڈ - ۲۱	[illegible]	میزان	[illegible]		
میزان - ۴۰	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]		

اس پلٹن کے قیام کی تاریخ کا کچھ پتہ نہ چلا مگر یہہ معلوم ہوا ہے کہ پہلے اسکا چھٹا نمبر تھا - ۲۰ ؍ دے م ۲۵ ؍ نومبر ۱۳۰۴ھ ۱۸۹۴ء سے اسکا نام بدلکر فرسٹ پلٹن رکھا گیا - سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور رسالانہ اخراجات حسب ذیل ہین -

نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
افسران		سب کمیشنڈ افسران ۱۶	[illegible]	میزان ۵۵	[illegible]
کمیشنڈ افسران ۵	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۴۴	[illegible]	جوانان - ۶۰۵	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
عملہ و ملازمین ۵۴	[illegible]	باجہ نوازان ۲۳	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
الونس	[illegible]	بیانڈ الونس	.	میزان صادر	[illegible]
میزان ۶۵۹	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	صدر میزان ۷۳۶	[illegible]

سکنڈ پلٹن

ہلیٹن نہ تو اس کے قیام کا حال معلوم ہوا۔ اور نہ کچھ واقفیت ہوئی۔ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور سالانہ اخراجات یہہ ہین۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران ۵	[illegible]	ملازمین ۵۴	[illegible]	صادر وغیرہ	.
سب کمیشنڈ افسران ۱۲	[illegible]	الونس	[illegible]	بموجب تقرر	[illegible]
نن کمیشنڈ افسران ۳۴	[illegible]	میزان ۶۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
میزان ۵۵	[illegible]	باجہ نوازان ۳۷	[illegible]	میزان صادر	[illegible]
جوانان ۶۰۵	[illegible]	بیانڈ الونس	.	صدر میزان ۷۵۱	[illegible]

تھرڈ پلٹن

یہہ پلٹن فلٹری شعبان م دسمبر ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء مین قایم ہوئی۔ ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء مین سوائے یورپین افسرون کے اسکی تعداد ۷۰۰ سو تک پہونچگئی تھی۔ اسکے سالانہ حقیقی اخراجات معہ تعداد بابتہ ۱۳۱۵ف درج کیے جاتے ہین۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران ۵	[illegible]	سب کمیشنڈ افسران ۱۲	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۲۴	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
میزان ۔ ۴۵	[illegible]	میزان ۶۶۷	[illegible]	بموجب تقرر	[illegible]
جوانان ۔ ۶۰۵	[illegible]	باجہ نوازان ۳۳	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
عملہ و ملازمین ۶۲	[illegible]	بیانڈ الوانس	۔	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
الونس	[illegible]	صادر	۔	صدر میزان ۔ ۷۴۵	[illegible]

فوج [illegible] پلٹن

اسکو راجہ پلٹن بھی کہتے ہین ۔ ہمین اسکے قیام کا حال معلوم نہ ہوا ۔ مگر یہہ پتہ ملا ہی کہ اس کے باقاعدہ ہونے اور رمنبر ملنے کے پہلے ہی سے اس کے پہرہ جات پیشکار کی دیوڑہی پر قایم تھے ۔ اور اب بھی بدستور قایم ہین سنہ ۱۸۸۵ء مین گولی پورہ دروازہ کے قریب اس پلٹن کی پختہ چھاؤنی تعمیر ہوئی ۔

سالانہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف معہ تعداد درج کیے جاتے ہین ۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		جوانان ۔ ۶۰۵	[illegible]	صادر وغیرہ بموجب تقرر	[illegible]
کمیشنڈ افسران ۔ ۵	[illegible]	عملہ و ملازمین ۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
سب کمیشنڈ افسران ۔ ۱۶	[illegible]	الونس ۔	[illegible]		
نن کمیشنڈ افسران ۳۴	[illegible]	میزان ۔ ۶۶۴	[illegible]	صدر میزان ۔ ۷۵۲	[illegible]
میزان ۵۵	[illegible]	باجہ نوازان ۔ ۳۳	[illegible]		

ففتھ انفنٹری

یہہ انفنٹری سنہ ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۵ء مین قایم ہوئی ۔ اسکو کپل رجمنٹ بھی کہتے ہین ۔ اسکا تعلق سالار جنگ اسٹیٹ سے ہی فوج باقاعدہ گوشہ محل سے کوئی واسطہ نہین ۔

سکنڈ انفنٹری

سنہ ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء مین قایم ہوئی مگر کسی انتظامی ضرورت کے لحاظ سے ۲۰ [illegible] م ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء / ۱۳۰۴ ف کو توڑ دی گئی ۔

اور اسکے کار آمد جوان دوسرے پلٹنون مین شریک کیے گئے -

توپخانہ

محرم - م جولائی ۱۸۶۱ء / ۱۲۷۸ھ مین ۶ توپون کے چھکڑے - ۱۸۰ - بیل اور ۱۲ اسپاہی ایک لو رین کی ماتحتی مین دیے گئے - توپخانہ قایم ہونیکی گویا یہی ابتدا تھی - اسی سال جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ مین ۶ توپون اور ۱۱۱ - آدمیونکا اضافہ ہوا - جمادی الاول م نومبر ۱۸۶۲ء / ۱۲۷۹ھ مین راجہ صاحب ونپرتی کے علاقہ کی ۶ توپین اور ۴۰ - آدمی اور شریک کیے گئے - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۴ء / ۱۲۸۱ھ مین ۱۸ - توپین اور آئین جن مین سے ۹ بکار آمد تھین - باقی بیکار - بیکار توپین یون ہی ڈال دی گئین اور کار آمد توپون مین ہاتھی جوتے جانے لگے - اسی سنہ مین توپخانہ کا بانڈ قایم ہوا - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۵ء / ۱۲۸۲ھ مین ۱۲ - گرنال اور ۹ توپین سکندر آباد کے انگریزی توپخانہ سے آئین - اسکے بعد تمام توپون کو ترتیب دیکر ۲ بیٹریان قایم کی گئین - اور ہر بیٹری مین ۶ توپون کا ہونا لازمی قرار پایا - ربیع الاول م جولائی ۱۸۶۶ء / ۱۲۸۳ھ مین ان توپون مین گھوڑے جوتے گئے - اور فرسٹ نمبر بیٹری نام رکھا گیا - اسیطرح بیل جوتنے کی ۳ بیٹریان قایم ہوئین - لیکن چند روز کے بعد ان سب کی ایک مستقل بیٹری قایم کرکے بیلون کے بجائے گھوڑے استعمال کرنا شروع کیے - اسکا نام سیکنڈ بیٹری ہی - گھوڑون اور بیلون کی خرید اور ان کے خرچ خوراک کے علاوہ ۱۳۱۵ف کے سالانہ اخراجات اور آدمیونکی تعداد ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران					
کمیشنڈ افسران - ۸	[illegible]	ملازمین معہ بانڈ نوازان - ۲۰۶	[illegible]	ابواب مختلفہ	[illegible]
اسسٹ کمیشنڈ افسران - ۷	[illegible]	الونس	[illegible]		
نن کمیشنڈ افسران - ۱۳	[illegible]	میزان مشاہرہ - ۲۰۶	[illegible]	میزان صادر	[illegible]
میزان افسران - ۲۸	[illegible]	صادر	.	میزان اخراجات توپخانہ -	[illegible]
گولندازان - ۱۸۷	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	۴۲۱	

کمسریٹ

اسکے ابتدائی قیام کا حال معلوم نہین ہوا - اسکے ذریعہ سے رسد رسانی کا انتظام ہوتا ہی - اور باربرداری کرایے

گاڑیان ہر وقت موجود رہتی ہین ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس سال ۔۔۔ روپے خرچ ہوئے جس مین رسالہ جوش و توپخانہ کی خریدی اسپان وغیرہ کی شامل ہی ۔

میڈیکل افسر — ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء مین فوج باقاعدہ گوشہ محل کے لیے میڈیکل افسر کا تقرر ہوا ۔ اور اسپرسرجن میک کالم انسپکٹر آف دی ہاسپٹل کے عہدہ پر مقرر کیے گئے حقیقی موازنہ ۱۳۱۵ف کے رو سے ۔۔۔ خرچ دواخانہ کا ہے ۔

وردیان — شوال م فروری ۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء مین فوج باقاعدہ گوشہ محل کے تمام رسالون اور پلٹنون کو ایک وضع کی وردیان تقسیم ہوئین ۔

بندوقین — پہلے تمام پلٹنون کو پھولدار بندوقین دی گئی تھین اور انہین سے کام لیا جاتا تھا ۔ بعد ازان اوائل ماہ آذر ۱۳۱۵ف مین انگریزی فوج سے ہنری مارٹن تہرڈ ہینڈ ۔ بندوقین منگادی گئین ۔ پہلے صرف فرسٹ ۔ سیکنڈ اور تہرڈ انفنٹری کو بندوقین ملی تھین لیکن چند ماہ بعد فورتھ انفنٹری کو بھی اسی قسم کی بندوقین دی گئین ۔ اور رسالہ جوش کو بھی دی گئین ۔

متفرق امور — ۱ ۔ ۲۶ ذیحجہ م ۲۵ جون ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۲ء کو میجر راک تمام فوج باقاعدہ پر انسپکٹر جنرل کے عہدہ سے مقرر ہوئے بعد ازان ربیع الاول ۔ م ۔ اگست ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء سے اس عہدہ کا نام کمانڈر کا لقب قرار دیا گیا ۔ ۲ ۔ مسٹر نیول عہدہ کپتنی سے عہدہ میجری پر ۱۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو مقرر ہوئے ۔ ۳ ۔ ۱۷ دسمبر ۱۸۷۴ء کو کپتان ٹی ۔ ڈی جی ۔ مکارٹی کو میجری کا درجہ عطا ہوا ۔ ۴ ۔ بہ سبب انتقال کرنل نیول کمانڈر افواج باقاعدہ حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت ۱۲ صفر م ۱۴ جولائی ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء کو لفٹنٹ کرنل افسر الملک بہادر نے فوج باقاعدہ کی کمانڈری کا چارج لیا ۔

گولکنڈہ بریگیڈ

توپخانہ — یہہ توپخانہ پہلے جنسی کے نام سے موسوم تھا ۔ بعد ازان توڑکر نظم جمعیت مین شریک کیا گیا ۔ اور اسکے سررشتہ دار راجہ درگا پرشاد مقرر ہوئے ۔ ۱۷ ذیقعدہ م ۲۹ اگست ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء کو توپخانہ کرنل نواب افسر الملک بہادر کی ماتحتی مین دیا گیا ۔ اور گولکنڈہ بریگیڈ مین شامل ہوا ۔ راجہ درگا پرشاد سررشتہ دار

اور چودھری بالکشن داس علاقہ رتھ خانہ سرکار عالی کی سعی اور کوشش سے باقاعدہ آراستہ کیا گیا۔ چودھری بالکشن داس پہلے صوبہ دار تھے پھر لفٹننٹ مقرر ہوئے۔ اس توپخانہ مین ۶ توپین اور ۶۰ بیل ہین حقیقی موازنہ کی روسے سنہ ۱۳۱۵ ف کے اخراجات کا نقشہ ذیل مین درج ہے۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		گولنداز وغیرہ - ۱۳۹		خوراکی نرگاوان توپخانہ و مد متفرقہ	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۳	[illegible]	الونس	[illegible]		
نن کمیشنڈ افسران و سب لفٹننٹ افسران و جوانان	[illegible]	میزان - ۱۴۲	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
		صادر بموجب تقرر -	[illegible]	میزان توپخانہ - ۱۴۲	[illegible]

رسالہ

پہلے صاحب رزیڈنٹ بہادر سر رچرڈ میڈ کی سفارش سے کپتان قاسم علیخان رسالہ گولکنڈہ کے کمانڈر مقرر ہوئے تھے۔ جب انہون نے ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو ۶ ماہ کی رخصت لی تو رسالہ کی کمان کرنل نواب افسر الملک بہادر کے سپرد کی گئی۔ اسوقت رسالہ مین سوارونکی تعداد ۴۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ آپ نے اپنے زمانہ مین رسالہ کو باقاعدہ طور پر آراستہ کیا اور انہین کے زمانہ مین کیولری مینلہ قایم ہوا۔ چند سال کے بعد نواب عالم علیخان مرحوم (دلاور نواز جنگ) علاقہ نظم جمعیت کے ۲۰۰ سوار لیکر اس رسالہ مین شریک کردیئے گئے اور رسالہ کے سوارونکی تعداد ۶۰۰ تک پہونچ گئی۔ جب امپیریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ کے ۳۰۰ سوار اسمین شریک کردیئے گئے۔ اس رسالہ کے اخراجات کا تختہ ہم سنہ ۱۳۱۵ ف کے حقیقی موازنہ کی روسے ذیل مین درج کرتے ہین۔

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران		کمیشنڈ افسران و سب لفٹننٹ افسران ۲۳	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۴۲	[illegible]

نام الواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الواب معہ تعداد نفری	رقم
میزان افسران - ۱۷ سواران - ۲۲۹	[illegible]	ملازمین غیر جنگی و بیانڈ ۳۰ الونس -	[illegible]	صادر معہ الواب مختصہ صدر میزان - ۳۷۳	[illegible]

پلٹن

ابتدا مین مختلف نوعمرون کو علاقہ نظم جمعیت کے مختلف سررشتون سے انتخاب کیا - انکی تعداد ۸۰۰ تھی - اس جماعت کو رجمنٹ کے نام سے موسوم کیا - اور کپتان لوئیس فنگلاس کمانڈر پیدل رجمنٹ چہارم باقاعدہ اسکے افسر مقرر کیے گئے - لیکن ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو کپتان صاحب کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اسکے افسر اعلی مقرر ہوئے -

نواب صاحب کو رجمنٹ کے پورے اختیارات دئے گئے - اور انہون نے ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو نئی دروازہ مین قلعہ گولکنڈہ کے اندر اس رجمنٹ کی چھاونی ڈالی - بعد ازان علاقہ نظم جمعیت سے بہولا ناتھ کمندان سررشتہ گوبند پرشاد اور علاقہ گلاب سنگھ کمندان کی لین کے سپاہی اس رجمنٹ مین شریک کیے گئے - اور افسر مقرر ہوئے - ابتدا مین نہ تو ہتیار درست تھے اور نہ وردیان ایک وضع کی تھین اس لیے سپاہیون کو ایک وضع کی وردیان دی گئین - اور منسی راجہ کے کارخانہ کی تیار کی ہوئی بندوقین ملین - رجمنٹ مین شریک ہونے کے وقت پہلے سپاہیون کو ۷ ماہوار ملتی تھی مگر بعد کو ۸ کردئے گئے - اسکے چند روز بعد جسطرح گوشہ محل کی باقاعدہ فوج کو تنخواہ ملا کرتی تھی اسیطرح انکی تنخواہ بھی مقرر ہوئی - سنہ ۱۳۱۵ف مین اس رجمنٹ کو نہر ڈہنڈ ہنری مارٹن بندوقین دی گئین - اس رجمنٹ کے حقیقی اخراجات بابتہ موازنہ سنہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج ہین -

نام الواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران کمیشنڈ سب کمیشنڈ افسران ۲۳	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۷۷ میزان افسران - ۱۰۰	[illegible] [illegible]	جوانان - ۵۵۷ بیانڈ نوازان - ۳۷	[illegible] [illegible]

نام ابواب مع تعداد نفری	رقم	نام ابواب مع تعداد نفری	رقم	نام ابواب مع تعداد نفری	رقم
ملازمین (غیر جنگی) ۴۹۶ الونس	[illegible]	صادر بموجب تقرر و ابواب مشترکہ -	[illegible]	صدر میزان - ۵۸۰	[illegible]

۱۳- ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ روز پنجشنبہ کو فوج گولکنڈہ نواب افسر الملک کی نگرانی مین دی گئی - اور جمعیت نظام محبوب (فوج بیسرم) بھی نواب ممدوح کے ماتحت کردی گئی - مولوی محمود صاحب ناظم نظم جمعیت نے ہتیار بنانیکا کارخانہ قایم کیا تھا - اُسکو اُسی تاریخ نواب موصوف کے ماتحت کیا گیا - جو قلعہ گولکنڈہ مین موجود ہے

پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر

۲۶ شہریور م ۴ اگسٹ ۱۸۹۰ء ۱۲۹۹ف کو رسالہ حبوش جو اب پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر کے نام سے موسوم ہے - نواب سر آسمانجاہ مرحوم کے عہد وزارت مین قایم ہوا - اسکے ابتدائی حالات یون ہین کہ جمعداران علاقہ نظم جمعیت سے حبوش منتخب ہوئے، اور ضعیف سلحدارون کے گھوڑے لیکر ان کی سواری مین دئے گئے - اسوقت اس رسالہ کے سوارونکی تعداد ۸۰ اسی - اور نواب صف انگن جنگ (نواب تاڑبن) اسکے کمانڈر تھے - رسالہ کی چھاونی بھی تاڑبن ہی مین قایم ہوئی تھی لیکن جب ۲۶ آذر م ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء ۱۳۰۵ف کو صف انگن جنگ کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اس کے کمانڈر مقرر ہوئے تو انہون نے اسکی چھاونی ملک پیٹھ مین قایم کی اور پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر اسکا نام رکھا - یہہ رسالہ صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد کے بدرقہ کا کام دیتا ہے حقیقی موازنہ کی رو سے ۱۳۱۵ف مین سوارونکی تعداد ۱۱۲ - اور سالانہ خرچ [illegible] ہے -

نظام محبوب

اسکو فوج بیسرم بھی کہتے ہین - ۱۶ خورداد م ۲۷ اپریل ۱۸۷۱ء ۱۲۸۰ف کو بمقام محل تارامتی واقع قلعہ گولکنڈہ قایم ہوئی لیکن ۲ ماہ مذکور م یکم مئی کو وہان سے کیشوگری عرف چنارائی گٹہ کو منتقل کی گئی بعداران ۱۰ تیر م ۳ جون ۱۸۷۱ء ۱۲۸۰ف کو یہہ جمعیت کیشوگری سے بیسرم روانہ کی گئی اور وہان ۳۱ شہریور ۱۲۸۲ف کو اس جمعیت کے ۱۰۰۰ اجلان کردیے گئے - یکم مہر م ۱۴ اگسٹ ۱۸۷۳ء ۱۲۸۳ف کو قوالی سے افغانی جمعیت منتقل کرکے اس مین

شریک کی گئی ۱۰ آبان ۱۲۹۶ف ۔ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کو جمعیت کا ہیڈکوارٹر بیسرم کے بجائے کیشوگری مقرر ہوا اس جمعیت مین سواے عربون اور روہیلون کے اور کوئی قوم شریک نہین ۔ جب گولکنڈہ برگیڈ نواب افسرالملک بہادر کے تحت مین ہوا تو اس جمعیت کے افسر بھی وہی مقرر ہوئے سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی اخراجات کا تخمینہ موازنہ کی روسے ذیل مین درج ہے ۔

نام ابواب مع تعداد نفر		رقم	نام ابواب مع تعداد نفر		رقم	نام ابواب مع تعداد نفر		رقم
افسران سرکردہ		•	جوالداران	۴۲	[illegible]	صادر بموجب تقرر		[illegible]
عہدہ داران باتحت	۱۹	[illegible]	نایکان	۸۰	[illegible]	ابواب مشترکہ		[illegible]
میزان افسران	۱۹	[illegible]	بیوگلرس	۱۰	[illegible]	ابواب مختصہ		[illegible]
عملہ	۱۰	[illegible]	جوانان	۸۶۶	[illegible]	میزان جمعیت	۱۲۲۸	[illegible]
صوبیداران	۱۱	[illegible]	بیانڈنوازان	۲۶	[illegible]	متعلقہ شفاخانہ	۱۶	[illegible]
جمعداران	۲۱	[illegible]	زمرہ طفلان بملازمان	۱۳۳	[illegible]	صدر میزان جمعیت		[illegible]
کلر جوالداران	۱۰	[illegible]	الونس		[illegible]	نظام محبوب	۱۲۳۴	

والنٹیر

نظام والنٹیر

جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ م اپریل ۱۸۸۵ء مین نواب سالارجنگ ثانی وزیر دکن نے صاحب رزیڈنٹ مسٹر کارڈی کی معرفت گورنمنٹ ہند سے تحریک کی کہ حیدرآباد مین ماؤنٹیڈ والنٹیر قایم ہونے کی اجازت دیجاے تو سرکار عظمت مدار نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکی منظوری دی اور اسطرح ملک کی ایک معتدبہ جماعت کو فنون سپہ گری سیکھنے کا موقعہ ملا ۔ ۳ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب صاحب نے حیدرآباد کے معززین اور جمعدارون کا ایک جلسہ منعقد فرمایا ۔ اور حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ جن صاحبون کو ملک کی خدمت کرنی منظور ہو وہ اپنے ذاتی اخراجات سے والنٹیر کورس مین شریک ہون ۔ آپ کی تحریک کچھ ایسی موثر تھی کہ اس جلسہ کے اندر ۸۹ معززین نے کورس کی فہرست مین نام درج کرائے ۔ رفتہ رفتہ اسکو ترقی ہوئی اور بہت شرفا

اس میں شریک ہو گئے۔ مہر ۱۲۹۸ف میں شمرکار کی تعداد ۱۲۵ تک ہو گئی۔ پہلے اس میں "دارالتفریح" کے نام سے ایک کلب تھا۔ مگر ۱۲ شعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۲۹۵ف کو اس کلب کا نام بدل کر والنٹیر کلب رکھا لیا۔ ابتدا میں صدر محبس کے پیچھے میدان میں قواعد ہوا کرتی تھی۔ پھر چند روز کے لیے باغ عامہ میں اسکا کیمپ قایم ہوا۔ اور فتح میدان میں قواعد ہوتی رہی۔ نواب نیر الملک اور راجہ مرلی منوہر بہادر اپنی ڈیوٹی پر تشریف لایا کرتے تھے۔ مسٹر ہارون قاسم کی شاپ سے اس کورس کے تمام شمرکار کیلیے ایک ہی وردی تیار کرائی گئی۔ اور اسکی قیمت ہر شخص سے دلائی گئی۔ ۱۶ رمضان ۱۳۰۲ھ کو جب اعلیحضرت قدر قدرت حضور بندگانعالی کوہ نیلگری سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے تو والنٹیر کا رسالہ اپنی خوش وضع وردیاں پہنے ہوئے باقاعدہ اسٹیشن پر موجود تھا۔ اور اس نے اسٹیشن سے خلوت مبارک تک حضور انور کی سواری کے ساتھ بدرقہ کی ڈیوٹی ادا کی۔ بندگانعالی کو اس سے از حد مسرت ہوئی۔ اور حضور پرنور نے اپنی خوشی کا اظہار یوں فرمایا کہ ۲۵ رمضان سنہ مذکور کو فتح میدان تشریف لے گئے اور والنٹیروں کی قواعد ملاحظہ فرمائی۔ اس روز بھی اس جماعت نے سواری مبارک کی بدرقہ کی خدمت انجام دی۔ بعد ازاں نواب سالار جنگ ثانی اور نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اسکی جانب توجہ کم کردی اس لیے اس کی پہلی سی حالت نہ رہی۔

۱۲۹۸ف میں سرکار عالی کی جانب سے اس کے خرچ کے لیے للعہ سالانہ مقرر ہوئے مگر اس پر عمل درآمد نہ ہوا۔ بعد ازاں اس رقم میں ایک دم سے تخفیف کردی گئی اور للعہ مقرر ہوئی۔ یہہ رقم ۱۳۰۳ف تک خزانہ شاہی سے ملتی رہی۔ اور ۱۳۰۴ف میں اسکا ملنا موقوف ہوگیا۔ باوجود سرکاری امداد بند ہوجانے کے کورس کے ملازمین ماہواری باب بلاتنخواہ ڈہائی سال تک اپنی خدمت بجالاتے رہے اور امدادی رقم کے لیے سرکار میں بہت کوشش کرنے کے بعد ۱۴ آبان ۱۳۰۶ف کو کبنٹ کونسل میں یہہ طے پایا کہ اس کورس کے لیے للعہ روپیہ سالانہ بطور امداد سرکار سے ملا کریں۔ اسکے بموجب ابتک یہ رقم جاری ہے۔ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ کو نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر (معین المہام فوج) سرکردہ نظام والنٹیر مقرر ہوئے۔ وسط ماہ صفر ۱۳۲۶ھ میں کپتان ممتاز یار الدولہ نگران کار والنٹیر بنائے گئے۔

پہلے اسکی کپتان اسمتھ صاحب اڈجوٹینٹ تھے - جب ۲۲ شوال ۱۳۱۸ھ کو انھون نے انتقال کیا تو انکی
بجائے کپتان سمہار او صاحب اسکے کمانڈر افسر مقرر ہوئے - (آپکا بھی انتقال ہوگیا)

برٹش ملٹری

شعبان م جولائی ۱۸۹۰ء ۱۳۰۸ھ کو برٹش والنٹیر قایم ہوا - اسمین سکندرآباد و چادرگھاٹ کے باشندون کیلیے
۲ - جدا جدا کمپنیان بنائی گئین - والنٹیر کلب کئی بار قایم ہوا اور شکست ہوا - اب امپریل پوسٹ آفس کے
قریب اسکا ایک کلب موجود ہی -

معمولی فائر توپ

فائر توپ روزانہ - ۱۰ شوال م ۱۲ ڈسمبر ۱۸۷۲ء ۱۲۸۹ھ سے صبح کے ۴ بجے - ۲ پہر کے ۱۲ بجے اور شب کے ۸ بجے
۱۰ پونڈ والی توپ مین ڈیڑہ پونڈ کی تھیلی ڈالکر توپخانہ گوشہ محل کی جانب سے حوض گوشہ محل پر روزانہ
فیر ہونا شروع ہوا - بعد ازین آخر ۱۸۸۸ء ۱۳۰۵ھ سے ۸ پونڈ کی توپ مین چار پونڈ کی تھیلی ڈالکر حسب معمول -
۳ - مرتبہ گوشہ محل کے حوض پر فائر ہونا شروع ہوا - لیکن اسکی آواز زیادہ ہونے کے سوائے دھماکا بھی
زیادہ ہوتا تھا - اور اندیشہ تھا کہ گوشہ محل کے قرب وجوار کے مکانات کو صدمہ نہ پہنچے - اس لیے ۲۹ ذیحجہ
۱۳۰۴ھ م ۱۶ ستمبر ۱۸۸۷ء سے گوشہ محل کے بجائے خیریت آباد سے فیر ہونا شروع ہوا - اب بھی وہین سے فائر ہوتا ہی -

فائر توپ چاندرات

۲۰ ذیقعدہ م ۱۷ ڈسمبر ۱۸۷۶ء ۱۲۹۳ھ سے چاندرات کی علامت ظاہر ہونیکی غرض سے ۳ فیر ہونیکا آغاز ہوا -
اسکا سلسلہ ابتک جاری ہی -

فائر توپ تعزیت میلسٹمن -

۱۰ ذیحجہ ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۳ء سے عید قربان کے خطبہ کے بعد توپ کا فیر ہونا آغاز ہوا - ۱۲۹۰ھ سے عید رمضان کے روز بھی
فیر ہونا شروع ہوا - اسکا سلسلہ بھی ابتک جاری ہی -

فائر توپ وقت آغاز لنگر

۵ محرم ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء سے بہ نشانہ میجر راک سرکردہ فوج باقاعدہ لنگر نکلنے کی علامت عام طور پر ظاہر ہونے کی غرض سے
دہلی دروازہ کے قریب موسی ندی مین ایک توپ فیر ہونا شروع ہوئی - اور چند سال تک اسکا سلسلہ جاری رہا
اسکے بند ہونیکا سنہ ہمین معلوم نہین ہوا -

اعلحضرت کے اعزاز مین فیر - ۹ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء سے گوشہ محل کے توپخانہ سے عند الضرورت اعلحضرت
بندگانعالی کے اعزاز مین ۱۲ توپین سر کی جاتی ہین مگر اس سے قبل جلسی کے توپخانہ سے سلامی ہوا کرتی تھی

سلامی صاحب رزیڈنٹ - ۵ ذیقعدہ م ۴ ڈسمبر ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ھ سے توپخانہ گوشہ محل سے صاحب رزیڈنٹ کے

آمد و رفت کے موقع پر ۲۱ - توپین سر ہوتی ہین اور اسکے قبل ۱۵ ہی کے توپخانہ سے سر ہوتی تھین ۔

حویلی قدیم

فائر توپ از مقام حویلی قدیم - ابتدائے ماہ تیرم ماہ مئی ۱۸۸۴ع ۱۲۹۳ف سے صبح کے ۴ بجے دن کے ۱۲ بجے - اور شب کے ۸ بجے حویلی قدیم سے روزانہ توپین فیر ہونا شروع ہوئین - فیر کے اخراجات کی نسبت اختلاف ہی سرکار سے ماہوار ماہانہ کی منظوری تھی مگر موجودہ اخراجات کے لحاظ سے [illegible] سے [illegible] تک بارود وغیرہ مین صرف ہوتے تھے ۔

سنہ ۱۳۱۴ف سے اس فیر کے اخراجات کا تعلق علاقہ صرف خاص کے بجائے آرڈیننس گولکنڈہ سے ہو گیا ۔ پہلے توپ کے فیر کرنے کے لیے سوا سیر سے زیادہ بارود صرف ہوتی تھی لیکن اس سے دھماکا ہوتا تھا - اسوجہ حضرت بندگان عالی کے ارشاد کے بموجب تین پاؤ کی تھیلی ڈالی شروع ہوئی - اب بھی اسی پر عملدرآمد ہے -

ماہ صیام

فائر توپ ماہ صیام - ماہ رمضان مین سحر اور افطار کے موقع پر جو توپ فیر ہوتی ہے اسکی ابتدا کا سنہ معلوم نہیں ہے لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضور انور کی حکمرانی کے ۴-۵ سال کے بعد اسکا آغاز ہوا ۔

سالگرہ

۲۸ رمضان م ۲۱ جون ۱۸۸۷ع ۱۲۹۶ف کو ملکہ معظمہ قیصر ہند کی پنجاہ سالہ جشن جوبلی کا جلسہ تمام ہندوستان مین منایا گیا اس تقریب مین سکندرآباد کے پریڈ گراؤنڈ پر برٹش فوج نے سلامی دی - اور اسمین فوج باقاعدہ سرکاری بھی شریک تھی ۔

۷ ربیع الثانی م ۲۲ جنوری ۱۸۸۵ع ۱۲۹۴ف سے نواب افسر الملک بہادر کمانڈر کی سرکردگی مین لنگر حوض کے میدان مین اعلیحضرت قدر قدرت کے سالگرہ مبارک مین سلامی دینے کا طریقہ جاری ہوا - اور اسمین صرف گولکنڈہ برگیڈ اور فوج بیسرم شریک ہوتی تھی لیکن فوج باقاعدہ گوشہ محل مین سالگرہ کی سلامی کا طریقہ کس سنہ سے جاری ہوا - اسکا پتہ نہ چلا صرف اسقدر معلوم ہوا ہے کہ سالگرہ مبارک کے روز صف لنگر حوض کے میدان مین فوج باقاعدہ کی (صبح مین) سلامی ہو چکنے کے بعد نواب مدار المہام وغیرہ یہان سے فارغ ہو کر لنگر حوض گولکنڈہ برگیڈ کی سلامی ملاحظہ کرنے کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے ۔ چند سال کے بعد دونون فوجون کی سالگرہ کی جداگانہ سلامی کا طریقہ موقوف ہوا - بزمانہ کرنل فیول سرکردہ فوج باقاعدہ گوشہ محل لنگر حوض کے میدان مین دونو فوجون نے سلامی دینا شروع کی اور اسوقت تک یہی طریقہ جاری ہے ۔

متفرق امور

۱۱۔ ذیقعدہ م ۲۰ ستمبر ۱۸۸۴ء ۱۳۰۱ف سے ایوان شاہی پر فوج بیسرم کے پہرہ جات قایم ہوئے ۔

ماہ ذیحجہ م ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ف سے پلٹن صرف خاص نواب افسر الملک بہادر کے زیر نگرانی کردی گئی اور سنہ ۱۳۰۵ف مین پلٹن مذکور کی چہاونی ملک پیٹھہ مین تعمیر ہوئی ۔

۴۔ شوال م ۲۹۔ مارچ ۱۸۹۶ء ۱۳۱۳ف سے فتح میدان مین بوقت شب ملٹری ٹورنمنٹ کا آغاز ہوا ۔ اور ۵۔ روز تک شب مین فوجی کرتب ہوتے رہے ۔

۵۔ رجب سنہ ۱۳۱۹ھ ۱۳۱۱ف کو کپتان نواب عثمان یار الدولہ متعلقہ رسالہ قلعہ گولکنڈہ عہدہ اعزازی کپتان اور سب لفٹننٹ شاہ مرزا بیگ متعلقہ رسالہ فسٹ لانسرز امپیریل ٹروپس دحال اڈیکانگ مہاراجہ مدالمہام کو عہدہ اعزازی لفٹننٹ علاقہ باڈی گارڈ کے عہدہ پر سرفرازی ہوئی ۔ اور ۳۰۔ اسفندار م ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۳۱۶ف کو کپتان نواب عثمان یار الدولہ میجری کے رینک سے سرفراز فرمائے گئے ۔

۲۰۔ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ اعلیحضرت بمراحم خسروانہ افسران مندرجہ ذیل کو بتاریخ ۷۔ وے ۱۹۰۲ء ۱۳۱۲ف اپنی باڈی گارڈ کے آنریری کپتنی کا درجہ عطا فرمایا ۔ کپتان ہاشم نواز جنگ بہادر ۔ رسالہ دوم حیدر آباد امپیریل ٹروپس کپتان ممتاز یار الدولہ بہادر ۔ سرکردہ پلٹن صرف خاص آنریری کپتان گیسو دراز خان علاقہ رسالہ گولکنڈہ ۔ ۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے

(۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے عین عالم شباب مین انتقال ہوا ۔ آپ قلعہ گولکنڈہ کے قلعہ دار اور نواب افسر الملک بہادر کے داماد بھی تھے ۔)

۲۶۔ رمضان م ۲۴۔ ڈسمبر ۱۹۰۲ء ۱۳۱۲ف کو حضور شہنشاہ ہند نے میجر نواب افسر الملک بہادر سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کمانڈر فوج باقاعدہ سرکار عالی کو اپنی فوج مین اعزازی لفٹننٹ کرنل کے عہدہ پر ترقی فرمائی ۔

پیشگاہ اقدس سے بکمال مراحم خسروانہ کپتان ماہر الدولہ بہادر مستقل معتمد فوج کو ۱۳۔ اردی بہشت م ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۱۳۱۵ف کو میجری کا رانک مرحمت ہوا ۔

۱۸۔ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ کو عرب لوگون نے تنخواہ کے بارے مین وزیر یار الدولہ ناظم نظم جمعیت کو دفتر مین روک لیا تھا ۔

جس پر ۲۱،۶ روپے تنخواہ دیگر ۲۲ شوال ۱۳۲۴ھ روز یکشنبہ کو ٹرین میں بحفاظت گارڈ نظم جمعیت بمبئی روانہ کیے گئے۔

صدر تختہ اخراجات امپیریل سروس ٹروپس بابتہ ۱۳۱۵ ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۳	۶	کمانڈر اسٹاف	[illegible]			متفرق	[illegible]
۴۰۷	۴۰	اول لانسر	[illegible]	۸۱۶	۸۶	میزان	[illegible]
۴۰۷	۴۰	دوم لانسر	[illegible]	.	.	.	.

صدر تختہ حقیقی اخراجات فوج باقاعدہ بابتہ ۱۳۱۵ ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
.	۵۱	دفتر معتمد فوج۔	[illegible]	۶۶۰	۹۳	چوتھی پلٹن	[illegible]
		جمعیت باقاعدہ گوشہ محل				خریدی اسپان و زرگان برای رسالہ جوش وغیرہ	[illegible]
۴	۴۵	کمانڈر اسٹاف	[illegible]				
۲۹۹	۲۲۹	رسالہ جوش	[illegible]			خوراکی	[illegible]
۲۹۹	۳۷	تھرڈ لانسر	[illegible]			دواخانہ	[illegible]
۲۳۲	۲۲۲	توپخانہ	[illegible]			متفرقات	[illegible]
۶۶۰	۸۲	پہلی پلٹن	[illegible]			میزان فوج باقاعدہ	[illegible]
۶۶۰	۹۹	دوسری پلٹن	[illegible]				
۶۶۰	۹۵	تیسری پلٹن۔	[illegible]	۳۴۶۵	۱۱۹۷	صدر میزان۔	[illegible]

صدر تختہ حقیقی اخراجات گولکنڈہ بریگیڈ بابتہ ۱۳۱۵ ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۲	۲۴	کمانڈر اسٹاف ۔	[illegible]	.	۸۰	ورکشاپ	[illegible]
۱۱۸	۲۱	توپخانہ ۔	[illegible]			متفرقات	[illegible]
۳۰۰	۷۳	رسالہ ۔	[illegible]				
۶۵۳	۱۱۲	پلٹن ۔	[illegible]	۱۰۷۳	۳۱۰	میزان	[illegible]

صدر تختہ حقیقی اخراجات نظم جمعیت بابتہ ۱۳۱۵ ف

تعداد نفری	نام ابواب	رقم	تعداد نفری	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۶۸	محکمہ نظم جمعیت الف	[illegible]		متفرق ۔	[illegible]
۳۲۵۷	رسالہ خاص الف سواران ۔	[illegible]		میزان الف و ب متفرق ۔ ت	[illegible]
	ب رسالہ خاص پیدل ۔			امتیازیان ۔	[illegible]
۵۲۶	بارگیران ۔	[illegible]		اطفال کمسن	[illegible]
۵۷۰	عرب ۔	[illegible]	۱۲۲۵	جمعیت نظام محبوب ۔	[illegible]
۵۱۱۵	لین ۔	[illegible]	۵۰۵	جوانان احتشام قلعہ جات ۔	[illegible]
۸۲۹	سندھیان ۔	[illegible]	۵	والنٹیران	[illegible]
۳۸۸	برقندازان ۔	[illegible]		میزان ۔ ت	[illegible]
۱۱۳	راٹھور ۔	[illegible]		میزان فوج بیقاعدہ	[illegible]
۷۷	کرناٹک ۔	[illegible]		بارود خانہ	[illegible]
۹۵	ملازمین متفرق باندار ان وغیرہ	[illegible]	۱۷۹۴۰	میزان کل	[illegible]
۱۶۲۰۸	میزان پیدل ۔ ب	[illegible]			

صدر تخمینہ حقیقی اخراجات افواج سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام الابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام الابواب	رقم
۳۴۶۵	۱۱۷۷	دفتر معتمدی فوج و جمعیت باقاعدہ	[illegible]			محکمہ نظم جمعیت بیقاعدہ جنگی و غیر جنگی	[illegible]
۸۱۶	۸۶	امپریل سرویس ٹروپس	[illegible]				
۱۰۷۳	۳۱۰	گولکنڈہ بریگیڈ	[illegible]	۵۳۵۴	۱۵۷۲	جملہ میزان فوج جنگی و غیر جنگی ۱۷۰۹۴۰ جنگی ۲۴۸۶۷	[illegible]

تخمینہ وزرائے افواج علاقہ سرکار عالی

نمبر	نام وزرا	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	مستقل یا منصرم	کیفیت
۱	نواب میر سعادت علیخان منیر الملک	۲۸ اردی بہشت ۱۲۹۳ف	۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف	سمہ	مستقل	تاریخ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ	۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ف	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف	سمہ	"	آپ معین المہام فوج اور ریاست ایک سال تک رہے لیکن سرفرازی خدمت مدار المہامی معین المہامی فوج جائزہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کو دیا۔
۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف	۲۰ مہر ۱۳۱۰ف	۰	"	مہاراجہ موصوف مدار المہامی کی خدمت سے سرفراز ہوئے معین المہامی فوج پر نواب ظفر جنگ کا تقرر ہوا۔
۴	نواب ظفر جنگ شمس الملک	۲۰ مہر ۱۳۱۰ف	۶ اسفندار ۱۳۱۶ف	اعت	منصرم	تاریخ ۶ اسفندار کو آپ کا انتقال ہوا۔
۵	نواب نظام یار جنگ خانخانان بہادر	۱۱ شہریور ۱۳۱۶ف	۰	اعت	"	موجود

تخمینہ معتمد فوج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی۔

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	مستقل یا منصرم	کیفیت
۱	میجر پرسی گاف	۱۴ شہریور ۱۲۸۶ف	۱۲ آذر ۱۲۹۵ف	۰	۰	صاحب موصوف نے اس خدمت کا استعفا دیا۔
۲	مسٹر برجس	۱۴ آذر ۱۲۹۵ف	۱۶ خورداد ۱۲۹۸ف	۰	۰	مسٹر مذکور کا انتقال ہوا۔ اور معتمدی باقاعدہ دفتر معتمدی بیقاعدہ میں ضم ہوا۔

نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منفرم یا مستقل	کیفیت
۳	میجر پرسی گاگ	۱۷ خورداد ۱۲۹۸ ف	۵ دی ۱۳۱۲ ف	۰	۰	۵ دی سنہ الیہ کو وظیفہ ہوا۔

تختہ معتمد فوج بیقاعدہ و باقاعدہ۔

نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منفرم یا مستقل	کیفیت
۱	راگھوندر راؤ صاحب	۰	۰	۰	۰	تاریخ تقرر اور علحدگی کی معلوم نہ ہوئی
۲	راجہ سری نواس راؤ صاحب	۱۲۸۵ ف	آبان ۱۲۹۰ ف	۰	۰	ایضاً
۳	نواب قدیر جنگ بہادر	آبان ۱۲۹۰ ف	اسفندار ۱۲۹۴ ف	۰	۰	ایضاً
۴	میجر پرسی گاگ	اسفندار ۱۲۹۴ ف	۵ دی ۱۳۱۲ ف	۰	۰	ایضاً
۵	نواب معتضد جنگ شریک معتمد	۳۰ اسفندار ۱۳۰۲ ف	۲۱ بہمن ۱۳۱۲ ف			۵ جمادی دوم ۱۳۱۹ ف کو میجر پرسی گاگ رخصت پر جانے سے تا واپسی آپ منفرم معتمد فوج رہے۔
۶	نواب ماہر الدولہ بہادر	۱۵ اسفندار ۱۳۱۲ ف	۔	الصہ	مستقل	حسب فرمان ۱۵ رمضان ۱۳۲۴ ھ مستقل ہوئے۔

تختہ ناظمان محکمہ نظم جمعیت علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار		تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	مستقل یا منفرم	کیفیت
۱	مولوی محمود صاحب۔	یکم مہر ۱۲۸۵ ف	۱۴ امرداد ۱۲۹۱ ف	سما	۰	
۲	مولوی میر فیاض حسین صاحب۔	۱۵ امرداد ۱۲۸۹ ف	آخر اسفندار ۱۲۹۱ ف	سما	منفرم	
۳	کپتان لیکن صاحب	یکم فروردی ۱۲۹۱ ف	۳۰ شہریور ۱۲۹۲ ف	[illegible]	مستقل	یکم مہر ۱۲۹۲ ف کو آپ کی تنخواہ میں اور روپیہ کا اضافہ ہوا۔
۴	سید امر اللہ شاہ صاحب معتضد جنگ	۲۴ شہریور ۱۲۹۲ ف	یکم شہریور ۱۲۹۴ ف	الصہ	۰	

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	
۵	مولوی محمود صاحب	۲ شہریور ۱۲۹۴ف	۱۷ آبان ۱۲۹۸ف	الست	۰	
۶	مولوی غلام مصطفیٰ بیگ صاحب	۱۸ آبان ۱۲۹۸ف	۱۳ دی ۱۳۱۱ف	الست	۰	۱۳ دی ۱۳۱۱ف ماہ مذکور کو ابرا استعفا دیا
۷	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۲ بہمن ۱۳۱۱ف	۲۷ مہر ۱۳۱۴ف	لعہ	۰	
۸	نواب وزیر یار الدولہ بہادر	۲۸ مہر ۱۳۱۴ف	موجود	۰	مستقل	بطور منصرم تقرر ہوئے اور ۲۸ آبان ۱۳۱۴ف کو مستقل کئے گئے

دفتر ملکی دار الانشا منشی خانہ

یہہ دفتر سرکار عالی کے دفتروں میں بہت قدیم ہی۔ سالار جنگ اول مدار المہام کی ابتدائی عملداری میں اس دفتر کا کام مسٹر جمشید جی سے متعلق تھا۔ زمانہ سابق میں برٹش گورنمنٹ اور سرکار عالی میں اسی دفتر سے خط و کتابت ہوتی تھی۔ سرکارین کے عہد نامجات اسی دفتر مین محفوظ رکھے جاتے ہین۔ جیسے جیسے انگریزی زبان مین مراسلت ہونیکا رواج بڑہتا گیا ویسے ویسے اسدفتر کا کام گھٹتا گیا۔ اب صرف سربراہی وغیرہ افواج کے متعلق معمولی رقعات رزیڈنسی سے دفتر ملکی پر آتے ہین۔ سر سالار جنگ اول و دوم۔ سر آسمانجاہ۔ سر وقار الامرا۔ مدار المہامان سابق کے اسناد کے مسودات جو متعلق مطلوبات یعنی یومیہ معمول سالانہ۔ وجاگیر و انعام۔ وغیرہ ہین اسی دفتر مین محفوظ ہین۔ عرصہ دراز تک یہہ دفتر منشی محمد صدیق مرحوم المخاطب نواب صدیق یار جنگ کے متعلق رہا۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو نواب ممدوح بجائے ناظم دفتر ملکی کے معتمد ہوئے۔

۱۳۰۲ف مین حسب جریدہ ۸ ماہ اسفندار ۱۳۰۲ف دفتر ملکی دفتر پرائیوٹ سکریٹری مین ضم ہوا۔ صدیق یار جنگ مساوی المرتبہ پرائیوٹ سکریٹری ہوئے لیکن صدیق یار جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد وقار نواز جنگ (مولوی وحید الزمان) اُن کے بعد رحمن یار جنگ سے یہہ دفتر متعلق رہا۔ اب یہہ دفتر مطلقاً دفتر پرائیوٹ سکریٹری مین ضم ہوگیا ہی۔

ٹیلیفون

فصل ۳

جب ۱۲۹۳ف ۱۳۰۱ھ مین اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بغرض ملاحظہ اگزبیشن (نمایش گاہ) کلکتہ رونق افروز ہوئے تھے اسوقت بلدۂ حیدرآباد مین ٹیلیفون جاری ہوا - اور سب سے پہلے اعلیحضرت کی دیوڑھی مبارک سے مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار مضرم مدار المہام کی دیوڑھی تک اسکا سلسلہ قایم ہوا - بعدہٗ بتدریج اسمین توسیع ہوئی - اور اب اکثر دفاتر سرکار عالی اور امرائے نامدار اور عہدہ داران جلیل القدر کے مکانون پر ٹیلیفون نصب ہین - ابتدا ء بمبئی ٹیلیفون کمپنی کے ذریعہ سے اسکے قیام کا کام لیا گیا - اور کمپنی مذکور نے فروردی ۱۲۹۵ف تک کام کیا اسکے بعد یہہ کارخانہ سرکار عالی مین منتقل ہوا - اور زیر نگرانی سررشتہ تعمیرات کر دیا گیا - ٹیلیفون کے لیے بلدہ مین دو جنکشن قرار پائے ہین - اندرون بلدہ کے بارادری سالار جنگ اور بیرون بلدہ کے لیے ورکشاپ واقع نارائن گوڑہ ہے - اسوقت ٹیلیفون کی تعداد ۲۴۸ ہے - لیکن جن امرا کے یہان متعدد مقامات پر ہین وہ اس تعداد مین شامل نہین ہین - اور کیم آذر ۱۳۰۶ف سے عہ روپیہ ماہوار ہر جگہ سے لی جاتی ہے - ۲۳ صفرم ۱۳۲۲ھ ۵ تیر ۱۳۱۳ف سے سٹور کار ٹیلیفون بجائے سپرنٹنڈنٹ ٹیلیفون کے افسر انچارج سررشتہ ٹیلیفون مقرر ہوئے -

تختہ اخراجات ٹیلیفون بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
اہلکاران و ملازمان ۔ ۱۵	[illegible]	ابواب مشترکہ ۔	[illegible]
الونس ۔	[illegible]		
صادر بموجب تقرر ۔	[illegible]	میزان ۔ ۱۵	[illegible]

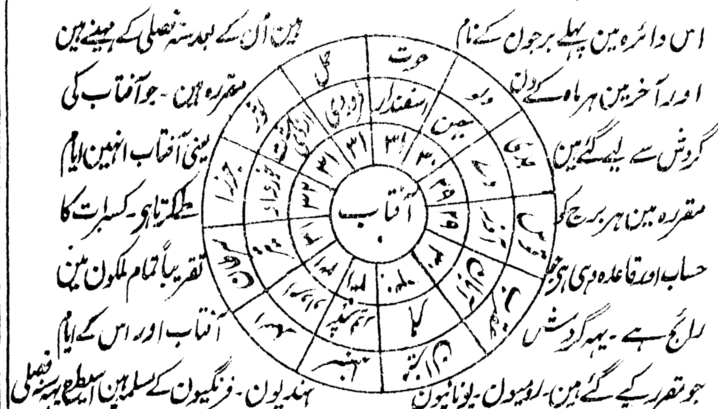
فصل ۴

سنہ فصلی کا آغاز اور اُس کی تبدیلیان

ہندوستان مین اس سنہ فصلی کا آغاز محمد جلال الدین اکبر[1] بادشاہ کے عہد حکومت مین ہوا - جبکہ آسوین اکنوار کا

[1] اکبر ۵ رجب ۹۴۹ھ کو بمقام امرکوٹ پیدا ہوا - ۵ ربیع الثانی ۹۶۳ھ کو تخت پر بیٹھا - ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ کو دنیا سے رخصت ہوا -

مہینہ (اس ہندی مہینہ مین اعتدال لیل و نہار اور موسم فصل خریف ہوتا ہے - کیونکہ آفتاب برج سنبلہ مین) غرۂ محرم سنہ ۹۷۱ھ کے مطابق ہوا - تو بمشورہ راجہ تو ڈرمل دیوان اور میر فتح اللہ شیرازی[1] اس سال ہجری مین سنہ فصلی مقرر ہوا - اسکو سنہ الٰہی بھی کہتے ہین (کیونکہ اکبر دین الٰہی کا موجد خیال کیا جاتا تھا) اور فارسی مروجہ مہینے مقرر کر دئے - سال کا آغاز ماہ فروردی سے ارکین سلطنت کے پاس اور تحصیل خراج کے لیے ماہ مہر سے مانا گیا - ہر مہینہ کے دن اُسی قدیم قاعدہ مسلمہ پر مقرر کیے گئے یعنی آفتاب کو اپنی گردش اور طے منازل مین جسقدر ایام ہر برج کے اندر طے کرنے مین صرف ہوتے تھے - وہی ایام اُس مہینہ کے مقرر کر دئے گئے تھے - جو ذیل کے دائرہ سے بخوبی ذہن نشین ہونگے -



اس دائرہ مین پہلے برجون کے نام ہین اُن کے بعد سنہ فصلی کے مہینے ہین اور آخر مین ہر ماہ کے دن مقررہ ہین - جو آفتاب کی گردش سے لیے گئے ہین یعنی آفتاب انہین ایام مقررہ مین ہر برج کو طے کرتا ہے - کسیرات کا حساب اور قاعدہ وہی ہے جو تقریباً تمام ملکون مین رائج ہے - یہہ گردش آفتاب اور اس کے ایام جو مقرر کیے گئے ہین - رومیون - یونانیون - ہندیون - فرنگیون کے مسلمہ ہین اسیطرح یہہ سنہ فصلی ممالک محروسہ سرکار عالی مین بھی رائج ہوا - اور اسکا بھی آغاز مہر سے - اور اختتام شہریور پر تھا - مگر سنہ ۱۲۷۱ف مین نواب سر سالار جنگ اول مدار المہام نے حکم صادر فرمایا کہ آیندہ ماہ تیر سے سال شروع ہو - اور ماہ خورداد پر ختم کیا جائے - چنانچہ سنہ ۱۲۷۲ف اور سنہ ۱۲۷۳ف مین اسیطرح عمل ہوا - لیکن سنہ ۱۲۷۴ف مین پھر سالار جنگ اول کے حکم سے ماہ تیر مکرر کر کے ۱۳ ماہ کا سال قرار دیا گیا - اور سنہ ۱۲۷۵ف کا آغاز ماہ امرداد و روز اختتام سال ماہ تیر پر مقرر ہوا - اسیطرح سنہ ۱۲۷۷ف مین دو ماہ یعنی ماہ امرداد اور ماہ شہریور مکرر کر کے ۱۴ مہینے کا سال کیا گیا - اور سال کا آغاز ماہ مہر سے اور اختتام سال ماہ شہریور قرار دیا گیا - سنہ ۱۲۹۳ف مین بعہد سالار جنگ ثانی مدار المہام ماہ مہر و آبان

[1] ان لوگون کے حالات دیکھنا ہون تو دربار اکبری دیکھو -

دو مہینے زائد کرکے سنہ ۱۲۹۳ف ۱۴ ماہ کا قرار دیا گیا - اور سنہ ۱۲۹۴ف کا آغاز ماہ آذر اور اختتام ماہ آبان قرار پایا - جو اس وقت تک رائج تھا[۱] - لیکن سنہ ۱۳۱۶ف مین بذریعہ جریدۂ غیر معمولی (جریدہ جلد ۳۸ - نمبر ۸ - ۲۴ دی سنہ ۱۳۱۶ف مہینے کے مقررہ دنون مین حسب فرمان اعلیحضرت . . . ۵ شوال سنہ ۱۳۲۴ تغیر و تبدل کیا گیا -

الف - سنہ ۱۳۱۶ف کا پہلا سال ہوگا جو سال کبیسہ کے نام سے موسوم کیا جائیگا - یعنی سنہ مذکور مین ماہ دے کے دن جو سب سے چھوٹا مہینہ ہی - بجائے ۲۹ - دن کے ۳۰ - دن ہونگے - اور آیندہ ہر چوتھے سال یعنی وہ سال جو چار کے عدد پر برابر منقسم ہو کبیسہ ہوگا - (سوائے صدی کے سال کے جو کبیسہ ہوگا تاوقتیکہ وہ چار سو کے عدد پر برابر منقسم نہو -

ب - سنہ ۱۳۱۷ف سے ہر سال ماہ خورداد کے دن بجائے ۳۲ - دن کے ۳۱ - دن ہونگے - اور ماہ آذر بجائے ۲۹ - دن کے ۳۰ - دن کا شمار کیا جائیگا - اور اس تغیر و تبدل کی صراحت ذیل کے تختہ سے ظاہر ہوگی[۲] -

[illegible]	نام ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۱۰	۲	۳	۴	۵
۱	آذر -	۲۹	۳۰	۳۰	۷	خورداد -	۳۲	۳۱	۳۱
۲	دے -	۲۹	۲۹	۳۰	۸	تیر -	۳۱	۳۱	۳۱
۳	بہمن -	۳۰	۳۰	۳۰	۹	امرداد -	۳۱	۳۱	۳۱
۴	اسفندار -	۳۰	۳۰	۳۰	۱۰	شہریور -	۳۱	۳۱	۳۱
۵	فروردی -	۳۱	۳۱	۳۱	۱۱	مہر -	۳۰	۳۰	۳۰
۶	اردی بہشت -	۳۱	۳۱	۳۱	۱۲	آبان -	۳۰	۳۰	۳۰

[۱] ہندوستان اور حیدرآباد کے مروجہ سنہ فصلی مین ایک سال کچھ ماہ کا فرق ہی - اور وہان ہندی مہینہ لکھے جاتے ہین اور حیدرآباد مین فارسی - مثلاً یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۰ف م ۲۷ - پوس سنہ ۱۳۱۲ف اور یہہ سنہ فصلی ہندوستان مین تمام مہاجنون کاشتکارون - اور دیہی کاغذات مین جاری ہے اور فصلون کا حساب بھی اسی ہندی مہینہ کے ساتھ ہی - ہندوستان کا سنہ فصلی اور حیدرآباد کے سنہ فصلی مین فرق ہی - وہ بالخصوص گنتی بچھین سال مین غور کے لائق ہی - اکثر ان حضرات کو دھوکا ہوگا جو ہند کے مروجہ سنہ فصلی سے حساب کرینگے -

[۲] اس تغیر و تبدل مین بھی بعض نقص ظاہر کئے جاتے ہین - چنانچہ مولوی محمد یوسف الدین صاحب حال صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے بھی ایک سالہ کی صورت مین شائع کیے ہین جو مطبع قاسم پریس مین چھپے تھا -

اسوقت ممالک محروسہ سرکارعالی مین کئی سن مروج ہین - جو علاوہ بلدہ کے مختلف اضلاع مین بھی برابر لکھے جاتے ہین چونکہ اس کتاب کا شیوع اعلیٰحضرت قدرقدرت کی سالگرہ مبارک سے شروع ہوگا - لہذا ہم کل سنہ اسکی مطابقت سے بطور یادگار درج کرتے ہین - ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ م ۲۶ اپریل ۱۹۰۹ء م ۶ خورداد ۱۳۱۹ف الٰہی مروجہ حیدرآباد - م ۲۲ بیساکھ ۱۳۱۶ف مروجہ ہندوستان م ۱۵ بیساکھ ۱۳۱۵ بنگلہ م ۱۶ بیساکھ ۱۹۶۵ پروشہ م ۹ بیساکھ سدی ۱۹۶۶ سمت بکرمی م و بیساکھ شودہ ۷ سبتمی ۱۸۳۱ شکے سوسیہ نام سنوچہر کے مطابق ہے -

مردم شماری

فصل ۵

۱۴ - ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ سے بلدہ حیدرآباد اور ممالک محروسہ سرکارعالی مین پہلے پہل خانہ شماری کا آغاز ہوا اور نمبر اندازی کا کام بھی اسی کے ساتھ جاری ہوا - ۱۱ محرم ۱۲۹۸ھ سے مردم شماری کے کام کا آغاز ہوا - اور ۱۷ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ (۱۸۸۱ء) کو شب مین بڑی مردم شماری ہوئی - یہہ سب سے پہلی مردم شماری ہے اسکے ناظم مولوی سید محی الدین علوی ناظم چھاپہ خانہ مقرر ہوئے بعد چند ماہ کے سوامی راؤ صدر تعلقدار کا اس خدمت پر تقرر ہوا چند ماہ کے بعد مولوی چراغ علی (اعظم یار جنگ) مقرر ہوئے - اور آپ ہی نے اس کام کو انجام دیا - اور مولوی محمد ذکریا صاحب مددگار ناظم تھے -

۱۶ - رجب ۱۳۰۸ھ (۱۸۹۱ء) کو شب مین دوسری بڑی مردم شماری ہوئی جس کے ناظم مولوی مرزا مہدی خان کوکب نصرت اور مددگار ناظم مولوی محمد ذکریا صاحب تھے - اس سن کی مردم شماری مین لعہ ۵ عللہ روپیہ صرف ہوئے -

۹ - ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۱ء) کو شب مین تیسری بڑی مردم شماری ہوئی - اسکے ناظم بھی مولوی محمد مرزا مہدی خان صاحب اور مددگار ناظم مسٹر سرینواس جاری تھے - اور اس مین للعہ کے للعہ روپے خرچ ہوئے -

ممالک محروسہ سرکارعالی کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہی - اس رقبہ مذکور مین علاقہ جاگیرات و دیوانی صرف خاص شامل ہین - اس ریاست مین جاگیرات بکثرت ہین جنکا مجموعی رقبہ ریاست کے کل رقبہ کے ایک ربع سے کچھہ زائد ہے یعنی ۲۹-۱ ہے - کل جاگیرات ایک ہی مقام یا ایک ہی ضلع اور ایک ہی صوبہ مین واقع نہین ہین بلکہ کل حصہ ریاست مین پھیلی ہوئی ہین - جاگیرات کا صحیح بیان تفصیل

اندازہ نہ معلوم ہونے کے باعث ہم صرف جملہ اضلاع اور اطراف بلدہ کا رقبہ بتلاتے ہین - ذیل مین مردم شماری کے تختہ بھی سلسلہ وار درج کیے جاتے ہین -

نام مقام	رقبہ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۸۹۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء
۱	۲	۳	۴
اطراف بلدہ	۳۳۸۵	۳۳۲۸	۳۳۷۳
اضلاع	۷۹۳۱۳	۷۹۳۷۰	۷۹۳۲۵
جملہ	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸ مربع میل

		۲	۱۸۸۱	۱۸۹۱	۱۹۰۱
		۱	۱	۲	۳
[illegible]	میزان کل	۳۵	.		[illegible]
	مرد	۳۴	.		[illegible]
	زن	۳۳			[illegible]
[illegible]	میزان کل	۳۲			[illegible]
	مرد	۳۱			[illegible]
	زن	۳۰	.		[illegible]
[illegible]	میزان کل	۲۹		[illegible]	
	مرد	۲۸		[illegible]	
	زن	۲۷		[illegible]	
[illegible]	میزان کل	۲۶	[illegible]	[illegible]	
	مرد	۲۵	[illegible]	[illegible]	
	زن	۲۴	[illegible]	[illegible]	
عیسائی	میزان کل	۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پارسی	میزان کل	۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مسلمان	میزان کل	۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سکھ	میزان کل	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جین	میزان کل	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ہندو	میزان کل	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ	میزان کل	۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مرد	۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	زن	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صوبہ ... مردم شماری ... ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء

١		—	٢	٣	
٣		١٨٨١ – ١٨٩٠	١٨٩١ – ١٩٠٠	١٩٠١ – ١٩١٠	
٤	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٥	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٦	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٧	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٨	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٩	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٠		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١١	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٢	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٣		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٤	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٥	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٦		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٧	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

١		—	٢	٣	
٣		١٨٨١ – ١٨٩٠	١٨٩١ – ١٩٠٠	١٩٠١ – ١٩١٠	
٤	مجـ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٥		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٦	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٧		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٨	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٩		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٠		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١١	ذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
١٢		[illegible]	[illegible]		
١٣	ذکور	[illegible]	[illegible]		

نقشہ خانہ شماری و مردم شماری بلدۂ حیدرآباد از ابتدائے سنہ ۱۲۹۰ ف تا سنہ ۱۳۱۰ ف

نمبر شمار	سنہ عیسوی و فصلی	رقبہ مربع میل	تعداد مکانات	جملہ مردم شماری	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	سنہ ۱۸۸۱ع م سنہ ۱۲۹۰ف	۲۴	۸۲۱۱۳	۳۵۴۹۶۲	۱۸۱۶۲۹	۱۷۳۳۳۳
۲	سنہ ۱۸۹۱ع م سنہ ۱۳۰۰ف	۲۴	۹۶۶۶۸	۴۱۵۰۳۹	۲۱۳۴۲۴	۲۰۱۶۱۵
۳	سنہ ۱۹۰۱ع م سنہ ۱۳۱۰ف	۲۴	۱۲۰۰۶۶	۴۴۸۴۶۶	۲۳۲۳۴۵	۲۱۶۱۲۱

نقشہ تعداد شہر و قصبہ و مکانات و مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتدائے سنہ ۱۲۹۰ف لغایت سنہ ۱۳۱۰ف

نمبر شمار	سنہ عیسوی و فصلی	رقبہ مربع میل	[illegible]	تعداد مکانات	جملہ مردم شماری	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	سنہ ۱۸۸۱ع م سنہ ۱۲۹۰ف	۸۲۶۹۸	۲۰۱۴۵	۲۰۶۸۰۳۲	۹۸۴۵۵۹۴	۵۰۰۸۱۳۶	۴۸۳۷۴۵۸
۲	سنہ ۱۸۹۱ع م سنہ ۱۳۰۰ف	۸۲۶۹۸	۲۰۰۸۸	۲۳۸۳۶۸۶	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۷۳۹۱۱
۳	سنہ ۱۹۰۱ع م سنہ ۱۳۱۰ف	۸۲۶۹۸	۲۰۰۸۹	۲۲۸۳۴۴۶	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳

تختہ خواندہ و ناخواندہ علاقہ سرکار عالی من ابتدائی سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف تا نہایت سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف

۰	سنہ م سنہ	جملہ مردم شماری			جملہ مردم شماری خواندہ و جاہل						ہندو						جین						سکھ						مسلمان					
					مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت		
		جملہ	مرد	عورت	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل	جملہ	خواندہ	جاہل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۱	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	۹۸۴۵۵۹۴	۵۰۰۲۱۳۷	۴۸۴۳۴۵۷	۵۰۰۲۱۳۷	۳۱۳۹۱۸	۴۶۸۸۲۱۹	۴۸۴۳۴۵۷	۲۹۴۲	۴۸۴۰۵۱۵	۴۵۱۷۸۱۲	۲۶۲۴۱۷	۴۲۵۵۳۹۵	۴۳۶۵۳۴۹	۱۸۸۹	۴۳۶۳۴۶۰	۴۲۵۰	۷۵۶	۳۴۹۴	۲۰۴۱	۲	۲۰۳۹	۲۰۷۶	۲۲۴	۱۸۵۲	۱۴۰۶	۰	۱۴۰۶	۴۶۹۲۲۴	۲۲۵۳۴	۴۴۶۶۹۰	۴۵۶۶۸۳	۱۳۲۹	۴۵۵۳۵۴
۲	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۷۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱	۵۸۷۳۱۲۹	۳۶۳۸۳۲	۵۵۰۹۲۹۷	۵۶۶۳۹۱۱	۶۹۲۰	۵۶۵۶۹۹۱	۵۲۲۶۹۷۱	۳۲۰۱۵۸	۴۹۰۶۸۱۳	۵۰۶۹۲۳۸	۵۳۱۷	۵۰۶۳۹۲۱	۱۲۹۶۶	۴۵۵۶	۸۴۱۰	۱۲۸۶۹	۲۱	۱۲۸۴۱	۲۵۵۶	۹۶۲	۱۵۸۲	۲۰۸۱	۱۸	۲۰۶۳	۵۸۱۲۹۶	۴۵۱۱۰	۵۳۶۱۸۶	۵۵۷۱۷۰	۵۰۳۶	۵۵۲۱۳۴
۳	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۴۲۹	۵۴۶۷۷۱۳	۵۶۷۳۴۲۹	۳۱۰۳۰۶	۵۳۶۳۱۲۳	۵۴۶۷۷۱۳	۱۸۸۸۳	۵۴۴۸۸۳۰	۵۰۳۲۳۰۳	۳۰۸۸۱۰	۴۷۲۳۴۹۳	۴۸۶۴۳۴۶	۹۲۶۵	۴۸۵۵۰۸۱	۱۰۷۷۲	۴۶۸۳	۶۰۸۹	۹۵۸۴	۵۴	۹۵۳۰	۲۴۱۰	۷۶۰	۱۸۳۰	۱۶۳۵	۳۰	۱۶۰۵	۵۹۰۳۳۰	۵۶۳۹۴	۵۳۳۹۳۶	۵۶۵۵۳۰	۵۸۱۴	۵۵۹۷۱۶

تختهٔ خوانده و ناخوانده علاقهٔ سرکار عالی من ابتدای سنهٔ ۱۸۸۱ء م ۱۲۹۰ف لغایة سنهٔ ۱۹۰۱ء م ۱۳۱۰ف

نمبر	سنهٔ مردم گنتی	عیسائی						پارسی						یهودی						گونڈ و بهیل						انی مستیک						دیگر اقوام					
		مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت		
		جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل
۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۱	سنهٔ ۱۸۸۱ء م سنهٔ ۱۲۹۰ف	۷۹۷۱	۵۳۰۶	۲۶۶۵	۵۶۴۲	۱۷۴۶	۳۸۹۶	۳۷۵	۲۶۴	۱۱۱	۲۶۳	۹۴	۱۶۹	۲۵	۷	۱۸	۲۲	۲	۲۰																				
۲	سنهٔ ۱۸۹۱ء م سنهٔ ۱۳۰۰ف	۱۱۶۳۰	۷۱۱۵	۴۵۱۵	۸۷۹۹	۳۶۴۰	۵۱۵۹	۶۳۸	۴۹۵	۱۴۳	۴۲۰	۲۳۴	۱۸۶	۱۰	۷	۳	۱۲	—	۱۵	۱۴۸۷۲	۲۴	۱۴۸۴۸	۱۴۳۵۸	—	۱۴۳۵۷												
۳	سنهٔ ۱۹۰۱ء م سنهٔ ۱۳۱۰ف	۱۲۹۳۲	۷۰۶۸	۵۸۶۴	۱۰۱۶۴	۳۱۳۵	۷۰۲۹	۸۱۴	۶۰۳	۲۱۱	۶۲۹	۳۴۸	۲۸۱													۳۲۱۱۹	۵۱	۳۲۰۶۸	۳۳۱۹۶	۱۲	۳۳۱۸۴	۵۰	۸	۴۲	۲۹	۴	۲۵

نقشہ ہذا مین باعتبار قسم اراضی تعداد امکنہ اور مردم شماری بموجب سنہ ۱۹۰۱ء مرتب کیگئی ہے

علاقہ	مواضعات — آباد	مواضعات — ویران	تعداد امکنہ	مرد	عورت	جملہ
صرف خاص						
علاقۂ صرف خاص	۱۳۳۶	۹۱	۱۷۴۴۹۰	۴۳۰۵۴۶	۴۲۰۷۸۹	۸۵۱۳۳۵
جاگیرات مستثنیٰ[لہ]	۹۸	۰	۱۲۰۴۹	۳۰۷۸۶	۳۰۱۲۱	۶۰۹۰۷
" غیر مستثنیٰ	۳۴۵	۱۱۲	۳۸۹۰۶	۷۱۹۷۷	۶۹۸۰۴	۱۴۱۸۲۱
مقطعجات	۴۷	۱	۲۵۷۱	۶۲۸۴	۶۳۵۳	۱۲۶۳۷
اگرہار	۵	۰	۱۳۱	۳۱۰	۳۳۰	۶۴۰
میزان صرف خاص ۱	۱۸۳۱	۱۰۴	۲۱۸۱۴۷	۵۳۹۹۱۱	۵۲۴۴۷۷	۱۰۶۴۳۸۸
خالصہ						
خاص علاقۂ خالصہ	۱۲۲۰۰	۹۴۴	۱۳۱۲۳۳۹	۳۳۰۱۳۳۶	۳۱۷۲۷۴۴	۶۴۷۴۰۸۰
جاگیرات مستثنیٰ[لہ]	۳۱۴۸	۱۳۴	۳۷۰۶۶۷	۹۵۱۳۹۴	۹۲۷۳۵۱	۱۸۷۸۷۴۵
" غیر مستثنیٰ	۲۰۰۹	۹۹	۱۷۷۰۱۷	۴۳۴۳۴۳	۴۱۹۷۵۴	۸۵۴۰۹۷
مقطعجات	۵۶۷	۵۷	۷۴۷۱۶	۱۸۴۶۱۳	۱۸۰۵۷۱	۳۶۷۲۸۴
اگرہار	۱۳۴	۲۲	۱۰۴۸۴	۲۵۶۳۷	۲۳۴۴۹	۴۹۰۸۶
میزان خالصہ ۲	۱۸۲۵۸	۱۲۵۷	۱۹۴۵۲۲۳	۴۹۰۱۴۲۳	۴۷۲۳۸۶۹	۹۶۲۵۲۹۲
بلدہ حیدرآباد ۳	۰	۰	۱۲۰۰۷۷	۲۳۲۲۹۵	۲۱۶۱۷۱	۴۴۸۴۶۶
حاصل میزان - ۱و۲و۳	۲۰۰۸۹	۱۳۶۱	۲۲۸۳۴۴۷	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۷۴۵۱۷	۱۱۱۴۸۱۴۶

لہ - بذریعہ جاگیرداران مردم شماری کیگئی -

اس نقشہ مین باعتبار مذاہب پڑھے لکھون کا اوسط بتلایا گیا ہے بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ ف

نمبر شمار	نام قوم مرد و عورت	جملہ تعداد مردم شماری	تعداد خوانندہ	کتنے آدمیون مین ایک لکھا پڑھا ہے
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ہندو			
	جملہ	۹۸۷۰۸۳۹	۲۵۰۲۸۵	۳۵ ۱/۴ آدمیون مین ایک
	مرد	۵۰۲۴۲۰۳	۲۴۰۸۱۰	۲۰ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۴۸۴۶۳۳۶	۹۴۷۵	۵۱۱ ۱/۲ 〃 〃 〃
۲	جین			
	جملہ	۲۰۳۴۵	۳۷۳۹	۵ ۱/۲ 〃 〃 〃
	مرد	۱۰۷۷۲	۳۶۸۳	۲ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۹۵۷۳	۵۳	۱۸۰ ۱/۲ 〃 〃 〃
۳	سکھ			
	جملہ	۴۳۳۵	۸۰۰	۵ ۱/۲ 〃 〃 〃
	مرد	۲۱۶۰	۷۷۰	۲ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۱۷۲۵	۳۰	۵۷ ۱/۲ 〃 〃 〃
۴	مسلمان			
	جملہ	۱۱۵۵۷۵۰	۶۳۱۱۰	۱۸ ۱/۴ 〃 〃 〃
	مرد	۵۹۰۴۳۰	۵۷۲۹۴	۱۰ ۱/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۵۶۵۵۲۰	۵۸۱۶	۹۷ ۱/۴ 〃 〃 〃
۵	پارسی			

نشان	نام قوم مرد و عورت	جملہ تعداد مردم شماری	تعداد خواندہ	کتنے آدمیوں میں ایک لکھا پڑھا ہے
۱	۲	۳	۴	۵
	جملہ	۱۴۴۳	۹۷۱	۱ ۱/۲ آدمیوں میں ایک
	مرد	۸۱۴	۶۰۳	۱ ۱/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۶۴۹	۳۶۸	۱ ۳/۴ 〃 〃 〃
۶	عیسائی			
	جملہ	۲۲۹۹۶	۱۰۱۹۳	۲ ۱/۸ 〃 〃 〃
	مرد	۱۲۸۳۲	۷۰۶۸	۱ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۱۰۱۶۴	۳۱۲۵	۳ ۱/۴ 〃 〃 〃
۷	اینی مسٹیک			
	جملہ	۶۵۳۱۵	۶۳	۱۰۳۶ ۳/۴ 〃 〃 〃
	مرد	۳۲۱۱۹	۵۱	۶۲۹ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۳۳۱۹۶	۱۲	۲۷۶۰ ۱/۳ 〃 〃 〃
۸	دیگر			
	جملہ	۹۹	۱۱	۹ 〃 〃 〃
	مرد	۵۰	۷	۷ 〃 〃 〃
	عورت	۴۹	۴	۱۲ 〃 〃 〃

تختہ دریافت فاصلہ اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی۔

یہہ تختہ جغرافیہ مین درج کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ مگر سہواً چھوٹ گیا۔

لہذا یہان درج کیا جاتا ہے۔ مسافت کا حساب میلون مین ہے۔

١	حیدرآباد	حیدرآباد																
٢	ضلع اورنگ آباد	٢٧٦	اورنگ آباد															
٣	" بیڑ	٢١٩	٤٣	بیڑ														
٤	" ناندیڑ	١٥٠	١٢٤	١٠٨	ناندیڑ													
٥	" پربھنی	١٦٦	١٠٥	٦٣	٤٢	پربھنی												
٦	" گلبرگہ	١١١	٢١٠	١٢٨	٣٣	١٣٨	گلبرگہ											
٧	" رائچور	١١١	٢٩٨	٢٢٥	٢١٠	٢٢٥	٨٦	رائچور										
٨	" لنگسگور	١٥٩	٢٨٢	٣١٠	٣٣١	٢٢٥	٨٦	٥٨	لنگسگور									
٩	" نلدرگ	١٤٢	١٣٣	٤٠	١١١	٩٠	٨١	١٤٤	١٥٠	نلدرگ								
١٠	" ورنگل	٨٦	٣١٥	٢٦٦	١٤٨	٢٠٨	١٩٣	١٩٨	٢٤٦	٢٦٠	ورنگل							
١١	" نلگنڈہ	٤٠	٣٣٢	٢٦٢	١٩٨	٣٣١	١٦٥	١٦٢	١٩٨	٢٣١	٦٣	نلگنڈہ						
١٢	" محبوب نگر	٥٢	٢٨١	٢١٩	١٦٨	١٩٨	٩٠	٥٨	١٠٨	١٦٥	١٣٢	٩٠	محبوب نگر					
١٣	" بیدر	٦٥	٢٤٢	١٦٢	٨٨	١٠٨	٤٢	١٣٣	١٢٥	١٠٣	١٢٨	١٣٢	٩٠	بیدر				
١٤	" میدک	٣٣	٢٣٦	١٠٣	١١٦	١٤٦	٨٦	١١١	١٢٩	١٣١	١٠٥	٩٠	٩٣	٤٢	میدک			
١٥	" ایلگندل	٨٦	٣٤٠	٣٣٦	١٣٠	١٦٩	١٦٢	٢٠١	٢٢٠	٢١٩	٤٢	٩٦	١٣٢	١١٣	٩٣	ایلگندل		
١٦	" اندور	٩٦	٣٠٢	١٤٢	٤٣	١٠٣	١١٢	١٨٣	٢١٠	١٦٢	١٠٨	١٣٨	١٣٨	٦٤	٦٥	٦٢	اندور	
١٧	" عادل آباد	١٢٥	٢١٠	١٩٣	٨٦	١٢٠	٣٠٢	٢٦١	٢٨٥	١٩٥	١٣٨	١٩٥	٢١٠	١٤١	١٢٦	٩٦	٦٥	عادل آباد

تعطیلات

فصل ۶

علاقہ سرکار عالی کا دفتر باضابطہ ہونے سے پہلے اور اس کے بعد کا بھی یہ حال نہ معلوم ہوگا کہ اُس وقت کون کون سی تعطیلیں مقرر تھیں۔ اس لیے گشتی نشان (۹۱) مورخہ ۳ شعبان ۱۳۱۹ھ سے تعطیلات کی ابتدا کی گئی ہے کیونکہ اس میں کل تعطیلات مفصلاً لکھی گئی تھیں۔

علاقہ دیوانی اور علاقہ صرف خاص کی تعطیلات میں کسیقدر اختلاف ہے۔ اگر کسی تعطیل کے ایام جو آیا سے علاقہ صرف خاص میں اُسکا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اور چند تعطیلیں ایسی بھی ہیں جو خاص صرف خاص سے مخصوص ہیں۔ علاقہ دیوانی کی تعطیلات میں جسقدر تغیر و تبدل وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے [illegible] مگر صرف خاص کا حال معلوم نہ ہوسکا۔ علاوہ اسکے اتفاقیہ بھی مثلاً آمد و رفت [illegible] یا بعض تقاریب شادی و بیاہ [illegible] تعطیلیں کھاتی ہیں۔ اور اکثر جریدہ غیر معمولی کے ذریعہ سے شائع ہوا کرتی ہیں۔ آخر میں [illegible] کا ایک نقشہ درج کیا گیا ہے۔

دسہرہ ۔ دسہرہ کی تعطیل بہ موجب گشتی نشان (۹۱) مورخہ ۳ شعبان ۱۳۱۹ھ عام طور پر ایک یوم کی [illegible] خاص طور پر ۳ یوم کی منظوری ہوئی (جریدہ ۹ شعبان ۱۳۱۹ھ جلد [illegible]) اسکے بعد گشتی نشان [illegible] علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۲۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۳ یوم کی [illegible] (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۲۰ھ جلد ۲ صفحہ [illegible]) [illegible] بلا تخصیص قوم عام طور پر ۲ یوم کی [illegible] ۲ یوم کی تعطیل موقوف ہو کر ہندوؤں کے لیے خاص کر دی گئی۔ (جریدہ ۲۵ صفر ۱۳[illegible] [illegible]) گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۲۲ھ [illegible] تعطیل بلا تخصیص قوم [illegible] عام کر دی گئی۔ (جریدہ ۷ محرم ۱۳۲۲ھ جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۶)

شب قدر ۔ شب قدر کے نسبت بہ موجب گشتی نشان (۷) علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۲۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲۷ رمضان کو ایک یوم کی تعطیل [illegible] (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۲۰ھ جلد ۲ صفحہ ۲۹) بعد

بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۲۷ رمضان کو ایوم کی تعطیل قرار پائی (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد بموجب گشتی نشان (۱۱) علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ شب قدر کے لنسبت ایوم کی عام تعطیل موقوف ہوکر ۲۷ رمضان لغایتہ ۳۰ ماہ مذکور تک خاص مسلمانون کے لیے ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۱۲ جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ تعطیل مذکورہ کے بارہ مین بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے ۲۷ رمضان سے ۳۰ تک عام طور پر ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۲۰۶ جزو اول)

دیوالی - دیوالی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۶ھ ہنود کے لیے خاص طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۰۰ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ تعطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعدازان بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ تعطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہوکر ہنود کے لیے خاص طور پر ایوم کی منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۲۴ صفحہ ۳۵) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۴ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم بلا استثنا کسی دفتر کے پھر عام کردی گئی - (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۲۰۶) اسکے بعد حسب فرمان حضرت اقدس و اعلی مورخہ ۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ تعطیل مذکور مین ایک یوم کا اضافہ ہوا - (جریدہ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ جلد ۴۳ نمبر ۱۶)

عید الفطر - عید الفطر کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ سے عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ از غرہ شوال تا پنجم ۵ یوم کی تعطیل بلا لحاظ قوم عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی - (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ

۱۹-صفر سنہ ۱۳۱۲ھ حکم ہوا کہ بروز عید اور اس کے دوسرے روز تعطیل عام اور ۳-۴ کو خاص مسلمانوں کیلیے منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ غرہ سے ۴ شوال تک ۴ یوم کی تعطیل عام بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶) -

عرس گلبرگہ شریف - عرس حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ گلبرگہ کے لیے بلدہ کے دفاتر کو ۱۴ ذیقعدہ لغایتہ ۱۷ تک ۴ یوم کی تعطیل دینی منظور ہوئی تھی مگر گلبرگہ کے آمد و رفت کے لیے وہ کافی نہ تھی - اسوجہ سے علاقہ مالگزاری سے ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۱ھ کو حکم ہوا کہ ۱۴ ذیقعدہ سے ۱۸ تک ۵ یوم کی تعطیل دیا کرے - (جریدہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۲ صفحہ ۴۹) بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۱۱ھ عرس مذکور کے لیے جملہ دفاتر سمت جنوبی - اضلاع لمدرگ - ومیدک - و پٹن چرو - و بھونگیر - و دفاتر واقع بلدہ و اطراف کو ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ تعطیل مذکور عام طور پر موقوف ہوئی اور دفاتر گلبرگہ کے لیے ۱۵ ذیقعدہ لغایتہ ۱۷ ذیقعدہ ۳ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد دفتر فینانس سے ۲۹ محرم سنہ ۱۳۱۴ھ کو حکم ہوا کہ مستقر ضلع رائچور گلبرگہ سے چونکہ قریب ہے اس لیے دفاتر رائچور کو ایک دن یعنی ۱۶ ذیقعدہ کی تمام تعطیل بتقریب عرس گلبرگہ دیا کرے (جریدہ ۱۳ شہریور سنہ ۱۳۰۵ف جلد ۲۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۴۹۸)

عیسائیان - حسب تجویز ہوم سکرٹری مورخہ ۲۱ شوال سنہ ۱۳۰۴ھ صرف عیسائی ملازمان کیلیے حسب تفصیل ذیل تعطیلات منظور ہوئے - کرسمس ۲۵ دسمبر سے غرہ جنوری تک ۸ یوم گڈ فرائڈے ۱ یوم - ایش وینڈس ڈے ۱۱ فبروری ۱ یوم بعد بموجب گشتی علاقہ فینانس نشان ۱۱ مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ) ایسٹر منڈے ۲۶ مارچ ۱ یوم اور وسٹ منڈے ۱۴ مئی کو ۱ یوم کی تعطیل خاص عیسائیوں کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) -

تل سنکرات - تل سنکرات کے لیے بموجب گشتی نشان ۱ علاقہ فینانس ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ ہجری ۱ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ ۱۱ دے سنہ ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۶۹)

عید الضحیٰ۔ عید الضحیٰ کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر
۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۱۴۳) لیکن سنہ ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے رو سے یہ پتہ
چلتا ہی کہ تعطیل مذکور بجاے ۳ یوم کے ۵ یوم صرف مسلمانوں کو مقرر تھی اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ
کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۳ صفر
سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ ۹ ذی الحجہ لغایت ۱۳ عام طور پر تمام دفاتر
[illegible] یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس
مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور میں ترمیم ہو کر ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ تک یعنی روز عید اور اس کے دوسرے روز
تعطیل [illegible] کو تمام مسلمانوں کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ [illegible])
اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۴ھ بلا تخصیص مذہب و بلا استثنا کسی دفتر کے ۹ ذی الحجہ
لغایت [illegible] یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible])

بسنت۔ بسنت کی نسبت بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ عہدہ داران
کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۳ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد بموجب حکم دفتر ملکی
مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ تعطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)
اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہو کر صرف ہنود کے
لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۷) بعد ازاں بموجب گشتی نشان علاقہ
فینانس مورخہ ۳ محرم سنہ ۱۳۱۴ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص مذہب و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کر دی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد
جلد ۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶)

عشرۂ محرم۔ عشرۂ محرم کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ ۵ لغایت ۱۰- ۶ یوم کی تعطیل
تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۱۴۳) اس کے بعد ۲ محرم سنہ ۱۲۹۵ھ
۶ یوم کی علاوہ ۱۱ اور ۱۲ دو یوم کا اضافہ کر کے تمام دفاتر بلدہ کے لیے منظوری دی گئی (جریدہ ۵ محرم سنہ ۱۲۹۵ھ
جلد ۲ صفحہ ۳۴۳) اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے

بابتہ عشرہ ۱۰ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ ۵ لغایتہ ۱۴ = ۱۰ یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی ۔ (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور میں ترمیم ہوکر ۵ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کل ۴ یوم کی تعطیل عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۰۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ سابق کے مجوزہ تعطیل میں ترمیم ہوئی اور ۵ سے ۱۰ تک ۶ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی ۔ (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جز و ۱) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱ علاقہ فینانس بابتہ سنہ ۱۳۰۴ف کے رو سے سابق کی تعطیل میں ترمیم ہوکے صرف ۵ کو ۱ یوم اور ۱۰ سے ۱۲ تک ۳ یوم کی تعطیل عام طور پر قرار پائی ۔ اسکے بعد بموجب حکم معتمدی فینانس و مال مورخہ ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ عشرہ کی تعطیل ۶ یوم یعنی ۵ سے ۱۰ تک تمامی دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۳۹ جز و ۱) اسکے بعد ۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ کو حکم ہوا کہ سنہ ۱۳۱۳ھ سے عشرہ کی تعطیل عام طور پر ۵ سے ۱۲ تک مقرر ہوئی (جریدہ ۱۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف جلد ۲۷ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۶ جز و ۱ ۔)

مہاشیوراتری ۔ شیوراتری کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ خاص ہنود کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ آبان سنہ ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸ بہمن سنہ ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعدازاں بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ عام طور پر ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی ۔ (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوکے صرف ہنود کے لیے خاص کردی گئی ۔ (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۰۶) بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنار کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جز و ۱)

ہولی و دھولینڈی ۔ ہولی و دھولینڈی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ

عام کے لیے ہولی کی ۱یوم کی اور ہنود کے لیے ہولی اور دہولینڈی ۲یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹- آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶محرم ۱۳۰۰ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵صفر ۱۳۰۰ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ۲یوم کی عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۲اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹صفر ۱۳۱۲ عام کے لیے ۲یوم کی تعطیل موقوف ہوکے خاص ہنود کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲محرم ۱۳۱۳ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴صفحہ ۴۰۶جز ۱)

عرس حضرت شمس عالم - عرس مذکور کے لیے بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹صفر ۱۳۱۲ خاص دفاتر ایکور کے لیے ۱یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴صفحہ ۳۵۶)۔

آخری چہارشنبہ - آخری چہارشنبہ کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲شعبان ۱۲۹۱ عام طور پر ۱یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹صفر ۱۳۱۲ موقوف ہوئی (جریدہ - ۱۹مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴صفحہ ۳۵۶)

اوگادی - اوگادی کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲شعبان ۱۲۹۱ خاص طور پر ہنود کے لیے ۱یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵صفر ۱۳۰۰ تعطیل مذکور ۱یوم کے لیے عام کردی گئی - جریدہ ۲اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹صفر ۱۳۱۲ عام تعطیل موقوف ہوکے خاص طور پر ہنود کے لیے ۱یوم کی مقرر ہوئی - جریدہ - ۱۹مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲محرم ۱۳۱۳ بلاتخصیص قوم وبلا استثنا

کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۔ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس خواجہ منتخب الدین رح تعطیل کے نسبت بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء خاص دفاتر اورنگ آباد و خلدآباد کے لیے ۲۶ ربیع الاول تا ۸ ۔ ماہ مذکور ۳ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی ۔ (جریدہ ۔ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے قبل تعطیل مذکور کے نسبت کوئی حکم ہماری نظر سے نہیں گذرا ۔

دوازدہم شریف ۔ دوازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء عام طور تمام دفاتر کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۔ ۹ آبان ۱۲۹۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام تعطیل موقوف ہوکے مسلمانون سے خاص کردی گئی ۔ (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۴ء بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۔ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت ابوالفیض قدس سرہ ۔ عرس مذکور واقع مستقر بیدر کے لیے مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۱۷ف کو علاقہ دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ ۱۸ ربیع الاول کو ایوم کی مقامی تعطیل دی جایا کرے (جریدہ ۔ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۲۹ صفحہ ۳۹۹ جزو ۱)

سالگرہ مبارک ۔ جشن سالگرہ مبارک اعلحضرت قدر قدرت کی پہلی تعطیل ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۴ء کو تمام دفاتر بلدہ کو عام طور پر دی گئی لیکن اضلاع کے دفاتر کو نہیں دی گئی ۔ دوسرے سال اضلاع کے دفاتر کے لیے بھی ایوم کی تعطیل دینی قرار پائی (جریدہ ۔ ۱۰ خورداد ۱۲۹۶ف جلد ۳ صفحہ ۲۵۶)

یازدہم شریف ۔ یازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء عام طور پر ایوم کی تعطیل دیجانی منظور ہوئی (جریدہ ۔ ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام موقوف ہوکے ایوم کی مسلمانون سے مخصوص کردی گئی (جریدہ ۔ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۴ء بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفاتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۔ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰ جزو ۱)

سالگرہ حضرت ملکہ معظمہ - حضرت ملکہ معظمہ کی سالگرہ ۲۴ مئی کو ہوا کرتی تھی اُس کی نسبت دفتر مہم سکرٹری ۲۱ شوال ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے جملہ دفاتر مین اُسکی بابتہ عام طور پر یک یوم کی تعطیل ہوا کرے -

عرس حضرت جمال بہار واقع ہونگیر - عرس مذکور کی تعطیل کے نسبت کسی خاص تاریخ کا حکم ہماری نظر سے نہین گذرا مگر سرکاری جنتری بابتہ ۱۲۹۷ف سے اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ۱۳۰۴ھ سے ۲ یوم کی تعطیل دینے کی ابتدا ہوئی - بعدہٗ بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر ہونگیر کے لیے ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب حکم علاقہ فینانس مورخہ ۶ شوال ۱۳۱۴ھ حسب رائے مجلس مالگزاری عرس مذکور کے سبب ایک دن کی مقامی تعطیل ملازمین ضلع ورنگل کے لیے بھی منظور ہوئی (جریدہ - ۱۱ اردی بہشت ۱۳۰۶ف جلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۷۰ جزو ۱)

تقریب سالگرہ ملک معظم - حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت مصدرہ ۱۲ رجب ۱۳۱۹ھ آیندہ سے ۹ نومبر کو عام طور پر تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ یکم دے ۱۳۱۱ف جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۵۴ جزو اول)

عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح - حضرت کے عرس کی تعطیل کی نسبت مشائخین بلدہ کی درخواست پر ۷ رجب ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو تاریخ ۶ رجب عام طور پر ایک یوم کی تعطیل دیجایا کرے - (جریدہ ۲۰ خورداد ۱۲۹۶ف جلد ۲ صفحہ ۹۸) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب حکم علاقہ مال و فینانس مورخہ ۱۰ بہمن ۱۳۱۱ف بعض تحریکات کی وجہ ۶ رجب کو ایک یوم کی تعطیل عام طور پر دینا منظور ہوا - (جریدہ - ۲۶ بہمن ۱۳۰۵ف جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۱۵۴ جزو اول -

راکھی پونم - ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہی کہ بابتہ راکھی پونم خاص طور پر ہنود کو ایک یوم کی تعطیل دیجایا کرتی تھی اسکے قبل کا حال معلوم نہین بعدہ بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ

۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۸۰ ۱ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲ ۱ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعدہ بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام موقوف ہوکے ہنود کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ ۱۹ ۱ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعدہ بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس کوہ شریف - عرس کوہ شریف کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ خاص دفاتر بلدہ وحوالی بلدہ۔ اور مدارس کے لیے عام طور پر ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ ۱ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) بعدہ ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے روسے پتہ چلتا ہے کہ عرس مذکور کے لیے بجائے ۲ یوم کے ۳ یوم کی مقامی تعطیل دفاتر بلدہ وحوالی بلدہ کے لیے عام طور پر دیجاتی تھی۔ بعدازاں بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا۔ (جریدہ ۱۹ ۱ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعدہ بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلاتخصیص خاص بلدہ وحوالی بلدہ کے لیے ۱۷ و ۱۸ رجب ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

جنم اشٹمی - جنم اشٹمی کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ ہنود کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ ۱ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۸۰ ۱ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ بلاتخصیص قوم عام طور پر ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲ ۱ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوئی اور ہنود کیلیے خاص کردی گئی (جریدہ ۱۹ ۱ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی۔ (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

شب معراج - شب معراج کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲۲ آذر ۱۳۰۹ف م ۲۷ رجب کو عام طور پر ایک یوم کی تعطیل کی نسبت کیابنٹ کونسل سے منظوری ہوئی (جریدہ - ۹ دے ۱۳۰۹ف جلد ۳۱ نمبر ۶ صفحہ ۷ جزو اول -

گنیش چوتھ - گنیش چوتھ کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کیلیے ایک یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۱ھ بلاتخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ایک یوم کی تعطیل عام کردی گئی (جریدہ - ۲ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ایک یوم کی منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم و بلا استثنا دفتر ایک یوم کی عام تعطیل کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

اننت چودس - اننت چودس کے لیے بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایک یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۱ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ صرف ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ایک یوم کی تعطیل کردی گئی - (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بین بلاتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۱۴ف جلد ۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو د)

شب برات - شب برات کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) بعد ازاں بموجب گشتی نشان د علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۱ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۱ھ تعطیل مذکور ۱۳ شعبان

تا ۱۵ عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل قرار پائی (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور مین ترمیم ہو کے ۱۳ و ۱۴ شعبان ۲ یوم کی مسلمانون کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ یہ تعطیل بلا تخصیص قوم و بلا استثنار کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ جز و اول)

حضرت باباشرف الدین رح - عرس حضرت باباشرف الدین رح کے لیے ۲۰ اردی بہشت ۱۳۱۶ف کو حکم ہوا کہ ۲ شعبان کو عام طور پر تمام دفاتر بلدہ مین ایک یوم کی تعطیل دی جایا کرے - (جریدہ - ۱۱ خورداد ۱۳۱۶ف جلد ۲۸ نمبر ۲۹ صفحہ ۲۴۲ جز و اول)

عرس شاہ نظام الدین رح - بموجب حکم فینانس مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۰۶ھ ایوم کی تعطیل سالانہ خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۰ امرداد ۱۲۹۸ف جلد ۳ صفحہ ۲۴۲) بعد کے جنتریون سے اس تعطیل کے نسبت پتہ نہین چلتا ہی - ۲۸ صفر ۱۳۲۶ھ کو ایک یوم کی تعطیل ۱۳ ذیقعد کیلیے منظور ہوئی - (جریدہ - ۹ خورداد ۱۳۱۷ف جلد ۹ ۳ نمبر ۳۱ صفحہ ۱۴۴ جز و اول)

عید نوروز - عید نوروز کیلیے ایوم کی تعطیل ہر سال صرف پارسیون کے واسطے مورخہ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ کو منظور ہوئی (جریدہ - ۱۰ مہر ۱۲۹۸ف جلد ۴ صفحہ ۲۷۶)

جمعہ - اس تعطیل کے ملنے کی ابتدا کس سنہ مین ہوئی اسکا حال ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوتا مگر ۱۲۹۱ سے سلسل پتہ چلتا ہی کہ جمعہ کو عام طور پر تمام دفاتر کو تعطیل دیجایا کرتی تھی ۱۲۹۱ف کے سرکاری جنتری سے پتہ چلتا ہی کہ اگر کسی تعطیل کے مابین جمعہ آجائے تو بعد ختم تعطیل اس جمعہ کے معاوضہ مین ایک یوم کی تعطیل دیجاتی تھی - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیلات عیدین مین اگر جمعہ آجائے تو آخر مین جو معاوضہ دیا جاتا تھا اسکا ملنا موقوف ہوا (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعدہ بموجب حکم دفتر فینانس مورخہ ۲۶ رمضان ۱۳۰۵ھ با استثنار عدالت دیوانی کے بڑی تعطیل علاوہ ازین اور جسقدر تعطیلون مین جمعہ کا روز واقع ہوگا تو اسکا معاوضہ ختم تعطیلون کے دوسرے روز ہوگا - (جریدہ - ۳ امرداد ۱۲۹۵ف جلد ۳ صفحہ ۱۵۰

اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیلات مین معاوضہ جمعہ کا دینا موقوف ہوا (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

تعطیل یکشنبہ - عیسائیون کے لیے یکشنبہ کو تعطیل دینے کی نسبت ابتدائی حکم کس سنہ مین جاری ہوا اسکا پتہ نہین چلا مگر بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ باستثنا ان محکمہ جات و دفاتر کے جہان افسر عیسائی ہین یکشنبہ کو بجائے جمعہ تعطیل دی جائے (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

سورج گرہن و چاند گرہن - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ سورج گرہن اور چاند گرہن کے دوسرے دن عام طور پر تمام دفاتر کو ایوم کی تعطیل دینے کی نسبت حکم ہوا (جریدہ - ۲ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے قبل سرکاری جنتریون مین تعطیل کی نسبت کوئی حکم نہین پایا جاتا اسلیے مذکور الصدر حکم ابتدائی سمجھا جائیگا۔

دفاتر صیغہ سررشتہ تہوار ہنود - ۱۸ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ اہل ہنود کے ان تہوارون مین ہیچ کا دفتر کیا جاسکتا ہے ۱- رام نومی - ۲- آشاڑی یکادشی - ۳- ناگ پنچمی - ۴- سہا لکشمی - ۵- اودہوانوی - ۶- سروپتر آمادشیا - ۷- بہاودوج - ۸- کارتک اکادشی - ۹- کارتیک شودہ چتوردشی - ۱۰- اگشت ترتیا (جریدہ - ۱۰ آبان ۱۳۱۰ف جلد ۲۳ نمبر ۲ صفحہ ۶۹ جزو اول)

تعطیل موسم گرما براے عدالت - بموجب حکم ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ بربنا تحریک مجلس عدالت العالیہ طے کیا گیا کہ ایک مہینے کی تعطیل جو ہر سال موسم گرما مین عدالت دیوانی کو ملا کرتی تھی اور ۱۲۹۹ف مین مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی سے مخصوص کردی گئی تھی پھر حسب سابق عام کردی جائے آیندہ سے ہر سال مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی کو اور نیز ان عدالتہائے دیوانی کو جو ماتحت عدالت العالیہ ہون بلحاظ شدت موسم گرما ماہ تیر مین ایک مہینے کی تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ ۲۷ امرداد ۱۳۰۱ف جلد ۳ صفحہ ۴۳۵) چونکہ منصفون کو بھی فوجداری اختیارات دئے گئے ہین اسوجہ سے ۷ اردی بہشت ۱۳۱۲ف سے عدالت دیوانی بلدہ اور اضلاع کی تعطیل موسم گرما موقوف کردی گئی - اور سال مین ایک ماہ رخصت کا حق دیا گیا۔

نقشہ تعطیلات دفاتر علاقہ صرف خاص و دیوانی علاقہ سرکار عالی۔

نشان مسلسل	نام تعطیل	تعداد ایام: علاقہ صرف خاص	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	دسہرہ۔	۲	۲	آشوین سدی دشمی	عام
۲	شب قدر۔	۱	۴		تعطیل اور دفاتر صرف خاص کے لیے ۲۷ رمضان کو ایک یوم کی دفاتر دیوانی کے لیے ۲۷ لغایت ۳۰ رمضان ۴ یوم کی تعطیل۔
۳	دیوالی۔	۲	۲	آشوین ودی تیرس و اماواسیا	عام
۴	عید الفطر۔	۴	۴	غرہ تا ۴ شوال	،،
۵	عرس ہنمکنڈہ	۲	۰	۵ تا ۶ ،،	خاص دفاتر صرف خاص کے لیے۔
۶	عرس شاہ نظام الدین رح	۰	۱	۱۳ ذیقعدہ	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
۷	عرس گلبرگہ شریف۔	۳	۳	۱۵ تا ۱۷ ذیقعدہ	خاص دفاتر علاقہ صرف خاص و گلبرگہ اور ایک یوم دفاتر رائچور کے لیے
۸	کرسمس۔ (و سال نو)	۰	۸	۲۵ دسمبر سے یکم جنوری تک	خاص عیسائیوں کے لیے۔
۹	تل سنکرات۔	۱	۱	۰	عام
۱۰	عید الضحیٰ۔	۵	۵	۹ تا ۱۳ ذی الحجہ	،،
۱۱	بسنت پنچمی۔	۱	۱	ماگھ شدہ پنچمی۔	،،
۱۲	عشرہ شریف۔	۸	۸	۵ تا ۱۲ محرم	،،
۱۳	مہاشیوراتری۔	۱	۱	ماگھ ودی تریودشی	،،
۱۴	ہولی و دھولینڈی۔	۲	۲	پھاگن پونم و [illegible]	،،
۱۵	عرس حضرت شمس عالم رح	۰	۱	۱۵ صفر	خاص دفاتر رائچور کے لیے۔
۱۶	آخری چہارشنبہ۔	۱	۰		خاص دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے۔

نمبر شمار	نام تعطیل	تعداد ایام: صرف خاص علاقہ	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۷	اوگادی	۱	۱	چیت سدو پرتی پدا	عام
۱۸	عرس خواجہ منتخب الدین رح	۰	۳	۶ تا ۸ ربیع الاول	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
۱۹	دوازدہم شریف۔	۱	۱	۱۲ - "	عام
۲۰	عرس حضرت ابو الفیض رح	۰	۱	۱۸ - "	خاص دفاتر بیدر کے لیے۔
۲۱	سالگرہ مبارک اعلیحضرت	۱	۱	۶ - ربیع دوم	عام
۲۲	یازدہم شریف۔	۱	۱	۱۱ - "	"
۲۳	سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند۔	۱	۱	۲۴ - مئی	"
۲۴	عرس بہونگیر۔	۲	۳	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول اور دفاتر علاقہ بہونگیر کے لیے ۱۳ تا ۱۵ جمادی الاول۔
۲۵	سالگرہ ملک معظم۔	۱	۱	۰	عام
۲۶	عرس اجمیر شریف۔	۱	۱	۶ رجب	"
۲۷	راکھی پونم۔	۱	۱	ساون پونم	"
۲۸	عرس کوہ مولا۔	۳	۲	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۶ تا ۱۸ رجب اور دفاتر علاقہ دیوانی بلدہ وحوالی کے لیے ۱۷ تا ۱۸ رجب۔
۲۹	جنم اشٹمی	۱	۱	ساون ودی اشٹمی	عام
۳۰	شب معراج۔	۱	۱	۲۷ رجب	"
۳۱	گنیش چتورتھی۔	۱	۱	بہادوں شدھ چوتھی	"

نمبر شمار	نام تعطیل	تعداد ایام: صرف خاص علاقہ	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۲	اننت چودس	۱	۱	بہادون شدہ چتردسی	عام
۳۳	شب برات	۲	۲	۱۴ تا ۱۵ شعبان	
۳۴	عرس حضرت بابا شرف الدینؒ	۱	۱	۲۰ شعبان	خاص واسطے بلدہ کے لیے ۔
۳۵	عید نوروز	۰	۱	۰	خاص پارسیون کے لیے

خطابات

فصل ۴ — اعلیحضرت قدر قدرت . . . . کے عہد معدلت مہد مین بتقریب دربار حکمرانی عیدین جشن نوروز، سالگرہ مبارک و جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وغیرہ پیشگاہ خداوندی سے جو لوگ خطابات سے سرفراز ہو چکے ہین اُن کے مدارج خطابات مع نام درج ذیل ہین لیکن مناصب بوجہ طوالت نہین درج کیے گئے لہ

نمبر شمار	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد
۱	خان	۱	۶	خان دوران	۲ (۶ و ۷)	۱۰	جاہی	۱	۱۵	پال	۲
۲	خانی بہادری	۳۴	۷	و خان خانان		۱۱	علماء	۵	۱۶	ونت	۱۳
۳	جنگی	۱۷۶	۷	سلطنت	۲	۱۲	حکماء	۱۷	۱۷	مہاراجہ	۱
۴	دولائی	۳۱	۸	امرائی	۲	۱۳	راجہ	۵	۱۸	رائی	۱
۵	ملکی	۳۰	۹	امیر کبیر/امیر اکبر	۲	۱۴	راجہ بہادر	۱۸	۱۹	متفرق	۲
										جملہ	۳۶۵

اس ضمن مین اس امر کا ذکر بھی ضرور ہے کہ سلخ شعبان سنہ ۱۳۰۴ھ کو زبان اعلیحضرت حضور پرنور باین حکم صادر ہوا کہ

لہ ۔ جن خطاب یافتہ اصحاب کا انتقال ہو چکا ہے اُن کے نام پر نشان چلیپہ کر دیا گیا ہے ۔

جو لوگ خطاب جنگی۔ دولائی۔ اور ملکی سے سرفراز ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ نواب استعمال کیجائے

خان — مرزا محمد غفور۔ ۲۲۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک اعتماد نواز خان کا خطاب عطا ہوا

خانی بہادری — میر امیر علی فرزند منور نواز جنگ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ +

مرزا حیدر بیگ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صدر مہتمم کوتوالی بیرون بلدہ تھے +

میر بیدار علی۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اسد نواز جنگ کے پوتے تھے۔ +

مولوی محمد انوار اللہ۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا

فیض محمد علاقہ دار وقار الامرا۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر حشمت علی۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر منور علی۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی۔ خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد علی بیگ تعلقدار بلگنڈال۔ ۲۳۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔

محمد کریم الدین فرزند نواب خورشید الملک بہادر۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی شمشیر بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

ٹیپو خان۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔

امیر علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔

میر لطیف علی۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔

میر حسین علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
میر لطیف بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
مرزا محمد حیدر جیون بیگ - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -
مرزا محمد اکبر - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
محمد محمود علی - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
میر محمود علی - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
محمد حامد الدین حسین - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -
میر وزارت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -
مرزا ثابت علی - ۱۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - +
محمد عبد الکریم - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سر گروہ دوم کوتوال بلدہ ہیں -
محمد افضل نور خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر خفیہ پولیس اندرون و بیرون بلدہ ہیں -
غلام احمد خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار محکمہ نظامت کوتوالی اضلاع علاقہ سرکار عالی ہیں -
غیرت حسین - ۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ مہتمم خفیہ پولیس اضلاع سرکار عالی تھے - +

مبارک علی - ۱۲- رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم کوتوالی ضلع اورنگ آباد ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

میر لطف علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

سید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف اعتصام الملک ہین -

محمد عسکری - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف ناظم جنگ اور تعلقدار گردوال ہین -

میر احمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف معظم جنگ ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف مہدی یار جنگ ہین -

محمد ولی اللہ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک لودہی خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف لودہی خان بہادر ہین -

محسن علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سرگروہ کوتوالی بلدہ ہین -

میر محمد علی فرزند شجاع الدولہ - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری ذوالفقار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر عالم علی فرزند دلاور نواز جنگ - ۶ - ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور

دلاور نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا +

سید علی - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

نور آور علیخان - ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۴ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ خانی - بہادری اور محتشم جنگ کا خطاب عطا ہوا

میر جاندار علی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک تہور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مولوی حافظ انور - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور محبوب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مفتی بلدہ تھے - +

مرزا نصر اللہ - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی - بہادری - اور دولت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم دار الضرب اور کاغذ مہور تھے - +

میر غضنفر علی عرف بیگی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور قوی جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

اکرام اللہ خان - ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور نواب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ تھے +

مولوی محمد صدیق - ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ کو بتقریب دربار نوروز - عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد اعلیٰ خدمتوں پر رہ چکے تھے - +

معین الدین خان - یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ کو بتقریب دربار عید الفطر اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اتالیق اعلیحضرت قدر قدرت اور کمشنر انعام تھے - +

مولوی دلیل الدین - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور احترام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے -

عیوض بلیل ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار خان بہادر۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سرکردہ فوج نظام محبوب (جمعیت نیسرم) تھے۔ +

صالح بن ناصر ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک رستم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت تھے۔ +

مرزا طفیل علی بیگ ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ نواب افسر الملک کے بھائی اور اعلیٰحضرت قدر قدرت کے اڈیکانگ تھے۔

محمد ولی الدین ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور وقار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید جعفر حسین ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور صفدر افگن جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب ناظر بن کہلاتے تھے۔ +

میر بہادر علی ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور سطوت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

حسن بن عبداللہ ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور عماد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صدر محاسب سرکار عالی اور کمشنر کروڑگیری وغیرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے۔ +

مولوی مہدی حسن ۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروزہ خانی ۔ بہادری ۔ اور فتح نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ تعلقدار اطراف بلدہ اور میر مجلس عدالت مالیہ کی خدمت پر رہ چکے تھے۔ +

منشی مولوی محمد صدیق ۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروزہ خانی ۔ بہادری اور

صدیق یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم دفتر ملکی تھے۔ +

محمد فصیح الدین ۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ نیر وزیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر تھے۔ +

احمد حسین ۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۱۶۔ ربیع دوم ۱۳۰۹ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک شمور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

شمشیر جنگ ۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید سردار علی ۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سہراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

حاجی سید غلام محمد ۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آسمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ نواب سر آسمانجاہ کے اسٹیٹ سے تھا۔ +

میر بشارت علی ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آفتاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمود علی ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ احتشام جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر قدرت علی ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور حسام یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ ہمایون علی ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فخر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید علیم الدین ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور عظمت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا اشرف علی بیگ - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمد علی منشی سرکار - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ کریم الدین - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور قایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ عباد اللہ - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور تیمور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مراد حسین - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صف شکن جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ برادر نواب ناظر جن اور نواب وقار الامرا مدار المہام مستعفی کے ایڈیکانگ تھے۔

غلام محمد تقی - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور لشکر جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

میر محمد یار - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری و اشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر عابد علی - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور صولت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

نصیرالدین - خورشید تہنیت یار الدولہ - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا +

خواجہ بہرام علی - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر حافظ علی - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - انتخاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی مظفر الدین - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور

امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

مسٹر فرام جی جمشید جی ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور فرامز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ دار علاقہ سرکار عالی ہیں ۔

میر تراب علی ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور تراب جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر آفتاب علی ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور حسین یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر اکبر علی ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور حیدر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

کپتان میر ہاشم علی ۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک، ہاشم نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ امپیریل سکنڈر لانسر کے کپتان کمانڈنگ افسر ہیں ۔

عالم علی ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور ترکتاز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

مولوی چراغ علی ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور اعظم یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ اور معتمدی فینانس وغیرہ اور اعلیٰ خدمات پر رہ چکے تھے ۔ +

مولوی شیخ احمد ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

خواجہ سرور علی ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور اکبر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

محمد وقار الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور بہادر دل جنگ کا خطاب عطا ہوا -

صفدر الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شرف یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد مختار الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد فرید الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ باز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جمال الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم خزانہ صرف خاص و اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر ہین -

سید محمد علی - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور صفدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

احمد بن شمس - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور قہار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عرب ملازم نظم جمعیت ہین -

محمد بہاؤ الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سرفراز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد داور الدینخان بہادر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - داور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد سلطان الدینخان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک نظام نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جہانگیر بیگ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شہزور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید امر اللہ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور معتصم جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شہر کے معتمد فوج تھے -

سید محمد حسن الدین - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور راجد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد نیاز الدین - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نمود نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد کاظم علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور شیر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہانگیر علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہانگیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

وزارت علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور علی یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ قدرت اللہ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور منصور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر وزارت علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور خورشید جنگ کا خطاب عطا ہوا

محمد گیسو دراز - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سیف یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ قلعہ دار قلعہ گولکنڈہ اور گولکنڈہ برگیڈ میں افسر تھے -

محمد اعظم علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور کامیاب جنگ کا خطاب عطا ہوا

حسینی مرزا - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظہر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا

فضل علی بیگ خان بہادر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - انور جنگ کا خطاب عطا ہوا

میر یاور علی ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

کلب حسین ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور محکم جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر سلطان علی ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور نصرت جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر تیمور علی ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور مظہر جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر لیاقت علی ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور معین جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر جاندار علیخان بہادر ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ارسلان جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

سید سرفراز علی ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور ضیغم جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر غلام حسین ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور مصطفٰے یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

مرزا احمد علیبیگ ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہیں ۔

مرزا حامد علیبیگ ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ حامد جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہین ۔

مرزا محبوب علی بیگ ۔ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خسرو جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہین ۔

میر مبارک علی ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور مظفر جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ کبنٹ کونسل کے رکن ہین ۔

میر جہانگیر علی ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور جہانگیر جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

مرزا ذو القدر بیگ ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور ذو القدر جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب سرور الملک کے فرزند اور جج مجلس عدالت العالیہ ہین

مرزا سجاد بیگ ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور عثمان نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر لطف علی ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور ستر تاج جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مہتمم تعمیرات علاقہ صرف خاص وگر دیوڑہی مبارک اور نواب ناظم الملک کے فرزند ہین ۔

میر فیاض الدین علی ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور قوت جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ قدیر جنگ کے فرزند اور نواب وقار الامرا کے داماد ہین ۔

محمد مہدی حسن ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور بے نظیر جنگ کا خطاب ہوا ۔

سید سراج الحسن ۔ ۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

مولوی حافظ سید احمد رضا - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور سکندر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم عدالت صوبہ بیدر وغیرہ تھے - +

مولوی وحید الزمان - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور وقار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مجلس مال کے رکن تھے -

مولوی احمد عبد العزیز - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور عزیز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاوہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں کے علاوہ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے علاقہ میں چند سال معتمدی کی خدمت پر تھے -

محمد علی بیگ - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد افضل - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور افضل یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد وزارت - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور اشرف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر عبد الصمد - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فیض جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر حسن علی - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور مجاہد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

لالہ دین دیال - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ - بہادر - اور معصوم جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے خاص فوٹوگرافر تھے - +

میر یوسف علیخان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سالار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی مدار المہام مستعفی کے فرزند ہیں -

حمید یار خان ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور احمد یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہین ۔

محبوب یار خان ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور رسول یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہین ۔

غلام دستگیر ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور نصرت جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نصرت جنگ کے فرزند ہین ۔

محمد غالب ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور جان باز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہین ۔

محمد عمر ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور شمشیر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک بہادر کے فرزند ہین ۔

محمد صالح ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور سیف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہین ۔

محمد بن سرہ ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور شمشیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہین ۔

محمد دولت ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور نصیب یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ جمعدار سانڈ وزی کہلاتے تھے ۔ +

محمد عبد اللہ ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور فضل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب لائق الدولہ کے فرزند ہین ۔

معظم مرزا ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور فضل جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب داور الملک کے فرزند ہین ۔

منیر الدین ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور

سکندر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب خورشید جاہ مرحوم کے متوسلین تھے۔

سیف الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور منصور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید اصالت علی اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور اصالت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید غازی الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور ممتاز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال کے فرزند ہیں۔

سید نجم الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ملک یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

شیخ جلال الدین۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور سعد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید شبیر علی۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور قیصر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد فیاض الدین۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور مشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مددگار معتمد صرف خاص ہیں۔

رحمان شریف۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور رحمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر ملکی کے مددگار تھے۔

سید عبداللہ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور نیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سالار الملک کے فرزند ہیں۔

سید عزیز اللہ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اختر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سالار الملک کے فرزند ہیں۔

سید خلیل الرحمن - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اہتمام جنگ کا خطاب عطا ہوا -

غلام محی الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مستقل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر مجلس انتظام کو تھہ جات ہین -

غلام محبوب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اقتدار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مستقل نواز جنگ کے فرزند ہین -

محمد عزیز الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - عزیز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ فیاض الدین کے فرزند ہین -

محمد نور الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شہسوار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شہسوار جنگ کے فرزند ہین -

کپتان قربان علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - بہمن جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ تھرڈ ڈا انسر فوج باقاعدہ کے کمانڈنگ افسر ہین -

کپتان سید ادریس - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور نوجوان جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہاراجہ بہادر مدار المہام کے ایڈیکانگ ہین -

محمد نوازش علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور جنید یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار مہدوی پٹھانان تھے - +

میر وزیر علی - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سلطان یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین -

میر صفدر علی - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک صفدر یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار

کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین -

میر عبدالعلی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین -

میر علی محمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شمشیر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین -

سید جعفر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب مشیر الملک کے فرزند ہین -

میر اکرام حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور غازی جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر مکرم حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فخر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر صفدر حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رئیس یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر دیانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور رئیس جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر امانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری - اور شاہ نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر مصطفی علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سرفراز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افتخار الملک کے بھائی اور ضلع ورنگل کے دوم تعلقدار تھے -

میر فیروز علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور رفیع جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر محمد علیخان نبیرہ حیدر الدولہ کے فرزند ہین -

اقبال علی بیگ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور افسر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہیں -

شجاعت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ غالب الدولہ کے فرزند ہیں -

حسین یار خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صدارت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رسول یار خان محی الدولہ کے بھائی ہیں -

غلام جیلانی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اعتضاد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعتضاد جنگ کے فرزند ہیں -

قادر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہیں -

بہبود علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہیں -

ضیاء الحق فصیح الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رفعت یار جنگ کے فرزند اور اول تعلقدار ضلع بیدر ہیں -

نظام الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور نظامت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب رفعت یار جنگ کے فرزند اور پہلے انڈر سکرٹری لیجسلٹو کونسل تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے جج ہیں -

ابو الحامد رضی الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ عماد جنگ کے فرزند ہیں - پہلے مددگار عدالت ضلع نظام آباد تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے معتمد ہیں -

محمد امجد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظفر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کمشنر کروڑگیری ہین -

میر لیاقت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور لیاقت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ہین - اور ڈائرکٹر نمایش باغ عامہ تھے

محمد حفیظ الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور اقتدار یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈپٹی کمشنر کروڑگیری ہین -

محمد محبوب علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہاندار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جہاندار خان کے فرزند ہین -

سید نور الانبیا - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سلطان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف سلطان یار جنگ اور برادرزادہ قادر الملک مرحوم ہین -

محمد کمال خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور کمال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار علاقہ نظم جمعیت اور بڈہن خان کے پوتے ہین -

نصیب خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نصیب یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ دولت خان نصیب یاور جنگ کے فرزند ہین -

فریدون جی جمشید جی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فریدون جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ پولیٹیکل سکرٹری گورنمنٹ نظام اور پرایوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی ہین -

سہراب جی جمشید جی چینائی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سہراب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ضلع گلشن آباد میدک ہین -

محمد خواجہ کریم الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور عزت یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جسارت الدولہ کے فرزند ہین -

محمد ظہور الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور

نصیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرہ نصیر جنگ ہیں۔

برزو جی جمشید جی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک برزو جنگ کا خطاب عطا ہوا
آپ اول تعلقدار ضلع نظام آباد ہیں۔

سید رحیم الدین۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اقبال یار جنگ کے فرزند ہیں۔

محمد بن صالح۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور شمشیر یار جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ شمشیر الدولہ کے نواسہ اور جمعدار علاقہ نظم جمعیت ہیں۔

مرزا ولایت علی بیگ۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔
اور مختار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ باورچیخانہ مبارک سے ہے۔ اور نواب نواز جنگ کے
فرزند ہیں۔

تراب علی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فتح یاب جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ فتح یاب جنگ کے فرزند ہیں۔

سید فتح الدین علی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
واقف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر نصیر الدین علی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فرخندہ یار جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرہ فرخندہ یار جنگ اور مہتمم توشک خانہ قدیم ہیں۔

مرزا احمد بیگ۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
مستعد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کپتان فوج علاقہ گولکنڈہ بریگیڈ ہیں۔

میر عابد علی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور عابد یار جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم مکہ مسجد ہیں۔

حاجی سید محمود۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور محمد یاور جنگ کا

آپ خطیب مکہ مسجد ہیں۔

محمد شریف ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور فاروق یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد حسین ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور خالد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ فاروق یار جنگ کے بھائی تھے +

میر فضیلت علی ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور سلیمان یار جنگ اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک علی یاور الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ لاور الدولہ مرحوم کے فرزند ہیں ۔

دولائی

کلارک صاحب ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو بہادری ۔ مستقل جنگ استحکام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اُستاد انگریزی تھے +

محمد بہاؤ الدین ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ منیر نواز جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک معین یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے ۔

اکرام جنگ ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز بدر الدولہ ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مہتمم خزانہ صرف خاص تھے +

مرزا علی محمد ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری ۔ شمشمد جنگ ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتمد الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر محمد علی ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتصم جنگ ۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعتصام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

احمد یار جنگ ۔ یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر انتقام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ

جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی تھے +

محمد معزز الدین - یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر خانی - بہادری اور معزز یار جنگ - اور ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معزز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

غالب بن ناصر - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - مدبر جنگ - اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ کو بتقریب دربار نوروز سیف الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت تھے +

محسن - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - برق جنگ - اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک برق الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ بہاء الدین - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - عظام جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک عظام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر داور علی - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - بہرام جنگ - اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ کو بتقریب دربار نوروز بہرام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر بندہ علی - ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار میں خانی - بہادری - ارسطو جنگ - سپہ دار الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

عبد السلام خان - ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار میں مقتدر جنگ - اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک مقتدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلشن آباد تھے - اور مجلس مالگذاری کے رکن بھی تھے -

ضرغام جنگ - ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ضرغام الدولہ کا خطاب عطا ہوا +

سید نواز حسین - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - قیام جنگ - غضنفر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب کلیانی ہیں -

حیدر جنگ - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

قوت جنگ - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک قوت بہادر الدولہ کا خطاب عطا ہوا

مرزا اسمٰعیل بیگ - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اسفندیار جنگ اور ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - اسفندیار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیٰحضرت حضور پرنور کے ایڈیکانگ ہیں -

خواجہ فصیح الدین - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - جسارت جنگ - جسارت الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

محمد ابوالحسن - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - شوکت جنگ - اور ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حسام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - حسب فرمان اعلیٰحضرت قدر قدرت مورخہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ آپ خدمت سرکار سے برطرف اور خطابات ضبط کیے گئے (جریدہ - ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۸ھ)

میر ممتاز علی - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ممتاز یار جنگ - اور ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ ممتاز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ حافظ منصب علی صاحب کے فرزند خرد اور رجمنٹ صرف خاص کے کمانڈنگ افسر ہیں -

مرزا ولایت علی بیگ - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - عثمان یار جنگ - اور ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ عثمان یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند کلاں اور میجر افواج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی ہیں -

قدیر جنگ بہادر - ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نصرت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبیدار صوبہ بیدر اور مہتمم [illegible] ڈیوڑھی مبارک تھے +

شہامت جنگ - ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک امیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

شیخ مصلح الدین سعدی - ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - جعفر نواز جنگ - اور یکم خورداد سنہ ۱۳۲۳ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - حاکم الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ رکن مجلس عالیہ عدالت ہیں -

محمد معین الدین - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ناصر نواز جنگ

اور ناصر نواز الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب لائق الدولہ کے متبنٰی ہین اور اعلیحضرت قدر قدرت کے
ایڈکانگ ہین -

میر محمد علی خان بہادر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سعید جنگ و سعید الدولہ کا خطاب عطا ہوا

میجر عبداللہ بیگ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ماہر جنگ
اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ماہر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد فوج ہین -

کپتان محمد ہادی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - وزیر جنگ اور
یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وزیر الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم نظم جمعیت ہین

سید عبد الرشید - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - سید جنگ - اور ۱۷
جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سید الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ سید عبد الرزاق آصف نواز الملک
معتمد صرف خاص کے فرزند ہین - اور ان کے مددگار بھی تھے - حسب فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت قدر قدرت
مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ بوجہ گستاخی و بے ادبی و بیباکی آپ کے جملہ خطابات ضبط کیے گئے - (جریدہ
غیر معمولی ۱۴ شہریور ۱۳۱۶ف م ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ جلد ۳۸ نمبر ۴ صفحہ ۵۹۵)

ملکی محمد حفیظ الدین - ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ کو خانی - بہادری - اور ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار
سالگرہ مبارک ظفر جنگ - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی شمس الدولہ - اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ
کو بتقریب دربار نوروز شمس الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ وزیر افواج تھے +

محمد فیض اللہ خان بہادر - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک امام جنگ - اور ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو
بتقریب دربار حکمرانی خورشید الدولہ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خورشید الملک کا خطاب عطا ہوا

میر یاور علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - شہاب جنگ - اور ۲۷
جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز مختار الدولہ - اور افتخار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سراد الملک
فرزند - اور معین المہام کوتوالی وغیرہ ہین -

میر سعادت علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ کو

تبقریب پُرسہ غیور جنگ شجاع الدولہ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز منیر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سالار جنگ اعظم مدار المہام کے چھوٹے فرزند اور معین المہام مال و فوج تھے +

میر سرفراز حسین - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار عید الفطر - صفدر جنگ مشیر الدولہ - فخر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ خانخانان کے بھائی اور معین المہام عدالت وغیرہ ہین -

میر غلام عسکری - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - صارم جنگ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز - عزیز الدولہ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - اعتصام الملک کا خطاب عطا ہوا -

احمد بیگ - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - معظم جنگ - اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تبقریب دربار نوروز - لطیف الدولہ - اور ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک لطیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معظم جنگ کے فرزند ہین -

محمد مختار الدین - ۲۵ شوال ۱۲۹۲ھ کو خانی - بہادری - اور ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک نامور جنگ - اقتدار الدولہ - سلطان الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے فرزند ہین

آغا مرزا بیگ - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری (سرور جنگ) اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک سرور الدولہ - سرور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد پیشی اعلحضرت تھے -

میر ریاست علی - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تبقریب حکمرانی - خانی - بہادری اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز - محبوب یار جنگ - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ناظم الدولہ - اور ۱۰ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو تبقریب دربار عید الضحی ناظم الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلحضرت قدر قدرت کے اے ڈی کانگ اور مہتمم بگیخانہ و تعمیرات علاقہ صرف خاص وغیرہ تھے +

مرزا احمد علی بیگ - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز افسر جنگ - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک افسر الدولہ اور ۱۰ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو تبقریب دربار عید الضحی افسر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اے ڈی کانگ اعلحضرت قدر قدرت

اور کمانڈر افواج باقاعدہ سرکار عالی و گولکنڈہ بریگیڈ وامپیریل سروس ٹروپس وغیرہ ہیں۔

وحید منور خان۔ ۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی۔ خانی۔ بہادری۔ اور یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر مقرب جنگ۔ اور ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مقرب الدولہ اور ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک منور الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سابق میں صدر اصطبل سرکار عالی تھے۔ اور اب معتمد صرف خاص ہیں۔

سعید الدولہ۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز سعید الملک کا خطاب عطا ہوا۔

مستحکم جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز محبوب یار الدولہ۔ اور ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فیاض الملک کا خطاب عطا ہوا۔

سردار دلیر جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الدولہ۔ اور ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہوم سکرٹری کے معتمد تھے۔ سعد نیابت کے تقدیم میں خدمت سے علحدہ کیے گئے۔ +

میر تہور علی۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ اور مختار یار جنگ۔ اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الدولہ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الملک کا خطاب عطا ہوا۔ +

میر اکبر علی خان بہادر۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز اکبر جنگ اور ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک اکبر الدولہ۔ اکبر الملک۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کوتوال بلدہ تھے۔ +

مولوی سید حسین بلگرامی۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز علی یار خان بہادر معتمن جنگ اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ کو بتقریب دربار نوروز عماد الدولہ۔ اور ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک عماد الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ معتمد پیشی اعلیحضرت قدر قدرت اور معتمد صرف خاص اور ناظم تعلیمات رہ چکے ہیں۔ اب وظیفہ یاب ہیں۔

مولوی مہدی علی۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ منیر نواز جنگ اور

۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز محسن الدولہ محسن الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد اعلیٰ خدمتوں پر ممتاز تھے +

کلیم اللہ خان - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - قادر جنگ - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - قادر الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - قادر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم تقسیم محلات مبارک کی خدمت پر رہ چکے تھے +

اعتصام جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر صمصام الدولہ صمصام الملک کا خطاب عطا ہوا

مسام جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر - غالب جنگ - لائق الدولہ - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک غالب الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ بعہدہ … علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی تھے +

مولوی مشتاق حسین - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - انتصار جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک وقار الدولہ - وقار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں پر رہ چکے ہیں -

عسکر جنگ - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار خاص آفتاب الدولہ منیر الملک کا خطاب عطا ہوا +

سید عبد الرزاق - ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز - خانی - بہادری - آصف نواز جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - آصف نواز الدولہ - آصف نواز الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد مالگزاری - اور معتمد صرف خاص کی خدمت پر رہ چکے تھے +

میر شجاعت حسین - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ نواز خان - فتح یار جنگ - اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - ہمام الدولہ - شجاع الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ - خان خانان کے فرزند ہیں -

سلطان نواز جنگ - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا

خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عروب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی ہین -

رفیع الدولہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الملک کا خطاب عطا ہوا -

عزراداور علی بیگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - داور یار جنگ

داور الدولہ - داور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم مخارج علاقہ صرف خاص ہین -

میر رحمان علی صاحبزادہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ - خانی - بہادری - کشور جنگ

شرف الدولہ - سیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شرف الدولہ کے فرزند ہین -

نواب مرزا داغ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ناظم یار جنگ

دبیر الدولہ فصیح الملک - بلبل ہندوستان - جہان استاد کا خطاب عطا ہوا - آپ شاعری مین اعلیحضرت قدر قدرت کے

استاد تھے +

خان خانان | نظام یار جنگ - یکم شوال ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر نظام یار الدولہ - حسام الملک - خان خانان کا

خان دوران | خطاب عطا ہوا - آپ معین المہام متفرقات کی خدمت پر رہ چکے ہین - اور اب معین المہام فوج ہین -

تہور جنگ - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - اشرف الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی

۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک رکن الملک - خان دوران خان کا خطاب عطا ہوا -

سلطنت | کشن پرشاد - ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجایان راجا مہاراجہ بہادر - اور ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۰ ہجری کو

بتقریب دربار عید الضحیٰ یمین السلطنتہ کا خطاب عطا ہوا - آپ پیشکار و مدار المہام

سرکار عالی ہین -

میر لائق علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۱ھ

کو دوالدہ کے پرسہ مین - سالار جنگ - منیر الدولہ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز

مختار الملک - عماد السلطنتہ کا خطاب عطا ہوا - آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

امرا | محمد فضل الدینخان بہادر - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - سکندر جنگ - اقبال الدولہ

اور ۱۲؍ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو والد کے پرسہ میں اقتدار الملک - وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا - آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

امتیاز الدولہ - ۲۳؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز - قیام الملک - اور ۲۶؍ ربیع الثانی ۱۳۰ تقریب دربار سالگرہ مبارک مختار الامرا کا خطاب عطا ہوا -

امیر کبیر
محمد رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اقتدار الملک - ۲۲؍ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ کو عمدۃ الملک مرحوم کے پرسہ میں ابوالخیر خان شمس الملک شمس الامرا - امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

خورشید جاہ - ۱۲؍ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو والد کے پرسہ میں ابوالخیر خان شمس الامرا - امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

جاہ
بشیر الدولہ - ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار کے تقریب میں - عمدۃ الملک - اعظم الامرا - امیر اکبر - آسمان جاہ کا خطاب عطا ہوا - آپ خدمت مدار المہامی پر ممتاز تھے +

علما
مسیح الدین خان - ۲۳؍ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - محبوب نواز الدولہ عمدۃ العلما کا خطاب عطا ہوا - آپ مفتی اول کی خدمت پر ممتاز تھے +

مولوی حمید اللہ - ۷؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - سرباند جنگ افضل العلما - کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ تھے - اور اب میر مجلس عدالت العالیہ

آغا سید علی شستری - ۷؍ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - سلطان العلما ادیب الدولہ - سناد الملک کا خطاب عطا ہوا +

میر حیدر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اشرف العلما شریعت اللہ خان کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم دار القضا بلدہ ہیں -

حکما
حکیم محمد علی - ۶؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - مسیح دوران کا خطاب عطا ہوا -

سید باقر علی - ۶؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۳؍ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک باقر نواز جنگ - عمدۃ الحکما کا خطاب عطا ہوا -

حکیم وزیر علی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار نوروز سلطان الحکما - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم مظفر اللہ - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - افضل الحکما - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم مرزا علی - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - حکیم الممالک کا خطاب عطا ہوا +

حکیم شمس الدین - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - شمس الحکما - کا خطاب عطا ہوا +

حکیم تفضل علی - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار - سالگرہ مبارک شفائی خان بہادر - اور ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شفا جنگ - شفاء الدولہ - اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک شفاء الملک کا خطاب عطا ہوا -

حکیم محمد حیدر - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فلاطون جنگ لقمان الدولہ - اشرف الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اسٹاف سرجن ہیں -

رسول یار خان - ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - محی الدولہ - حکیم الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ صدر الصدور صوبہ جات دکن تھے +

میر محمد سعید الدین - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - تفضل یار جنگ اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - فیاض الدولہ - افسر الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈاکٹر کوتوالی اندرون و بیرون بلدہ اور اسٹاف سرجن مہاراجہ مدار المہام بہادر ہیں -

ڈاکٹر محمد عباس - ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - انتظام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب مختار الملک مدار المہام کے اسٹاف سرجن تھے +

عزت یار خان - ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - محی الدولہ - حکیم الحکما کا خطاب عطا ہوا - آپ محی الدولہ کے فرزند اور صدر الصدور ہیں -

حکیم محمد حسین - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - سردار الحکما فیلسوف جنگ - کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر الاطبا شفاخانہ یونانی تھے +

ڈاکٹر عبدالحسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ارسطویار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ہوس سرجن شفاخانہ افضل گنج تھے -

حکیم الطاف حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - افتخار الحکما - حاذق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شفاخانہ یونانی کے افسر الاطبا ہیں -

حکیم خورشید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - خورشید الحکما - شافی نواز جنگ - کا خطاب عطا ہوا آپ مددگار افسر الاطبا شفاخانہ یونانی ہیں -

ڈاکٹر مرزا کریم خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فدیو جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار ناظم طبابت ہیں -

راجہ

کندا سامی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم بدمت تھے +

سوامی راؤ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں تعلقداری کی خدمت پر متقرر تھے -

شام راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ لچھمن راؤ رائے رایان بہادر امانت ونت کے فرزند ہیں -

رگھوتم راؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ گوپال راؤ راجہ بہادر کے فرزند ہیں -

رائے کیشو پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے فرزند ہیں

رائے سوامی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے فرزند اور سر رشتہ دار جمعیت عرب علاقہ نظم جمعیت ہیں -

راجنا نایک - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار کنا گری ہیں

راجہ بہادر

بال گوبند - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ رام کشن بہادر کے فرزند تھے +

پرتھی راج ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ +

بیجے راج ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ ۔ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

گیان پرشاد ۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔

ایشوری پرشاد ۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ سررشتہ دار رسالہ خاص علاقہ نظم جمعیت تھے +

سری نواس راؤ ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مددگار معتمد فوج ۔ اور مہتمم خزانہ عامرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے +

نانک پرشاد ۔ ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ راجہ بہادر ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ راجہ گنگا پرشاد کے فرزند تھے +

چندا پرشاد ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام کے فرزند تھے +

گرو سہائے ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔

بھگوان سہائے ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ ۔ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔

گردھر راج ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔

لوچن چند ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ راجہ راجان شیو راج دھرم ونت بہادر کے بھائی ہیں ۔

اندر کرن ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ راجہ راجان راجہ مرلی منوہر کے فرزند ۔ اور اول تعلقدار ہیں ۔

سری پرشاد ۔ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

بنسی لعل ۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ سررشتہ دار افغانان مہدوی ہیں ۔

شیولعل موتی لعل - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

بھگوانداس - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

منشی لعل - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ فرزند شیولعل موتی لعل ہیں۔

گیانگیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

نرسنگ گیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ گیانگیر کے چیلے ہیں

بسویسر گیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

چتر بھوج داس - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

یلا رڈی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار۔ اد لور لکھنور ضلع نظام آباد ہیں۔

رام کشن - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجیان راجہ ہرکشن بہادر کے بھائی ہیں۔

شنکر راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجیان راجہ شیوراج دہرم ونت کے فرزند ہیں۔

دہرم کرن - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجیان مہاراج آصف نواز ونت کے فرزند ہیں۔

دیبی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ یمین السلطنت بہادر کے ہیں۔

گوبند پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ یمین السلطنت بہادر کے ہیں۔

جوالا پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا

آپ ہمشیرزادہ مہاراجہ یمین السلطنت بہادر ہیں۔

گرو کرن۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ چچازاد بھائی راجہ راجمان راجہ شیوراج دھرم ونت بہادر کے ہیں۔

جوش چند۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ کجاتن پرشاد کے فرزند اور سررشتہ دار جمعیت عرب علاقہ نظم جمعیت ہیں۔

و نایک راج۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ کجاتن پرشاد کے فرزند ہیں۔

للتا پرشاد۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرہ راجہ لالہ بہادر اور ناظم اسٹیٹ سالار جنگ بہادر ہیں۔

نرسنگ راج۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ گردھاری پرشاد محبوب نواز ونت کے فرزند اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہیں۔

گیانی لعل۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ رگھوناتھ رام کے فرزند ہیں

ست چیتانند شاستری عرف بہادر راو اڈلی ساہوساکن قصبہ ٹیکر کو ۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت ...... راجہ بہادر کا خطاب ملا

نارائن پرشاد۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہمشیرزادہ مہاراجہ یمین السلطنت بہادر ہیں۔

ال سوامی راجہ رامیسر راو بہیری بلونت بہادر۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک مہابھوپال کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار سنستان سگور و نیرٹی ہیں۔

بھیم سین راؤ۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک۔ راجہ دھرم پال بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سرید ہر راو کے فرزند اور زمیندار جیجولی ضلع گلبرگہ شریف ہیں۔

شیوراج۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک دھرم ونت۔ اور ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک

راجہ راجان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر دار مال کہلاتے ہیں

مرلیمنوہر۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مہاراج نوازونت اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک آصف نواز ونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ رجان مہاراج راجہ شیوراج کے بھائی ہیں اور صدر محاسب سرکار عالی بھی رہ چکے ہیں۔

ہری کشن۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ راجان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار و مدار المہام سلطنت کے والد اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہیں۔

گردھاری پرشاد۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک محبوب نوازونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سررشتہ دار علاقہ نظم جمعیت اور مہتمم خزانہ علاقہ صرف خاص تھے۔

سداشیو راؤ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ مہارندر ہیرونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سومیسر راؤ زمیندار ودم کنڈہ کے فرزند ہیں۔

راجلیسر راؤ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مہاجسونت کا خطاب عطا ہوا۔

راجہ سومیسر راؤ بہادر۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مہابلونت کا خطاب عطا ہوا۔

لچھمن راؤ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ رائے رایان بہادر راؤ نت کا خطاب عطا ہوا۔

کھنڈے راؤ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ راؤ رنبھا۔ اور ۴ رمضان ۱۳۱۹ھ کو حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت جیونت کا خطاب عطا ہوا۔

آپا راؤ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر مہابلونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سومیسر راؤ

زمیندار دوم کنڈہ کے فرزند کلان ہین۔

سوبہی راجہ وینکٹ پہاراؤ بہادر یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک نظام ونت کا خطاب عطا ہوا آپ زمیندار سمستان حیثول ہین

راجہ پارتہ سارتہی آپاراؤ سوائی ایشور راؤ بہادر یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک محبوب سرفراز ونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار سمستان پالونچہ بہدر اچلم ہین۔

بہاراجہ — راجہ پان راجہ نرندر بہادر ٹیکار — ربیع الثانی ۱۳۱۰ کو بتقریب دربار حکمرانی مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا

رانی — جلم جانکائی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک رانی کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار نی سرنا پلی ضلع اندور حال نظام آباد ہین۔

متفرق — مسٹر رابرٹ فرانسس ولیم پلیر — ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ کو کپتان کا خطاب عطا ہوا آپ صدر افسر کشتیان دودخانی سرکار ہین

مسٹر ہیزک بارکر — ۵ جمادی الاول ۱۳۰۰ کو لفٹننٹ کا خطاب عطا ہوا۔ آپکا تعلق کشتیان سرکار سے ہے

اخراج

فصل — ذیل مین ان لوگون کی فہرست درج کی جاتی ہے جنکا وقتاً فوقتاً اخراج عمل مین آیا ہی۔ یا وہ کسی وجہ سے ہمیشہ کیلیے حیدر آباد سے رخصت کردیے گئے ہین۔

۱۔ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۵ء مین سونا جی پنڈت متصدی علاقہ راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت خارج البلد کیے گئے اور اپنی وطن جاگیر قصبہ تلواڑہ ضلع بیڑ پہونچائے گئے۔

۲۔ ۱۱ رمضان م ۱۵ اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو حکیم ابراہیم صاحب اور باز خان جمعدار شہر بدر کیے گئے ان لوگون کو اپنی جاگیر مین رہنے کا حکم دیا گیا۔ مگر ۲ رمضان م ۲۶ مارچ ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۶ھ کو بلدہ مین آنے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ باز خان ۱۶ ماہ مذکور کو داخل حیدر آباد ہوئے۔

۳۔ ۱۲ رمضان م ۱۶ اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو محمد چاند نامی مرد ہاسر کردہ چوبداران متعلقین خارج البلد کیا گیا۔ اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلایا گیا۔

۴۔ ۲۰ رمضان م ۲۴ اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو نواب عظمت جنگ بہادر اول شہر بدر کیے گئے اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلائے گئے۔

۵ - ۱۹ محرم م ۱۹ اگسٹ ۱۸۵۹ء کو کپتان جنکنس سرکار انگریزی کے پنشن خوار جو چند سال سے مضافات شہر میں رہتے تھے بمصالح ملکی خارج البلد کیے گئے۔

۶ - ۲۴ رمضان م ۱۱ اپریل ۱۲۷۶ھ ۱۸۶۰ء کو باز خان جمعدار اور محمد جانده رہا دونوں دوبارہ خارج البلد ہوئے ان کی تاریخ واپسی معلوم نہیں۔

۷ - ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء میں نواب سر سالار جنگ اعظم کا حکم ہوا کہ اکبر علیخان (اکبر الملک کوتوال) اپنی جاگیر جیدائی (متصل آنبہ جوگائی) کے حدود میں رہا کریں حسب تعمیل بھی کی گئی۔ مگر بعد کو انگریزی حکام کی سفارش پر نواب سر سالار جنگ بہادر نے اُن کا قصور معاف فرمایا اور وہ ۱۲۹۶ھ میں داخل حیدرآباد ہوئے۔

۸ - ۲۹ ذیحجہ م ۲۷ جنوری ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۶ء کو باز خان - جنید خان - نبیرہ ملند خان اور پسر نصیب خان شہر بدر کیے گئے ان کی واپسی کی تاریخ معلوم نہیں۔

۹ - ۱۱ رجب م ۱۹ مئی ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء کو دستور آسا جی ہوشنگ جاماسپ رہائے کے مخالف ہونے کے باعث قلمرو سرکار عالی میں رہنے کی ممانعت کی گئی مگر بعد میں اُن کا قصور معاف کیا گیا۔ اُسی موقع پر ڈاکٹر اگھور ناتھ کے نسبت بھی وہی حکم ہوا تھا لیکن اعلیحضرت حضور پرنور نے اپنی حکمرانی کے ایک سال بعد ۷ رجب م ۲۳ اپریل ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۵ء کو انھیں بھی طلب فرمالیا۔

۱۰ - جس زمانہ میں نواب رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اور نواب شبیر الدولہ بہادر میں خانگی نزاع کے باعث کشیدگی تھی نواب وقار الملک مشتاق حسین معتمد مالگزاری ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کو رخصت لیکر کلکتہ گئے اور وہاں اس واقع کا حال کسی جلیل القدر انگریز سے کہدیا۔ اس پر حسب تحریک نواب رشید الدینخان بہادر جناب سر سالار جنگ اعظم نے انھیں اُنکی خدمت اور ریاست سے علحدہ کر دیا تھا۔ مگر جب نواب صاحب نے انتقال فرمایا تو سر سالار جنگ بہادر نے ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں انہیں حیدرآباد طلب فرما کر اُنکی خدمت عطا فرمائی۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء کو وہ اپنی خدمت سے سبکدوش اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد چھوڑنے پر مجبور کیے گئے اور ۱۳ فروری ۱۳۰۲ھ کو اُن کے نام خزانہ شاہی سے سات سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہوا۔

۱۱ - ۷ محرم ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۳ء کو حکم ہوا کہ مولوی مسیح الزمان خان (اُستاد حضور پرنور برادر مولوی محمد زمان خان صاحب شہید

اپنے وطن چلے جائین اُسکی تعمیل مین وہ وطن چلے گئے اور اُن کے بیٹون کے نام دفتر محلات سے تنخواہین جاری ہوئین۔

۱۴۔ ۱۰ محرم ۱۳۰۲ھ کو نواب سلطان نواز جنگ جمعدار کے عربون اور کوتوالی بلدہ کے جوانون مین ایک جوان لینے کے تعلق (دواعی پل قدیم) جو فساد ہوا اُسکے متعلق کونسل آف اسٹیٹ سے یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ (جریدہ جلد اصفحہ ۱۴۵ - ۱۰ صفر ۱۳۰۲ھ) ۱۔ سلطان نواز جنگ بہادر سے ایک لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے ۲۔ سلطان نواز جنگ بہادر اپنی خدمت سے موقوف کردیے جائین اور انکی جگہہ پر اُنکا بیٹا موافق شرائط کے جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین اس فیصلہ کی تعمیل کے بعد مقرر کیا جائے۔ ۳۔ سلطان نواز جنگ بہادر ہمیشہ کے لیے اپنی ولایت کو چلے جائین اور وہ اس مہلت مین جو اُنھین رعایتاً دیجاتی ہی اپنی روانگی کا پورا بندوبست کرلین اور یہہ مہلت اس حالت مین دیجائیگی کہ سلطان نواز جنگ بہادر اس امر کے نسبت ایک اقرارنامہ لکھدین کہ مجھہ سے اس مدت مین کوئی اور جرم یا بغاوت یا سرکشی سرزد نہ ہوگی۔ اگر ہو تو سرکار جو سخت سزا میری نسبت تجویز کرین مین اُسکا مستحق ہون۔

۱۔ اُن کا بیٹا باپ کی خدمت سے سرفراز ہونے کے بعد سرکار سے کسی قسم کی مخالفت اور سرکشی نہ کرے۔ ۲۔ اگر اُن کے علاقہ کے عربون سے کسی قسم کا جرم سرزد ہو تو اُس کے ذمہ دار ہونگے۔ ۳۔ دوسرے جمعدارونکی طرح اُن کے علاقہ کے عربون کا داخلہ بھی نظم جمعیت مین ہوا کریگا۔ اور انکی تنخواہ وہین سے تقسیم ہوا کرے گی۔ اس فیصلہ کے بعد وہ حکم جو سالگذشتہ عربون کی نسبت جاری ہوا تھا وہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ اور اسکی تعمیل مین نواب سلطان نواز جنگ بلدہ سے راہی وطن ہوچکے تھے مگر بعد مین ۲۵ رجب ۱۳۰۴ھ کو اُنکا قصور معاف کیا گیا۔ اس لیے وہ بلدہ مین واپس آگئے۔

۱۶۔ یکم محرم ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء کو نواب محسن الملک سید مہدی علیخان معتمد فینانس اپنے خدمات سے علیحدہ ہو کر اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد کو چھوڑکر بمبئی تشریف لے گئے اور ۲۳ شہریور ۱۳۰۳ ف کو اُن کے نام آٹھ سو روپیہ ماہوار وظیفہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوا۔

۱۷۔ ۱۵ شعبان ۱۳۱۱ھ کو مولوی جوادحسین بلدہ سے خارج کیے گئے۔

۱۵ - ۳۰ شعبان ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء کو نواب سرور الملک بہادر معتمد پیشی حضور پر نور اپنی خدمت سے علحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد کو خیرباد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں -

۱۶ - ۲۸ محرم ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء کو ہرمزجی صاحب معتمد عدالت و کوتوالی کو حکم ہوا کہ وہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے حدود سے چلے جائیں اسکی تعمیل میں وہ یہاں سے روانہ ہوئے -

۱۷ - ۲۳ شوال ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء کو فرمان خسروی مصدرہ ۱۹ شوال ۱۳۱۵ھ کے مطابق عظیم الدین مالک و ایڈیٹر اخبار مظلوم دکن اور عبد العلیم سابق مددگار معتمد انتظام خارج البلد کیے گئے - (جریدہ مطبوعہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۲۵ صفحہ ۱۴۱۶ جزو اول)

۱۸ - ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ جریدہ غیر معمولی نواب سکندر نواز جنگ (احمد رضا خان) ناظم عدالت بیدر اپنے خدمات سے سبکدوش کیے گئے اور ۱۲ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو حیدرآباد سے ہمیشہ کے لیے وطن روانہ ہوئے - اُن کے نام ۲ تیر ۱۳۰۷ف سے [illegible] روپیہ ماہوار وظیفہ جاری ہوا - اُن کے اخراج کی خاص وجہ یہہ ہے کہ اُنہون نے مجلس امرا کی ہتک کی تھی -

۱۹ - ۲۷ ذیحجہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو مولوی سید علی حسن صاحب کمشنر بندوبست اپنے خدمات سے سبکدوش ہوئے اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد چھوڑا - ۱۳ خورداد ۱۳۱۱ف سے اُن کے نام چار سو روپیہ وظیفہ سرکار عالی سے جاری ہوا

۲۰ - ۱۷ محرم ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء کو بصدور فرمان اعلیحضرت نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ خدمت کمشنری کروڑگیری سے سبکدوش کیے گئے اور ۲۷ محرم کو بلدہ سے ہمیشہ کے لیے پونا روانہ ہوئے - ۳۱ مہر ۱۳۱۱ف سے اُن کے نام پانچسو روپیہ بطور وظیفہ جاری ہوا -

۲۱ - اسی فرمان میں راجہ سری نواس راؤ کو بھی ہمیشہ کے لیے اپنی جاگیر میں رہنے کا حکم ملا -

۲۲ - ۱۴ محرم ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء کو مسٹر ٹیمپل ٹن اڈیٹر اخبار حیدرآباد کرانیکل - اور مسٹر نیوٹن بیرسٹر ایٹ لا سرکار عالی کی نوٹس پر خارج البلد ہوئے -

۲۳ - ۱۲ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء کو صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے پولس اطلاع ملاقہ سرکار عالی کے ذریعہ سے [illegible] کی اسکی دختر اور داماد کو خارج البلد ہونے کا حکم دیا - اور وہ سب ۱۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے چلے گئے [illegible]

لڑکی کی شادی پہلے حسن بن عبداللہ عماد نواز جنگ سے ہوئی تھی لیکن اُن کے انتقال کے بعد اُس نے کسی انگریز سے شادی کر لی - اس عورت کا دوسرا نام جمیلہ بیگم تھا -

۲۴ - ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء کو حسب الحکم سرکار عالی نارائن راؤ معتمد خانگی علاقہ نواب شمس الملک مرحوم شہر بدر کیے گئے - اور بمبئی روانہ ہوئے -

۲۵ - ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳۱۶ف کو بذریعہ جریدہ غیر معمولی حسب فرمان اعلیٰحضرت منتشرہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ سید عبدالشبر خان سپہ سالار الدولہ بہادر کی اُس گستاخی آمیز درخواست پر جو اُنہوں نے ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو پیش کی تھی - حکم ہوا کہ ان کے جملہ خطابات موقوف اور ماہوارات دیوانی و صرف خاص مسدود کئی جائیں اور شہر کے باہر رہیں -

۲۶ - ۸ شوال ۱۳۲۶ھ میں مولوی حیدر اللہ خان سررشتہ دار پیشی سکرٹری اعلیٰحضرت .... خدمت سے وظیفہ پر علیحدہ کیے گئے - اور ۲۳ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ کو خارج البلد کیے گئے -

باب ۱۴

رزیڈنسی حیدرآباد

فصل ۱

رزیڈنسی بلدہ سے شمال مشرق کے جانب قریباً ایک میل کی مسافت پر رود موسی کے کنارے واقع ہے اسکے متعلق ایک بہت بڑا قطعہ اراضی بھی ہے - اسکا رقبہ چار میل سے کسی صورت میں کم نہ ہوگا - اس علاقہ میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۱۶۹۰۴ - آدمی آباد ہیں -

رزیڈنسی دراصل ایک مکان کا نام ہے - جو صاحب رزیڈنٹ بہادر کی قیام گاہ ہے - اور عام طور پر تمام علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہے - رزیڈنسی معہ اپنے علاقہ کے گورنمنٹ انگلیشیہ کے ماتحت ہے - اور یہاں کا انتظام وغیرہ سب صاحب رزیڈنٹ بہادر کے زیر نگرانی ہوتا ہے -

رزیڈنسی میں تین بڑے بڑے بازار ہیں - بازار بمبئی میان حشمت گنج - قیصر گنج - علاوہ ازیں ترپ بازار کا بہت بڑا حصہ بھی اس میں شامل ہے - بازار بمبئی میان میں ہر قسم کے ضروری اشیاء کی تجارت ہوتی ہے

حشمت گنج مین تفولات فروخت ہوتے ہین۔ اور بہت سے مہاجنون کے کوٹھیان بھی ہین قیصر گنج مارکیٹ ہے۔ ترپ بازار مین شاہین ہین۔ اسی علاقہ مین بنک آف بنگال بھی ہے۔

جہان اب رزیڈنسی کا بنگلہ ہے کسی زمانہ مین نواب شمشیر جنگ بہادر کا باغ تھا کمپنی اور دولت آصفیہ کے مابین ابتدائے تعلقات کے زمانہ مین جب کمپنی کے طرف سے یہان سفیر اور رزیڈنٹ آتے تھے وہ کسی شاہی مکان مین مقیم ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ اُس وقت تک اُن کے لیے کوئی مخصوص قیام گاہ مقرر نہ تھی۔ نواب نظام علیخان غفران مآب نے سر کرکپاٹرک کو خاص اُنکی فرمایش پر صاحبان رزیڈنٹ بہادر کے لیے نواب شمشیر جنگ بہادر کا باغ اور وہ قطعۂ آراضی جو علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہے عنایت فرمایا۔ یہان سنہ ۱۸۰۰ء مین صاحب رزیڈنٹ موصوف کی فرمایش سے رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی۔ اور سنہ ۱۸۰۶ء مین ۶ سال بعد اسکا اختتام ہوا۔ یہہ تمام کام مدراس کے مشہور انجنیر مسٹر ایکاڈیمی کے اٹرکے مسٹر پی۔ رسل کے زیر اہتمام ہوا اسکی نگرانی مین راجہ کنداسامی کے والد بھی شریک تھے۔

اس علاقہ مین سنہ ۱۲۵۰ء تک صرف رزیڈنسی کا بنگلہ ہی بنگلہ تھا۔ انہین مسٹر ایس فریزر کے زمانہ مین اس بنگلہ کے اطراف حصار تعمیر کیا گیا۔ اور اس کے متعلق جو قطعۂ آراضی زیادہ پڑا ہوا تھا۔ وہ عام طور پر لوگون کو آباد ہونے کے لیے دیدیا گیا سنہ ۱۸۹۱ء مین یہہ حصار پختہ بنایا گیا۔ اور چارون ستون پر برج بھی تعمیر کیے گئے اسکے احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہے جس مین علاوہ دوسرے عہدہ دارون کی قبرون کے رزیڈنٹ کرنل لیشی۔ و کرنل ڈیوڈس۔ و مسٹر پالمر کی قبرین بھی ہین جو سنہ ۱۸۵۶ء و سنہ ۱۸۶۱ء و سنہ ۱۸۶۸ء کو فوت ہوئے تھے۔ پامر کمپنی کے ایک شریک یعنی سر ولیم رمبولڈ کی بھی قبر اسی مین ہے جن کا انتقال سنہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تھا ایک بڑی سڑک رزیڈنسی کے مغربی پھاٹک سے ملی ہوئی مشرق کی طرف بازار عیسی میان کو جاتی ہے حسب اعلان صاحب رزیڈنٹ کرنل یار بہادر مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء ۱۳۱۹ھ سے اس سڑک پر سے گاڑیان وغیرہ کی آمد و رفت روک دی گئی۔ اور اسکے دونون طرف کٹہیرہ لگا دیا گیا۔ جہان سے صرف آدمیون کی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔

علاقہ مذکور کے علاوہ رزیڈنسی کے متعلق ممالک محروسہ سرکار عالی مین اور بھی بہت سے علاقہ جات ہین

جن کے اسماء حسب ذیل ہین -

سکندر آباد - بلارم[1] - پیدہ انتما - خبالو کلکدہ - توانی پورہ - کاکا گوڑہ - سیتارام پور - ٹریدیلی - سکھانی - ترپل گری - رمول پور - بالمرائی - چلکل گوڑہ - ان علاقون کے تفصیلی حالات برار کے ضمن مین تحریر کی گئی ہے -

باستثناء بلارم - اور سکندر آباد - باقی مقبوضات مین ہر قسم کے عدالتی اقتدارات سرکار عالی کو حاصل تھے لیکن بذریعہ جریدہ جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲۲ - مورخہ ۱۹ - آذر ۱۳۱۴ف ان علاقون مین عدالت و کوتوالی سرکار انگلیشیہ کو اقتدارات دیدیے گئے - اسی ضمن مین مالگذاری کے طرف سے ۱۷ آذر ۱۳۱۴ف کو ایک گشتی شائع ہوئی جس مین حسب فرمان مصدرہ - ۹ - جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ یہہ حکم دیا گیا کہ موضعات متعلقہ رزیڈنسی مین سرکار عالی اور دیگر جاگیرداران وغیرہ کے جو علاقہ جات ہین اُن مین تعمیر و مرمت مکانات وغیرہ کی منظوری دینے کا مجاز جاگیرداران یا سرکار عالی کو نہ ہوگا - بلکہ ایسی منظوری کنٹنمنٹ کمیٹی سکندر آباد سے دی جایا کرے گی - اب ہم رزیڈنسی چادر گھاٹ کے متعلقہ چند مختلف واقعات قلمبند کرتے ہین -

۲۴ - ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۷ - جولائی ۱۸۵۷ء کو جمعہ کے روز چار بجے دن کے علاء الدین جو حافظ شجاع الدین کا فرزند دار تھا اور روہیلون کا سرغنہ طرہ باز خان - دونون باہم ملکر اور شہر بدون اور اوباشون کی ایک کثیر جماعت ساتھ لیکر رزیڈنسی پر حملہ آور ہوئے - انگریزی فوج نے توپون سے اس مجمع کو منتشر کر دیا رات ہو جانے کی وجہ سے یہہ لوگ گرفتار نہ ہو سکے - ۲۶ - ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۹ - جولائی ۱۸۵۷ء کو اکثر لوگ جو مجروح ہو گئے تھے گرفتار کیے گئے - اور نواب سالار جنگ اعظم کی بارہ دری مین ان کو قید کیا گیا علاء الدین منگل پلی مین گرفتار ہوا - اور ۲۶ - ماہ مذکور کو کالے پانی بھیجدیا گیا - اور طرہ باز خان وغیرہ ۱۹ - جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ کو قتل کر دیے گئے -

انگریزی باوٹا گھنٹا رزیڈنسی حصار کے باہر یعنی رزیڈنسی ہاسپٹل کے روبرو نصب تھا - ۶ - صفر ۱۲۸۳ھ کو

---

[1] بلارم مین بھی صاحب رزیڈنٹ کے قیام کے لیے ایک کوٹھی موجود ہے اسکو بلارم رزیڈنسی کہتے ہین -

حصار کے اندر نصب کیا گیا۔

جون ۱۹۰۴ء ۱۳۲۲ھ کو مسٹر ہیمسن مجسٹریٹ ریزیڈنسی کے حدود سے کسبیون کو خارج کردیا۔ ۲۴ اکتوبر ۱۸۶۵ء سے تنخواہ جوانان ریزیڈنسی کا علاقہ کروڑگیری سے دیا جانا شروع ہوا۔ اسکے قبل بمعاوضہ زمینداری دتہہ بازاری حشمت گنج دیجایا کرتی۔

رزیڈنٹ گورنمنٹ انگلیشہ کیطرف سے دیسی ریاستون مین رہتا ہی کہ اُسکی توسطی مابین سرکارین رسل رسائل وغیرہ ہون

دولت آصفیہ مین ابتداً رزیڈنٹ کا عہدہ نہین تھا۔ بلکہ کمپنی کے طرف سے سفیر مقرر ہوا کرتا تھا۔ یہہ لوگ ملکی امور مین دخل نہین دیا کرتے تھے۔ انکا کام یہہ تھا کہ کمپنی کے طرف سے جو کچھہ مراسلات وارباب دولت آصفیہ کے نام وصول ہوا کرتے تھے اُنہین سناکر اور ان کے جواب لیکر بھیجدیا کرتے تھے۔

دولت آصفیہ اور سرکار کمپنی مین چونکہ نہایت درجہ کا اتحاد تھا۔ اس لیے ان لوگون کو یہان سے خطابات بھی دئے جاتے تھے۔ اور یہہ لوگ اُن کو نہایت فخر سے قبول کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے پہل کپتان کناوی کو دلاور جنگ کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ اسکے بعد کرک پیاٹرک کو حشمت جنگ موتمن الملک افتخار الدولہ۔ اور ارتھر رسل کو ثابت جنگ اور مٹکاف کو منتظم الدولہ کے خطابات عطا ہوئے۔

۱۶ اپریل ۱۷۷۹ء ۱۱۹۳ھ مین مسٹر ہالینڈ بطور سفیر سب سے پہلے مقرر ہوئے اور اُنہون نے گنٹور (جو سرکار نظام کے چھوٹے بھائی نواب صلابت جنگ کی جاگیر تھی۔ اور مدراس گورنمنٹ کے کفالت مین تھی) کو سرکار انگریزی کی کفالت مین کردینے کی کارروائی شروع کی لیکن نواب نظام علیخان بہادر نے مجوزہ انتظام منظور نہین کیا۔ اسکے بعد مسٹر ہالینڈ واپس ہوئے اور ۱۷۸۰ء ۱۱۹۵ھ سے ۱۷۸۴ء ۱۱۹۹ھ تک مسٹر گرینٹ رزیڈنٹ رہے۔ اور بعد انتقال نواب صلابت جنگ انہون نے بھی گنٹور کے معاملہ کو دوبارہ تازہ کیا۔

جیسے جیسے سرکار کمپنی کو ترقی ہوتی گئی ویسے ہی ویسے ان لوگون کے اثرات بھی بڑھتے گئے یہان تک کہ انہون نے امور سلطنت مین بھی دخل دینا شروع کیا۔

۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۴ء کو سرکار عالی سے بمصالح انتظامی حکم صادر ہوا کہ کوئی عہدہ دار سرکار عالی بدون اجازت مدار المہام سرکار عالی صاحب رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات نہ کرے۔

یکم رمضان م ۲۸ ستمبر ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء کو رود موسی میں طغیانی ہوئی جسکی وجہ سے حدود رزیڈنسی میں بھی نقصان ہوا۔ جانب رود موسی دیوار سنگ بستہ شکست ہوگئی۔ اور برج بھی ٹوٹ کر بہہ گیا۔ تارگھر میں پانی بھر گیا۔ اور ڈاکخانہ جو اسی سے ملا ہوا تھا وہ بھی غرق ہوگیا تھا۔ اور اسطرف کی دیوار بھی جا بجا سے شکست ہوگئی۔ اندرون احاطہ بھی عمارات کو نقصان پہونچا اور دفتر وغیرہ بھی خراب ہوگیا۔

تحت ذیل میں مستقل و منصرم رزیڈنٹوں کے نام اور آمد و رفت کی تاریخ وغیرہ صراحت کے ساتھ لکھدی گئی۔

نقشہ آمد و رفت صاحبان رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد دکن ۱۷۷۹ء تا ۱۹۰۸ء

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	مسٹر ہالینڈ [51]	۱۲ اپریل ۱۷۷۹ء	-	۱۰	مسٹر ایچ۔ رسل [54]	۱۷ اپریل ۱۸۱۱ء	ماہ دسمبر ۱۸۲۰ء
۲	مسٹر جی گرانٹ۔	۱۷۸۰ء	۱۷۸۴ء	۱۱	مسٹر سی۔ ٹی مٹکاف [55] (بعد کو سر ہوئے)	ماہ دسمبر ۱۸۲۰ء	ماہ اگست ۱۸۲۵ء
۳	مسٹر آر۔ جانسن۔	فروری ۱۷۸۴ء	۱۷۸۶ء				
۴	کیپٹن کناوی [52] (بعد کو سر ہوئے)	۱۷۸۸ء	یکم اپریل ۱۷۹۴ء	۱۲	کیپٹن ایچ۔ ایس۔ بارٹ (منصرم)	۲۴ اگست ۱۸۲۵ء	۱۷ ستمبر ۱۸۲۵ء
۵	میجر ڈبلیو کرک پیاٹرک	۱۷۹۴ء	۱۷۹۸ء				
۶	جی۔ اے۔ کرک پیاٹرک [53]	۱۷۹۸ء	۱۸۰۵ء	۱۳	مسٹر ڈبلیو۔ پی۔ مارٹن	۲۹ ستمبر ۱۸۲۵ء	۱۸۳۰ء
۷	مسٹر ایچ۔ رسل (منصرم)	یکم دسمبر ۱۸۰۵ء	ماہ دسمبر ۱۸۰۵ء	۱۴	مسٹر ای۔ سی۔ ریون شا (منصرم)	۷ اگست ۱۸۳۰ء	نومبر ۱۸۳۰ء
۸	کیپٹن ٹی سیڈن ہیام	۳ جنوری ۱۸۰۶ء	۱۸۱۰ء				
۹	لفٹننٹ ٹی۔ رسل (منصرم)	۲۰ مئی ۱۸۱۰ء	مارچ ۱۸۱۱ء	۱۵	کرنل جے۔ اسٹوورٹ	۲۶ نومبر ۱۸۳۰ء	جنوری ۱۸۳۸ء

[51] آپ سب سے پہلے سفیر کی حیثیت سے آئے [52] آپ کو دربار آصفیہ سے دلاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ [53] آپ کو حشمت جنگ موتمن الملک افتخار الدولہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ آپ کے عہد میں رزیڈنسی کا رنگ محل بنا۔ اور حشمت گنج آپ کے نام سے آباد ہوا۔ ان کے زمانہ میں نظام کا وہ سفیر جو کلکتہ میں رہا کرتا تھا موقوف ہو کے رزیڈنسی ہی مرجع سلطنت بنگئی [54] آپ کو ثابت جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا [55] آپ کو منتظم الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۶	میجر جی کیمبرن منصرم	۱۲ جنوری ۱۸۳۰ء	مئی ۱۸۳۸ء	۳۰	آنری بل اے ای رابرٹس[3] منصرم	۲۸ مارچ ۱۸۶۸ء	ماہ مئی ۱۸۶۸ء
۱۷	برگیڈ ہیروبیب جی سی آئی منصرم	۱۶ جون ۱۸۳۸ء	جولائی ۱۸۳۸ء	۳۱	مسٹر جے جی کارڈری	۳ مئی ۱۸۶۸ء	جون ۱۸۶۸ء
				۳۲	مسٹر سی بی سانڈرس	۱۰ جون ۱۸۶۸ء	جولائی ۱۸۷۲ء
۱۸	میجر جی ٹامکنس منصرم	۸ جولائی ۱۸۳۸ء	۵ دسمبر ۱۸۳۸ء	۳۳	کرنل بی ایس لمسڈن	۱۶ جولائی ۱۸۷۲ء	ماہ اکتوبر ۱۸۷۲ء
۱۹	کرنل جی ایس فریزر	یکم دسمبر ۱۸۳۸ء	۸ دسمبر ۱۸۵۲ء	۳۴	مسٹر سی بی سانڈرس	۱۶ اکتوبر ۱۸۷۲ء	دسمبر ۱۸۷۵ء
۲۰	میجر سی ڈیوڈسن منصرم	۱۱ دسمبر ۱۸۵۲ء	فروری ۱۸۵۳ء	۳۵	کرنل سر رچرڈ میڈ کے سی ایس آئی سی آئی ای	۵ دسمبر ۱۸۷۵ء	۲۴ مارچ ۱۸۸۱ء
۲۱	کرنل لو سی بی	۸ فروری ۱۸۵۳ء	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء				
۲۲	میجر سی ڈیوڈسن منصرم	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء	ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء	۳۶	مسٹر ایس سی بیلی کے سی ایس آئی	۲۴ مارچ ۱۸۸۱ء	۱۴ اپریل ۱۸۸۲ء
۲۳	مسٹر جی ای بشبی[1]	یکم دسمبر ۱۸۵۳ء	۳۰ دسمبر ۱۸۵۶ء				
۲۴	کپتان اے آر تھامس ہل[2] منصرم	۳۱ دسمبر ۱۸۵۶ء	۱۸۵۷ء	۳۷	میجر جی اے ٹریور منصرم	یکم جون ۱۸۸۲ء	جولائی ۱۸۸۲ء
۲۵	کرنل سی ڈیوڈسن	۱۶ اپریل ۱۸۵۷ء	یکم اگست ۱۸۶۲ء	۳۸	مسٹر ڈبلیو بی جونس سی ایس منصرم	۳۰ جولائی ۱۸۸۲ء	ماہ اپریل ۱۸۸۳ء
۲۶	میجر اے آر تھامس ہل منصرم	۳ اگست ۱۸۶۲ء	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء				
۲۷	سر جی یول کے سی بی سی ایس آئی	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء	۱۵ اپریل ۱۸۶۷ء	۳۹	مسٹر جے جی کارڈری منصرم	۲۱ اپریل ۱۸۸۳ء	ماہ اپریل ۱۸۸۴ء
				۴۰	مسٹر اوسٹ جان سی کے سی ایس آئی	۱۰ اپریل ۱۸۸۴ء	ماہ اپریل ۱۸۸۶ء
۲۸	سر رچرڈ ٹمپل کے سی ایس آئی	۱۴ اپریل ۱۸۶۷ء	۶ جنوری ۱۸۶۸ء	۴۱	کرنل آئی سی راس سی ایس آئی منصرم	۱۳ اپریل ۱۸۸۶ء	اکتوبر ۱۸۸۶ء
۲۹	مسٹر جے جی کارڈری منصرم	۵ جنوری ۱۸۶۸ء	ماہ مارچ ۱۸۶۸ء				

[1] اسی تاریخ کو رزیڈنسی الوال میں انتقال ہوا۔ [2] آپ کا بعارضہ ہیضہ رزیڈنسی میں انتقال ہوا۔ [3] ۱۱ مئی ۱۸۶۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۴۲	مسٹر جے-جی-کارڈری	۱۳ اکتوبر ۱۸۸۶ء	نومبر ۱۸۸۷ء
۴۳	میجر ڈی-رابرٹس منعم	یکم نومبر ۱۸۸۷ء	مارچ ۱۸۸۸ء
۴۴	مسٹر اے-پی ہووول منعم	۱۴ مارچ ۱۸۸۸ء	۲ اگست ۱۸۸۹ء
۴۵	مسٹر ڈی فیٹز پیٹرک کے-سی-ایس-آئی	۲ اگست ۱۸۸۹ء	۱۱ نومبر ۱۸۹۱ء
۴۶	مسٹر جی-ای-سی-چچلی پلوڈن-سی-ایس-آئی-	۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء	۲۶ ستمبر ۱۸۹۴ء
۴۷	کرنل میکنزی (منعم)	۶ ستمبر ۱۸۹۴ء	۱۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء
۴۸	مسٹر جی-ای-سی-چچلی پلوڈن-	۱۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء	.
۴۹	کرنل میکنزی (منعم)	.	۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء
۵۰	مسٹر کرافرڈ ڈپٹی کمشنر برار منعم	۱۲ مارچ ۱۸۹۸ء	یکم نومبر ۱۸۹۸ء
۵۱	مسٹر جی-پی-سی-چچلی پلوڈن-	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء	۲۲ فروری ۱۹۰۰ء
۵۲	لفٹننٹ کرنل سر ڈیوڈ بار کے-سی-ایس-آئی-	۲۴ فروری ۱۹۰۰ء	۲ مارچ ۱۹۰۵ء
۵۳	مسٹر آنریبل بیلی	۲۵ فروری ۱۹۰۵ء	۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء
۵۴	مسٹر اوڈوائر منعم	۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء	۱۶ جون ۱۹۰۷ء
۵۵	مسٹر آنریبل بیلی-	۱۶ جون ۱۹۰۷ء	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء
۵۶	مسٹر اوڈوائر منعم-	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء	۹ نومبر ۱۹۰۸ء
۵۷	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی-	۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء	موجود

آمد و رفت شہزادگان یورپ - وایسرایان و کمانڈرن چیفان ہند

فصل

سیر و سیاحت یوں تو شخصوں کے بے مفید ہی لیکن والیان ملک یا ان کے سفیرون یا قایم مقامون کی سیاحت پولیٹیکل غرض سے خالی نہین ہوتی - اور مناسب وقت پر وہ اپنے مطلب کی کوئی نہ کوئی بات نکال ہی لیتے ہین ہم ذیل مین شہزادون - ویسرائون اور کمانڈر انچیفون وغیرہ کی تشریف آوری کے مختصر حالات درج کرتے ہین

۱۴ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ م ۱۸۶۲ء کو جنرل ہیو روز کمانڈر انچیف ہند سکندر آباد کو تشریف لائے - مدار المہام کے یہان ڈنر ہوا - اس موقع پر ان کا قیام چار پانچ روز سے زیادہ نہیں ہوا -

۲۵- جمادی الاول ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء کو لاٹ صاحب موصوف دوبارہ بلدہ مین تشریف لائے حسب قاعدہ
سلامی ہوئی - ۲۰- جمادی الثانی ۱۲۷۹ھ کو وہ پرایوٹ طور سے برار روانہ ہوئے -
یکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء کو صبح کے سات بجے سر کالین کیامبل (لارڈ کلائیڈ) کمانڈر انچیف نہایت تزک و
احتشام کے ساتھ داخل رزیڈنسی ہوئے - سالار جنگ اعظم نے اپنی دیوڑہی مین ڈنر دیا - جس مین شہر کے
عمائدین اور امرا کے علاوہ افسران انگریزی بھی شریک تھے اسوقت سڑکین اسقدر ہموار اور مصفا
نہ تھین اسلیے انھون نے مع انگریزی افسرون کے ہاتھیون پر سوار ہوکر مشہور مقامات کی سیر کی -
۲۴- شوال ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء کو جنرل لابرٹ کرنیلیس لارڈ نیپیر آف میگڈالا کمانڈر انچیف ہند بلدہ تشریف
لائے اور رزیڈنسی مین قیام فرمایا - سلامی ہوئی - دعوت کھائی - اور ۹- ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ کو مدراس
روانہ ہوئے -
۱۱- ذی الحجہ ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۴ء کو لارڈ نیپیر میگڈالا بہادر کمانڈر انچیف بنگلور سے تشریف لائے حسب قاعدہ سلامی ہوئی
اور ۱۷- ذی الحجہ کو سرکار عالی کی جانب سے باغ عامہ مین دعوت دی گئی - دعوت مین ضرورت سے زیادہ
تکلف تھا - باغ آراستہ کیا گیا تھا اور روشنی کا خاص طور سے اہتمام تھا - لاٹ صاحب نے چند روز بلدہ
مین قیام کیا -
ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۶ء مین ڈیوک آف سدرلینڈ بطور تفریح بلدہ مین تشریف لائے اور خاطر مدارات سے
بہت خوش ہوئے - یہ پرنس آف ویلز بہادر (موجودہ ملک معظم) کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے -
۲۶- ربیع الاول ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء کو ڈیوک جان آف میکلبورن تفریحاً بلدہ تشریف لائے - نواب مدارالمہام بہادر
سرکار عالی نے تالاب میر عالم پر ایک پرتکلف دعوت دی -
۴- ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء کو مغرب کے پانچ بجے لارڈ رپن بہادر وایسرائے و گورنر جنرل بذریعہ
اسپیشل تشریف فرمائے بلدہ ہوئے - انکی پیشوائی کے لیے گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے
عمائدین اور امرا کے ساتھ اعلیحضرت اسٹیشن تشریف لے گئے تھے - سلامی سر ہوئی اور چوکڑے مین
بیٹھکر الوال رزیڈنسی تشریف لے گئے - جہان انھون نے قیام فرمایا اُن کے قیام کے زمانہ مین اعلیحضرت

حضور پر نور کی حکمرانی کے رسومات ادا ہوئی تھین اسلیے شہر از سر نو آراستہ کیا گیا تھا۔ اور بٹر کوائی مصنوعی کمانین بنائی گئین تھین۔ ۷۔ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو دس بجے حضور پر نور کی تخت نشینی کے رسومات ادا کرنے کے لیے لاٹ صاحب دربار مین تشریف لائے۔ اور بعد ادائی مراسم انہون نے بندگان حضور کو کرچ مع پیٹی ۷ راس گھوڑے ایک دوربین ایک گھڑی وغیرہ اشیا بطور ہدیہ دین اور ایک ایک عدد کرچ مع پیٹی نواب امیر لائق علیخان بہادر رسالار جنگ ثانی نواب سر خورشید جاہ بہادر اور مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار کو مرحمت فرمائی۔ اُسی روز اعلیحضرت حضور پر نور کی جانب سے ۸ بجے شب کے لاٹ صاحب کی دعوت گل پیران کے مکان مین ہوئی۔ اس مین سرکار عظمت مدار اور سرکار عالی دونون کے عمائدین اور رؤسا مدعو تھے۔ ڈنر کے بعد آتش بازی چھوڑی گئی اور خلوت سے الوال تک گلاسون کی دو رویہ روشنی کی گئی۔ ۱۰ ماہ مذکور روز جمعہ کو وہ بذریعہ اسپیشل ٹرین کلکتہ روانہ ہوئے۔ روانگی پہر لوٹ گئی آپ سب سے پہلے ویسرای تھے جو حیدرآباد میں تشریف لائے۔

۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۶ء کو شام کے ۵ بجے لارڈ ڈفرن بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے حسب دستور اعلیحضرت مع عمائدین و امرائے سرکارین کے اسٹیشن پر تشریف لیجا کر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی۔ اور لاٹ صاحب قیام فرمانے کے لیے رزیڈنسی بلدہ تشریف لے گئے۔ دوسرے روز ۸ بجے صبح کے اعلیحضرت حضور پر نور لاٹ صاحب کی ملاقات کے لیے رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے لارڈ ممدوح بازدید کی غرض سے بندگان والا کی دیوڑہی مین تشریف لائے۔ تہنیت محل مین دربار ہوا۔ دونون گورنمنٹون کے امرا اور عمائدین اس موقع پر موجود تھے۔ عطر و پان تقسیم ہونے کے بعد دربار برخواست ہوا۔ شب کے ۸ بجے لاٹ صاحب موصوف کو مع اُن لوگون کے جو متذکرہ بالا دربار مین شریک تھے دعوت دی گئی۔ اور گل پیران کے مکان مین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد لاٹ صاحب نے ایک اسپیچ مین اعلیحضرت کے خاص اوصاف بیان کئے پھر آتش بازی چھوڑی گئی۔ اسی شب کو دعوت کے مقام سے رزیڈنسی تک سڑکون پر دو رویہ روشنی کی گئی تھی۔ اور جا بجا

کمانیں لگائی گئی تھیں۔ ۳۰ صفر کو ۱۱ بجے شب کے لاٹ صاحب حیدرآباد سے تشریف لے گئے
آپ آنے والے ویسرائوں میں دوسرے ویسرائے تھے۔

۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۶ھ م ۱۸۸۹ء کو ہز رائل ہائنس ڈیوک و ڈچز آف کناٹ کمانڈر انچیف افواج احاطہ بمبئی مع اسٹاف بذریعہ اسپشل ٹرین بلدہ تشریف لائے۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے مع اپنی گورنمنٹ اور گورنمنٹ انگریزی کے عہدہ داروں کے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی۔ اور یہ ہز رائل ہائنیز بشیر باغ میں ٹھہرائے گئے حسب پروگرام دربار ڈنر اور دیگر مراسم ہوئے۔ ڈنر کے روز تمام شہر آراستہ کیا گیا تھا۔ اور خلوت سے بشیر باغ تک دونوں جانب روشنی ہوئی تھی جس سے شہر بقعہ نور نظر آتا تھا۔ ڈیوک و ڈچز نے ہاتھیوں پر سوار ہو کر بلدہ کی سیر کی ۲۳ ماہ مذکور کو رات کے وقت پرائیوٹ طور سے دونوں رخصت ہوئے۔

۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ھ م ۱۸۸۹ء کو ۱۰ بجے دن کے ہز رائیل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے۔ اعلیحضرت قدر قدرت نے غیر معمولی طور پر انکی پیشوائی کی۔ اس موقع پر تمام امرائے دربار اور افسران انگریزی موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا ڈنر کے دن ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کا خاص انتظام تھا۔ ہز رائیل ہائینس ۳ روز مقیم رہ کر بلدہ سے تشریف لے گئے۔

اوائل رجب سنہ ۱۳۰۸ھ م ۱۸۹۱ء کو جنرل رابرٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدرآباد تشریف لائے۔ ایوان شاہی میں ملاقاتی دربار اور ڈنر ہوا۔ ۴-۵ روز بلدہ میں قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے۔

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ م ۱۸۹۲ء کو لارڈ لینس ڈون بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند غار ہائے ایلورا اور روضہ خلد آباد کے ملاحظہ کے لیے ریاست میں تشریف لائے۔ وہاں سرکاری طور پر انکی پیشوائی نواب وقار الامرا بہادر اور نواب سلطان الملک بہادر نے کی۔ سب چیزوں کے ملاحظہ فرمانے کے بعد لاٹ صاحب پونہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے اسی مہینے کی ۱۲ کو ۴ بجے دن کے مع اسٹاف اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے داخل بلدہ ہوئے۔ بندگان خداوندی

لئے مع امرا و عمائدین سرکار ریلوے اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی اور لاٹ صاحب ریزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے ریزیڈنسی تک شہر بقعہ نور بنا گیا تھا۔ لاٹ صاحب نے یہان ۳ روز مقام فرمایا اور چوتھے روز روانہ ہوئے آنے والے وایسراؤن مین یہ تیسرے وایسرائے تھے۔

۱۰ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء کو آسٹریا کے شہزادہ امپیریل رائل ہائنیس فرانس فرڈیننڈ آرچ ڈیوک ۱۰ بجے دن کو بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ مین داخل ہوئے شہزادون کی طرح ان کی بھی سلامی ہوئی اور ریزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے حسب قاعدہ ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ دربار مین شہزادہ صاحب اعلیحضرت سے ملے۔ شہزادہ صاحب نے یہان چند ہی روز قیام فرمایا۔

۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۲ء کو ہز اکسلنسی لارڈ وین لاک گورنر مدراس یہان تشریف لائے حسب دستور سلامی ادا ہوئی اور قیام کے لیے ریزیڈنسی بلدہ تجویز ہوئی۔ اعلیحضرت نے ملاقاتی دربار مین ان سے ملاقات کی۔ اور ڈنر دیا۔ لاٹ صاحب بلدہ کے مشہور مقامات کی سیر فرما کر ۲۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے مدراس تشریف لے گئے۔

۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء کو شام کے ۵ بجے ہز اکسلنسی لارڈ الجن بہادر وایسرائے و گورنر جنرل ہند غارہائے الورا دیکھنے کے لیے اسٹیشن ناندگاؤن سے گاڑی مین سوار ہو کر روضہ خلد آباد تشریف لے گئے۔ سرکار عالی کی جانب سے مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار (مدار المہام) اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر انتظام اور استقبال کے لیے وہان موجود تھے۔ ۹ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب نے مع لیڈی صاحبہ کے غارہائے الورا ملاحظہ فرمائے۔ اور ۲۰ تاریخ کو صبح کے ۸ بجے وہان سے قلعہ دولت آباد دیکھنے تشریف لے گئے اور وہین سے مغرب کے قریب ناندگاؤن کے اسٹیشن پر پہونچے کسی وجہ سے علاقہ انگریزی مین بعض مقامات پر تشریف لے گئے اور وہان سے ۲۵ جمادی الاول کو صبح کے ۸ بجے پونہ سے بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل شہر ہوئے اعلیحضرت حضور پر نور نے مع اپنی گورنمنٹ اور انگریزی گورنمنٹ کے عمائدین اور امرا کے اسٹیشن پر

لاٹ صاحب کو اسٹیشن پر خوش آمدید کہا۔ سلامی سر ہوئی اور وہ رزیڈنسی بلدہ مین ٹھرائے گئے
اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک دو رویہ روشنی کا
انتظام کیا گیا تھا۔ اُن کے آنے کی خوشی مین ۲۵ سے ۲۸ تک تمام دفاتر کو تعطیل دی گئی۔ ۲۹ کو شب کے
۱۰ بجے یہان سے بنگلور تشریف لے گئے۔ حیدرآباد آنیوالون مین یہ چوتھے ویسرائے تھے۔

اوایل رجب ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء مین سر جارج اسٹورٹ وہائٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدرآباد تشریف
لائے۔ سلامی ہوئی۔ اور رزیڈنسی بلدہ مین ٹھرائے گئے۔ انہون نے سکندرآباد کا فوجی انتظام
بھی ملاحظہ فرمایا۔ غالباً آنے کی یہی وجہ ہوگی۔ ملاقاتی دربار مین اعلیحضرت سے ملے۔ اسٹیٹ ڈنر ہوا
اور ۳ روز کے بعد وہ حیدرآباد سے تشریف لے گئے۔

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۹ء کے سال مین اسٹریلیا کے کاونٹ ٹوران بلدہ مین تشریف فرما ہوئے۔ اُن کی
پیشوائی اور سلامی سرکاری طور پر ہوئی۔ امر کنگ کوٹھی مین ٹھرائے گئے۔ ملاقاتی دربار مین اعلیحضرت کا
شرف حضوری حاصل کیا۔ بعد ازین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ کاونٹ موصوف ۳ روز تک حیدرآباد مین مقیم رہکر
بغرض شکار نرمل تشریف لے گئے۔ اور چند روز شکار کھیل کر وہان سے واپس گئے۔

۲۲ رجب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء کو سر جارج وولف اناطہ مدراس کے کمانڈر انچیف اسٹریلیا کے ایک اعلی
عہدہ دار لارڈ ولیئم جبرتی حیدرآباد آئے ملاقاتی دربار مین شرف حضوری حاصل کیا۔ اسٹیٹ
ڈنر بھی ہوا۔ اور ۳ روز قیام کرکے واپس گئے۔

۱۰ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء کو صبح کے ۸ بجے ہز اکسلنسی لارڈ و لیڈی کرزن بہادر گورنر جنرل ہند بہمراہ کیمپ کے
داخل حیدرآباد ہوئے۔ بندگانعالی نے مع عمائدین اور امرا و انگریزی عہدہ دارون کے
اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ اور رزیڈنسی مین ٹھرایا۔ ملاقات و بازدید کے مراسم ادا ہوئے۔ ملاقاتی
دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر کے دن شہر مین ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کی گئی
اور اُسکی آراستگی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ جابجا کمانین بنائی گئین تھین اور ان مین
بجلی کی روشنی کا انتظام ہوا تھا۔ چونکہ لاٹ صاحب ایران کے دربار اور وہان کی شان و

شوکت دیکھ چکے تھے اور خود بھی نفاست پسند تھے اس لیے پہلے گورنرون کے خلاف ان کی تشریف آوری کے موقع پر ہر طرح کا سامان کیا گیا تھا۔ ۱۲ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب مع اپنی لیڈی صاحبہ کے شکار کی غرض سے بذریعہ اسپیشل ٹرین مانکوٹہ روانہ ہوئے مختصر اسٹاف ان کے ہمراہ تھا شکارگاہ مین بھی خاص انتظام تھا وہان انہون نے خوب شکار کھیلا اور ۴ محرم ۱۳۲۰ھ کو شام کے ۴ بجے داخل بلدہ ہوئے۔ داخلہ پرایوٹ تھا۔ ۵ ماہ مذکور کو انہون نے مع اپنی لیڈی صاحبہ اور اسٹاف کے ایوان وزارت مین دوپہر سے پہلے لنگر کا نظارہ فرمایا۔ اس موقع پر بھی خاص طور پر انتظام تھا لنگر ملاحظہ فرمانے کے بعد شب کے ۱ بجے پرایوٹ طور پر کوہ اجنٹا دیکھنے کے لیے روانہ ہوئے۔ حیدرآباد آنیوالے وایسرائون مین یہ پانچوین وایسرائے تھے۔

۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۴ع کو صبح کے ۹ بجے لارڈ کچنر بہادر کمانڈر انچیف افواج ہند بذریعہ اسپیشل ٹرین کلکتہ سے سکندرآباد تشریف لائے اور اسیوقت فوج ملاحظہ کرنے کے بعد رزیڈنسی بلدہ مین مقیم ہوئے گورنمنٹ نظام کیجانب سے انکا داخلہ پرایوٹ تھا۔ مہاراجہ مدارالمہام کے یہان انہین اسٹیٹ ڈنر دیا گیا یہان انہون نے قلعہ گولکنڈہ دیکھا اور تشریف آوری کے تیسرے دن رات کیوقت پرایوٹ طور سے بذریعہ اسپیشل بلدہ سے جانب پونہ روانہ ہوئے۔

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ع کو شام کے ۴ بجے لارڈ امپتھل بہادر گورنر مدراس مع اپنی لیڈی صاحبہ اور مختصر اسٹاف کے داخل بلدہ ہوئے مہاراجہ مدارالمہام اور افسران سرکارین نے اسٹیشن پر استقبال کیا حسب دستور اسٹیشن سے رزیڈنسی تک سرکار عالی کی فوج سڑک کے دونون جانب متعین کی گئی تھی چونکہ لارڈ کرزن بہادر کی عدم موجودگی مین وہ وایسرائے کی خدمت انجام دے چکے تھے اسلیے غیر معمولی طور پر یہان انکا اعزاز کیا گیا۔ لاٹ صاحب رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ پروگرام کے مطابق ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ۲۰ ماہ مذکور کی ڈاک گاڑی مین لاٹ صاحب مع لیڈی متعلقہ اسٹیشن بیگم پیٹھ سے جانب مدراس روانہ ہوئے۔

۱۴ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۶ع کو صبح کے ۹ بجے ہز رائیل ہائینز شہزادہ و شہزادی ویلز بذریعہ اسپیشل مدراس سے

حیدرآباد تشریف لائے۔ اعلیحضرت بندگانعالی مع امرائے دربار و افسران سرکار انگریزی کی اسٹیشن پر بغرض استقبال تشریف فرما تھے۔ اسٹیشن سے اترنے کے وقت حضور پرنور نے نہایت ہی تپاک کے ساتھ اپنے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا۔ شاہی حیثیت سے حضور پرنس آف ویلز کی پیشوائی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا تھا۔ اعلیحضرت اور شہزادہ معظم ایک گاڑی میں بیٹھ کر ایوان فلک نما تشریف لے گئے اور بندگان حضور نے اپنے شاہی مہمان کو وہاں فروکش کرایا۔ حسب پروگرام بازدید وغیرہ کی رسومات ادا ہوئیں اور دوسرے روز صبح کو سکندرآباد میں فوجی داخلہ ہوا۔ چونکہ اعلیحضرت کی بڑی صاحبزادی حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ ۲ ماہ سے سخت علیل تھیں اسلیے حضور انور کی صاحبزادی صاحبہ کی علالت بھی کاہش جان تھی میدان پریڈ میں اطلاع ہوئی کہ انہوں نے انتقال فرمایا اسلیے بندگان والا فوراً وہاں سے حویلی قدیم کو تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے شہزادی ویلز صاحبہ نے وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کا اس باغ میں سنگ بنیاد رکھا مگر اس واقعہ جانکاہ کے باعث دربار اسٹیٹ ڈنر اور تمام مراسم ترک کر دئے۔ معزز مہمان نے صاحبزادی صاحبہ کی تجہیز و تکفین میں اپنی جانب سے اسٹاف کے چند ہندو اور مسلمان لوگوں کو بھیجا خود تعزیت فرمائی اور شہزادی صاحبہ کو محل مبارک میں تعزیت کی غرض سے روانہ کیا۔ ۱۶ ماہ مذکور کو شب کے ۱۱ بجے شاہزادہ صاحب اپنے مختصر اسٹاف کے ساتھ شکار کھیلنے کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین نانکوٹہ روانہ ہوئے۔ اور شہزادی صاحبہ ایوان فلک نما میں مقیم رہیں مدت اپنے زمانہ قیام میں اس نمایش گاہ کو کئی مرتبہ ملاحظہ فرمایا جو اعلیحضرت ...... کے جشن چہل سالہ کی خوشی میں باغ عامہ کے اندر قایم کی گئی تھی۔ اس کے سوا شہر کے مشہور مقامات بھی دیکھے۔ ۲۱ ماہ مذکور کو شب کے ۱۱ بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین وہ واڑی جنکشن کیجانب روانہ ہوئیں اور ۲۲ تاریخ کو صبح کے وقت شہزادہ بہادر کے ہمراہ یہاں سے بنارس روانہ ہوئیں۔ شہزادہ بہادر کے اعزاز میں دفاتر سرکاری کی ۳ روزہ کی تعطیل دی گئی۔

۱۱ رمضان ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء کو سر ڈینزل اِبٹسن بہادر ممبر کونسل وایسرائے حال لفٹنٹ گورنر پنجاب حیدرآباد تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مہاراجہ مدار المہام۔ عمائدین سرکار عالی۔ اور سرکار عظمت مدار کے

استقبال کیا۔ اور انھین رزیڈنسی بلارم مین ٹھرایا۔ دوسرے روز ملاقاتی دربار اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ اور ممبر موصوف نے دربار مین اعلیحضرت سے ملاقات فرمائی اُن کے یہان تشریف لانے کی غرض یہ تھی کہ ہزمجسٹی شاہ کابل کی تشریف آوری حیدرآباد کے متعلق بندگان حضور سے مشورہ کرین۔ ۲ روز مقیم رہکر تیسرے روز پنجاب روانہ ہوئے۔

۲۳۔ رمضان ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء کو بمبئی میل سے پرنس لنگ آف ہنس حیدرآباد تشریف لائے۔ سلامی کی ۲۱۔ توپین سر ہوئین اور ایوان فلک نما مین ٹھیرائے گئے۔ ۲۵ رمضان کو اعلیحضرت نے کل پیران کے مکان مین ڈنر دیا۔ اور اُسی روز صبح کو ملاقاتی دربار منعقد ہوا۔ ۲ شوال کو شہزادہ صاحب بلارم سے تشریف لے گئے۔

یکم شوال ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء صبح کے ۹ بجے نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو وایسرائے ہند اور لیڈی منٹو غارہائے ایلورا کو بغرض ملاحظہ تشریف لائے حسب معمول سرکار عالی کی طرف سے صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد نے دعوت وغیرہ ادا کی۔ اور بعد ملاحظہ یہان سے احمدنگر تشریف لے گئے۔ وہان سے ۴ شوال ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے بلارم مین تشریف لائے حسب معمول سلامی ہوئی اعلیحضرت اور عمائدین وعہدہ داران سرکار عالی وسرکار انگریزی پیشوائی کی غرض سے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تھے۔ اور حسب پروگرام فلک نما پر ٹھہرائے گئے۔ ملاقات اور بازدید کے مراسم ادا ہوئے اور اُسی روز مغرب کے ۵ بجے دربار ہوا بعد ازان خلاف پروگرام افسران فوج لیوی کی غرض سے بلارم تشریف لے گئے۔ دوسرے روز لیڈی منٹو نے صبح کے ۱۰ بجے زنانہ ہسپتال ملاحظہ فرمایا۔ سہ پہر کو تالاب میر عالم اور گولکنڈہ کی سیر کی اور شب کے ۸ بجے کل پیران مین ضیافت ہوئی روز چہارشنبہ صبح ۸ بجے سکندرآباد مین فوج کا ریویو ملاحظہ فرمایا۔ اور دن کے ۱۰ بجے میجر جنرل سر جے اولف مر سے کے سی۔ آئی کے ساتھ بریک فاسٹ تناول فرمایا۔ اور دوپہر کو مہاراجہ مدار المہام کے یہان لنچ مین تشریف لائے اور سہ پہر مین امپیریل سروس ٹروپس وغیرہ کی اسپورٹ فتح میدان مین ملاحظہ فرمایا۔ اور شب کے ۸ بجے رزیڈنسی مین ڈنر ہوا۔ بروز پنجشنبہ دن کے ۱۰ بجے اعلیحضرت سے

پرائیوٹ طور پر ملاقات فرمائی۔ اور شام کے ۵ بجے رزیڈنسی مین گارڈن پارٹی ہوئی۔ بروز جمعہ
سہ پہر کو ہز اکسلنسی نے معہ لیڈی منٹو سکندرآباد مین جدید سول ہسپتال کا سنگ بنیادی نصب
کیا اور فنسی فیر کا افتتاح فرمایا۔ بموجب پروگرام آج ہی شام کے ۵ بجے روانگی کی تاریخ مقرر تھی مگر کسی وجہ سے
اُس روز تشریف نہ لیجا سکے ۹ شوال ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء بروز شنبہ شام کے ۶ بجے پرائیوٹ طور پر جانب
بجوارہ تشریف لے گئے۔ حیدرآباد آنیوالون مین آپ چھٹے وایسرائے ہین۔

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء روز پنجشنبہ کو ہز اکسلنسی لارڈ کیچنر کمانڈر انچیف افواج ہند پرائیوٹ طور پر
بلدہ مین تشریف لائے حسب معمول انکو بھی سلامی کی سر ہوئین اور رزیڈنسی بلدہ مین قیام کیا اسی
شب کو آپ کے آنر مین ڈنر ہوا۔ امرا و عہدہ داران سرکار عالی اور سکندرآباد وغیرہ موجود تھے
اعلیحضرت بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور دوسرے روز سہ پہر کو طغیانی رود موسی کی برباد شدہ
مقامات کا معہ صاحب رزیڈنٹ بہادر معائنہ کیا اور شب مین اعلیحضرت ... کی طرف سے فلک نما
ڈنر ہوا جس مین امرا اور عہدہ داران سرکار عالی و برٹش گورنمنٹ شریک تھے۔ ۲۴ ذیقعدہ
روز شنبہ کو شب مین پرائیوٹ طور پر بذریعہ اسپیشل کلکتہ روانہ ہوئے۔

عہدنامجات فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار وغیرہ

صوبہ[1] دکن کا تعلق شاہان مغلیہ کے زمانہ مین تحت دہلی کے تھا مگر یہان کے صوبہ داران بیرونی
طاقتون سے جو ہندوستان مین آگئی تھین کبھی کبھی مدد حاصل کیا کرتے تھے یا خود انھین مدد دیتے تھے
اس لیے ان مین اور اُن مین معاہدات ہوا کرتے تھے۔ نصف سترھوین صدی گذرنے کے بعد
دیوپلی صاحب گورنر (علاقہ فرانس) کو سب سے پہلا واسطہ مظفر جنگ سے پڑا۔ اُنکا خیال تھا کہ
اس ذریعہ سے فرانس کا اثر ہندوستان مین قایم ہوجائیگا۔ مگر انگریز بھی فرانسیسیون کے
اس سازباز سے غافل نہ تھے۔ اُنہون نے مظفر جنگ کے ماموں ناصر جنگ کو مدد دی اور

[1] یہ عہدنامجات جلد پنجم مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مطبوعہ ۱۸۶۹ء سے اخذ کیے گئے ہین۔ رشید الدین خانی

مظفر جنگ اپنے ماموں کے ہاتھ گرفتار ہوئے لیکن دوسری سال جب پٹھانوں نے ناصر جنگ کو قتل کیا تو مظفر جنگ آزاد ہو گئے اور فرانسیسیوں کی مدد سے اس ملک کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ انہوں نے مسند نشین ہوتے ہی بشی صاحب کی سرکردگی قایم کی اور نواح پانڈیچری کا بہت سا علاقہ دیدیا اور کریکال مچھلی پٹن وغیرہ بھی فرانس کے حوالہ کیا۔ مگر مظفر جنگ تھوڑے ہی دنوں کے بعد فوج کی سرکشی کے باعث قتل کیے گئے۔ فرانسیسیوں نے آصف جاہ بہادر کے دوسرے فرزند صلابت جنگ کو دکن کا صوبہ دار مقرر کرایا۔ انہوں نے کئی مواضع اور سرکاران شمالی کے بعض اضلاع فوج کی بود و باش اور تنخواہ کے لیے مقرر کیے مگر بہت جلد یہ سب انگریزوں کے ہاتھ میں چلے گئے۔

صلابت جنگ کو ان کے بھائی نواب نظام علیخان بہادر نے قید کیا اور کرناٹک کو اپنے ملک میں شامل کیا مگر یہ علاقہ بہت جلد انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ ساتھ ہی اسکے انگریزوں نے نظام عالیمقام سے ضرورت کے وقت فوج سے مدد کرنیکا وعدہ کیا اور جب فوج کی ضرورت نہ ہو تو ایک لاکھ روپیہ سالانہ دینے کو کہا۔ مگر اس زمانہ کی مصلحتوں نے کسی کو اپنے عہد پر قایم رہنے نہ دیا کبھی صوبہ دار دکن حیدر علی کے ساتھ ہو جاتے تھے اور کبھی انگریزوں کے۔ آخر ۱۷۶۸ء میں جو عہد نامہ ہوا اسمیں گورنمنٹ انگریزی اور نواب کرناٹک ایک جانب اور نظام ثانی دوسری جانب تھے جسکے رو سے کرناٹک کے بالائی گھاٹ کی دیوانی انگریزوں کو ملی اور انہوں نے فوجی مدد کے علاوہ ۔ ۷ لاکھ روپیہ سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا۔ اس عہد نامہ کے رو سے دو پلٹنیں اور کچھ توپیں انگریزوں نے بقیمت نظام کو دیں۔ جب حیدر علی نے نظام کو دھمکایا تو انہوں نے ۱۷۶۹ء میں انگریزوں سے مدد مانگی۔ اسکے ساتھ ہی ضلع گنٹور ستاجری میں دینے اور فوج فرانس کو اپنی ملک سے خارج کرنے کا وعدہ کیا۔ ۱۷۸۲ء میں جب بصالت جنگ نے قضا کی تو گنٹور جو انگریزوں کی متاجری میں تھا نظام کے علاقہ میں شامل ہو گیا۔ ۱۷۸۸ء میں ایک انگریز اس لیے حیدر آباد آیا کہ وہ ضلع مذکور کو واپس طلب کرے اور جو خراج نظام کو دیا جاتا تھا اس کے متعلق کہے۔ ضلع گنٹور کے متعلق تو تصفیہ ہو گیا مگر خراج کی بابت کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ اور میر ابو القاسم میر عالم اس کام کے لیے کلکتہ روانہ ہوئے۔ اور ایک

عہدنامہ ہوا جس کی روسے نظام نے جو کچھ وصول کیا تھا اُس کے علاوہ قریب ۱۷ لاکھ روپیہ انگریزی گورنمنٹ سے اُنہیں دیا۔ ٹیپو سلطان کے پہلے جنگ مین لارڈ کارنوالس نے بہت چاہا کہ نظام اُن کے ساتھ متفق ہون اور غنیمت مین معقول حصہ لین مگر یہہ امر طے نہوا ۱۷۹۵ء مین چوتھ کے متعلق نظام اور پیشوا مین کچھہ ان بن ہو گئی اور نظام کو ۳۰ لاکھ روپیہ کا علاقہ بابتہ ادائی تین کروڑ روپیہ پیشوا کو دینا پڑا مگر مادہو راؤ پیشوا کی وفات کے بعد چوتھ کا حصہ نظام کے علاقہ مین پھر شامل ہو گیا۔

اس جھگڑے مین انگریزون نے نظام کو مدد دینے سے انکار کیا تھا اس لیے وہ ناخوش ہو گئے اور انگریزی فوج کے بجائے فرانسیسی فوج رکھی لیکن پوری طور پر ابھی اس امر کا ظہور نہوا تھا کہ نظام انگریزی فوج رکھنے کے لیے مجبور ہوئے۔ اسکے سوائے انگریزون کو بھی ٹیپو سلطان کا خوف لگا ہوا تھا اس لیے انہون نے بھی نظام کو ملائے رکھنی کی کوشش کی۔ اور چھہ پلٹنین کمک کے لیے بنائی گئین سنہ ۱۷۹۹ء مین فوج نظام کمکی فوج اور انگریزی فوج نے ٹیپو سلطان پر فتح پائی اور از روے عہدنامہ نمبر ۹ نظام کو میسور کا علاقہ دیا گیا اور جو علاقہ پیشوا کو دیا گیا انہون نے اُس کے لینے سے انکار کر دیا اس لیے اس کے دو ثلث اور نظام کو دئے گئے۔ اس سے مرہٹون کو رشک ہوا۔ مگر انگریز بھی اس سے بے خبر نہ تھے۔ انہون نے کمکی فوج مین دو پلٹنین پیادون کی اور ایک رجمنٹ سوارون کی اور بڑہائی اسکے خرچ کے لیے نظام نے قریب ۶۳ لاکھ کا علاقہ فوج کی درستی کے لیے انگریزون کو دیدیا۔ اس موقع پر ایک عہدنامہ کے ذریعہ سے انگریزون کو حق حاصل ہوا کہ وہ نظام اور دوسری ریاستون کے درمیان ثالث مقرر ہوئے اور دوسری ریاستون سے رسل رسائل کے کے اختیارات نظام کو تھے وہ سب جاتے رہے۔

نظام نے مرہٹون سے پہلی لڑائی کی انگریزی زخمی سپاہیون کو ضلع دولت آباد اور ضلع دروز مین آنے سے انکار کیا تھا۔ اس لیے ایک عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء مین اور تیار ہوا۔ اسکے روسے طرفین کو عندالضرورت دوسرے کے قلعون مین فوج رکھنے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین جو عہدنامہ

ہوا اسکے روسے تجارت کی توسیع ہوئی اور اشیاء درآمد پر پانچ روپیہ سیکڑہ محصول قرار پایا اسکے ساتھہ ہی سب طرح کے محصول کالعدم ہوگئے۔ حیدرآباد سے غلہ بھی باہر جانے لگا اور اُس سے محصول اُٹھادیا گیا۔

نواب میر نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء میں وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب سکندرجاہ اُن کی جگہہ مسند نشین ہوئے اور شہنشاہ دہلی سے اپنے لیے منظوری حاصل کی۔ اُن کے مسند نشین ہونے پر عہدنامہ جدید کی روسے پچھلے عہدناموں کی منظوری ہوئی۔ ایک اور عہدنامہ ہوا جو ۱۲ اپریل ۱۸۰۴ء کو ہوا اور نظام کو علاقہ جات دکن مہاراجہ سیندھیا بہادر اور والی ناگپور سے فتح میں ملے تھے حاصل کئے ۱۸۰۸ء میں میر عالم وزیر حیدرآباد نے انتقال کیا تو بعد وفارح کے بعد منیر الملک نامزد ہوئے مگر ریاستی اختیارات راجہ چندولعل کے ہاتھہ میں رہے انہوں نے ایک فوج مرتب کی جس نے جنگ ہائے مرہٹہ اور پنڈاریں بڑی مردانگی ظاہر کی پیشوا کی شکست کے بعد بموجب عہدنامہ جدید ان فوجی خدمات پر نظام کو بہت سا علاقہ ملا۔ اور پیشوا کی مال گذاری کا جس قدر بقایا تھا وہ انھیں معاف کیا گیا اس عہدنامہ کی روسے حدبندی بھی ہوئی

نواب سکندرجاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء میں وفات پائی۔ نواب ناصر الدولہ بہادر اُن کے جانشین ہوئے ان کے حکمرانی پر ایک عہدنامہ ہوا جسکے روسے پچھلے عہدنامے تسلیم کیے گئے راجہ چندولعل کے انتظام سے ملک میں بدامنی پیدا ہوگئی تھی اس لیے ہر ضلع میں حفاظت کی غرض سے انگریز افسر تعین ہوئے مگر نواب ناصر الدولہ بہادر کے مسند نشین ہوتے ہی انہوں نے اس انتظام کو بدل دیا۔ اور راجہ چندولعل نے بھی ۱۶ ستمبر ۱۸۴۳ء کو وزارت سے استعفا دیا۔ راجہ صاحب کے زمانہ وزارت میں شمالی سرکار کے سالانہ ادائی سرکار انگریزی نے ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ منظور کرلی۔ اب نواب ناصر الدولہ بہادر نے خود کام انجام دینا شروع کیا اور سراج الملک کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اور نواب شمس الامرا اسکے بعد دیگرے وزیر ہوئے لیکن ان دونوں کے زمانہ میں خزانہ شاہی میں کچہہ بھی جمع نہ ہوا۔ اور کنٹنجنٹ فوج کی تنخواہ ماہ بماہ زیادہ

ہوتی گئی اس لیے کچھ علاقے مکفول کرنے پڑے - سنہ ۱۸۵۳ء مین فوجی معاملات کے متعلق ایک فوجی عہدنامہ
ہوا - اور فوج کی کفالت کے لیے اس ملک کے بعض اضلاع انگریزون کو سپرد کیے گئے - شرط یہہ ٹہیری
کہ خرچ سے زاید جو آمدنی ہو وہ نظام کو دی جائے اور سالانہ حساب بھی پیش ہوتا رہے -
نواب ناصر الدولہ بہادر نے سنہ ۱۸۵۷ء مین قضا کی اور نواب افضل الدولہ بہادر اُن کے جانشین قرار پائے
نواب صاحب کی مسند نشینی سے پہلے سالار جنگ اعظم سنہ ۱۸۵۳ء مین وزیر ریاست ہو چکے تھے -
اُنہون نے ملک کے انتظام کو پہلے سے اچھا کر دیا تھا - اُنہون نے چاہا کہ انگریزون سے برار کا
حساب لیا جائے - جو منظور ہوا - اور اسی سال ایک عہدنامہ ہوا اور ایک جدید عہدنامہ مورخہ ۷ ماہ
دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء کی رو سے کچھ علاقہ نظام نے انگریزون سے پایا اور برار اُنہین سپرد کیا - اسکے علاوہ
نظام کو ۵۰ لاکھ روپیہ معاف کیا گیا - یہہ روپیہ گویا سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے فرو کرنے پر معاف ہوا تھا -
نواب صاحب کے عہد معدلت مہد مین دو آخری عہدنامے ہوئے وہ عہدنامے نہین کہے جاتے
بلکہ دونون سند کہلائے جا سکتے ہین - ایک مین تو نظام نے رزیڈنٹ کو انگریزون کے مقدمات کے
انفصال کی منظوری دی ہی اور دوسرے مین دولت انگلشیہ کی جانب سے نظام سے اقرار کیا گیا ہی کہ
آصفیہ خاندان کا جو شخص از روے شرع محمدی مستحق ہو وہی والی ریاست قرار پائے -
اعلیحضرت بندگانعالی میر محبوب علیخان آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک خلد اللہ ملکہ سنہ ۱۸۶۹ء مین
مسند نشین ہوئے - آپکا عہد ہر طرح طمانیت بخش رہا - اس لیے کچھ زائد عہدنامے نہ ہوئے - بہرکیف
ہم بندگان حضرت کے عہد کے بعض اور عہدہاے سابق کے مخصوص عہدنامون کا اقتباس یہان
درج کرتے ہین جو خالی از دلچسپی نہین -

عہدنامہ نظام سنہ ۱۷۵۹ء

درخواست کرنل فورڈ صاحب بحضور نواب صلابت جنگ بہادر

نمبر ۱ اسمین ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے چاہا گیا ہی کہ صوبہ دار دکن فرانسیسی فوج کو اپنے علاقہ سے

نکال دین اور جس طرح فرانسیون کو عطائے علاقہ جات کی سند مرحمت فرمائی ہی اسیطرح انگریزون کو بھی دین۔ اسکے ساتھہ شہنشاہ دہلی کا فرمان بھی شامل ہی۔

نواب صلابت جنگ بہادر افواج فرانس کو اپنے علاقہ سے دو دن کے عرصہ مین دریائے گنگا سے عبور کراکر نکال دین - یا بانڈے چری بھیجوا دین یا حدود دکن سے باہر کرکے دریائے کرشنا روانہ کر دین - اور آیندہ اپنے ملک مین کسی وجہہ سے نہ تو آباد ہونے دین اور نہ ملازم رکھین - اور نہ اُنکی مدد کرین - اور نہ نواب صاحب کسی حال مین دشمنان انگلشیہ کی مدد کرین اور نہ اُن کی حمایت اور حفاظت کرین اسی طرح کمپنی انگریزی بھی نواب صاحب کے دشمنون کی حمایت اور حفاظت نہ کرے گی

المرقوم رمضان م ۱۴ مئی ۱۷۵۹ء

اس پر نواب صلابت جنگ بہادر نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی۔

"مین قسم خدا - اُسکے رسول اور قرآن پاک کی کھاتا ہون کہ مین بخوشی درخواست مندرجہ کاغذ ہذا کو منظور کرتا ہون اور ہرگز اس سے سرموفرق نکرونگا"

عطائے علاقہ جات کی سند مین جو فرمان شہنشاہ دہلی سے انگریزون کو دیا گیا یہ ہی -

خلاصہ فرمان شہنشاہ دہلی بنام سرکاران شمالی ۱۷۶۵ء

چونکہ صلابت جنگ صوبہ دار دکن نے سرکار سکاکول وغیرہ کمپنی فرانس کو دیئے اور اس وجہ سے مابدولت نے اُسکی منظوری بذریعہ فرمان اور کسی ذریعہ سے نہین فرمائی تھی - لہذا انگریزی کمپنی نے فوج جرار بھیجکر فرانس کو وہان سے خارج کیا - حضور مابدولت نے بہ نظر خیر خواہی انگریزی کمپنی کے صدر مقام کو بلا شرکت احدے عطا کیا ہی کسی طرح کی مزاحمت اُنکی نہ ہو - اور فرمان عالی کو حکم محکم خیال کرکے بلا تفاوت تعمیل کی جائے - المرقوم ۲۴ صفر سنہ ۶ جلوس م ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء

اسکے ساتھہ ہی دو حکم نامے جاری ہوئے - پہلا فرمان خاص شہنشاہ دہلی کی دستخط سے شہزادہ میرزا محمد اکبر شاہ کے تھا کہ وہ اس فرمان کی تعمیل کرین اور دوسرا قاضی عنایت اللہ کی مہر اور تصدیق سے جاری ہوا کہ نقل مطابق اصل ہی اور اسکے روسے انگریزی کمپنی زیر حکم اور شامل بیالشا شہزادہ رہی -

نمبر ۳

عہدنامۂ نظام سنہ ۱۷۶۶ء

اسمین چودہ شرطون کے سوائے چہند رقعے ہین جو آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر سپہ سالار اور انگریزی افسرون کے جانب سے آپس مین لکھے گئے۔ عہدنامہ کے فریق ثانی ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے جان کالیسرو صاحب برگیڈیر جنرل تھے یہان اُنکا خلاصہ درج کیاجاتا ہی۔ ۱- فریقین وعدہ کرتے ہین کہ ایک دوسرے کی اعانت کرینگے۔ اور ایک فریق کے دوست یا دشمن کو دوسرا اپنا دوست یا دشمن سمجھیگا۔ ۲- ایسٹ انڈیا کمپنی سرکاران سکاکول۔ ایلور۔ راجمندری مصطفی نگر اور مرتضی نگر کے عوض مین فوج مستعد رکھے گی۔ ۳- اگر فوج کی ضرورت نہ ہوئی تو راجمندری۔ ایلور اور مصطفی نگر کے عوض مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب صاحب کو ۵ لک سالانہ اور سکاکول۔ اور مرتضی نگر کی بابت دو لک روپیہ سالانہ دیگی۔ ۴- مرتضی نگر چونکہ بموجب عہدنامہ نواب صاحب نے اپنے بھائی کو جاگیر مین عطا کیا ہی اسلیئے تاحصول رضامندی نواب صاحب یا تاحین حیات برادر نواب بسالت جنگ بہادر ایسٹ انڈیا کمپنی اُس پر قبضہ نکرے گی۔ ۵- لیکن سرحد پر واقع ہونے کے باعث اگر نواب بسالت جنگ بہادر یا اُن کے ملازمین کوئی فساد کرینگے تو کمپنی مرتضی نگر پر قبضہ کرلے گی۔ ۶- اگر فوج کا خرچ مقررہ تعداد سے زیادہ ہوگا تو کمپنی نواب صاحب کو حساب سمجھا کر اُسے اپنے ذمہ لے گی۔ نواب صاحب ازراہ عنایت سکاکول۔ اور مرتضی نگر کا بقایا معاف فرماتے ہین۔ ۸- درصورت عدم ضرورت فوج کمپنی نواب صاحب کے شرط سوم کا روپیہ ۳ قسطون مین ادا کریگی۔ ۹- موسم سرما مین انگریزی فوج کو مثل دوسری فوجون کے رخصت دی جائے گی۔ ۱۰- نواب صاحب ضرورت کے وقت ۳ مہینے پہلے فوج کی تیاری اور تعداد کی اطلاع دینگے اور فریقین ایک دوسرے کا راز افشا نہ کرینگے۔ ۱۱- کان الماس بدستور نواب صاحب کے قبضہ مین رہیگی۔ ۱۳- قلعہ کندراپلی مین نواب صاحب کی جانب سے بالکل انگریزی فوج رہیگی اور قلعہ دار نواب صاحب کے طرف سے (خاص ہندوستانی یا مغل) ہوگا۔ ۱۳- حسب ضرورت نواب صاحب اپنی فوج سے کمپنی کی مدد کیا کرینگے۔ ۱۴- فریقین شرایط مندرجۂ بالا پر قایم رہینگے۔ مرقوم ۱۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر سنہ ۱۷۶۶ء ۱۱۸۰ھ بمقام حیدرآباد۔

خلاصہ سند مہری نواب میر نظام علیخان بہادر بابت پانچ سرکاران۔

راجمندری۔ ایلور۔ مصطفی نگر۔ سکاکول۔ اور مرتضی نگر متعلقہ صوبہ حیدر آباد باستثنای مصطفی نگر انگریزی کمپنی کو دوامًا انعام مین دئے جاتے ہین متصدیان اور کاشتکاران کو لازم ہی کہ کمپنی کی اطاعت کیا کرین اور اوقات معینہ پر واجبی مالگزاری ادا کرتے رہین۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء

خلاصہ درخواست جو نواب عمدۃ الملک بہادر کے وکیل نے پیش کی۔

ایک فارغخطی بابتہ مبلغ ۵ لک روپیہ کے خاص۔ حال۔ اور استقبال کے لیے عمدۃ الملک بہادر انکی اولاد اور ورثار کو کرناٹک کے متعلق جو سرحد ملک ملتاڈ سے آخر سرحد ملک ملاوارتک لقع ہی مرحمت ہو۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء

خلاصہ فارغخطی مہری نواب میر نظام علی خان بہادر۔

بنام عمدۃ الملک سراج الدولہ فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ از سرحد ملک ملتاڈ تا کنارہ آخر ملک ملدوار۔ نیز بنام اولاد ورثار عمدۃ الملک۔ " عمدۃ الملک بہادر نے ہمارے دربار سے جنرل کلاڈ کی معرفت وفاداری کا اقرار کیا ہی۔ بالعوض مبلغ ۵ لاکھ روپیہ حسب درخواست یہہ فارغخطی عمدۃ الملک کو اور انکی ورثار اور اولاد کو عطا کی جاتی ہی "

خلاصہ ضمانت نامہ جو منجانب سراج الدولہ بہادر جنرل کلاڈ نے نواب نظام علیخان بہادر کو لکھدیا۔ " مین اقرار کرتا ہونکہ کوئی امر خلاف خیر خواہی نواب صاحب۔ دوستی اور اتفاق کے برعکس ہو۔ عمدۃ الملک بہادر سے سرزد نہ ہوگا۔ کمپنی اسکی ضامن ہوتی ہی "

ایضاً مین اقرار کرتا ہونکہ میرے مدراس پہونچنے کے ایک مہینے بعد نواب عمدۃ الملک بہادر نو لاکھ حسب ... کے خروج کے لیے دین گے۔ المرقوم ۱۱ جمادی الثانی م ۱۴ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء مقام حیدر آباد۔

نمبر ۳

خلاصہ عہدنامہ اتفاق دوامی مابین نواب صاحب کرناٹک و صوبہ دار بہادر

یہہ عہدنامہ فورٹ سینٹ جارج مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب والاجاہ۔ عمدۃ الملک فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر صوبہ دار دکن کے درمیان آنریبل

چالس بورتیر صاحب پریسیڈنٹ و گورنر فورٹ سینٹ جارج و کونسل کی معرفت لکھا - اس مین صوبہ دار دکن کیجانب سے نواب رکن الدولہ دیوان غیر یک عہدنامہ تھی شرایط مندرجہ ذیل مین -

۱- سکاکول - راجمندری مصطفی نگر - مرتضی نگر - اور کندا ویر جو بطور انعام ایسٹ انڈیا کمپنی کو دئے گئے تھے اب پھر دئے جاتے ہین - ۲- مرتضی نگر حسب شرایط سابقہ تاحین حیات یا جب تک نواب نظام الملک بہادر رہا ہین اُن کے بھائی امیر الامرا بسالت جنگ بہادر کے قبضہ مین رہیگا ۳- قلعہ کنداپلی مین فوج بھی انگریزی رہیگی اور اُسکا افسر بھی انگریز ہوگا - ۴- سرکاران سکاکول راجہ مندری مصطفی نگر - اور ایلور کے زمیندار و کاشتکار حسب دستور انگریزی کمپنی کی اطاعت کرینگے - ۵- سرکاران کے معاوضہ مین جو روپیہ ادا کرنے کا اقرار ہوا ہے وہ حسب عہدنامہ سابق بالاقساط نواب آصف جاہ کو دیا جائیگا - ۶- کمپنی اور صوبہ دار دکن وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کرینگے - اور ضرورت پر کمپنی انھین ۲ پلٹنین اور ۶ توپین بشرط مہلت دیا کریگی - ۷- حسب فرمان شاہ عالم بادشاہ دہلی کرناٹک کی حکومت کلیتاً نواب والاجاہ اور اُن کے فرزند نواب معین الملک اور ورثا کو نسلاً بعد نسل دیجاتی ہے - یہہ بھی قرار پایا کہ نواب آصف جاہ اور نواب والاجاہ سوائے آپس کے کسی دوسرے سے خط و کتابت نکرینگے - یہہ خط و کتابت بھی پریسیڈنٹ و کونسل مدراس کی معرفت ہوگی - کمپنی انگریزی بھی دکن مین سوائے اُن دونون کے کسی سے خط و کتابت نہ کرے گی ۸- نواب والاجاہ اور انکی نسل کے ساتھ نواب آصف جاہ مندرجۂ ذیل باتون کا خیال رکھینگے اور عہدنامہ کی خاص شرط سمجھینگے -

۱- سند آل تمغہ بابت کل ملک کرناٹک - ۲- سند آل تمغہ بابت کل پرگنہ امن گندیلا مع گداگھن پور ۳- سند آل تمغہ بابت کل مواضع کیتاسر او غیرہ - ۴- سند آل تمغہ بابتہ قلعہ داری تعلقہ کلورہ ۵- سند آل تمغہ بابت کل موضع سوتی داب اور سند مکمل بطور فارغخطی کل مطالبہ گذشتہ و حال و استقبال بابت کرناٹک وغیرہ ۹- حیدر علی کو جو رتبہ پہلے صوبہ داران دکن سے حاصل تھا ساقط ہوگیا - اور بالائین گھاٹ جو پہلے حیدر علی کے قبضہ مین تھا اب بغرض انصاف انگریزی کمپنی کے قبضہ مین دیا گیا - کمپنی ہر سال آ... ی

دیوانی جب تک اسکے پاس دیوانی کی آمدنی رہیگی ۷ لاکھ روپیہ سکہ ارکاٹ مع اخراجات دربار ۳ قسط
مین ادا کرتے رہینگی - ۱۰ - نواب آصف جاہ کوشش کرینگے کہ جو نقد جو کرناٹک سے مرہٹون کو دی جاتی تھی اب کہان
اور کس طرح دی جائے - ۱۱ - فریقین معاہدے نے شرایط بخوشی منظور کیے -

اس عہدنامہ پر مندرجہ ذیل اشخاص کے دستخط بحیثیت ضامن کیے گئے ہین - ۱ - رکن الدولہ - خدا آگاہ
کہ مین اپنی خوشی سے ضامن ہوتا ہون - ۲ - رام چندر راؤ - مین قسم زنکاتش وبیل بھنڈار کی کھاتا ہون کہ
مین برضاورغبت ضامن ہوتا ہون - ۳ - بیر بہادر - مین قسم سکتاشاہ وبیل بھنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین
فی الحقیقت ضامن ہون - ۴ - ونداورام - قسم ونکاتش اور بیل بھنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین وندااورام
وکیل مہادیو راؤ پنڈت پردہان منجانب مہادیو راؤ برضاورغبت ضامن ہوتا ہون - اسکے بعد کچھہ
سندین اور فارغخطی ہین جنہین ہم یہان بطور خلاصہ درج کرتے ہین -

سند مہری صوبہ - مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ - م ۱۲ مارچ ۱۱۸۴ھ ۱۷۶۸ء

مطابق فرمان شہنشاہ عالم بادشاہ غازی ایسٹ انڈیا کمپنی کو راجہ مندری - ایلور مصطفی نگر - مرتضی نگر اور
سکاکول کلیات مع حقوق قلعہ وجاگیر کنڈاپلی بطور دوامی انعام عطا ہوئے ہین - لہذا زمینداران - مقدمان و
کاشتکاران کمپنی مذکور کی اطاعت کرین -

ایضاً دیوانی کرناٹک بالاگھاٹ جو حیدر علی کے قبضہ مین تھی مع تمام حقوق کمپنی کو عطا ہوئی ہی - کمپنی نے وعدہ کیا ہی کہ
کہ وہ ہمارے خزانہ مین ہر سال ۷ لاکھ روپیہ مع حقوق دربار پیش کیا کریگی - لہذا زمینداران کمپنی مذکور کی
اطاعت کیا کرین - مرقوم ۱۶ ذیقعدہ - م ۱۲ - مارچ ۱۱۸۴ھ ۱۷۶۸ء

ایضاً بموجب فرمان والاحضرت شاہ عالم بادشاہ غازی ممالک کرناٹک پائین گھاٹ وبالاگھاٹ کنارہ دریائے
کرشنا سے بجانب میسور تا بحدود دیمبی مع ملک ملادار مع قلعہ جات وجاگیر زمینداری وپٹہ داری متعلق
ممالک مذکور بطور آل تمغہ تمامہ بلاشرکت احدے عمدۃ الامرا حسین علیخان بہادر کو عطا ہوئے ہین - لہذا
جاگیرداران اور رعیت اطاعت کیا کرین - ۱۶ - ذیقعدہ م ۱۲ - مارچ ۱۱۸۴ھ ۱۷۶۸ء

ضلع سند - اکوپ جو نورالدولہ محمد انورخان بہادر کو دیا گیا تھا اُسکی نسبت بھی اس قسم کی ایک سند تاریخ

مذکور کو دربار آصفی سے جاری ہوئی - اس قسم کی ایک سند بطور آل تمغہ تاریخ مذکور کو حسین الملک محمد یار اللہ خان
بہادر کے نام سے دی گئی - اسمین پرگنہ اسن کنڈا متعلقہ سرکار جمپورہ انھین دربار آصفی سے مرحمت ہوا ہی موضع
گنگا کہیڑ متعلقہ پرگنہ حویلی حیدر آباد وغیرہ سرکار محمد نگر صوبہ داری امیر الہند والاجاہ کو ان کے والد کے صرف کے
متعلق عطا ہوا - اسکی بھی ایک سند دی گئی - اسکے ساتھ ہی امیر الہند والاجاہ کو ایک فارغخطی لکھدی کہ اُن کے
والد کے زمانہ سے تاریخ مذکور تک اُن سے کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا جائیگا -

قلعہ جن پورہ ماتحت صوبہ حیدر آباد مع جاگیر متعلقہ کی سند اس شرط پر بطور آل تمغہ نصیر الملک بہادر کو دیا گیا -
کہ وہ اُسکی نگرانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے اور فوج کی دل شکنی کا بھی خیال رکھینگے -

قلعہ کالور متعلقہ صوبہ دربار آباد کی قلعہ داری مدام الملک محمد منور خان بہادر کو دی گئی اسکی بھی سند عطا ہوئی

نمبر ۴ یہہ عہدنامہ نواب امیر الامرا شجاع الملک میر محمد شریف خان بہادر - اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان
۲۷ اپریل ۱۷۷۹ء کو ہوا - اسکا زیادہ حصہ پہلے عہدنامون سے ملتا ہوا ہی اور اسمین چہہ شرطین ہین سوائے
پہلی شرط کے جو سرکار مرتضی نگر کی سرحدی کے متعلق ہی باقی تمام شرطون کا فوجی معاملات سے تعلق ہے -
اس عہدنامہ کے روسے قلعہ کنداویر مین انگریزی فوج کا نویہ انگریزی افسرون کے رہنا قرار پایا - یہہ عہدنامہ
امیر الامرا شجاع الملک سید محمد شریف خان بسالت جنگ کی مہر کر فورٹ سینٹ جارج مین مرتب ہوا -

نمبر ۵ ہم اسے عہدنامہ نہین لکھہ سکتے بلکہ سیف جنگ کے نام دربار حیدر آباد سے جو حکم دیا گیا تھا اُسکا خلاصہ ہے
یہہ حکم ۱۸ ستمبر ۱۷۸۸ء کو دیا گیا - اسمین سوا اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ نواب سیف جنگ سرکار گنتور ملازمان
کمپنی کے سپرد کر دین - اور اسکی واصل باقی دیکر اپنا اور سرکاری اسباب لیکر دار الصدر کو روانہ ہون -

نمبر ۶ یہہ بھی کوئی عہدنامہ نہین بلکہ اُس چٹھی کا خلاصہ ہی جو لارڈ کارنوالس گورنر جنرل نے نظام عالیمقام کے نام
اُن کے خریطہ کے جواب مین لکھی تھی - اس خریطہ کو لیکر میر ابوالقاسم میر عالم کلکتہ روانہ ہوئے تھے تاکہ
گنتور کی خرچہ کے متعلق جسکی نسبت بہت اختلاف تھا روپیہ کا تصفیہ کرین - ہم اسکا خلاصہ درج کرتے ہین "میرا یہہ ارادہ
مصمم ہی کہ ۱۷۶۸ء کے عہدنامہ کی پوری پابندی ہو اور ہمیشہ آپ کے ساتھہ اتحاد قایم رہے - ہم اپنے
ملک کے قانون کے رواج کے مطابق کوئی جدید عہدنامہ نہین کرنا چاہتے - آپ اس تحریر کو ہی عہدنامہ

تصور فرمائین - سرکار کنتور کے پیشکش کے متعلق ہمارا ارادہ ہی کہ بقایا واجبی پیش کرین اور آیندہ بھی پیش کرتے رہین " اس عہدنامہ مین چند فوجی معاملات کا ذکر ہی - مگر وہ ایسا اہم نہین کہ ہم یہان اُنکا ذکر کرین

یہہ عہدنامہ ۴ شوال ۱۲۰۴ھ ۴ جولائی سنہ ۱۷۹۰ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور نظام عالی مقام (سوائے مادھو راؤ نارائن پنڈت پیشوا بہادر) سے ہوا کمپنی کی جانب سے کپتان جان کیناڈی کو ارل اف کارنوالس نے اختیارات عطا فرمائے تھے - اس عہدنامہ کی خاص غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کو دنیا سے نابود کر دیا جائے - اس مین ۱۱ شرطین ہین - اور ہر ایک نتیجہ سے خالی نہین ہم اُنکا خلاصہ یہان درج کرتے ہین -

۱- اسمین پہلے عہدنامون کی تصدیق کی گئی ہی - ۲- ٹیپو سلطان کے عہدنامجات معاہدہ کے تینون فریقون کے ساتھ تھے - مگر وہ بے ایمانی کے ساتھ پیش آئے اس لیے تینون اُسکی قوت چھین لینے کی حتی المقدور کوشش کرینگے - ۳- نواب آصف جاہ بہادر اور پنڈت پردھان پیشوا کے مقابلہ مین کمپنی کی امداد کرین گے - ۴- نواب آصف جاہ اور پنڈت پردھان حسب ضرورت کمپنی کو دس ہزار سوار بلا عذر دینگے - ان سوارونکی تنخواہ کمپنی بشرایط ضروری ادا کریگی - ۵- اگر دشمن ایک فریق پر غالب آجائے تو باقی ۲ فریق مغلوب کی مدد کرینگے - ۶- اگر کوئی مقام مجموعی فوج فتح کرے گی تو اُسکی تقسیم تینون مین مساوی ہوگی لیکن اگر صرف انگریزی فوج نے فتح کیا تو وہ کمپنی کی ملک ہوگی تقسیم مین اس امر کا لحاظ کیا جائیگا کہ جو مقام جس شخص کی سرحد سے قریب ہوگا وہی اُسے ملے گا - ۷- اس شرایط مین اُن پولیگار اور زمیندارون کا ذکر ہی جو نواب نظام اور پنڈت پردھان کے ماتحت رہتے تھے - جن پر دونون کو اس شرط کی رو سے کامل اقتدار حاصل ہوا - ۸- ہر فریق کا وکیل دوسرے فریق کی فوج مین آسانی کی غرض سے رہی - ۹- اگر کسی فریق سے ٹیپو سازش کرنا چاہے تو اسکی اطلاع باقی فریقون کو بھی ہونا چاہیے - ۱۰- اگر ٹیپو بعد صلح کسی فریق پر حملہ کرے تو باقی فریق اُس کو سزا دین گے - ۱۱- یہہ شرط غیر ضروری ہی - اسمین عہدنامہ پر دستخط و مہر کا ذکر ہے - اسکے سوائے ایک عہدنامہ خاص نواب نظام سے اس تاریخ کو ہوا - اسکی غرض بھی فوجی تھی - اسمین ۶ شرطین ہین ہر شرط پر دستخط ہوئے - خلاصہ یہہ ہی -

۱- فوج بنگالہ کی چار پلٹنون سے چھہ پلٹنون تک مع ولایتی توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر کی کمان مین

نواب نظام کے پاس بھیجی جائے گی تنخواہ اسیقدر پائے گی جو کمپنی سے باقی ہی - ہرحال مین نواب نظام کی اطاعت کریگی - مگر محاصرہ یا جنگ کے موقع پر باہمی مشورہ ضروری ہی - ۲ - وہ فوج ٹیپو یا نواب نظام کی فوج مین شریک ہونے کے وقت سے فوج کی تنخواہ نواب صاحب کے ذمہ ہوگی ۳ - تنخواہ ٹیپو کے حاصل شدہ ملک سے دیجائے گی - اگر ملک کے حاصل ہونے مین توقف ہو تو اُس پیش کش سے مہیا کیجائے گی جو کمپنی کے ذمہ بابتہ سنہ ۱۲ف ہی - پیش کش سے جو باقی رہیگا اُسے نواب صاحب نقد ادا کرینگے - ۴ - اگر فوج جنگ سے فارغ ہو اور نواب نظام تصور کرین تو فوج رخصت ہوجائے گی - ۵ - خزانہ تینون فریق معاہدہ مین تقسیم ہوگا اور باقی مال نواب نظام کو ملیگا - ۶ - نواب صاحب سوارون کا ایک دستہ فوج کے ہمراہ رکھینگے -

چونکہ آئے دن دولت انگلشیہ کو ٹیپو سلطان کی جنگ اور لڑائیون کا کھٹکا لگا رہتا تھا اس لیے یہہ عہدنامہ منعقد ہوا - اصل یہہ کہ بقایا چوتھائی کی نسبت نواب نظام سے مرہٹون نے اپنا دعوی پیش کیا - اور یہہ قرار دیا کہ زر باقی ادا نہونے کی صورت مین جنگ ہوگی - نظام نے گورنمنٹ انگریزی سے مدد چاہی مگر اُدھر سے کچھہ تساہل ہوا - اور جنگ چھڑگئی نتیجہ یہ ہوا کہ ۳ کرور روپیہ کے مطالبہ مین نظام کو ۳۵ لک روپیہ کا علاقہ علیحدہ کرنا پڑا لیکن مادہوراؤ پیشوا کی وفات کے بعد اُنھین ۳ ربع علاقہ واپس ملا - نواب نظام نے انگریزون سے ناراض ہوکر فرانسیسی فوج مقرر کی - مگر نتیجہ ظاہر ہونے سے قبل ہی دونون سرکارون مین دوستی قایم ہوگئی کمپنی کے جانب سے رایٹ آنریبل مورنگٹن نے کپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات عطا کیے تھے اسمین ۸ شرطین ہین - ہر شرط کا خلاصہ درج ہی -

۱ - اگر پیشوا اور نواب کوئی تبدیلی اور منظوری ظاہر نہ کرین تو سابق کے طریقون پر حسب ہدایت لارڈ کارنوالس فوج مقرر ہوگی - ۲ - حسب دستور کمپنی گورنمنٹ انگریزی کُلی فوج کی تبدیلی جب اور جتنے مرتبہ چاہے کریگی مگر نواب صاحب کے مقررہ ہمراہیون مین کمی ظاہر نہ ہوگی - ۳ - فوج کی تنخواہ اور دیگر اخراجات مین ۲۴۱۷۱۰۰ روپیہ صرف ہوگا - اس کو نواب نظام چار قسطون مین ادا کرینگے - اگر اسمین کمی واقع ہوئی تو اُس پیش کش مین سے مجرا ہوگی جو کمپنی سرکارون شمالی کی بابت نواب کو

کو دی ہے ۔ ۴۔ ایک خاص چھاؤنی مین فوج رکھی جائیگی اور بڑے موقعون پر کل یا جز فوج کام دیگی ۔ اس وقت رسد رسانی کے لیے ایک کارندہ مقرر ہوگا جو کماندارون کا مناسب لحاظ کریگا ۵۔ سوائے بڑے بڑے کامون کے جزوی امور مین فوج کام نہ دے گی ۔ ۶۔ انگریزی فوج کے پہونچنے پر فرانسیسی فوج علٰحدہ کر دی جائیگی ۔ اور کوئی فرانسیسی یا یورپین ریاست مین بغیر اطلاع کمپنی نہ رہنے پائیگا ۔ ۷۔ فرانسیسی یا ہندوستانی سپاہی جنھون نے انگریزون کی نوکری چھوڑ کر فرانس والون کی نوکری کی ہوگی ۔ رزیڈنٹ کے حوالہ کیے جائینگے ۔ اسیطرح جس سپاہی نے نوابصاحب کی ملازمت ترک کی ہوگی وہ اُن کے حوالہ کیا جائیگا ۔ ۸۔ نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان مین اگر کسی معاملہ کے متعلق اختلاف ہو تو اُسکا فیصلہ انگریزی گورنمنٹ کریگی ۔ ۹۔ نواب آصف جاہ ۔ پنڈت پردہان اور کمپنی کے درمیان جو عہدنامے اس سے پہلے ہوئے وہ بدستور تسلیم کیے جائینگے ۔ اگر پنڈت پردہان نیا عہدنامہ کرینگے تو نواب نظام کو بلا تامل قبول کرنا ہوگا ۔ ۱۰۔ اس شرط مین عہدنامہ کے لینے کا ذکر ہے ۔ مرقومہ ۱۹ ربیع الاول یکم ستمبر ۱۷۹۸ء ۱۲۱۳ھ بمقام حیدرآباد ۔

مندرجہ بالا عہدنامہ کمپنی ۔ نواب نظام اور پنڈت پردہان کے درمیان ہوا تھا ۔ اس تاریخ کو نواب نظام سے ایک تحریر علٰحدہ لی گئی ۔ اسمین وہی باتین ہین جو متذکرہ بالا عہدنامہ کی شرط ۶ مین دکھائی گئی ہین ۔ فرانسیسی قیدیون کے متعلق یہہ قرار پایا کہ اُن کو بخرچ کمپنی انگلستان بھیجا جائے گا اور وہان سے انگریزی قیدیون کے عوض مین فرانس کے سپرد کیے جائینگے کسی طرح کی تحریر امور عظیمہ کے متعلق بلا استرضاء فریقین نواب آصف جاہ یا کمپنی پنڈت پردہان یا اُن کے ماتحت نہ کرینگے

نمبر ۹ اس عہدنامہ کی غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کے علاقہ جات کا انتظام کیا جائے ۔ اور خرچہ جنگ کا معاوضہ ہر ایک فریق کو ملے ۔ یہہ عہدنامہ نواب آصف جاہ بہادر ۔ پنڈت پردہان بہادر پیشوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا ۔ اس عہدنامہ مین اتحاد اتفاق کی بھی تحریک کی گئی ہے گو اس جنگ مین فوج انگریزی اور فوج نظام نے بہت بڑی کارگذاری دکھائی تھی لیکن پنڈت پردہان بہادر کی فوج بھی شریک جنگ رہی تھی ۔ کمپنی کے جانب سے کپتان کرکپاٹرک اور لفٹنٹ

کرنل بیری کلوز کو ارل آف مورنگٹن نے اختیار کلی عطا کیے تھے اور نواب نظام الملک بہادر کیجانب سے نواب میر عالم فریق معاہدہ قرار پائے تھے۔ ہر شرط کا خلاصہ درج ہی۔
۱۔ اضلاع فہرست الف مع ابتدائی علاقہ گجرات انگریزی علاقہ مین شامل ہونگے کمپنی ٹیپو سلطان کے خاندان کی پرورش کو ۲ لاکھ سٹاپگوڈا سے کم نہ دیگی۔ قلعہ جات متصل و بالائے گجرات کمپنی کے قبضہ مین رہینگے۔
۲۔ اضلاع مندرجہ فہرست ب نواب آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آئے ہین۔ نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی اضلاع مذکور معقول رقم پرورش میر قمر الدین خان بہادر اور اُن کے خاندان کی پرورش کے لیے دینگے۔ گویا اُس کے معاوضہ مین ضلع کرم کنڈہ کی جاگیر جسکی جمع ... ہوتی ہی میر صاحب کو عطا کرینگے۔ اسکے سوائے دستہ فوج رکھنے کو لیے ایک جاگیر میر صاحب کو نواب صاحب اور بھی دینگے۔
۳۔ قلعہ سرنگاپٹم مع جزیرہ۔ و قطعہ زمین ہمیشہ کمپنی کے زیر حکومت رہیگا۔ ۴۔ میسور مین ایک جدا حکومت کرشنا راجہ اوڈیار بہادر کے تحت مین قایم ہوگی۔ اور کچھہ ملک (جسکی تفصیل دی جائے گی) اُن کو ملے گا۔ ۵۔ اضلاع مندرجہ فہرست ت[۱] مہاراجہ میسور کو دئے جائین اور وہ ایک جدا ریاست قایم ہو۔ ۶۔ کمپنی کو اختیار ہوگا کہ ٹیپو سلطان کے خاندان کے ایک رکن کی وفات کے بعد اُس کی اولاد کے وظیفہ مین کچھہ کمی کرلے۔ ۷۔ اگرچہ پنڈت پردہان بہادر مصارف جنگ مین شریک نہین ہوئے ہین لیکن ان کو بھی ملک کا کچھہ حصہ دیا جاوے۔ مگر شرط یہہ ہی کہ وہ اس وقت اُس حصہ کے مستحق ہونگے۔ جب شرایط عہدنامہ کو قبول کرینگے۔ ۸۔ اگر پنڈت پردہان شرایط کو قبول نکرینگے تو علاقہ کمپنی اور نواب نظام کے درمیان تقسیم ہوگا۔ ۹۔ مہاراجہ میسور کی عملداری مین اُن شرایط کے روسے جو اُن کے اور کمپنی کے درمیان قرار پائینگے ایک دستہ فوج کا رکھا جایگا۔ ۱۰۔ اس شرط مین عہدنامہ کے لینے دینے کا ذکر ہی فقط۔ حیدرآباد۔ نواب نظام الملک بہادر نے ۱۳ جولائی ۱۷۹۹ء کو تصدیق کی

مہر نظام — دستخط۔ جی۔ ای کرکپاٹرک۔ رزیڈنٹ۔

---

[۱] اصل معاہدہ مین بھی ابجد کے خلاف ت ہی۔ حرف ج ہونا چاہیے تھا۔

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نیفس حصہ کہال	[illegible]	.	.	.	باقی ماندہ کونگور	[illegible]	.	.	.
کونا کملا	[illegible]	.	.	.	باقی ماندہ کشن چیدکو نڈی	[illegible]	.	.	.
پمری	[illegible]	.	.	.	کل ضلاع گرم کونڈلہ	[illegible]	.	.	.
ورجیر کرور	[illegible]	۱	.	.	[illegible]				
پرستی مزاج چیر	[illegible]	.	.	.	[illegible]	[illegible]	.	.	.
[illegible]	[illegible]	.	.	.	مریدرک [illegible] تعلقہ	[illegible]	.	.	.
متور	[illegible]	.	.	.	کرنول پیشکش	[illegible]	.	.	.
پیریوالی نی مونگو	[illegible]	۳	.	.	ایک تعلقہ [illegible]				
چنم پلی	[illegible]	۸	.	.	جبری ملا	[illegible]	.	[illegible]	۱
[illegible] کوپو	[illegible]	۵	.	.	رتم [illegible] باتیہ خان				
کورتنی	[illegible]	.	.	.	ذاتی قمرالدین خان	.	.	[illegible]	.
پسکی	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]	ورثہ داران				
بیضا کوندا		.	[illegible]	.	ہے				
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	.					
ہندی تانت پو	[illegible]	.	.	.	باقی حصہ نظام	.	.	[illegible]	.

یہ بوجہ انکار پیشوا حسب عہدنامہ جداگانہ دو ثلث نواب نظام کو اور ایک ثلث کمپنی کو ملا۔

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہہ تعلقہ پرینلے	[illegible]	۵	.	.	سونڈابالاگھاٹ	[illegible]	.	.	.

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
ناکوندی	[illegible]	. .	. .	. .	میکندا	[illegible]	۹	. .	. .
دو تعلقہ از		. .	. .	. .	ایک تعلقہ از دیونا	. .	. .	[illegible]	۲ .
خیل دردگ					ہری ہر	[illegible]	. .		. .
معہ لیسہ کوہیرا	[illegible]	. .	. .	. .	کل کنتہ پاگڈوا			[illegible]	۲ .

اس عہدنامہ کی شرط پنجم کی روسے کرشنا راجہ کو ٹیپو سے متعلق تھا ترک کیا علاقہ دیا گیا اور میسور کے نام سے ایک جداگانہ ریاست قرار پائی جو اسوقت ملک کی مہذب ترین ریاستون مین شمار ہوتی ہے۔

نواب نظام بہادر سے اس عہدنامہ کے قبل کچھ اور شرطین بھی ہوئی تھین مگر انکا خلاصہ اس عہدنامہ مین نظر آتا ہے اس لیے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

یہہ عہدنامہ نواب آصف بہادر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان کپتان کرکپاٹرک کی معرفت منعقد ہوا۔ اسکی غایت صرف یہہ تھی کہ تمام امانت اور حفاظت باہمدگر کی جائے اور ایک دوسرے کے ملک مین دخل انداز نہو اور نہ اسکے ماتحت اور رفقاء سے کسی قسم کا تعلق رکھے۔ بلکہ دشمنون کے مقابلہ مین ایک دوسرے کی مدد کرے۔ شرایط کا خلاصہ یہہ ہے۔

۱۔ دونون سرکارون کے اتفاق کے باعث پچھلے عہدنامے اس عہدنامہ کے تملات نتشا ہونگے اور ایک کا دوست دوسرے کا دوست اور دشمن دشمن ہوگا۔ ۲۔ کسی حکومت یا ریاست کی زیادتی پر نظام اور کمپنی دونو ملکر اُسے سزا دینگے کمپنی کسی ریاست کو بلا وجہ نظام کے ساتھ دشمنی نہ کرنے دیگی ۳۔ کمپنی نواب نظام کو ۸ ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار معہ توپ اور انگریز گولہ اندازون کے دیگی۔ اسکے سواے اور بھی معمولی لشکر دیا جاسکیگا۔ یہہ فوج دواما نواب نظام کے ملک مین رہیگی۔ ۴۔ فوج کی تنخواہ نظام دینگے۔ ۵۔ فوج مذکورہ بالا کے اخراجات کے لیے نواب آصف جاہ بہادر

وہ علاقہ جات جو سرنگاپٹم کے عہدنامہ ۱۸ - مارچ ۱۷۹۲ء اور عہدنامہ میسور ۲۲ - جون ۱۷۹۹ء کی روسے انھین ملے کمپنی کو دوام کے لیے دیتے ہین - ۶ - حدبندی کے وقت رفع کرنے کے لیے نواب نظام کمپنی کو کویل وگنبد رگڈہ کے بجائے ضلع ادونی مع تعلقات ملحقہ کے دینگے - ۷ - جو علاقہ جات شرایط ۵ کے روسے کمپنی کو دیے جائین گے وہ بالکل کمپنی کے قبضہ مین رہینگے - ۸ - فوج کے اخراجات کی بیشی کی حالت مین کمپنی نواب نظام سے کچھہ نہ لے گی - اور نہ وہ علاقہ جات کی آمدنی کی بیشی کی صورت مین کمپنی سے کچھہ لین گے - ۹ - علاقہ جات کی سپردگی فوراً عمل مین آئے گی اور نواب صاحب اسکے متعلق احکام جاری کرینگے - ۱۰ - اضلاع سپردشدہ کے تمام قلعہ جات نواب صاحب اسی حالت مین کمپنی کو دینگے جس حیثیت سے وہ اُن کے قبضہ مین آئے - ۱۱ - جبتک اہلکاران کمپنی اضلاع پر قبضہ نہ کرینگے اُس وقت تک فوج کے اخراجات نواب صاحب اپنے خزانہ سے دینگے - ۱۲ - بوقت جنگ حتی الامکان ایک دوسرے کی مدد کریگا - ۱۳ - نواب نظام الملک جسقدر بنجارہ لڑائی کے وقت جمع کرسکینگے اُسقدر جمع کرکے سرحدی مقامات پر غلہ جمع کرینگے - ۱۴ - انکی فوج کیلیے جو چیز درکار ہوگی وہ محصول سے بری رہیگی - ۱۵ - نواب صاحب بغیر اطلاع کمپنی کسی دوسری طاقت سے رسل ورسائل نہ کرسکینگے - اور کمپنی بھی اُن کے متعلقین اور رعایا سے کچھہ سروکار نہ رکھیگی - ۱۶ - اگر کوئی امر خلاف عہدنامہ نواب صاحب سے سرزد ہو تو انھین کمپنی کا فیصلہ منظور کرنا ہوگا - ۱۷ - اگر دونون مین سے کسی کے حدود مین کچھہ فساد ہوگا تو ایک دوسرے کی مدد کریگا - ۱۸ - ایسٹ انڈیا کمپنی نواب آصف جاہ بہادر - پیشوا راؤ - پنڈت پردہان اور راگھوجی بھونسلا مین چونکہ اتفاق ہے اگر آخرالذکر والیان ملک مین سے کوئی اس عہدنامہ سے فائدہ اٹھانا چاہے تو فریقین معاہدہ فوراً اُن کے شرایط کو مناسب حیثیت مین منظور کرینگے - ۱۹ - اگر مہاراجہ سیندھیا بشرط ضمانت اس معاہدہ مین شریک ہونا چاہین گے تو انہین بھی شریک معاہدہ شمار کیا جایگا - ۲۰ - اس شرط مین معاہدہ کے لینے اور دینے کے متعلق تحریر ہے -

۹ - ۲۲ - جمادی الاول ۱۲۱۵ھ م ۱۲ - اکتوبر ۱۸۰۰ء مقام حیدرآباد -

اُسی تاریخ ایک عہد نامہ آصف جاہ بہادر اور انگریزی کمپنی کے درمیان قرار پایا - اُسکا خلاصہ یہ ہے
۱ - پیشوا راو پنڈت پردہان شرائط ذیل پر عہد نامہ ہذا سے مستفید ہونگے - الف - اُن پر مطالبہ آصف جاہ بہادر کا ہوگا اُسے قبول کرین - ب - پنڈت پردہان اور نواب صاحب کے درمیان چوتھہ کا جو دعوے تصفیہ طلب ہے یا آیندہ ہو اُسے انگریزی کمپنی فیصل کرے - اور جب تک وہ کمپنی کے فیصلہ کو قبول نہ کرین اس عہد نامہ سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے - ج - راو صاحب اور کمپنی کے درمیان جو امور تصفیہ طلب ہین اُنکا اطمینان کمپنی کو دین - اگر پنڈت پردہان شرط ذیل کو منظور کرینگے تو کمپنی اور نواب نظام اُن کی واجبی حکومت ملک مرہٹان مین قایم کرا دینگے - د - جس قدر فوج راو پنڈت پردہان کی حکومت دوبارہ قایم کرنے کے لیے درکار ہو وہ کمپنی لین - ۲ - راگھوجی بھونسلا کے لیے یہہ شرطین ہوئین - الف - راگھوجی بھونسلا اور نواب نظام کے درمیان جو امور فیصلہ طلب ہون اُنکا فیصلہ انگریزی کمپنی کرے - اور وہ اُسے مانین - ب - کمپنی کو جن علاقہ جات کے تبادلہ کی ضرورت ہو اُن کو وہ بے چون وچرا کمپنی کے حوالہ کرین - ۳ - اگر نواب آصف جاہ بہادر نے شرائط معاہدہ کی پوری پوری تعمیل کی تو اُن کو فتح شدہ ملک مین سے مساوی حصہ ملیگا با مگر ایسی ملک کے فتح کرنے کی کوئی خواہش نہین -

نواب نظام کو از روے عہد نامہ منعقدہ سرنگاپٹم مرقومہ ۱۸ مئی ۱۷۹۲ء اور عہد نامہ میسور مرقومہ ۲۲ جون ۱۷۹۹ء جو علاقہ ملا اور بعد کو ہمیشہ کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا اُسکی فہرست درج ذیل ہے -

فہرست تعلقہ جات جو از روے عہد نامہ سرنگاپٹم کے ملے

نام دیہات		کنٹیریا پگودا	۰	۰	۰	نام دیہات		کنٹیریا پگودا	۰	۰	۰
سدہوت	چہہ تعلقہ	[illegible]	۰۹	۱	-	مداگور	چہہ تعلقہ	[illegible]	۹	۰۲	۰
چنور	"	[illegible]	۴	۰	:	بدوبل	تین "	[illegible]	۰۱	۴	۰
کملاپور	چار تعلقہ	[illegible]	۴	۳	:	بھونل مرد	سات "	[illegible]	۷	۰۱	۰

نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا	۰	۰	۰	نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا	۰	۰	۰
اکم سات تعلقہ	[illegible]	۰۲	۱	۰	ورگوڑی ۴ تعلقہ	[illegible]	۵	۰	۰
گنگ گدہی تین ر	[illegible]	۴	۱	۰	بلہاری وکرکپور ۲ ر	[illegible]	۰	۰	۰
جبت کنتا ایک ر	[illegible]	۹	۰	۰	ویرنیلاہ وبیلو ۱ ر	[illegible]	۰	۰	۰
کدنور ر	[illegible]	۴	۰	۰	کدیال ۸ ر	[illegible]	۰۳	۱	۰
کوبل کونبتا ر	[illegible]	۹	۰۳	۰	کنجندرکہن ۸ ر	[illegible]	۹	۰	۰
اوپل پالا ر	[illegible]	۰۱	۰۱	۰	کنک کہری ۱ ر	[illegible]	۰	۰	۰
نرساپور ر	[illegible]	۰۵	۳	۰	سنکاپٹن رویل ورا ۱ ر	[illegible]	۰	۰	۰
سپیل ر	[illegible]	۱۱	۰	۰	ہنونت کند ر	[illegible]	۰	۰	۰
دولی پہروددوارم ۱۰	[illegible]	۰۳	۱	۰	لسواہ پور ر	[illegible]			
پودتور ۲ ر	[illegible]	۴	۲	۹	موکاہ ر	[illegible]	۰۶	۲	
چنویل پامتل ۸ ر	[illegible]	۰۳	۱	۹	کوکر ۵ ر	[illegible]	۴	۱	۹
مونیال پالو ۱۰	[illegible]	۰	۰						
لسام ر	[illegible]	۰	۰	۰					
نیگم پلی وپنچین بلا ۲ ر	[illegible]	۰۹	۰	۰	میزان کل	[illegible]	۰۶	۲	۰
اداک ۱ ر	[illegible]	۰	۰	۰					

فہرست تعلقات جو از روئے عہدنامہ میسور کے ملے۔ گوتی (باقی ماندہ)۔

نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا	۰	۰	۰	نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا	۰	۰	۰
بعض حصار مع قلعہ و متعلقات	[illegible]	۵	۰	۰	پامری	[illegible]	۰	۰	۰
گنندلا	[illegible]	۰	۰	۰	ونگرنور	[illegible]	۰	۰	۰

نام دیہات	کنٹیر یا پگودا				نام دیہات	کنٹیر یا پگودا			
پرتی مرجیرو۔	[illegible]	.	.	.	گرم کنڈرا۔	[illegible]			
بھیم راجہ۔	[illegible]	.	.	.	رتن گڑھی۔	[illegible]	.	۷	.
منتور۔	[illegible]	.	.	.	رک دروگ ۷ تعلقہ	[illegible]	.	.	.
بیالی متی مرہ۔	[illegible]	۳	.	.	کنول پیشکش	[illegible]	.	.	.
چرتم پلی۔	[illegible]	.	.	.	جنی پلا ایک تعلقہ	[illegible]	.	.	.
متی ہراہتور۔	[illegible]	۰۹	.	.	امراپور نوماتی	[illegible]	.	.	.
کدہ نتی۔	[illegible]	.	.	.	انگونڈی	[illegible]	.	.	.
یرگھی۔	[illegible]	.	.	.	ہرپن کلے۔ چھ تعلقہ	[illegible]	۰۸	.	.
پنکندا۔	[illegible]	.	.	.	ورنا پور و دیگر دیہات				
منگہ سرا۔	[illegible]	.	.	.	متفرقہ واقع ضلع	[illegible]	۰۷	.	.
منڈی انت پور۔	[illegible]	.	.	.	چیتل درگ۔				
کورکور (باقی ماندہ)	[illegible]	.	.	.	کل	[illegible]	۰۱	۰	.
کنچن گونڈی۔	[illegible]	.	.	.	میزان کل ہر دو فہرست	[illegible]	۵	۳	.

اضلاع شمالی دریائے تم بہدرا جو بموجب شرط ششم عہدنامہ نمبر ۱ منسلکہ نواب نظام کے پاس رہینگی بموجب تفصیل ذیل منہا ہوسنگے۔

نام دیہات	کنٹیر یا پگودا			نام دیہات	کنٹیر یا پگودا		
کوپل۔ ۸ تعلقہ	[illegible]	۰۳	.	کنگ گڑھی۔ ۸ تعلقہ	[illegible]	.	.
کچھر و گدہ۔ "	[illegible]	۹	.	دیہات متعلقہ انگونڈی واقع شمال دریائے تم بہدرا۔	[illegible]	.	.

نام دیہات	کنٹر یا پگودا			نام دیہات	کنٹر یا پگودا		
دیہات ضلع تنگل کوتا متعلق شمال دریائے تمبھدرا۔ کل حصہ نظام باقی حصہ آنریبل کمپنی ابزادگرد علاقہ ادونی	[illegible] [illegible] [illegible]	۰ نصف ۴	۰ : ۳	جو معہ دیگر علاقہ جات نواب واقع جنوب تمبھدرا از روئے شرط ششتم عہدنامہ منسلکہ بالعوض علاقہ جات بالا حوالہ آنریبل کمپنی کے ہوئے	[illegible]	۱۲	۰

مہر و دستخط ہو کر بمقام حیدرآباد بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ ماہ اکٹوبر ۱۸۰۰ء کو باہم تقسیم ہوا۔

دستخط جی۔ ای کرکپاترک رزیڈنٹ

تتمہ عہدنامہ نمبر ۱۰۔

اسکے رو سے یہ قرار پایا کہ اثنائے جنگ مین فریقین کی فوجین دونون کے ملکون سے بلا روک ٹوک جایا کرینگی۔ اور ایک فریق کے ملازم ضرورت پر دوسرے کی مدد دہی مین ہمہ تن مصروف رہین گے اور رسد رسانی اور آرام دہی کی کوشش کرینگے۔

نمبر ۱۱ اس عہدنامہ کی غرض یہ تھی کہ اضلاع حیدرآباد اور اضلاع کمپنی مین تجارت کو ترقی ہو کپتان کرکپاٹرک انگریزونکی جانب سے باختیار مقرر کیے گئے تھے۔ نواب نظام الملک بہادر بطور خود فریق ثانی تھے اسمین بارہ شرطین تھین ہم ہر ایک شرط کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین۔

۱۔ کمپنی نواب صاحب کو مسلی پٹم مین کارخانہ تجارت قایم کرنے اور ایجنٹ رکھنے کی اجازت دیتی ہے ۲۔ نواب صاحب کے جہازون پر انھین کا جھنڈا نصب ہوگا اُن کی حفاظت انگریزی جہاز کرینگے اور ہندوستان کے تمام بندرگاہون مین وہ آزادی کے ساتھ آجاسکین گے۔ ۳۔ فریقین کے حدود مین وہ اشیا آسکین گی جو ہر ایک یہان پیدا ہوتی ہین یا جو شاہ انگلستان کے کسی ملک مین بنائی جاتی ہین۔ ۴۔ تمام محاصل راہداری موقوف ہونگے اور تاجرون پر سختی نہ کی جائیگی۔ ۵۔ حیدرآباد مین

واجبی طور پر فیصدی ۵ روپیہ تک اُن اشیا پر محصول لگایا جا سکیگا جو نواب صاحب کے ملک مین آئین گی - ۶ - نواب صاحب کے تاجرون کے ساتھہ بھی انگریز سختی نہ کرینگے - کوئی ناجائز محصول نہ لگائین گے اور اُن کی آمد و رفت مین آسانیان پیدا کرینگے - ۷ - نواب صاحب کے تاجرون سے بالتو مسلی ٹھم مین محصول لیا جائیگا یا جہان انہین دینے مین آسانی ہو - محصول ایک مرتبہ سے زاید نہ لیا جائیگا ۸ - فیصدی ۵ روپیہ کے حساب سے اہلکاران نواب صاحب اُن اشیا پر محصول لینگے جو اُن کے ملک سے باہر لیجانے کے لیے خریدی گئی ہون - ۹ - کمپنی کے کسی تاجر کو اختیار نہ ہوگا کہ وہ ملک نظام مین وہی شئے پھر فروخت کرے جو اُس نے وہان کی پیداوار یا تیار شدہ سے خریدی ہو بغیر نواب صاحب کی اجازت کے غلہ باہر نہ جا سکے گا ضرورت پر فوراً دونون غلہ کی درآمد و برآمد کی اجازت دینگے ۱۰ - تاجرون پر لازم ہوگا کہ وہ ایک مرتبہ محصول ضرور دین - ۱۱ - یکم ماہ ستمبر ۱۸۰۲ء سے کوئی محصول سوا محصول شرایط بالا کے نہ لیا جائیگا - ۱۲ - اس شرط مین عہدنامہ کے پلٹنے دینے اور صحت کے متعلق کچھ تحریر ہے - [مہر نظام] دستخط جی - ای - کرکپاٹرک رزیڈنٹ ۸ ذوالحجہ ۱۲۱۷ھ ۱۲ اپریل ۱۸۰۲ء مقام حیدرآباد

نمبر ۱۲ نواب نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین وفات پائی - اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ بہادر اُنکی جگہہ مسند نشین ہوئے - اُنہون نے اپنی منظوری شہنشاہ دہلی سے منگوائی تھی اسکے ساتھہ ہی کمپنی کے پچھلے عہدنامون کو بھی منظور کیا - اور دوستی کے استحکام کے متعلق کمپنی کو ایک اقرارنامہ ۱۷ اگست ۱۸۰۳ء کو لکھدیا - اُسکی نقل کی چندان ضرورت نہین ہے -

نمبر ۱۳ یہہ عہدنامہ تقسیم علاقہ کے متعلق قرار پایا - اسمین ۸ شرطین ہین بعض کا تعلق مہاراجہ سیندیا صاحب صوبہ راجہ برار - مہاراجہ سیندیا بہادر اور رینڈٹ پردہان بہادر سے بھی ہے - انگریزون کی جانب سے کپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات دئے گئے تھے - ہر شرط کا خلاصہ یہہ ہے - ۱ - ضلع کٹک مع لنگرگاہ - ضلع بالاسور اور دیگر مطلبات از روئے شرایط دوم عہدنامہ مہاراجہ سیندیا صاحب صوبہ دار راجہ برار مقام دیوگاؤن (منعقدہ ۱۷ دسمبر ۱۸۰۳ء) ہمیشہ کے لیے کمپنی کے زیر اثر رہینگے - ۲ - وہ علاقہ جات جن کا محصول مہاراجہ سیندیا صاحب بشراکت نواب نظام تحصیل کرتے تھے

اور جو پہلے دریائے وردہا کی مغربی سمت سیندھیا صاحب کے قبضہ مین تھے اور علاقہ جات واقع جنوبی کوہستان جن پر قلعہ جات نربدا اور گول گڈہ واقع ہین نواب صاحب کے قبضہ مین ہمیشہ کے لیے رہینگے - وہ علاقہ جات مستثنی ہین جو سیندھیا صاحب کو دئے گئے - ۳- تمام قلعہ جات و علاقہ جات اور حقوق مہاراجہ سیندھیا جو گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہین قلعہ جات علاقہ جات اور حقوق اس ملک کے جو بجانب شمال علاقہ راجہ جے پور- جودہ پور اور رانائے گوہد واقع ہین ہمیشہ کے لیے انگریزون کے قبضہ مین رہینگے - ۴- قلعہ بروچ - سرجی - انجن گاؤن دوامًا کمپنی کے زیر اثر رہیگا- ۵- قلعہ و لشکر احمدنگر مع جزو علاقہ متعلقہ کے ہمیشہ کے لیے مہاراجہ پیشوا کے اثر مین رہیگا- ۶- تمام قلعہ جات سیندھیا جو کوہستان اجنٹہ کے جنوب مین واقع ہین مع قلعہ و جالنا پور و شہر و ضلع گندا پور و دیگر اضلاع واقع کوہستان دریائے گوداوری دوامًا صوبہ دار دکن کے علاقہ مین رہینگے - ۷- ان کے سوائے کمپنی کو جو علاقے کسی عہدنامہ کے رو سے ملے ہین وہ بھی دوامًا اُسی کے قبضہ مین رہینگے - ۸- عہدنامون کا تبادلہ ہوا - ۱۸- اپریل ۱۸۰۴ء م ۷ محرم ۱۲۱۹ء مقام حیدرآباد دکن -

نمبر ۱۴۱ اس عہدنامہ مین یہہ دکھایا گیا ہے کہ اُن علاقہ جات پر جو ناگپور اور ہلکر کے علاقون سے علیحدہ ہوئے یا پیشوا کے ملک کے قبضہ مین آنے کے بعد سے نظام کا کیا حق ہی اور کمپنی کا کیا - اس عہدنامہ مین جارلس مٹیکاف صاحب با اختیار کئے گئے تھے - اس عہدنامہ کی ۱۱ شرطین ہین اُنکا خلاصہ یہہ ہے -

۱- تمام پہلے عہدنامے جو عہدنامہ ہذا اسکے خلاف نہین اسکے رو سے منظور ہونگے - ۲- پیشوا کے جو دعوے نواب نظام پر چوتھ کے متعلق تھے وہ کالعدم مانے جائینگے - ۳- سرحد کے علاقہ کو برابر کرنے کے لیے نواب نظام کچھہ علاقہ کا تبادلہ بھی کرسکینگے - ۴- جو اضلاع پیشوا کے پاس تھے اور فہرست منسلکہ الف مین درج ہین - وہ دوامًا نظام کے پاس رہینگے - ۵- جو اضلاع پہلے راجہ صاحب ناگپور کے پاس تھے اور جو فہرست ب منسلکہ عہدنامہ ہذا مین درج ہین مع قلعہ گول گڈہ و نرندو کوہستان جن پر وہ قلعہ واقع ہین دوامًا زیر حکم نواب صاحب رہین گے - ۶- اضلاع ابہوا ایلورا جو پہلے مہاراجہ ہلکر کے قبضہ مین تھے اور جن کی آمدنی قریب ۱۰۰۰۰۰ روپیہ

ہے دوامًا زیر حکم نواب صاحب رہینگے۔ ۷۔ نواب صاحب اپنے تمام حقوق علاقہ جات واقع کنارہ مغربی دریائے سینا مندرجہ فہرست ج کمپنی کو دیتے ہین۔ ضلع احمدنگر کے کل حقوق بھی کمپنی کو دیتے ہین۔ ۸۔ راجہ صاحب ناگپور کے زیر حکم دینے کے لیے نواب صاحب دریائے وردہا کے شرقی کنارہ کے علاقہ جات کے کل حقوق ہمیشہ کے لیے دیتے ہین۔ ۹۔ رقوم بابتہ چوتھہ (تخمینًا ایک لاکھ روپیہ) جو آیا پاٹی و تبور دہن کو دلائی گئی تھی اُس کے کل حقوق نواب صاحب کمپنی کو ہمیشہ کے لیے دیتے ہین۔ ۱۰۔ نواب نظام جن اضلاع سے پیشوا کو چوتھہ دیتے تھے یا اس قسم کے جو اضلاع اب اُن کے قبضہ مین آئے ہین اُن کی چوتھہ کو جاری اور قایم رکھینگے۔ ۱۱۔ نقول عہدنامجات کا تبادلہ مابین فریقین ہوا۔ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۲۲ء م ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ مقام حیدرآباد دکن۔

فہرست الف

اس مین وہ اضلاع شامل ہین جو پہلے پیشوا کے قبضہ مین تھے اور بعد کو ازروئے شرط چہارم نواب نظام کو ملے۔

ادمرتیر	لنتور	دیہات متفرقہ	گہال نندور
چل کام	عـــ تعلقہ زمبول سوابجی	شیوٹی بیر	دیہات متفرقہ
ویراپور سیوا ایح۔	دہنسی سیوراج	ہرلوپر تعلقہ	جمع [illegible]

فہرست ب

تفصیل اضلاع جو سابق راجہ ناگپور کے تھے اور اب ازروئے شرط پنجم عہدنامہ منسلکہ نواب نظام کو ملے۔

اکورل	یتہولی	منہائی بابتہ آمدنی موضع مون گام جو قبضہ سری دہر پنڈت اور جسونت راو رامچندر مین ہے اور بابتہ نصف موضع بلاہیرا جو قبضہ جسونت راو رامچندر مین ہے	[illegible]
رگام	کلکال		[illegible]
ویس	کل جمع [illegible]	باقی کل	[illegible]

فہرست ث

تفصیل حقوق و علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقع بجانب کنارہ دریائے سیتا اندرون ضلع احمدنگر

جواب تمام از روئے شرط ہفتم عہدنامہ منسلکہ آنر ایبل کمپنی کو دیدئے گئے ۔

فہرست

بجانب مغرب دریای سیتا ۔	سرکار احمدنگر	اوبلا - بدلوتی سولہ سے م تمیم	بہمری - چکرود
واقعہ پرگنہ موہل سرکار پرینڈا	پلے واری وغیرہ بسبت پیٹ	پنپاس	واقعہ سرکار سنگمنیر
قصبہ وغیرہ	کرکت - کوزی کام	درمیان ضلع احمدنگر	سہلی
درول	کنادیزا - گھاٹ گام وغیرہ	واقعہ پرگنہ کرواہ	واقعہ پرگنہ نواب
کوردلی وغیرہ	واقعہ پرگنہ کنس ولیت	ال گام - کول گام	صلابت پور سلطان پور
رام ہگنا وغیرہ	سرکار احمدنگر	واقعہ پرگنہ جکھیر	برہانپور - کرنیور
پھول چرچولی ۔	قصبہ نندیج - امباجل گام وغیرہ	کیولا - سوئنے کام	سکن کام - کتنا پھل
واقعہ پرگنہ اسس سرکار احمدنگر	ہرمولا - سوگام وغیرہ	جکنیر - سونتانی متعلقہ قلعہ پرینڈا	چاندی - نندولی
کورٹی وغیرہ واقعہ پرگنہ باندیا سرکار بیرگام	پرگام وغیرہ - ممدگام وغیرہ	لولی - ہرہ گام	لوہورواری بست وغیرہ کونک
احمدنگر - بیج گام ۔	واقعہ پرگنہ بردول سرکار	پنپل گام ۔	ذہرکام - دیولامی
سادرگام وغیرہ - سرال وغیرہ	وصوبہ بیجاپور	واقعہ طرف رنجن گام	مورگھان - ڈنگری
لوبی وغیرہ واقعہ پرگنہ وانگی سرکار پرینڈا	تانکلی وغیرہ - خرد موضع سندر	انگورہ - بہوسی	بلی پوندری - ماسوتی
سہواکندر - کرشنا وغیرہ تیہوراہ	جی بنی وغیرہ - کہوزی کنور	واقعہ تعلقہ کہیم	نیم بگام - نمیں
واقعہ پرگنہ مندروپ سرکار	چیرجیری جو رقم چوتھ و دیگر ابواب کے پیشوا ایتن کو دی جاتے ہیں	کہیم - بمبوری	پر درا ہنگم - پربکرگام
شولاپور - مندروپ وغیرہ میری وغیرہ	واقعہ پرگنہ اوندرگام	واقعہ تعلقہ احمدنگر	
واقعہ پرگنہ نیم بہورنی سرکار پرینڈا	سرکار پرینڈا ۔	کوہرکام - مندوی	بہتی ولے - کہانڈے کہارے
امولا وغیرہ - تہکام	میراوغیرہ	مریدہرکام - پرکام کولہوت	
درالی - قصبہ نیم بہورنے ۔	واقعہ پرگنہ وسرکار پرینڈا	بلوانی ۔	کورنبت سنگوی ال نیر
واقعہ پرگنہ جارکوندا ۔	کوردو سولہ سے م خالصہ	واقعہ پرگنہ پیکیری	

کل اندرون ضلع احمدنگر و بر کنارہ مغربی دریائے سیتا [illegible] ۳ر - آدھ پائی

تفصیل علیحدہ شدہ حقوق علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقعہ کنارہ مشرقی اور دریائی وردھا جو اب نواب نظام نے بفحوائے شرط ہشتم عہد مسلکہ واسطے منتقل ہونے بنام راجہ ناگپور علیحدہ رکھے ہین -

واقعہ پرگنہ اردہلیس سرکار کوپٹ واقعہ پرگنہ انجنا سرکار کوپلا

واقعہ پرگنہ اشٹی سرکار کویل کل مبلغ ---

دستخط جی سوئٹن
سکرٹری گورنمنٹ

فہرست ۵

خلاصہ اشتہار

یہہ اشتہار مرہٹی مین ۱۱ فروردی سنہ ۱۸۱۹ء کو ایم الفنسٹن کمشنر کل نے پیشوا کے مفتوحہ علاقہ کے بندوبست کے متعلق دیا تھا -

باجی راؤ کے مسند نشین ہونے کے بعد اُسکا ملک نزاع اور سرکشی کے ہاتھون خراب ہونے لگا رعایا کی حفاظت کے لیے کوئی خوش انتظامی نہ تھی - تھوڑے دنون مین باجی راؤ کا نشان بھی نہ رہیگا - راجہ ستارا جو اُسکا قیدی تھا رہا کیا جائیگا - اسکی پرورش اور شان شوکت کے لایق علاقہ دیا جائےگا - اس لیے قلعہ ستارا پر قبضہ کیا گیا اور راجہ کے واسطے جھنڈا قایم ہوا - اُسکی قوم کے اہلکار طلب ہوئے ہین تاکہ تمام دان انعام - آراضی موروثی - سالانہ تنخواہ اور مذہبی مقامات کی حفاظت ہو - تمام مذہبی گروہ کی پاس داری رہیگی اور اُس کے رسوم وہان تک جاری رہینگے جہان تک درست اور قرین عقل معلوم ہونگے - جو لوگ ملک کی تباہی کا خیال کرینگے وہ فوراً گرفتار ہوکر قتل کیے جائینگے -

نمبر ۱۵

نواب سکندر جاہ بہادر کی حکومت کے آخر سال ملک کے بہت بڑے حصہ مین راجہ چندو لعل کی بدانتظامی سے نقصان ہوا - مالگزاری مستاجرون کے سپرد ہوئی جس سے ظلم شروع ہوگیا - چندو لعل نے جو فوج انگریزی افسرون کی کمان مین ترتیب دی تھی وہ اکثر سرکشی فرو کرنے کے لیے جانے لگی - اُسوقت راستے اسقدر خطرناک ہو رہے تھے کہ مسافر بغیر ہتیار بند سپاہیون کی ہمراہی نہ جا سکتے تھے - اس بنیاد پر ہر ضلع مین انگریزی افسر متعین ہوئے - اگرچہ اُن کے انتظام سے

نوٹ - ابجدی حروف مین قاعدہ کی روسے الف - ب - کے بعد ج - آنا چاہیئے تھا مگر اصل عہدنامہ مین ث ہے لہذا مولف نے بھی یہی لکھا ہے -

بدانتظامی رفع ہوگئی لیکن ملک پر قرضہ کا بار پڑ گیا - اسکے عوض مین سرکاران شمال کی تمام پیشکش انگریزون نے ایک کرور [illegible] لاکھ روپیہ پر خرید لی اور اسطرح دربار نظام کو مشکلات سے نجات ملی - نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جانشین ہوئے - ان کے ساتھ عہدنامہ ہوا - پچھلے عہدنامے نظامان حیدرآباد سے ہوئے وہ برقرار رہین گے - گورنر جنرل بجانب کونسل اقرار کرتے ہین کہ افسران انگریزی پابند اقرار ناموجات مذکورہ بالا کے رہین گے - دستخط ڈبلیو بنٹینگ -

دستخط - ایچ - ٹی - پرنسپ سکرٹری بمقام شملہ

نمبر ۲۱

تمادی ایام سے والیان ممالک اور ہمسایہ ریاستون مین تبدیلی واقع ہوئی تھی - اور فوج کے انتظام اور اخراجات مین تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے - اسکی آسانی کے لیے یہہ عہدنامہ مرتب ہوا - انگریزون کی جانب سے کرنل لو صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کو اختیارات دیئے گئے تھے شرائط عہدنامہ کا خلاصہ یہہ ہے -

۱ - پچھلے عہدنامے جو اسکے منافی نہون عہدنامہ ہذا کے رو سے منظور کیے گئے - اتفاق قایم رہیگا - ۲ - نواب صاحب کی اجازت کے بغیر (بخلاف سابق) ملکی فوج ۵ پلٹنین اور ایک رجمنٹ سے زیادہ نہ رہیگی - باقی حسب ضرورت نواب صاحب طلب کر سکتے ہین یہ بھی قرار پایا کہ کارہائے عظیمہ کے موقع پر فوج کام دیگی - اندرون ملک کے فتنے فرو کریگی سکر جزوی کام انجام نہ دیگی - ۳ - کمپنی کی جانب سے "کنٹنجنٹ فوج" کے بجائے "حیدرآباد کنٹنجنٹ" کے نام سے فوج رہے گی - ۴ - حیدرآباد کنٹنجنٹ" قلمرو نظام سے باہر کمپنی کے ملک مین بھی کام دیگی اور اگر ضرورت ہوئی تو فوج کے علاوہ کمپنی کی فوج بھی علاقہ نظام مین بھیجی جا سکے گی - ۵ - فوج ملکی مع فوج کنٹنجنٹ نواب صاحب کی طرف سے اسیطرح کام دیگی جس طرح گورنمنٹ انگریزی مناسب خیال کرے - حیدرآباد کے قریب ایسی صورت پیش آنے پر ہر حالت مین دو پلٹنین ضرور رہین - ۶ - فوج کی ماہوار تنخواہ ۶ فیصدی سالانہ سود - باقیہ چوتھہ اور تنخواہ

خاندان مہیپت رام و خاندان مرہٹہ جن کی رقم ۲۰ لاکھ سالانہ ہوتی ہے نواب نظام گورنمنٹ کے کارکن کو دیا کرینگے ۔ اسکے عوض مین وہ اضلاع مندرجہ فہرست الف حوالہ سرکار انگریزی کرتے ہین ۔ ۷ ۔ سوائے فوج ملکی و کنٹنجنٹ کے گورنمنٹ انگریزی اور کوئی فوج نواب نظام سے طلب نہ کرے گی ۔ ۸ ۔ نواب نظام گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام کو عہدنامہ مصدقہ گورنمنٹ پہونچتے ہی اضلاع مندرجہ فہرست الف سپرد کردینگے ۔ رزیڈنٹ حیدرآباد ہمیشہ نواب صاحب کو اُن اضلاع کے حسابات بھیش کرتے رہینگے ۔ ۹ ۔ اس شرط مین عہدنامہ کی نقلین آپس مین تقسیم ہوئین ۔ ۲۱ مئی م ۱۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۳ء مقام حیدرآباد دکن ۔

فہرست الف

اسمین برار پائین گھاٹ کے اضلاع شامل ہین جو شمال کوہستان جنوبی کوہستان واقع اجنٹا ۔ مشرقی مقام ڈون تک چلے گئے ہین جو مواضع اس فہرست مین درج نہ ہون وہ بھی لبعد ازین اسی مین شمار کیے جائنگے

انگولا ۔	[illegible]	بوکشی کہیر	[illegible]	پاسدا ۔ +	[illegible]
جھول بالوگھاٹ	[illegible]	دمنیدی	[illegible]	رکالو دھرنی ۔ +	[illegible]
ہندا	[illegible]	منبا	[illegible]	رکوت ۔	[illegible]
بڑاگانو	[illegible]	بود نادا یونکی	[illegible]	اوگانو ۔	[illegible]
نہوگانو	[illegible]	بونکی	[illegible]	جل گانو ۔	[illegible]
کرارمالوگھاٹ	[illegible]	دہموری معروف دہموری	[illegible]	سرکہیرا ۔	[illegible]
پولدبالوگھاٹ	[illegible]	گوابہ	[illegible]	یادک معروف بادتہہ جھال	[illegible]
درگانو	[illegible]	بونبر +	[illegible]	کلم ۔	[illegible]
نرسی بالوگھاٹ	[illegible]	جلگا +	[illegible]	جلنہ ۔	[illegible]
ماہور بالوگھاٹ	[illegible]	سیرالا	[illegible]	سناگانو	[illegible]

زرگانو	[illegible]	مل گھاٹ۔	[illegible]	تکتال۔	[illegible]
رلاگانو	[illegible]	دہول گھاٹ۔	[illegible]	ناکسپاپوری	[illegible]
بندرکورا۔	[illegible]	برور۔	[illegible]	راوجا	[illegible]
سون گانو	[illegible]	سورلے۔	[illegible]	جنجرنا	[illegible]
موندگرم۔	[illegible]	الجن گانو یاری	[illegible]	کہیدبلورا۔	[illegible]
جرور۔	[illegible]	سربالمعروف تیرالا	[illegible]	شپونا۔	[illegible]
کرند۔	[illegible]	موساری۔	[illegible]	بنودا۔	[illegible]
پھل کہیڑا۔	[illegible]	بکے۔	[illegible]	بتہکولے	[illegible]
امراوتی۔	[illegible]	الچپور۔	[illegible]	بتھورنہ	[illegible]
پھسنوری شیخ بابو	[illegible]	کریچ گانو	[illegible]	مال کہیرا۔	[illegible]
برستی نکلی۔	[illegible]	الجن گانوا	[illegible]	پاس کہیر	[illegible]
بابن۔	[illegible]	دہرور۔	[illegible]	سورکانو نکلے	[illegible]
نندگانو	[illegible]	اکولی۔ +	[illegible]	نیربرسو بندت	[illegible]
پہنوما۔	[illegible]	ہل گانو +	[illegible]	بندگانو قاضی	[illegible]
پنجر	[illegible]	بدنرا کنکاہی۔	[illegible]	دیوی کوٹ	[illegible]
پیپل گانو راجہ۔	[illegible]	پنج کوار۔	[illegible]	دہمن کو	[illegible]
بہیرابی بی۔	[illegible]	سلود۔	[illegible]	پرسولے	[illegible]
کولاپور۔	[illegible]	بابو معروف پاپل۔	[illegible]	منجرکہیڑ۔	[illegible]
جمودی۔	[illegible]	پنج جہاگانو	[illegible]	امراوتی راتی	[illegible]
مورستے	[illegible]	رہتہ پور۔	[illegible]	ہودکہیر	[illegible]
پالا۔	[illegible]	تہلاگانون۔	[illegible]	امن بہ	[illegible]

مقام	رقم	مقام	رقم	مقام	رقم
سہرین گگانو	[illegible]	آکوٹ	[illegible]	ورسنگوی	[illegible]
دانا پور	[illegible]	بالاپور	[illegible]	دریا	[illegible]
بنا	[illegible]	ملکاپور	[illegible]	کرنجہ بی بی	[illegible]
کروے	[illegible]	سہ نوزہ	[illegible]	کری دہنی	[illegible]
کورم	[illegible]	راجھورا	[illegible]	کمرگانو	[illegible]
مرتیزی پور	[illegible]	روہن کہیر	[illegible]	کل ضلع	[illegible]
منگلو رپیر	[illegible]	جاندور	[illegible]		
کورا	[illegible]	نندورا	[illegible]	منہابابتہ جاگرات ذاتی	
منگلی روس گہیر	[illegible]	نندگانو	[illegible]	جنیر + نشان بناہی	
قصبہ کورمہ گو وغیرہ	[illegible]	جیکلپور	[illegible]	[illegible]	
واشیم وغیرہ	[illegible]	کوکلے	[illegible]	باقی -	[illegible]
اصل گانو	[illegible]	دیول گہاٹ	[illegible]		

رقوم مذکورہ بالا خارج از رقوم دیہہ صدر و رسوم و موکتاپومیہ و انعام و دیگر دھرم آرتھہ وغیرہ سے ہے جواب تاسا قالضون کے قبضہ مین ہے اور رقوم صرف اُن دعویدارون کو دی جائے گی جو کوئی سند یا تحریر جسکو دربار نظام منظور کرے پیش کرینگے -

اضلاع جو صاحب رزیڈنٹ کے سپرد ہوئے ہین اُن کے حدود دیہہ ہین - شمال جنوب اور مشرق مین دریاے کرتناد تم بہدرا واقع ہے اور مغربی جانب علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی زیر اثر بمبئی پریسیڈنسی واقع ہی - کوئی تعلقہ یا موضع جسکا نام فہرست بالا مین درج نہین و رجو ان حدود کے درمیان واقع ہی بعد ازین شامل علاقہ ہو جائیگا -

پرگنہ دیودرگ وغیرہ و تعلقہ کدپور وغیرہ	[illegible]	پرگنہ کویل وغیرہ	[illegible]

گدول پیشکش	[illegible]	پرگنہ مودگی ومودکل	[illegible]
پرگنہ حویلی رنجور وغیرہ محلات	[illegible]	پرگنہ گنگاوتی	[illegible]
پرگنہ کانگھری وغیرہ وکوبرونہرانا	[illegible]	میزان	[illegible]

ان اضلاع مین کسی کا دعوی بابت جاگیر ذاتی جو اُن کے پاس تھی جائز متصور نہ ہوگا ۔ جب تک کہ اسناد پیش نہ ہون اور دربار نظام سے ثبوت نہ پہونچے ۔ قاعدہ بالا حاوی رسوم کمتا ویومیہ وانعام ودیگر قسم خیرات کے بھی متصور ہوگا ۔ اضلاع موقوعہ سرحد مغربی نواب جو ملحق کمپنی کے بمبئی کلکٹری ۔ احمدنگر وشولاپور کے ہین ۔

اول ۱۶ مواضع ضلع بیر واقعہ سرحد تعلقہ جام کھیڑ علاقہ آنریبل کمپنی

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
کاری گانو	[illegible]	درجہ	[illegible]	جام	[illegible]
ہتولا	[illegible]	روپور	[illegible]	درلنے	[illegible]
کھوٹی	[illegible]	کوتن	[illegible]	مدناپور	[illegible]
بھدکل	[illegible]	سیراپوروہوبالا	[illegible]	دوودبے	[illegible]
ہورالا	[illegible]	تیلہا	[illegible]		
چندا	[illegible]	باڑی	[illegible]	کل میزان	[illegible]

دوم تمام دیہات اضلاع ذیل ـ

گاتی	پیراندا	بھوم	لاتور	تلجاپور	گنجوتی	افضل پور
مردی	دہارالیو	کلم	نل درگ	لوہارا	الند	

اضلاع جواندرون حدود شمالی ومشرقی منجرا ومغربی علاقہ کمپنی واقع کلکٹری احمدنگر وشولاپور
متعلقہ احاطہ بمبئی ومغربی بہیما ومشرقی اُس خط استوا کے جودرمیان شہر نتور واقع منجرا وفضل پور
واقع بہیما کے کہینچا جائے اُن کی جمع قریب ٨ لاکھہ روپیہ سالانہ کے ہے۔ اس مین سے جاگیرات
ذاتی ویومیہ ورسوم ودیگر دہرم ارتھہ مستثنی ہین۔ ان اضلاع مین کسی کا دعوی بابتہ جاگیر ذاتی کی
جواُس کے پاس ہے اُس وقت تک جائز متصور نہوگا جبتک کہ حقوق کے ساتھہ صحیح سند جسکی صداقت
دربار حیدرآباد سے ہو پیش نہ کرے۔
قاعدۂ بالا اوپر رسوم وکتا ویومیہ وانعام ودیگر خیرات کے جاری ہوگا۔ تعلقہ جات مندرجۂ ذیل
متعلقہ صرف خاص وریئسان مذکورہ ذیل کا انتظام مال اُن افسرون کے تعلق ہوگا جنہین گورنمنٹ
حیدرآباد مامور کرے۔

بدنیرا کنکٹی	[illegible]	پتھروٹ	[illegible]	منگلور بیہر	[illegible]
ہیج گوہان	[illegible]	ملکھیرا	[illegible]	کورا	[illegible]
سلود	[illegible]	پلاس کہیڑا	[illegible]		
پاپو معروف پاپل	[illegible]	تعلقہ جات جاگیر		میزان کل	[illegible]
ہیج جہاگانو	[illegible]	سراج الملک بہادر		تعلقہ جات	
رنبہہ پور	[illegible]	دہریاپور	[illegible]	دوآب متعلق	
چنچونا	[illegible]	سنا	[illegible]	صرف خاص۔	
کہدیلورا	[illegible]	کرولے	[illegible]	مشکی ومدگل	[illegible]
سبونا	[illegible]	کورم	[illegible]		
نبودا	[illegible]	مرتضی پور	[illegible]	میزان	[illegible]
نبہ کولی	[illegible]	بنگلور وسنگیر	[illegible]		

برار صرف خاص

تعلقات بجانب مغرب علاقہ نواب نظام متعلق کلکٹری احمد نگر و شولاپور۔

دیہات تعلقہ لوہارا	دیہات تعلقہ گنجوٹی	دیہات تعلقہ النہ	افضل پور تعلقہ نواب شمس الامرا

بالعوض کمی اصل آمدنی تحقیقی اضلاع مغربی ہم سرحدی کلکٹری شولاپور و احمد نگر جو منتقل بنام انگریزی ہوئی اور نیز بالعوض کمی بعض صرف خاص دیہات واقع گھاٹی برار مندرجہ فہرست بالا و جاگیر بھوم متعلق راجہ ارجن بہادر حسب تفصیل ذیل۔

کمی تخمینی آمدنی تعلقات اضلاع مغربی	[illegible]	موم بھر	[illegible]	پرگنہ بھوم راجہ	[illegible]
صرف خاص بنام دیہات		پرگنہ بدنارا پوہلی	[illegible]	ارجن بہادر۔	
بنڈارگورا	[illegible]	سورکالونکلے	[illegible]	میزان کل	[illegible]

نواب نظام نے سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد کے تعلقجات مذکورہ ذیل واقع ضلع بالاگھاٹ برار کے کیے۔

پرگنہ بھکر	[illegible]	موضع ارسولی و دیگر	[illegible]	موضع کوارگانو	[illegible]
پرگنہ سندکھیر	[illegible]	دیہات پرگنہ کروز		موضع شولاپور پرگنہ	[illegible]
پرگنہ ہاکاپور نیکری	[illegible]	موضع جوہار	[illegible]	بتری۔	
پرگنہ سیولے۔	[illegible]	موضع سہ وغیرہ	[illegible]	دیہات پرگنہ کرار	[illegible]
پرگنہ لونہر	[illegible]	پرگنہ فتح کھلا	[illegible]	دیہات تعلقہ کرار	[illegible]
پرگنہ دکلد	[illegible]	موضع کیتا	[illegible]	موضع چاندور پرگنہ	[illegible]
پرگنہ کپ توری	[illegible]	قصبہ ونا گانو	[illegible]	سرپور۔	
پرگنہ کردستر گانو	[illegible]	سائر وغیرہ محالات بالا	[illegible]	موضع انتولی و دیگر	[illegible]
قصبہ شیوگانو	[illegible]	پرگنہ بسم	[illegible]	دیہات پرگنہ چنتور	
موضع چکل تانا پرگنہ چرنانی	[illegible]	پرگنہ اوندا	[illegible]	پرگنہ کلم پوری	[illegible]
موضع دول گانو	[illegible]	پرگنہ سرپور	[illegible]	پرگنہ اومرکھیر	[illegible]
پرگنہ لوہ گانو		موضع مونکلا	[illegible]	پرگنہ تما۔	[illegible]

پرگنہ	رقم	پرگنہ / موضع	رقم	پرگنہ / موضع	رقم
پرگنہ منانا	[illegible]	موضع دہول گانو	[illegible]	پرگنہ ورسوری و دیہات	[illegible]
پرگنہ سوالا ۔	[illegible]	پرگنہ سندکھیر	۔	موضع کنات	[illegible]
پرگنہ پچلاگانو	[illegible]	پرگنہ انسنگہ	[illegible]	کل	[illegible]
پرگنہ نندا پور	[illegible]	پرگنہ کیسور ۔	[illegible]		

فہرست پرگنہ جات وقصبہ جات ومواضع بالاگھاٹ برار بموجب اُن کے تخمینی آمدنی مندرجہ فہرست الف عہدنامہ منعقدہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ونواب نظام مصدقہ تاریخ ۲۱ ماہ جون سنہ ۱۸۵۳ء جو نواب نظام کی حکومت خاص ہین بموجب ہدایت مندرجہ مراسلہ گورنمنٹ انڈیا نمبر ۴۰۹۴ مرقومہ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۳ء دئے گئے ۔

پرگنہ	رقم	پرگنہ / موضع	رقم	پرگنہ / موضع	رقم
پرگنہ اودہرکھیر	[illegible]	موضع دہار	[illegible]	موضع جیکلتانا	[illegible]
پرگنہ کلم پوری	[illegible]	موضع سنہ وغیرہ	[illegible]	پرگنہ چیتانا ۔	۔
پرگنہ نندا پور	[illegible]	قصبہ شیوگانو	[illegible]	مواضع ارسولی و	[illegible]
		پرگنہ کرار	[illegible]	دیگر مواضع پرگنہ کورون	۔
پرگنہ سوالا	[illegible]	مواضع پرگنہ کرار	[illegible]	مواضع منگلا پرگنہ	[illegible]
پرگنہ اوندا	[illegible]	مواضع تعلقہ کرار	[illegible]	سرپور ۔	۔
پرگنہ نمسا	[illegible]	موضع شولاپور	[illegible]	موضع چہندور	[illegible]
پرگنہ منانا	[illegible]	پرگنہ بیٹری		پرگنہ سرپور ۔	
پرگنہ ہچول	[illegible]	موضع کرارگانو	[illegible]		
پرگنہ جہاگانو	[illegible]	مواضع انتولی ودیگر	[illegible]	کل	[illegible]
پرگنہ پچلاگانو	[illegible]	مواضع پرگنہ چنتور			

المرقوم ۲۲ ماہ نومبر م ۲۰ صفر سنہ ۱۸۵۳ء ۱۲۷۰ھ ۔ مقام حیدرآباد ۔
دستخط مسٹر [illegible] تایم مقام رزیڈنٹ ۔

نمبر ۱۷ یہہ عہد نامہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور نواب افضل الدولہ بہادر کے درمیان ہوا ہز اکسلنسی چارلس جان ارل کیننگ گورنر جنرل ہند نے لفٹنٹ کرنل سی۔ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدرآباد دربار نظام کو عہدنامہ کے اختیارات عطا فرمائے تھے۔ عہدنامہ کے شروط کا خلاصہ یہہ ہی۔ ۱۔ جو عہد نامہ جات و اقرارنامجات اس عہدنامہ کے منشا کے بالعکس نہین ہین وہ مستحکم ہوئے۔ ۲۔ ویسرائے و گورنر جنرل ہند نواب نظام کو علاقہ شورا پور کے کل اختیارات و حکومت دیتے ہین۔ ۳۔ نظام گورنمنٹ کے ذمہ گورنمنٹ انگریزی کا جو قرضہ تھا وہ معاف ہوا۔ ۴۔ اضلاع سپرد شدہ حسب تفصیل مندرجہ عہد نامہ (۱۶) کل جمع خرچ نظام نے ترک کیا۔ مگر بعد وضع اخراجات جو باقی رہیگا وہ گورنمنٹ انگریزی نظام کو دیگی۔ ۵۔ تمام اضلاع عطا شدہ و بجز دوآب و سپیز دہ علاقہ جات جو سرحد مغربی علاقہ نواب نظام ملحقہ کلکٹری احمدنگر و شولاپور واقع ہین نواب نظام کو واپس ہوئے۔ ۶۔ اضلاع برار جو عہدنامہ (۱۶) کی روسے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد ہوئے ہین اُن کی ضمانت کے لیے بابتہ خرچہ فوج کنٹنجنٹ گورنمنٹ انگریزی جو تنخواہ آیا ہی و تنخواہ خاندان ہیبت رائے و بعض دیگر زرِ پنشن اپنے پاس رکھے گی۔ ۷۔ تعلقہ جات صرف خاص و دیگر اضلاع مذکورہ شرط بالا بعد تصدیق عہدنامہ رزیڈنٹ حیدرآباد کے سپرد ہونگے۔ ۸۔ وہ علاقہ جات جو بالائے دریائے گوداوری۔ دریا گنگا کے شمال واقع ہین نواب نظام گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین۔ اُن کے نام یہہ ہین۔ تعلقہ پرکانلی۔ تعلقہ بہدراچلم۔ تعلقہ چیرلا۔ تعلقہ البا کا۔ تعلقہ نوگور۔ و تعلقہ سرچا۔ ۹۔ دریائے گوداوری مین حدود سرکار ین تک بلا مزاحمت جہازرانی ہوا کریگی کسی قسم کا محصول اور الواب فریقین تحصیل نہ کرینگے۔ ۱۰۔ عہدنامہ کے نقول کا تبادلہ ہوا۔ دستخط۔ برٹ ڈیوڈسن۔ رزیڈنٹ۔ دستخط کیننگ۔ مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء مقام حیدرآباد دکن۔

خلاصہ سند دربار نظام۔

نمبر ۱۸ دربار نظام سے یہہ سند اس امر کے متعلق دی گئی کہ سوائے انگریز ملازمان ماتحتان ریاست کے اگر کسی ملکی اور یورپ زادین نزاع واقع ہوگی تو اسکے تصفیہ کے اختیارات رزیڈنٹ

حیدر آباد کو ایسے اختیارات عطا کرین، وہ اس سند کی رو سے مجرم کو سزا بھی دے سکین گے - مرقوم

۳۰ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ م ۱۲ جولائی ۱۸۶۱ء

خلاصہ نقل سند عطیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بنام نواب نظام

نمبر ۱۹ ملکہ معظمہ کی خواہش ہے کہ ان راجگان و رئیسان ہند کی حکومت جو اسوقت حکمران ہین دوامی رہے لہذا اطمینان رہے کہ درصورت موجود نہ ہونے وارث اصلی کے اُس شخص کو ریاست کی حکمرانی سپرد ہوگی جو شرع محمدی کے رو سے جائز وارث ہو - یہ شرط اس وقت تک قایم رہیگی جب تک حکمران ریاست تاج شاہی کے ساتھ نمک حلال رہے - دستخط کیننگ ویسرائے و گورنر جنرل - ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

مندرجہ بالا عہد ناموں کے سوائے چند عہد نامے اور بھی ہوئے ہین جن کا تعلق پالٹیکس سے بالکل نہین وہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ نظام کے جرایم پیشہ لوگون اور قیدیون سے تعلق رکھتے ہین - ان عہد ناموں کی زبان فارسی ہے اور نواب افضل الدولہ بہادر کے عہد مین ہوئے ہین لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے - اعلیحضرت بندگان عالی کے زمانہ مین بہت کم عہد نامہ ہوئے ہین - جسقدر دستیاب ہوئے وہ لکھے جاتے ہین -

معاہدہ تحویل اسامیان

نمبر ۲۰ ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ کو عہد نامہ تحویل اسامیان فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار ہوا - اور سابق کے عہد نامجات بحال و برقرار رہے -

معاہدہ تبادلہ خطوط

نمبر ۲۱ امپیریل گورنمنٹ اور اس گورنمنٹ کے پوسٹل ڈپارٹمنٹون مین باہمی مفصلہ ذیل تعلقات ہین امپیریل گورنمنٹ کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ خاص مقامون پر سرکار عالی کے ملک مین پوسٹ آفس کھولے - ۲۱ شہر اگسٹ ۱۸۸۲ء کو سرکارین کے درمیان ایک معاہدہ تبادلہ خطوط و مراسلت کے بابت ہوا جسکا خلاصہ یہ ہے - ۱ - مابین سرکارین خطوط کا تبادلہ ہوا کریگا - ۲ - جو مراسلات سرکار عالی کے ملک سے عملداری سرکار ہند مین بھیجے جائینگے اُن پر محصول قبل روانگی حسب شرح جاریہ لیا جائیگا ۳ - خطوط مذکورہ بالا کے نسبت سرکار عظمت مدار مین ایسی ہی کارروائی ہوگی گویا وہ خطوط سرکار موصوف

سے پوسٹ آفیس مین داخل ہوئے ہین اور سرکار عالی کے علاقہ مین اُن کا جو محصول ادا ہو چکا ہے اُسکا لحاظ سرکار عظمت مدار مین نہ ہوگا۔ یہہ ٹکٹ چسپان خطوط سرکار عظمت مدار بلا مطالبہ محصول کے سرکار عالی کے ڈپہ خانہ مین دیدیئے جائینگے مگر بیرنگ خطوط کا محصول حسب ذیل سرکار عالی کے علاقہ سے لیا جاویگا۔ الف۔ بیرنگ خطوط عملداری ہند سرکار عظمت مدار سے اگر آئینگے تو اُنکا نصف محصول سرکار عالی کے جانب سے ادا کیا جاویگا۔ ب۔ اور جو خطوط بیرنگ دریائے شور کے اُس طرف سے آئینگے تو اُنکا پورا محصول سرکار عالی کو ادا کرنا پڑیگا۔ ۵۔ جو خطوط بیرنگ یا ٹکٹ چسپان علاقہ سرکار عظمت مدار کے ڈپہ خانہ سرکار عالی سے تقسیم ہونگے اُن پر حسب دستور ڈپہ سرکار عالی محصول لیا جاویگا۔ جو خطوط علاقہ سرکار عظمت مدار کے دریائے شور کے اُس طرف سے آوینگے اُن پر سرکار عالی سے کچہہ محصول نہ لیا جاویگا۔ ۶۔ لاوارث خطوط جس علاقہ کے ہونگے اُسی علاقہ مین واپس کردئے جاوینگے اور ڈپہ خانہ سرکار عالی سے جن خطوط لاوارث کا محصول حسب فقرہ (۴) دیا گیا ہے وہ واپس لیا جاویگا۔ جن مقام پر کہ دونون علاقہ کے ڈپہ خانہ موجود ہونگے تو خطوط ٹکٹ چسپان بلا ترسیل چالان کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین دیدئے جائینگے ۸۔ خطوط محصول رجسٹری و پارسل جو سرکار عظمت مدار سے سرکار عالی کے علاقہ مین آوینگے اُنکا لین دین صرف صدر ڈپہ خانہ واقع حیدرآباد مین ہوگا۔ ۹۔ سرکارین مین سے اگر کسیکو اس انتظام مین ردوبدل منظور ہو تو ایک سال کی نوٹس پر یہہ انتظام بند کردیا جاسکتا ہے۔

نمبر ۱۵ - ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری م ۲۸ - فبروری ۱۸۶۹ء کو رزیڈنٹ سانڈرس صاحب کے عہد مین اعلیحضرت حضور پرنور میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی کی مسند نشینی کے بارہ مین نواب سالار جنگ اول کے عہد مین برٹش گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا جسکا حال معلوم نہ ہوسکا۔

خلاصہ عہدنامہ ملک برار

یہہ عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے درمیان ہوا۔ ویسرائے و گورنر جنرل نے کرنل سر ڈیوڈ بار رزیڈنٹ کو عہدنامہ کے اختیارات دئے تھے اور اعلیحضرت نے مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام کو با اختیار کیا تھا۔ اس مین صرف دو شرطین ہین۔
۱۔ ہز ہائینس نظام کے اضلاع امانی پر جن کی فرمانروائی کا دوبارہ اقرار کیا جاتا ہے دائمی طور پر اُن اضلاع کا اجارہ دیتے ہین جن کے معاوضہ مین برٹش گورنمنٹ اُن کو ہمیشہ کے لیے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی معین رقم دیتی رہیگی۔ ۲۔ برٹش گورنمنٹ اضلاع امانی پر پورے عدالتی اختیارات اور کامل اقتدارات رکھنے کے ساتھ اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ حسب دلخواہ انتظام کرے۔ نیز اُسے یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ حیدرآباد کنٹنجنٹ فوج کو جسطرح چاہے ترتیب دے۔ اور جسطرح چاہے اُنپر حکومت کرے اور کم کرے۔ شرحدستخط ڈبلیو۔ کے۔ بار۔ شرحدستخط کشن پرشاد (مدار المہام) ۵۔ نومبر ۱۹۰۲ء ۴۔ شعبان ۱۳۲۰ھ مقام رزیڈنسی حیدرآباد۔

ملک برار

فصل ۴

۱۷۹۹ء ۱۲۱۴ھ مین جب سرنگ پٹن فتح ہوا اور ملک میسور کی تقسیم ہوئی اُسوقت سرکار عظمت مدار نے سرکار عالی کی حفاظت کرنا چاہی اور اقرار کیا کہ اُن کے دشمنون کی سرکوبی کیلئے ۸ ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار کی ایک مستقل فوج رکھیگی۔ ۱۸۰۰ء ۱۲۱۵ھ مین ایک عہدنامہ مرتب دیا گیا جسکی رو سے سرکار عالی نے سرکار عظمت مدار کو ریاست میسور کا بہت بڑا حصہ بدین وعدہ دیدیا کہ کم از کم ۹ ہزار مسلح اور مستعد فوج ہروقت یہان رکھے۔ گویا حیدرآباد سبسیڈری یا ملکی فوج کی یہی ابتدا ہی۔ اس فوج کا یہ مقصد تھا کہ وہ بیرونی دشمنون کے مقابلہ مین کام دے چنانچہ ۱۸۰۳ء مین کرنل اسٹیونس کی ماتحتی مین اس فوج نے مرہٹون سے جنگ کی ۱۸۰۵ء ۱۲۲۰ھ مین یہی فوج مستقل کر دیگئی لیکن مسٹر ہنری رسل رزیڈنٹ حیدرآباد نے اسے کافی نہ سمجھا اور ۱۸۱۲ء ۱۲۲۷ھ مین اسکی کئی پلٹنین قایم کین ان کے افسر انگریز تھے۔ اسکے بعد فوج مین سال بسال زیادتی ہوتی گئی اور آخر مین رسل برگیڈ کے نام سے اسکا تعلق رزیڈنٹ سے ہوگیا۔ ۱۸۱۷ء ۱۲۳۲ھ سے ۱۸۱۹ء ۱۲۳۵ھ تک اسکا شمار ۷ اور ۸ ہزار کے درمیان رہا۔ اس فوج نے جنگ پنڈارہ مین نہایت ہی دلیری سے کام کیا۔ اس زمانہ مین اس فوج کا سالانہ خرچ ۳۰ لاکھ تھا جو سرکار نظام دیتے تھے لیکن فوج صاحب رزیڈنٹ کے تحت مین تھی۔ اسی فوج کے اخراجات کا مالی انتظام ولیم پامر اینڈ کو

سے متعلق تھا۔ اور اسکے عوض اورنگ آباد اور اُس کے اطراف و اکناف کے تعلق کمپنی مذکور کے سپرد دئے۔ اس کے سود کی شرح ۲۳-۲۴ روپیہ فیصدی تھی - سنہ ۱۸۲۰ء ۱۲۳۶ھ مین مسٹر رسل کا تبادلہ ہوگیا۔ اور سر چارلس مٹکاف اُنکی جگہہ مقرر ہوئے سنہ ۱۸۲۵ء ۱۲۴۰ھ تک جب اس فوج کا خرچ بتدریج ۴۰ لاکھہ تک ہوگیا اور تنخواہیں بھی باقی رہنے لگین گو گورنمنٹ نظام پر ۵۰ لاکھہ روپیہ کا دعوے کیا اور ۲۴ سال تک اس پر جھگڑا ہوتا رہا۔

سنہ ۱۸۴۳ء ۱۲۵۹ھ مین جب مہاراجہ چندو لعل مدار المہام کی دیوانی ختم ہوئی تو اُن کے بعد مدار المہامون مین تغیر تبدل ہوتا رہا اس سے مالی حالت ایک گونہ خطرہ مین پڑگئی۔ گو اس عرصہ مین کچھہ قرضہ ادا ہوا لیکن باقی کا تقاضا برابر جاری تھا۔ سنہ ۱۸۴۹ء ۱۲۶۵ھ مین فوج کی تعداد معہ افسران اور ڈاکٹری عملہ کے ۷۰۳۵۹ تھی۔ اُسوقت اسکا نام بدل کر کنٹنجنٹ حیدرآباد رکھا گیا اور خرچ کا شمار ۴۰ لاکھہ سالانہ ہوا۔

خرچ کی زیادتی کے باعث سرکار عالی گورنمنٹ انگریزی کی ۷۰ لاکھہ کی مقروض ہوگئی لارڈ ڈلہوزی جو سنہ ۱۸۵۱ء ۱۲۶۸ھ مین گورنر جنرل تھے انھون نے جنرل فریزر رزیڈنٹ حیدرآباد کو لکھا کہ گورنمنٹ نظام سے قرضہ وصول کر لیا جائے۔ اور اُنکی تدبیر یہ بتائی کہ جبتک قرضہ ادا نہ ہو اُسوقت تک برار کے چند اضلاع گورنمنٹ انگلشیہ کے تفویض رہین چنانچہ اس انتظام سے حضور نظام خوش نہ تھے انھون نے دور اندیشی سے کام لیکر نصف قرضہ فوراً ادا کردیا اور باقی رقم کے لیے وعدہ فرمایا مگر رفتہ رفتہ رقم پھر اُسی تعداد کو پہونچ گئی۔ اس پر سنہ ۱۸۵۲ء ۱۲۶۹ھ مین لارڈ ڈلہوزی نے گورنمنٹ نظام کو دوبارہ لکھا کہ اگر ختم سال تک مناسب تصفیہ نہ کیا جائیگا تو نہ صرف موجودہ قرضہ کے متعلق بلکہ آیندہ خرچ کی بابت بھی مستقل بہ ضمانت لی جائیگی۔ اس سنہ مین قرضہ کی تعداد ۵۰ لاکھہ تک ہوگئی تھی اس کے ساتھہ ہی کنٹنجنٹ کی بنیاد مستحکم کرنے کے لیے ایک جدید معاہدہ کی ضرورت محسوس ہوئی سنہ ۱۸۵۳ء ۱۲۷۰ھ مین کرنل فریزر کی جگہہ کرنل لو رزیڈنٹ مقرر ہو کر حیدرآباد آئے اور اپنے ساتھہ ہی عہدنامہ بھی لیتے آئے۔ اس عہدنامہ مین پہلا امر یہ تھا کہ سرکار نظام گورنمنٹ انگریزی کو علاقہ برار اور دوسرے اضلاع رائچور۔ دوآبہ ہمیشہ کے لیے دیدین جسکے عوض قرضہ منسوخ ہوجائے اور کنٹنجنٹ بھی قایم رہے۔ اس عہدنامہ پر

حضور نظام کی تو تخط ہونا تھی۔ ۲۔ شعبان ۱۲۶۹ھ ۱۱ مئی ۱۸۵۳ء کو حضور نظام نے عہد نامہ پر آخر دستخط کر دئے اور اضلاع برار۔ رائچور۔ دوابہ۔ شولاپور۔ احمدنگر وغیرہ سرکار نظام سے انگریزی عملداری مین شریک ہوگئے۔ اُسوقت ان اضلاع کی آمدنی ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی اور خرچ کے مدات یہ تھے۔ ۱۔ تنخواہ کنٹنجنٹ جسکی تعداد ۵ ہزار تھی۔ ۲۔ ادائی قرضہ ۴۸ لاکھ۔ ۳۔ خرچ انتظام و تحصیل۔ اور کرنل لو صاحب نے اخراجات کا حساب دو آنہ فی روپیہ کیا۔ ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء مین ایک عہد نامہ اور ہوا جسکی رو سے سرکار عالی اور گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ جات مین کچھہ ردوبدل ہوا۔ ۳ شعبان ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء کو ایک جدید عہدنامہ کی رو سے ہمیشہ کے لیے برار اس شرط پر سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا کہ وہ ۲۵ لاکھہ روپیہ سالانہ سرکار نظام کو دیا کریگی۔ اور ہر سال سالگرہ کے موقع پر ایک مرتبہ سرکار نظام کا جھنڈا اڑا دیا جایا کریگا ۲۱ محرم۔ م ۲۰ اپریل ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء کو بذریعہ انڈیا گزٹ یہ حکم جاری ہوا کہ ہنگولی۔ جالنہ۔ مومن آباد۔ اور رائچور کی چھاؤنیان اٹھادی جائین اور حدود چھاونی سرکار نظام کے قبضہ مین دئے جائین۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہوگئی۔ ۲ صفر م ۳۰ اپریل ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء کو کنٹنجنٹ کی دو بیاٹریان اور اسی سال کے ۱۴ ربیع الثانی م ۳۰ جون سنہ مذکور کو دوسری دو بیاٹریان توڑ دی گئین اور جو سپاہی قابل ملازمت تھے وہ رسالون اور اور پلٹنون مین شریک کر دئے گئے اور باقی فوج مین بعض کو انعام دیا گیا اور بعض اس سے محروم کر دئے گئے۔ الغرض توپ مع سامان و اسپان مولجروان کے توپخانہ مین شامل کر دی گئین۔ (تمام ہندوستان مین بھی ۴ باٹریان ہندوستانیون کی تعین) اس کنٹنجنٹ فوج کی چھاونیان مقامات صدر مین تعین جو اٹھادی گئین صرف اورنگ آباد اور الوال مین اب بھی انگریزی چھاونیان موجود ہین منجملہ چار رسالہ فوج کے کنٹنجنٹ کے ۳ رسالہ کو توڑ کر اسکوارڈرن (یعنی مسلمان اسکوارڈرن) کو رسالہ اول ۲۰ دکن ہارس مین سکھہ اسکواڈرن کو رسالہ ۴ حال ۳۰ دکن ہارس مین جاٹ اسکواڈرن رسالہ ۲ کو حال ۲۹ دکن ہارس مین شریک کر دیا۔ سابق مین ہر ایک رسالہ ۳ اسکواڈرن کا تھا۔ جدید انتظام کی رو سے ہر رسالہ مین ۴۔ اسکوارڈرن ہین۔ باقی ۳ رسالون اور ۶ پلٹنون کو حسب تفصیل ذیل نمبر دئے گئے۔

نمبر	نمبر رسالہ سابق	نمبر رسالہ حال	نمبر	نمبر پلٹن سابق	نمبر پلٹن حال
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	فرسٹ لانسر حیدرآباد کنٹنجنٹ	۲۰ لانسر دکن ہارس	۱	فرسٹ انفنٹری	۹۴ رسل انفنٹری
			۲	سکنڈ ۔۔	۹۵ ۔۔ ۔۔
۲	سکینڈ لانسر ۔۔	۲۹ لانسر ۔۔	۳	تھرڈ ۔۔	۹۶ ہوزار ۔۔
			۴	فورتھ ۔۔	۹۷ دکن ۔۔ ۔۔
۳	فورتھ لانسر ۔۔	۳۰ لانسر ۔۔	۵	ففتھ ۔۔	۹۸ ۔۔ ۔۔
			۶	سکستھ ۔۔	۹۹ ۔۔ ۔۔

اس فوجی انتظام کے تغیر و تبدل کے بعد جب ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء / ۱۳۲۳ھ مین ملکی انتظام صوبہ برار کا یون کیا گیا کہ ۶ ضلع کے ۴ ضلع اس طرح قایم کیے گئے۔ امراوتی ۔ اکولہ ۔ بلڈانہ ۔ ایوت محل ۔ اور دو ضلع ایلچپور اور باسم شکست کردے گئے۔ ضلع ایلچپور سالم امراوتی مین ضم کردیا گیا اور باسم کے ۳ تحصیلون مین باسم اور گرول ضلع اکولہ مین اور پوسد ضلع ایوت محل مین شامل کردی گئین اور تحصیل مرتاپور ضلع امراوتی سے نکالکر ضلع اکولہ مین اور تحصیل جل گاؤن اور کہام گاؤن ضلع اکولہ سے خارج کرکے ضلع بلڈانہ مین ملحق کی گئین۔ ضلع امراوتی اور اکولہ مین ۶-۶ تحصیلین اور ایوت محل اور بلڈانہ مین ۵-۵ تحصیلین قرار دی گئین۔ گویا اسطرح ۲۲ تحصیلین بحال اور برقرار رہین صیغہ عدالت کا تعلق پہلے مال سے تھا اسکو علحدہ کردیا اور براہ راست اسکا تعلق چیف کمشنر ممالک متوسط سے کردیا گیا اور اُن کی امداد کے لیے ۲ سیول و سشن جج مقرر کیے گئے۔ زاید جج دے گئے۔ جوڈیشل کمشنر کی عدالت ناگپور کو منتقل ہوگئی اور جوڈیشل کمشنر برار آیندہ سے جوڈیشل کمشنر ناگپور کے ایڈیشنل کمشنر کی حیثیت سے کام انجام دینے لگے۔

حصہ اول ختم

اشتہار

مندرجۂ ذیل کتابونکی نسبت اکثر اخبارات۔ رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہی۔ اُن مین سے چند کے نام درج کیے جاتے ہین۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بک کمیٹی نے انھین پسند کرکے بہت سی جلدین خرید کی ہین۔

تفریح الحیات۔ اخبار مشیر دکن۔ مخبر دکن۔ جریدۂ روزگار۔ اخبار آزاد۔ ملک وملت۔ نظارۂ عالم اخبار عام۔ پیسہ اخبار۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ معارف۔ جلوۂ محبوب۔ اُردوے معلی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

سرمایان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ اخبار مشیر دکن۔ پبلک گزٹ امرتسر۔ وکیل رہبر ہندوستانی۔ تالیف واشاعت۔ ایڈورڈ گزٹ۔ رسالہ کشف الحقائق۔ رسالہ ترقی۔ زمانہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے (معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ سرکار عالی) خانبہادر شمس العلما مولوی ذکاءاللہ صاحب۔ مولوی سید محمد حسین صاحب اُغلب موہانی۔ مولوی احمد شفیع صاحب نیر (رئیس فرید آباد دہلی) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

وید و نیتی۔ اخبار مشیر دکن۔ وکیل۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ کشمیر درپن۔ زمانہ۔ ترقی۔ اُردوے معلی۔ صحیفہ۔ خانبہادر شمس العلما مولوی ذکاءاللہ صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر

ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ **محمد عبدالرحیم حسینی علم روبروے مسجد مومنان**۔

نوٹ۔ یہ مطبع دس سال سی قائم ہی اور نہایت خوش معاملگی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے اور ہمارے یہان ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہی جن حضرات سی سابقہ پڑا ہی وہ صفائی معاملت شائد ہین اور آیندہ بھی جن حضرات سی سابقہ پڑیگا انشاءاللہ وہ بھی خوش رہینگے اور اُنکی فرمایشات کی تعمیل عمدگی وخوش اسلوبی سے کیجائیگی۔

المشتہر۔ سید اطہر رضا منیجر مطبع انوار الاسلام۔ کوٹلہ اکبر جاہ۔ حیدر آباد دکن

اطلاع۔ یہ کتاب ہمارے مطبع مین صفحہ ۱۲۱ سی چھپی ہی

اشتہار

مندرجۂ ذیل کتابونکی نسبت اکثر اخبارات۔ رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہی۔ اُن مین سے چند کے نام درج کیے جاتے ہین۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بُک کمیٹی نے اُنھین لپسند کرکے بہت سی جلدین خرید کی ہین۔

تفریح الحیات۔ اخبار مشیر دکن۔ مخبر دکن۔ جریدۂ روزگار۔ اخبار آزاد۔ ملک وملت۔ نظارۂ عالم اخبار عام۔ پیسہ اخبار۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ معارف۔ جلوۂ محبوب۔ اُردوے معلی۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ ار

سر پیان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ اخبار مشیر دکن۔ پبلک گزٹ امرتسر۔ وکیل رہبر۔ ہندوستانی۔ تالیف واشاعت۔ ایڈورڈ گزٹ۔ رسالہ کشف الحقائق۔ رسالہ ترقی۔ زمانہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے (معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ سرکار عالی) خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب۔ مولوی سید محمد حسین صاحب آغلب موہانی۔ مولوی احمد شفیع صاحب نیر (رئیس فرید آباد دہلی) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ ار

ویدورنیتی۔ اخبار مشیر دکن۔ وکیل۔ رسالہ دبدبۂ آصفی کشمیر درپن۔ زمانہ۔ ترقی۔ اُردوے معلی۔ صحیفہ۔ خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ ر

ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ **محمد عبد الرحیم حسینی علم روبروے مسجد مومنان۔**

نوٹ۔ یہ مطبع دس سال سی قائم ہی اور نہایت خوش معاملگی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے اور ہمارے یہان ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہی جن حضرات سی سابقہ پڑا ہی وہ صفائی معاملت کے شاہد ہین اور آیندہ بھی جن حضرات سی سابقہ پڑیگا انشاء اللہ وہ بھی خوش رہینگے اور اُنکی فرمایشات کی تعمیل عمدگی وخوش اسلوبی سے کیجائیگی۔

المشتہر۔ سید اطہر رضا منیجر مطبع انوار الاسلام۔ کوٹلہ اکبر جاہ۔ حیدر آباد دکن

اطلاع۔ یہ کتاب ہمارے مطبع مین صفحہ ۱۲۱ سی چھپی ہی